

فوائدِ رضویہ سے ماخوذ احادیث کا مستند مجموعہ

# امام احمد رضا علم اور حدیث



افادات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ

ناشر

شیرباز اردو بازار لاہور



فتاویٰ رضویہ سے ماخوذ احادیث کا مستند مجموعہ

الْأَحَادِيثُ النَّبَوِيَّةُ مِنَ التَّصَانِيفِ الرَّضَوِيَّةِ

المعروف

# إِمَامُ أَحْمَدَ رِضَا عَلِيمِ حَدِيثِ

جلد اول

افادات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری، بیوی قدس سرہ

جمع و ترتیب

محمد عیسیٰ رضوی قادری

الجامعۃ الرضویۃ مظهر العلوم گرسہائے گنج قنوج

شیر برادرز ۲۰- بی اردو بازار لاہور

## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

امام احمد رضا اور علم حدیث	—————	نام کتاب
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری	—————	افادات
بریلوی قدس سرہ العزیز		
مولانا محمد عیسیٰ رضوی قادری	—————	جمع و ترتیب
500	—————	تعداد
2001ء	—————	طبع اول
شعبہ برادرز اردو بازار لاہور	—————	ناشر
کامل تین جلد 540 روپے	—————	قیمت

ملنے کا پتہ

# شعبہ برادرز

40-B اردو بازار لاہور فون 7246006

# انتساب

گوارہ علم و دانش یادگار اعلیٰ حضرت مرکز اہلسنت جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف  
کے نام

جس کی عرفاں انگیز فضائیں ہزاروں لاکھوں عارفین و محدثین عظام و علمائے اسلام اور فقہائے  
کرام کی آماجگاہ تربیت بنیں اور جس کے در و دیوار سے بھی مجھے قلبی لگاؤ ہے۔ میں اپنی یہ  
تالیف معنون کرنے میں فرحت و انبساط محسوس کرتا ہوں

محمد عیسیٰ رضوی قادری  
(نامتک منظر اسلام)

## تقدیم

حضرت علامہ لیس اختر صاحب مصباحی۔ بانی و مہتمم داراللقلم، ذاکر نگر، نئی دہلی

طبقة انبیاء و مرسلین میں پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہی یہ امتیاز حاصل ہے کہ صحابہ کرام و راویان حدیث نے آپ کی حیات مقدسہ کے ایک ایک گوشہ کو انسانیت کی ہدایت و رہنمائی کیلئے کہیں اجمال اور کہیں تفصیل کے ساتھ تاریخ کے سینے میں محفوظ کر دیا ہے۔ اور آپ کے قول و فعل کا اتنا عظیم و مستند ذخیرہ جمع کر دیا ہے کہ اسے سمجھنے اور جاننے کے لئے علم حدیث و اصول حدیث و اسماء الرجال کے نام سے کئی فنون علم عالم وجود میں آ گئے۔

صحابہ و تابعین کرام کو پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہر چیز سے اتنا والمانہ عشق تھا کہ وہ اسے جاننے اور دیکھنے کیلئے ہمہ وقت بیتاب رہتے تھے اور ان کے ایمان کی پختگی کا یہ عالم تھا کہ صاحب زبان ہونے کے باوجود قرآن حکیم کا وہی معنی و مفہوم وہ معتبر سمجھتے تھے جس کی تصدیق آپ فرمادیا کرتے تھے اور قرآن حکیم کے اندر کسی چیز کا صراحت کے ساتھ کوئی حکم انہیں نہیں ملتا تو وہ فوراً بارگاہ رسالت کی طرف رجوع کر کے یہ دیکھتے کہ اس سلسلے میں آپ نے کیا ارشاد فرمایا، آپ کا عمل کس چیز کی تائید کرتا ہے، اعتقاد و ایمان سے لیکر اخلاق و کردار اور دنیاوی امور و معاملات وغیرہ میں صحابہ کرام کا یہی انداز اور یہی معمول تھا۔

مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ و بغداد و قاہرہ و سمرقند و بخارا وغیرہ مختلف ادوار میں مراکز علم حدیث رہے اور یہاں کی عظیم و جلیل اسلامی ہستیاں اپنے نام و خدمات کے ساتھ اہل علم کے درمیان مشہور و متعارف ہیں۔ ان کے اسماء ان کے طبقات اور ان کی خدمات کے سرسری ذکر کیلئے بھی طویل دفتر درکار ہے اور یہاں تو اتنی گنجائش بھی نہیں کہ اشارہ بھی کچھ کما لور لکھا جاسکے۔ کیونکہ مجھے صرف دو تین صفحات میں اپنے کچھ تاثرات پیش کر کے ایک خواہش کا احترام کرنا اور اپنے لئے کچھ سرمایہ سعادت جمع کرنا ہے۔

متحدہ ہندوستان میں یوں تو بہت سے مقتدر علمائے کرام نے علم حدیث کی اپنے اپنے طور پر گراں قدر خدمت انجام دی ہے لیکن عاشق رسول شیخ الہند شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی شخصیت ان سب میں نمایاں ہے اور حضرت شیخ محقق محدث دہلوی نے حدیث نبوی کی نشر و اشاعت میں کافی دلچسپی

اور سرگرمی کے ساتھ حصہ لیا ہے، اس کے ذریعہ دین کی ایک نازک دور میں نصرت و حمایت کی۔ اور حدیث نبوی کی تدریس و تبلیغ کے ساتھ عشق نبوی کو بھی مسلمانان ہند کے درمیان عام کیا۔ لوریہ ایک حسن اتفاق ہے کہ عاشق رسول امام اہلسنت حضرت مولانا احمد رضا قادری فاضل بریلوی کو حضرت شیخ محدث دہلوی کے علم راسخ و تبحر کامل و عشق رسول کے سبب غایت درجہ کی محبت و عقیدت ہے۔

امام احمد رضا قادری فاضل بریلوی اپنے عہد کے ان علماء راسخین میں سے ایک ہیں جن کے وجود اور جن کے علم و بصیرت پر اس پورے عہد کو ناز ہوا کرتا ہے۔ تفسیر قرآن ہو کہ حدیث و اصول حدیث، فقہ اسلامی ہو کہ ادب و شاعری یا ریاضی و سائنس ہر شعبہ علم و فن میں آپ کو اس حد تک مہارت و ژرف نگاہی حاصل تھی کہ اس کے سارے گوشوں پر بڑی حد تک آپ کی نظر محیط تھی اور کئی درجن علوم و فنون کے اندر آپ کی یادگار اور شاہکار تصانیف بھی موجود ہیں جن میں سے بہت سی تصانیف ابھی تک منتظر طباعت ہیں۔

فتاویٰ رضویہ کے نام سے بارہ ضخیم جلدیں آپ کا اتنا زبردست دینی و علمی و فقہی کارنامہ ہے کہ جس کا مطالعہ کر کے فتاویٰ عالمگیری کی یاد تازہ ہو جاتی ہے، جو عہد اور نگ زیب کے سو سے زیادہ اکابر و نامور فقہائے کرام کی مشترکہ کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ جب کہ فتاویٰ رضویہ فرد واحد کے علم و فضل کا شاہکار ہے۔ فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ رضویہ فقہ حنفی کے مستند ترین مراجع ہیں۔

عزیز گرامی قدر مولانا محمد عیسیٰ رضوی قادری فاضل منظر اسلام بریلی شریف کی زیر نظر کاوش و محنت رضویات کے موضوع پر تحقیق کرنے والے علماء و دانشوروں کے لئے ایک سنگ میل ہے کہ انہوں نے ایک نئی طرح ڈالی ہے، ایک نیا انداز اپنایا ہے، اور جماعت اہلسنت کی طرف سے ایک فرض کفایہ ادا کیا ہے۔

آپ نے فتاویٰ رضویہ کی بارہ ضخیم جلدوں کا بنظر عائر مطالعہ کیا ہے، گویا ایک سمندر کی غواص کی ہے اور پھر اس سے بے شمار گوہر آبدار نکال کر اصحاب علم و ارباب ذوق و عاشقان رسول مقبول کے مطالعہ کی میز کو ان سے اس طرح مزین و مرصع کر دیا کہ بصارت و بصیرت دونوں مزید روشن و منور ہو جائیں۔ ایمان و اسلام کی بزم میں اجالا پھیل جائے اور قلب و روح کا ہر گوشہ جگمگا اٹھے۔

فتاویٰ رضویہ کی سبھی جلدوں میں جتنی احادیث کریمہ مذکور و مسطور ہیں ان سب کو بڑی عرق ریزی و کد و کاوش کے ساتھ برسوں کی محنت کے بعد آپ نے جمع کیا اور آپ کی تحقیق و ترتیب کے مطابق فتاویٰ رضویہ میں شامل احادیث کریمہ کی مجموعی تعداد ۳۵۹۱ ہے۔ جنہیں آپ نے اسی ترتیب سے جمع کیا ہے جس ترتیب کے ساتھ فتاویٰ رضویہ میں ہیں، البتہ احادیث کی تخریج میں آپ

نے کہیں ابواب و فصول اور کہیں مزید مراجع و ماخذ کا اضافہ کیا ہے۔ جہاں کہیں اردو ترجمہ نہیں لکھا گیا تھا وہاں خود اپنی طرف سے آپ نے ترجمہ کیا۔ اور پھر ان دونوں ترجموں کو فرق و امتیاز کیلئے آپ نے تو سین میں، مولف، درج کر دیا ہے۔ اسی طرح قارئین کی سہولت کیلئے آپ نے ایک اچھا کام یہ کیا کہ فتاویٰ رضویہ کے اندر مشمولہ رسائل کے آغاز میں خود اپنی طرف سے اس کا خلاصہ کیا اور آسان زبان میں پورے رسالہ کی بحث کو قارئین کے سامنے پیش کر دیا۔ حدیث لکھنے سے پہلے آپ نے ہر حدیث کے ساتھ ایک ضمنی سرخی بھی تحریر کر دی ہے جس سے قارئین کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ اس حدیث کے اندر کیا حکم و ہدایت ہے یا اس سے کونسا فقہی مسئلہ مستنبط ہوتا ہے۔

تین ضخیم جلدوں میں فتاویٰ رضویہ کی احادیث کو آپ نے مرتب کیا ہے جن میں سے پہلی جلد کا آپ مطالعہ فرما رہے ہیں۔ اس جلد کے اخیر میں متن حدیث کو بھی ابواب کے ضمن میں بشکل فہرست شامل کر دیا گیا ہے۔ تینوں جلدوں کے اندر جتنی بھی احادیث کریمہ کی کتابوں کے نام ہیں ان سب کی فہرست تیسری جلد کے آخر میں درج کر دی گئی ہے۔

مذکورہ باتوں کے علاوہ فاضل مرتب مولانا محمد عیسیٰ رضوی قادری نے تقریباً ساٹھ صفحات پر مشتمل ایک دیباچہ بھی تحریر کیا ہے جس میں امام احمد رضا فاضل بریلوی کی علمی و فنی حیثیت کے ان پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے جن کا تعلق علم حدیث میں آپ کی مہارت و جامعیت سے ہے مثلاً تعریف حدیث، تدوین حدیث، کتب حدیث، طبقات حدیث، اسماء الرجال وغیرہ وغیرہ۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اسی طرز پر ہمارے محققین و مصنفین دوسرے موضوعات پر بھی قلم اٹھائیں اور رضویات کے باب کو اور زیادہ وسیع کریں۔ اسی کے ساتھ اس کی بھی ضرورت ہے کہ ایسے اصحاب قلم کی حوصلہ افزائی پوری جماعت المسکت کی جانب سے کی جائے تاکہ یہ سلسلہ علم و تحقیق و خیر و برکت دراز سے دراز تر ہو سکے۔

رب کائنات فاضل مرتب مولانا محمد عیسیٰ رضوی قادری کی اس محنت و جاں سوزی کو اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل میں قبول فرمائے اور انہیں مزید دینی و علمی خدمت کی توفیق عطا فرمائے! آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین

پیس اختر مصباحی۔ ۲۲۳ میا محل، جامع مسجد، دہلی ۶

جمعة المبارکہ بتاریخ ۱۱ صفر ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۸ مئی ۱۹۹۹ء



## سرنامہ سخن

انسانی تاریخ میں نہ جانے عروج و زوال اور ادبار و اقبال کے کتنے دور آئے اور ہر بار ایک نئی تاریخ مرتب ہوئی چونکہ خلاق عالم کو انسان کی بقاء و سلامتی منظور تھی اس لئے اسے ہر موڑ پر محفوظ رکھا اور اس کی نسل کو چلا بخشتا رہا کیونکہ یہ قدرت کی صناعتی کا مظہر اتم ہے۔ اولاد آدم علیہ السلام میں جلیل القدر انبیاء بھی ہوئے اور اولیاء و علماء اور صلحا بھی، اور جب زمین کی وسعتوں میں نسل آدم پھیلی اور کائنات کی پہنائیوں پر اولاد کا قبضہ و تسلط ہوا تو انہوں نے شر و فساد بھی کیا اور جنگ و جدال بھی، جو انسانی تاریخ کا ایک عظیم اور المناک باب ہے۔

انسانی فتنوں کے سمندر میں ہزاروں مرتبہ طغیانی آئی اور اس موج بلا کا شکار اگرچہ زیادہ تر محکوم ہی ہوتا رہا مگر کبھی ایسا بھی ہوا کہ حاکم بھی اس کی زد سے محفوظ نہ رہ سکا کہ بسا اوقات حاکم، محکوم ہو گیا پھر جو اس پر حاکم ہو اس کی گرفت سے وہ محفوظ و مامون نہ رہا۔

اس حیرت انگیز اور عبرت آموز تاریخ کے پردوں پر انبیاء و صلحاء کا وجود بھی مسلم رہا جو انسان کی تربیت و اصلاح کا کام انجام دیتے رہے اور ان نفوس قدسیہ کے وجود و برکت سے صالح اور نیک معاشرہ تشکیل پاتا رہا (صالح معاشرہ اسی کو کہا جاتا ہے جس میں انسان کی معاشرتی زندگی کے لئے ہر وہ چیز موجود و فراہم ہو جس کی ایک صالح سیرت انسان کو ضرورت ہے) پیغمبران عظام اور صلحاء عالم کے ذریعہ سے رب کائنات کے انوار و برکات کا ظہور ہوتا رہا اور گم گشتگان راہ کو ہدایت و رحمت کی منزلیں ملتی رہیں۔ حق کے سب سے بڑے اور اوالعزم داعی سید الانس والجان نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر باب نبوت تو بند ہو گیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ رحمت انسانی وجود کی صلاح و فلاح کا زمانہ تھا اور حضور کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد کسی دوسرے نبی کے آنے کی توقع تو نہ رہی کیونکہ وہ خاتم النبیین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، مگر انوار ربانی کا ظہور و وقوع ہوتا ہے اس لئے قرناً بعد قرن نسل بعد نسل علمائے امت کے ہاتھوں ان کا اظہار و درود ہوتا رہا اسی طرح اسلام کے فروغ و استحکام پر صدیاں گزر گئیں پھر ایک پر فتن دور ایسا آیا

جس میں نئے نئے فتنے پیدا ہوئے اور ہم مصداق حدیث کہ میری امت تہتر فرقوں میں منقسم ہو جائے گی ایک فرقہ ناجی ہو گا باقی سب جہنمی ہوں گے (مشکوٰۃ) لوگ مختلف فرقوں میں بٹ گئے اور ہر فرقہ دوسرے فرقہ پر سبقت و برتری حاصل کرنے کی سعی و کوشش میں لگا رہا جس سے اسلام کا شیرازہ منتشر ہونے لگا اور ہر باطل فرقہ اپنے باطل عقائد و نظریات کی ترویج و اشاعت میں طرح طرح کے مخترعہ اصول و مبادی ایجاد کئے جو سر اسر دین و شریعت کے خلاف تھے۔

ایسے وقت میں اہل حق کی سر بلندی اور اسلام و سنت کی حفاظت و صیانت کے لئے خالق عالم جل و علانے مجدد ملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا الشاہ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۸۵۶ھ شہر بریلی میں پیدا فرمایا۔

صحیح حدیث میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان اللہ یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجد دلہا دینہا

اللہ تعالیٰ ہر صدی کے اختتام پر اس امت کے لئے ایک مجدد ضرور پیدا فرمائے گا جو امت کے لئے اس کا دین تازہ کرے (ابوداؤد)

یعنی اسلامی اصطلاح میں مجدد اسے کہتے ہیں جو امت کو بھولے ہوئے احکام شرعیہ یاد دلائے، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مردہ سنتوں کو زندہ فرمادے، فقہ و کلام وغیرہ کے الجھے ہوئے مسائل کو سلجھا دے، اپنی علمی سطوت و حشمت کے ذریعہ سے اعلاء کلمۃ اللہ فرما کر باطل اور اہل ہوا کی جھوٹی شوکت کو مٹا دے۔

جب ہم چودھویں صدی پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں مجدد ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نظر آتے ہیں جو چودھویں کے بدر اور آفتاب نیمروز کی طرح اپنی شان مجددیت میں تاباں و درخشاں ہے۔

فضل و کمال میں بلند مرتبہ اور علوم و فنون میں نابغہ روزگار جس کے سامنے عرب و عجم اور حل و حرم کے عظیم المرتبت فضلاء اور جلیل القدر علمائے نے سر نیاز خم کئے، جس کے علمی و بدبے کے سامنے یورپ و ایشیا کے فلاسفہ مرعوب و طفل مکتب نظر آتے ہیں۔

جب کہ نیچریت، دہریت و ہابیت و دیوبندیت کی تیز و تند آندھیوں سے پورے ملک کی فضا غبار آلود و مسموم ہو چکی تھی، الحاد و بے دینی کے تاریک بادل چھا گئے تھے، بدنہ ہی اور بد عقیدگی کی کالی گھٹاؤں نے ایمان و ہدایت کی روشنی کو ڈھانپ لیا تھا، خود ساختہ مفکرین نے اپنی اختراعی

تاویلات سے اسلامی مسائل اور شرعی احکام میں ترمیم کر دی تھی، مولوی اور محدث کھلانے والے خدائے ذوالجلال کی عظمت و تقدیس پر جھوٹ کے بد نما داغ لگا رہے تھے، مولانا اور مفتی بننے والے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفیع میں توہین و گستاخی کرتے ہوئے نظر آ رہے تھے، دین کے رہزن، مسلمانوں کے متاع ایمان و اسلام بے دریغ لوٹ رہے تھے، خونخوار بھیڑیے مذہب کے نام پر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑوں پر مسلسل بے رحمانہ حملے کر رہے تھے۔ ان نازک حالات میں مجدد اعظم اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید الانبیاء کے سچے وارث کی حیثیت سے اپنے علم و عرفان سے بد مذہبی لوہے کی عقیدگی کا پردہ چاک فرمایا، جلال موسیٰ کا پر تو بن کر خدائے قدوس کی ردائے عظمت میں داغ لگانے والوں پر قہر الہی کی بجلی بن کر گرا، حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والوں کو اپنی شمشیر قلم سے موت کے گھاٹ اتار دیا، آفتاب رشد و ہدایت بن کر وہابیت کی تیز و تند آندھیوں، ایمان و اسلام کے رہزنوں اور مذہبی بھیڑیوں کا قلع قمع کیا اور اپنے تجدیدی کارناموں سے امت مرحومہ کا دین تازہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مردہ سنتوں کو زندہ کیا۔ غرضیکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی تمام فرق باطلہ کے سامنے سینہ سپر رہے اور ہر ایک کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جو ان کی تصنیفات و تالیفات سے ظاہر و باہر ہے۔

## مجدد اعظم رزم گاہ حق و باطل میں

آج دنیا میں مشرکین و کفار، مرتدین اشرار اور گمراہان فجار کا کوئی ایک بھی ایسا مشہور فرقہ نہیں جس کے رد و ابطال میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی متعدد تصنیفات نہ ہوں۔ دہریہ، فلاسفہ، آریہ سماجی، یہود و نصاریٰ، ہنود و مجوس، قادیانی و نیچری، وہابی و دیوبندی و ندوی، رافضی خارجی و تفضیلی اور صلح کلی وغیرہ بے دینوں بد مذہبوں کی جس قدر فتنہ گر جماعتیں ہیں ان سب کے خود ساختہ اصول اور باطل اعتقادات و نظریات کو خود انہیں کے مسلمات و مخترعہ قواعد سے اس طرح پر نچے اڑائے ہیں کہ سب ہباء منثورا ہو گئے۔

ہندوؤں کے ایک تعلیم یافتہ طبقہ نے جب دیکھا کہ ہندو برابر مسلمان ہو رہے ہیں یا نصرانیت کے چنگل میں پھنستے جا رہے ہیں تو ان کے اگوا پنڈت دیانند سرتی نے آریہ سماج کے نام

سے ایک مذہب جاری کیا اور مسلمانوں پر علمی دھونس جمانے کے لئے اسلامی تعلیمات کے خلاف لایعنی اعتراض کرنا شروع کیا اس لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے آریہ سماج کا بھی رد فرمایا جس کا نمونہ ”کیفر کردار آریہ، اور انفس الفکر فی قربان البقر، ہے۔“ (سوانح اعلیٰ حضرت)

آپ کے زمانہ سے پہلے ہی ہندوستان میں اسلامی سلطنت کو تہہ وبالا کر کے انگریزوں نے اپنی حکومت قائم کر لی تھی، انگریز اگرچہ اعتقاد او عملاً نرے بے دین ہیں لیکن پھر بھی رومن کیتھولک مذہب کے نام لیا ہیں اسی مذہب کی اشاعت میں طرح طرح کا جال پھیلاتے اور لاکھوں روپے تبلیغ میں خرچ کر کے لوگوں کو نصرانی بنانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں اس لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے ان کے رد میں تین کتابیں تصنیف فرمائیں۔“ (سوانح اعلیٰ حضرت)

انگریز کے ٹکڑوں پر پلٹنے والے اور ان کی کاسہ لیسے کرنے والے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا پر انگریز نوازی کا بے بنیاد الزام لگاتے ہیں وہ آئین اور تاریخی حقائق و شواہد کی روشنی میں دیکھیں کہ اعلیٰ حضرت مجدد ملت امام احمد رضا نے انگریز کا کس طرح تعاقب فرمایا۔

یہ تینوں فرقے یعنی ہندو، آریہ سماج اور نصاریٰ غیر مسلم ہیں، جو نہ مسلمان ہیں اور نہ اپنے کو مسلمان کہلاتا پسند کرتے ہیں ان کے علاوہ وہ فرقے جو اپنے کو مسلمان کہلاتے ہوئے بھی اسلام کی جڑ کاٹنے میں لگے ہوئے تھے ان کے رد و ابطال پر امام احمد رضا نے خاص توجہ فرمائی۔

انہیں باطل پرست فرقوں میں ایک فرقہ نیچری ہے، نیچری لوگ زمانے کے مطابق رنگ بدلنے والے اور انگریزی سلطنت کی حمایت و طرفداری کرنے کی بدولت دنیوی حیثیت میں مرجع العوام رہتے تھے ان لوگوں نے سلطنت برطانیہ کی خطرناک سازش کو بھرپور قوت پہنچانے کے لئے مسلمانوں کے دین و ایمان لوٹنے اور اسلامی نشانات مٹانے کی پوری کوشش کی امام احمد رضا نے ان کے رد میں سات کتابیں تحریر فرمائیں اور انگریزوں کی خطرناک سازشوں کو کچل کر رکھ دیا۔

جب انگریزوں کے دلی خیر خواہ وہابیہ نے شش مثل کا فتنہ برپا کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت آدم، حضرت ابراہیم حضرت نوح وغیرہم انبیائے علیم الصلوٰۃ والسلام کے مثل زمین کے باقی طبقوں میں اور بھی محمد، آدم، ابراہیم وغیرہ نبی ہیں، تو امام احمد رضا نے ان کے رد میں۔ ”تنبیہ الجہال بالہام الباسط المتعال“ اور جو ابھائے ترکی بہ ترکی

۱۲۹۲ھ میں تصنیف فرما کر شائع کیا جس سے یہ فتنہ ہمیشہ کیلئے معدوم ہو گیا۔ (سوانح اعلیٰ حضرت)

جب انگریزوں کی شہ پاکر مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کا

پھر نبی اور رسول ہونے کا اعلان کیا اور حضرات انبیاء عظام کی مقدس شانوں میں گستاخیاں کرنا شروع کیں تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے اس کے رد میں چھ کتابیں تصنیف فرمائیں اور ایک ماہنامہ بنام ”قہر الدیان علی المرتد بقادیان“ جاری کیا۔

جب انگریزوں کے دلی خیر خواہ وہابی دیوبندی عالموں نے مسئلہ ختم نبوت کا انکار کیا، اللہ سبحانہ و قدوس کے جھوٹ بولنے کو درست بتایا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر میلاد مبارک کو کتھیا کا جنم قرار دیا، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم پاک کو بچوں پاگلوں اور جانوروں کے علم کی طرح ٹھہرایا، اور غیر مقلد وہابیوں نے امام اعظم ابو حنیفہ وغیرہ ائمہ اسلام کی تقلید و اتباع کو شرک و کفر کہا تو امام احمد رضا نے ان وہابیہ اور غیر مقلدین کے رد میں دو سو سے زیادہ کتابیں تصنیف فرمائیں۔

الغرض جب اور جہاں بھی کسی بد مذہب بدین نے سر اٹھلایا وہیں مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے اس کا پر غرور سر کچل کر رکھ دیا اور اس کے رد میں کتابیں تصنیف کیں اور اشتہارات شائع کئے۔

کنز الایمان“ کی وجہ ہے کہ امام احمد رضا کو قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی ضرورت پیش آئی کیونکہ قرآن کریم کے کچھ ایسے ترجمے شائع ہوئے تھے جن سے ایمان و اسلام اور شرعی معتقدات پر کاری ضرب پڑ رہی تھی کہ اردو لوہ کے جدید معماروں نے قرآن کے عربی کلمات کو اردو میں ضرور تبدیل کر دیا تھا لیکن اس تبدیل کو کلام الہی کا ترجمہ ہرگز قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ عربی جملے کو اردو کے قالب میں ڈھال لینا الگ بات ہے اور قرآن حکیم کی ترجمانی کرنا اور بات ہے۔ ایک انسان اپنی صلاحیت و استعداد اور دماغی کوششوں سے معیاری مصنف و قابل صد افتخار لویب تو بن سکتا ہے، اپنی ذاتی قابلیت و مطالعہ کے زور سے اردو، عربی، فارسی، انگریزی وغیرہ مختلف زبانوں کا ماہر تو ہو سکتا ہے، اپنے ذہن کا قلب کی ذکاوت و تیزی سے نحو و صرف، معانی و بیان، تاریخ و فلسفہ وغیرہ کا محقق تو ہو سکتا ہے۔

لیکن قرآن حکیم کا مترجم بننا تو یہ اس کے اپنے بس کی بات نہیں، قرآن مجید کی ترجمانی کرنا، کلام الہی کے اصل معنی و مراد کو سمجھنا، آیات ربانی کے انداز کو پہچاننا، آیات محکمات و تشابہات میں امتیاز کرنا یہ صرف اس عالم دین کا کام ہے جس کا دماغ انوار ربانی سے روشن، جس کا قلب و سینہ عشق مصطفیٰ کا مدینہ اور جس کا ذہن بصیرت و وحیہ کا حامل ہو۔

جب اس معیار پر ہم کنزالایمان کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن حکیم قادر مطلق کا مقدس کلام ہے اور کنزالایمان اس کا منہ ب ترجمان ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ یہ ترجمہ اس کا پیش کردہ ہے جو عظمت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا علمبردار، تائیدر حمائی کا سرمایہ دار، انوار ربانی کا حامل، حقائق قرآن کا ماہر، دقائق آیات کا عارف ہے جو ہمیشہ اپنے کو عبدالمصطفیٰ سمجھتا کرتا اور لکھتا رہا اور جس کو ہم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کہتے ہیں۔

دور حاضر کے اردو کے شائع شدہ ترجموں میں صرف ایک ترجمہ کنزالایمان ہے جو قرآن کریم کا صحیح ترجمان ہونے کے ساتھ ساتھ

- ☆ تفاسیر معتبرہ قدیمہ کے مطابق ہے
- ☆ عقائد حقہ و مسائل اسلامیہ کا محافظ و جامع ہے
- ☆ اہل تقویٰ کے مسلک اسلم کا عکاس ہے
- ☆ اصحاب تاویل کے مذہب سالم کا مؤید ہے
- ☆ زبان کی روانی اور سلاست میں بے مثل ہے
- ☆ عوامی لغات و بازاری بولی سے یکسر پاک ہے
- ☆ قرآن حکیم کے اصل منشا مراد کو بتاتا ہے
- ☆ آیات ربانی کے انداز خطاب کو پکچھواتا ہے
- ☆ قرآن کے مخصوص محاوروں کی نشاندہی کرتے ہوئے اردو زبان و ادب کے محاورات سے روشناس کراتا ہے

☆ قادر مطلق کی عظمت و تقدیس پر نقص و عیب کا دھبہ لگانے والوں کیلئے شمشیر براں ہے۔

☆ حضرات انبیاء علیہم السلام کی عظمت و حرمت کا محافظ و نگہبان ہے

☆ عامہ مسلمین کے لئے با محاورہ اردو میں سادہ ترجمہ ہے

☆ علماء و مشائخ کے لئے حقائق و معارف کا منڈتا سمندر ہے

☆ اور زبان و ادب کے شائقین کے لئے اردو ادب کا بہترین صحیفہ و تحفہ ہے

**تصنیفات:** روہایہ کے ساتھ ساتھ امام احمد رضا کی مختلف علوم و فنون میں

تصنیفات و تالیفات موجود ہیں جو ان کے جودت طبع فکر رسا اور تجدیدی کارناموں پر شاہد عدل ہیں۔

امام احمد رضا نے اپنے اساتذہ خصوصاً اپنے والد ماجد تاج العلماء خاتم المصلحین حضرت مولانا

شاہ نقی علی رضا خاں صاحب محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اکیس علوم پڑھے اور کسی استاذ سے بغیر پڑھے محض خدا داد بصیرت نورانی سے ۳۸ علوم و فنون میں دسترس حاصل کی جن کے شیخ و امام کہلائے اس طرح جتنے فنون پر امام احمد رضا کو مہارت تامہ حاصل تھی ان کی تعداد انسٹھ ہے۔  
(سوانح اعلیٰ حضرت)

مگر جدید تحقیق کے مطابق امام احمد رضا کو ایک سو پانچ علوم و فنون پر عبور تھا اور نہ صرف یہ کہ امام احمد رضا نے ان علوم و فنون میں کمال حاصل کیا بلکہ پچاس سے زائد علوم و فنون میں انہوں نے کتابیں تصنیف کیں جن کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے۔

تصنیفات اعلیٰ حضرت کی فہرست کے لئے ملک العلماء حضرت مولانا ظفر الدین صاحب بہاری علیہ الرحمہ کی ”المجمل المعداد لتالیفات المجدد، اور حیات اعلیٰ حضرت“ اور حضرت علامہ و مولانا مفتی بدر الدین صاحب کی سوانح اعلیٰ حضرت اور ماہنامہ المیزان یا ماہنامہ قاری کا، امام احمد رضا نمبر ”اور“ انوار رضا“ ملاحظہ کرنا مفید و کارآمد ہے جن میں ساڑھے پانچ سو سے زائد کتابوں کے اسماء درج ہیں۔ اس فہرست کو بھی ہم کامل نہیں کہہ سکتے ہیں کیونکہ اعلیٰ حضرت نے ایک ہزار سے زیادہ کتابیں تصنیف کیں۔

یہ اگرچہ مسلم ہے کہ زمانے کے دست برد سے کچھ کتابیں ضائع بھی ہو گئی ہیں اور یہ المیہ بیشتر مصنفین کے ساتھ پیش آیا ہے۔

مگر ایک روایت کے مطابق حال ہی میں مولانا عبد الستار ہمدانی پور بندر نے کتب امام احمد رضا کی ایک جدید فہرست نہایت تتبع و تلاش کے بعد مرتب کی ہے جو ساڑھے نو سو کتابوں پر مشتمل ہے۔

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے بہت سے مردہ فنون مثلاً علم جفر، تکسیر، ہیئت اور نجوم کو نئی زندگی عطا کی اور علم توقیت میں ان کا کمال تو درجہ ایجاد پر تھا۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی کے مختلف علوم و فنون میں مہارت و دسترس، زور استدلال، اسلوب تحقیق، ذکاوت و تیزی اور ان کی تصنیفات میں دلائل و براہین کے انبار دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں کسی علوم و فنون کے ساتھ وہی علم بھی حاصل تھا جس پر علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر سرعیاء الدین کا واقعہ اور ان کا تاثر شاہد و ناظر ہے۔

امام احمد رضا کی تقریروں، تحریروں اور تمام تصنیفات کا خلاصہ تین باتیں ہیں۔

- ۱- دنیا بھر کی ہر ایک لائق محبت و مستحق تعظیم چیز سے زیادہ اللہ و رسول کی محبت و تعظیم
  - ۲- اللہ و رسول ہی کی رضا کے لئے اللہ و رسول کے دوستوں سے دوستی و محبت
  - ۳- اللہ و رسول ہی کی خوشی کے لئے اللہ و رسول کے دشمنوں سے نفرت و عداوت۔
- جلا جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم

اپنی ساری عمر دنیا کو انہوں نے یہی بتایا کہ جس مسلمان کے دل میں ان تینوں باتوں میں سے ایک بات بھی کامل نہیں تو اس کا ایمان بھی کامل نہیں۔

**شہنشاہ اقلیم سخن** : مجدد ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ جہاں بے پناہ گوناگوں خصوصیات کے حامل اور اوصاف متعددہ کے مالک ہیں وہاں ان کا ایک وصف ایسا ہے جو تمام اوصاف و کمالات کا جامع اور ممتاز ہے اور وہ ہے ”عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم“ عشق رسول ہی کو انہوں نے سرمایہ زندگی اور متاع آخرت سمجھا، عشق رسول ہی ان کا محور و مرکز تھا آپ ان کی تصنیفات کا مطالعہ کرتے جائے تو آپ کو ان کے ورق و ورق میں عشق مصطفیٰ کے جلوئے اور ان کی سطر سطر سے عشق رسول کے سوتے پھوٹتے ہوئے نظر آئیں گے خصوصاً ان کا نعتیہ دیوان ان کے عشق رسالت کے بلند مینارے پر فائز ہونے کے ثبوت میں ایک عظیم شاہکار ہے کہ جب وہ عشق رسالت میں بے چین و مضطرب ہوتے تو اپنے محبوب آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کی مدح و نعت میں نعتیہ اشعار کہہ کر سوزش عشق سے تسکین حاصل کرتے۔

آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ”جب سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کی یاد تڑپاتی ہے تو میں نعتیہ اشعار سے بے قرار دل کو تسکین دیتا ہوں ورنہ شعر و سخن میرا مذاق طبع نہیں۔“ انہوں نے ہزلیات اور انجولیات سے بہت دور رہ کر فن سخن کے بیشتر اصناف میں طبع آزمائی فرمائی۔ غزل، قصیدہ، مثنوی، مستزاد اور قطعات و رباعیات وغیرہ جس میدان کی طرف آگئے سکے بشادائیے۔

فن سخن میں ان کی خصوصیات و کمالات کا عالم یہ ہے کہ فصاحت و بلاغت، حلاوت و ملاحت، لطافت و نزاکت، تشبیہات و استعارات، حسن تعلیل، ندرت تخیل، جدت تمثیل، صنعت تلمیح و ترصیح، صنعت تجنیس و تسبیح، زور قوافی، بیان تسلسل، تنوع مضامین، انتہائی جوش و جذبہ والمانہ عقیدت و ارادت وغیرہ سب چیزیں ان کے کلام میں پائی جاتی ہیں۔ جس کا منہ بولتا ثبوت ان کا نعتیہ دیوان، حدائق بخشش“ ہے جو حمد و نعت، دعا و التجا، سلام و منقبت، عشق و محبت، حقیقت



و معرفت، معجزات و کرامات، شرح آیات و احادیث و غیرہ مضامین کا ایک ایسا بحر ذخار ہے جس کی وسعت اور گہرائی کا اندازہ کرنا اہل بصیرت ہی کا کام ہے۔ (سوانح اعلیٰ حضرت)

### امتیازی خصوصیات (۱) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے حضور اقدس صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایسے الفاظ اور ایسے استعارے استعمال کئے ہیں جو انتہائی ادب و محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں تمام کلام شروع سے اخیر تک پڑھ جائے لفظی شرب آپ کو کہیں نہ ملے گا کیونکہ پیارے رسول دافع البلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے قدم ناز سے تمام بیماریوں اور برائیوں کو دور فرما کر شرب کو طیبہ بنا دیا ہے۔

(۲) حدود شریعت سے ناواقف شعراء جو ش عقیدت میں اولیائے کرام کو صحابہ عظام پر فضیلت و فوقیت دے جاتے ہیں یا سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقابلہ دیگر انبیاء کرام سے اس طرح کرتے ہیں کہ حضرات انبیاء کا احترام باقی نہیں رہتا۔ امام احمد رضا کے کلام میں اس قسم کی باتیں نہ ملیں گی۔

(۳) اکثر شعراء کعبہ، عرش، حرم، مسجد، جنت رضوان و غیرہ کی حرمت پر ٹھیس لگا جاتے ہیں اور بت خانہ مے خانہ کفر و زنا و غیرہ کی عظمت ثابت کرتے ہیں یہ بہت معیوب چیز ہے امام احمد رضا کا کلام اس قسم کی لغویات سے بالکل پاک و صاف ہے۔

(۴) آپ کا کلام جھوٹ، مبالغہ، ریا، تصنع تکلف سے بالکل منزہ ہے ہر جگہ خلوص و عقیدت صدق و حقانیت اور جذب دل کی ترجمانی ملے گی۔

(۵) عقائد اہلسنت کی تبلیغ اطاعت و محبت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تلقین اور باطل پرستوں کی تردید بھی آپ کے کلام کی خصوصیت ہے۔

(۶) سرکارِ غوثیت مآب میں بے پناہ نیاز مندانہ عقیدت بھی آپ کی امتیازی شان ہے۔

(۷) آپ کے کلام میں کہیں تو قرآن و حدیث کے بعینہ کلمات و عبارات ہیں، کہیں ان کے ترجمے ہیں اور کہیں تلمیحات و اشارات ہیں۔ غرضیکہ آپ کے اشعار کے مآخذ کلام الہی و احادیث نبویہ کے مضامین و معانی ہیں۔

(۸) دشمنانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تہج و تکفیر میں آپ کا شعر و سخن بارگاہ رسالت

کے شاعر سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاکیزہ کلام کا آئینہ دار ہے۔

سرنامہ کی طوالت کا خوف اگر دامعیر نہ ہوتا تو میں ان کی ہر ایک خصوصیت کو شرح و بسط

کے ساتھ تحریر کرتا مگر چونکہ میرا مطمح نظر امام احمد رضا کی حدیث دانی میں بصیرت و وسعت ہے اور قنت صفحات بھی دامن کشاں ہے لہذا اسی پر اکتفاء کرتا ہوں۔

شکار ماہ کہ تسخیر آفتاب کروں  
میں کس کو چھوڑوں کس کا انتخاب کروں

## امام احمد رضا کی بصیرت و وسعت

جب ہم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی ہمہ جہت شخصیت اور ان کی تصانیف عالیہ کو دیکھتے ہیں تو فن حدیث، طرق حدیث، علل حدیث اور اسماء الرجال وغیرہ میں بھی وہ انتہائی منزل کمال پر دکھائی دیتے ہیں اور یہی وہ وصف ہے جس میں کمال و انفرادیت ایک مجدد کے تجدیدی کارناموں کا رکن اہم ہے۔ فن حدیث میں ان کی جو خدمات ہیں ان سے ان کی علم حدیث میں بصیرت و وسعت کا اندازہ ہوتا ہے۔ حدیث کی معرفت اور اس کی صحت و عدم صحت، ضعف و سقم، حسن و غیر حسن وغیرہ جملہ علوم حدیث میں جو مہارت تامہ ان کو حاصل تھی وہ بہت دور تک نظر نہیں آتی ہے اور یہ چیزیں ان کی کتب و رسائل میں مختلف انداز پر ہیں کہیں تفصیل کے ساتھ مستقلاً ذکر ہے اور کہیں اختصار کے ساتھ ضمناً اور کہیں حدیث و معرفت حدیث اور مباویات حدیث پر ایسی نفس اور شاندار بحثیں ہیں کہ اگر انہیں امام بخاری و مسلم بھی دیکھتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔

مستخرجہ احادیث میں کہیں کہیں پر میں نے ان کی طرف اشارہ بھی کیا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے تعریف حدیث، ضرورت حدیث اور تدوین حدیث پر قدرے روشنی ڈالی جائے۔

**تعریف حدیث:** علم حدیث کی دو قسمیں ہیں علم حدیث روایہ علم حدیث درایہ علم حدیث از روئے روایت اس علم کو کہتے ہیں جس سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال اور احوال و اوصاف کی معرفت ہو اس علم کا موضوع خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ہے۔

حدیث از روئے روایت وہ علم ہے جس سے راوی اور مروی عنہ کے حالات بحیثیت رواور قبول معلوم ہوں۔

اس علم کا موضوع راوی اور مروی عنہ ہیں۔ (مقدمہ ترجمہ بخاری)

**ضرورت حدیث :** حدیث پاک کی عظمت اور شریعت میں اس کا مقام اس سے

ظاہر ہے کہ حدیث اصلاً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کا مجموعہ ہے اور اس کی عظمت و مقام کو اس چیز نے اور بڑھا دیا ہے کہ احادیث دراصل قرآن کریم کی شرح و تفسیر اور تمام مسائل و بیہ کامر جمع و منبع ہیں اس لئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منشا سے صحیح واقفیت اور کھل اسلامی زندگی اپنانے کے لئے قرآن و حدیث دونوں کا علم، دونوں سے تعلق اور دونوں کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسانی معیشت کے اصول و مبادی اجمالاً بیان فرمائے ہیں جن کی تعبیر و تشریح بغیر احادیث نبویہ کے ممکن نہیں ہے، نیز احکام شرعیہ کی عملی صورت واضح کرنے کے لئے اسوۂ رسول کی ضرورت ہے، احادیث رسول ہمیں قرآنی احکام کی عملی تصویر مہیا کرتی ہیں، علاوہ ازیں صلوٰۃ، زکوٰۃ، تیمم حج اور عمرہ یہ محض الفاظ ہیں لغت عربی ان الفاظ کے وہ معانی نہیں بتاتی جو شرع میں مطلوب ہیں، پس اگر احادیث رسول علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام موجود نہ ہوں تو ہمارے پاس قرآن کریم کے معانی شرعیہ متعین کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد جگہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت و پیروی کا حکم دیا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے :

(۱) اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو

(۲) من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی

اطاعت کی

(۳) ما اتاکم الرسول فخذوه و ما نہکم عنہ فانہوہم رسول تم کو جو حکم دیں وہ لے لو

اور جس چیز سے روکیں اس سے رک جاؤ۔ (مقدمہ ترجمہ بخاری ملخصاً)

**تدوین حدیث :** کتابی شکل میں باضابطہ طور پر تدوین حدیث اگرچہ عمد رسالت میں

نہیں ہوئی تھی مگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں متعدد صحابہ کرام نے کتابت حدیث کا اہتمام و انصرام شروع کر دیا تھا۔

عمد رسالت میں جن صحابہ کرام نے کتابت حدیث کی ابتداء کی تھی اور جن کے پاس

احادیث کا کوئی مجموعہ یا صحیفہ تھا ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

حضر عبد اللہ بن عمرو بن عاص، حضرت انس بن مالک، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت سعد

بن عبادہ، حضرت سعد بن ربیع، حضرت سمرہ بن جندب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم حتیٰ کہ وہ صحابہ جنہوں نے خود اس سلسلے میں کچھ لکھایا لکھوایا ان کی تعداد بعض حضرات نے باون تک ذکر کی ہے، جن میں حضرات خلفائے راشدین عبادلہ اربعہ اور بعض اہمات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام بھی شامل ہیں۔

نیز حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تحریری صورت میں جو کچھ لکھوایا وہ بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے، خاص طور سے وہ نوشتے جن میں کسی قسم کے احکام آپ نے لکھوائے مثلاً عمرو بن حزم کے نام حضور کا گرامی نامہ اور ابو شاہ یمنی کے لئے حضور کا فرمان نامہ وغیرہ۔

پہلی صدی ہجری کے اخیر تک اسی طرح متفرق طور پر کتابت کے سہارے تدوین حدیث کا کام آگے بڑھتا رہا، احادیث کے یہ صحیفے اور نوشتے کسی نقطہ پر مشترک اور مجتمع نہ تھے۔ بغیر کسی ترتیب کے تابعین کرام نے اپنی مرویات کو اپنے سینوں اور صحیفوں میں محفوظ رکھا تھا یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ خلافت آیا تو کثرت فتنہ اور ضیاع حدیث کے خوف سے انہوں نے احادیث کو یکجا کرنے کے لئے وقت کے ممتاز و معتمد افراد کو مقرر فرمایا جن میں ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم قاضی مدینہ، قاسم بن محمد بن ابی بکر، ابو بکر محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب زہری اور سعد بن ابراہیم کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ساری مملکت اسلامیہ میں اپنے احکام بھیجے اور مختلف علاقوں سے احادیث کا لکھا ہوا ذخیرہ جمع کیا جس کے نتیجے میں مشہور امام فن محمد بن مسلم بن شہاب زہری نے حدیث کی اولیں باقاعدہ کتاب کی ترتیب و تدوین کی سعادت حاصل کی، اس کی نقلیں ادھر ادھر بھیجی گئیں، اس کے بعد دوسرے حضرات نے یہ کام کیا پھر رفتہ رفتہ یہ کام وسیع پیمانے پر آگے بڑھتا چلا گیا اور مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ اس کی اہمیت و ضرورت بڑھتی ہی گئی یہاں تک کہا گیا ہے کہ اگر اس کی طرف توجہ نہ کی جاتی تو حدیث کا وسیع اور بڑا ذخیرہ سارا کا سارا ضائع ہو جاتا۔ (علوم الحدیث ملخصاً)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا یہ بات اچھی طرح جانتے تھے کہ کتاب اللہ کے بعد احادیث ہی کا مرتبہ و مقام ہے۔ اس لئے عموماً مسائل کو جب آپ نے دلائل و براہین سے آراستہ و مزین کیا ہے تو سب سے پہلے آیات قرآنیہ پیش فرمائی ہیں پھر احادیث مبارکہ اس کے بعد جزئیات فقہ اور اقوال ائمہ و علماء اس طرح انہوں نے ایک ایک مسئلہ کے ثبوت و تحقیق میں دلائل کے انبار لگادئے ہیں

حالانکہ ایک یا چند دلائل ہی سے مسئلہ مبرہن و واضح ہو جاتا مگر وہ متعدد دلیلوں سے اس طرح روشن کرتے ہیں کہ اس کا کوئی بھی گوشہ تشنہ تکمیل نہ رہے۔ جہاں ایک حدیث کے ذکر کر دینے سے مطلوب و مدعا ثابت ہو جائے گا وہاں پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کئی کئی حدیثیں بلا تامل پیش فرماتے ہیں جس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فقہ کی نہیں بلکہ حدیث کی کتاب لکھنا چاہتے ہیں، وہ اپنے اسی ممتاز وصف سے علماء میں منفرد و نمایاں نظر آتے ہیں اور اسے ان کی حدیث دانی میں وسعت و مہارت ہی کہا جائے گا۔

پھر یہ کہ ایک حدیث کے لئے ایک یا دو کتابوں کا حوالہ کافی ہوتا ہے مگر امام احمد رضا ایسا نہیں کرتے ہیں بلکہ ایک ایک حدیث میں کئی کئی کتب حدیث کا ذکر کرتے ہیں اور یہ بھی نشاندہی کرتے ہیں کہ فلاں کتاب میں ان الفاظ کے ساتھ حدیث مذکور ہے اور فلاں کتاب میں یہی حدیث ان الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ۔ اور کہیں پر یہ واضح کرتے ہیں کہ یہ حدیث فلاں کتاب میں فلاں راوی سے مروی ہے اور یہی حدیث فلاں فلاں کتابوں میں فلاں راوی سے۔ اور یہ انکشاف بھی کرتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے یا ضعیف، حسن ہے یا غیر حسن، متواتر ہے یا مشہور، مرفوع ہے یا مقطوع۔ اور یہ کہ فلاں محدث نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے اور فلاں نے تضعیف اور کس محدث نے اسے کیا کہا۔ مستخرجہ حدیثوں میں ان سب کی طرف کہیں اجمالاً اور کہیں تفصیلاً اشارہ موجود ہے۔ امام احمد رضا ایک حدیث کے لئے کئی کتابوں کے حوالے اور مختلف راویوں کے نام درج کرتے ہیں اس پر مزید تمثیلات سے اجتناب کرتے ہوئے صرف ایک مثال پر اکتفا کرتا ہوں کہ جس میں امام احمد رضا بریلوی کی علم حدیث اور کتب حدیث اور اسماء و روایات پر وسعت نظر کی جھلک موجود ہے۔

”فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۳۸۶“ میں سائر بنی ہاشم و سادات کرام پر حرمت زکوٰۃ ثابت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”اول تا آخر تمام متون مذہب قاطبہ بے شذوذ شاذ و عامہ شروع معتمدہ و فتاویٰ مستندہ اس حکم پر ناطق اور خود حضور پر نور سید السادات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متوازن حدیثیں اس باب میں وارد، اس وقت جہاں تک فقیر کی نظر ہے بامیس صحابہ کرام اور تین ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس مضمون کی حدیثیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیں۔

حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روى عنہ احمد و البخاری و مسلم، حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روى عنہ احمد و ابن حبان و رجال ثقات، حضرت سیدنا عبد اللہ بن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روی الامام الطحاوی والحاکم و ابو نعیم وابن سعد فی الطبقات و ابو عبید القاسم بن سلام فی کتاب الاموال، و روی عنہ الطحاوی حدیثاً آخر، والطبرانی، حدیثاً ثالثاً، حضرت عبد المطلب ابن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ احمد و مسلم و النسائی، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ ابن حبان و الطحاوی والحاکم و ابو نعیم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ الشیخان، ولہ عند الطحاوی حدیثان آخران، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ البخاری و مسلم، ولہ عند الطحاوی حدیث آخر، حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ الترمذی و النسائی، ولہ عند الطحاوی حدیث آخر، حضرت ابو رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روی عنہ احمد و ابو داؤد و الترمذی و النسائی و الطحاوی و ابن حبان و ابن خزیمہ و الحاکم، حضرت ہرمز یا کیسان مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روی عنہ احمد و الطحاوی، حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، روی عنہ اسحاق بن راہویہ و ابو یعلیٰ الموصلی و الطحاوی و الہزار و الطبرانی و الحاکم، حضرت ابو یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو عمیرہ رشید بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہما الطحاوی، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت عبد الرحمن بن علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یقال لہ صحابی، حضرت عبد الرحمن بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ علق عن الشیخ الترمذی۔ حضرت ام المؤمنین صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما روی عنہما سلمہ، حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روی عنہما الطحاوی، حضرت ام المؤمنین جویریہ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہما روی عنہما احمد و مسلم۔

یہ تو کتب حدیث اور راویان حدیث کے نام ہیں جو ان کی بصیرت حدیث پر دال ہیں، لیکن کسی فقہی مسئلہ پر جب ان کا قلم چلتا ہے تو ایک مسئلے کے ثبوت و تحقیق میں کئی کئی کتابوں کے حوالے بلا تامل درج کرتے ہیں، اسی مذکورہ مسئلے کے ثبوت میں جب انہوں نے کتب فقہ کی طرف رجوع فرمایا تو اٹھارہ کتابوں کے حوالے تحریر کئے یہ ان کی فقہیت و بصیرت فقہ کی ادنیٰ مثال ہے ورنہ وہ جب حوالہ دینے پر آتے ہیں تو سو سو کتابوں کے حوالے سپرد قلم کرتے ہیں۔

چودھویں صدی کے اس مجدد کی حدیث و فقہ میں عبقریت ہی ان کا طرہ امتیاز ہے۔

کتب حدیث کے جتنے بھی اصناف و انواع ہیں ان تمام اقسام کتب کے حوالے امام احمد رضا کی کتابوں میں دیکھنے کو ملتے ہیں جو ان کے فکر و سا اور طرز استدلال پر شاہد ہیں۔

ذیل میں کتب حدیث کے اقسام و انواع ملاحظہ فرمائیں۔

## اقسام کتب

جامع کتب احادیث کی تدوین و تالیف مختلف انداز پر کی گئی ہے اسی نوعیت و مناسبت کے اعتبار سے ان کے مختلف عناوین ہیں مثلاً جامع، مسند، سنن، عمل، جزء، اطراف، مستدرک، مستخرج، مجمع، زوائد، مصنف و مؤطا وغیرہ۔

**جامع:** وہ کتب حدیث جن میں دین کے تمام ابواب اور ہر پہلو یعنی اعمال کے ساتھ عقائد و تفسیر، سیر و معازی اور آداب و مناقب وغیرہ سب کے متعلق روایات کو جمع کیا گیا ہو جیسے بخاری و مسلم و جامع عبد الرزاق (مصنف عبد الرزاق کے نام سے ان کی جو کتاب معروف و مشہور ہے وہ دوسری ہے) جامع ثوری، جامع ابن عیینہ اور جامع ترمذی۔

**مسند:** اس سے مراد عموماً وہ کتب حدیث ہوتی ہیں جن میں ہر ہر صحابی سے منقول روایات یکجا کر کی گئی ہیں خواہ صحابی کی ترتیب حروفِ حجی کے اعتبار سے ہو یا ان کے باہمی مراتب و فضائل کے اعتبار سے، ایسی کتب حدیث کی تعداد سو سے زائد ہے اہم حسب ذیل ہیں مسند احمد بن حنبل، مسند حمیدی، مسند ابوداؤد طیالسی، مسند عبد بن وغیرہ ان میں سے اولیں مسند طیالسی ہے۔ کبھی محض احادیث مرفوعہ کی جامع کتب حدیث کو بھی ”مسند“ کہہ دیا کرتے ہیں جیسے مسند یحییٰ بن مخلد اندلس جس کی ترتیب ابواب فقہ کے مطابق ہے۔ سراج اللامۃ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بھی مسند کے نام سے ایک مجموعہ احادیث منسوب ہے جو دراصل ان کا ترتیب دیا ہوا تصنیف کردہ مجموعہ نہیں ہے بلکہ ان سے مروی احادیث کا مجموعہ ہے۔

**سنن:** اس سے مراد وہ کتب حدیث ہیں جن کی ترتیب فقہی ابواب کے مطابق ہے اور ان میں عقائد و مناقب اور غزوات و تفسیر وغیرہ سے متعلق روایات نہیں ہوتیں اور عموماً مرفوع احادیث ہی مذکور ہوتی ہیں ان کی تعداد بھی کافی ہے۔ چند اہم و مشہور یہ ہیں سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، سنن بیہقی، سنن دارقطنی، سنن ذاری، سنن شافعی۔

**معجم:** وہ کتب حدیث جن میں حروفِ حجی کی رعایت رکھتے ہوئے راویان حدیث کی روایات کو جمع کیا گیا ہو خواہ ان راویوں میں صحابہ کا لحاظ ہو یا اپنے اساتذہ یا کسی شہر و مقام کے محدثین و شیوخ کا۔ ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے ان میں مشہور طبرانی کی تینوں معاجم ہیں۔ یعنی المعجم الکبیر، جس میں اسماء صحابہ کی رعایت ہے۔ المعجم الاوسط اور المعجم الصغیر، ان دونوں میں شیوخ کی

رعایت کی گئی ہے۔

اگر مشائخ کا ذکر حروفِ حجبی کے اعتبار سے نہ کیا جائے تو بجائے معاجیم کے ”مشائخ اور مشائخات“ کہتے ہیں جیسے مشائخ عبد اللہ بن حیدر قزوینی۔

**علل :** وہ کتب حدیث جن میں محض ان احادیث کو جمع کیا گیا ہو جن میں کسی قسم کا کوئی سقم بتایا جاتا ہے اور ان اسقام کا بھی بیان ہو جیسے علل ابن ابی حاتم اور علل دارقطنی۔

**جزء :** وہ کتب حدیث جن میں کسی ایک راوی کی تمام روایات یا کسی ایک موضوع و پہلو سے متعلق تمام احادیث کو جمع کیا گیا ہو اول جیسے جزء مارواد ابو حنیفہ (مصنف ابو معمر عبد الکریم طبری متوفی ۷۸ھ) دوم جیسے امام بخاری کی، جزء رفع الیدین فی الصلاة اور جزء القراءة خلف الامام۔

**اطراف :** اس سے مراد وہ کتب حدیث ہیں جن احادیث کا ایک حصہ ذکر کرنے کے بعد تمام متون حدیث یا بعض میں مذکور اس حدیث کی تمام اسناد کو جمع کیا گیا ہو ان کی تعداد بھی بہت ہے چند مشہور حسب ذیل ہیں۔

حافظ ابراہیم بن محمد ابو مسعود مشقی کی ”اطراف الصحیحین“ اور علی بن حسین ابن عساکر کی ”الاشراف علی معرفة الاطراف“ جو سنن اربعہ سے متعلق ہے اور ابو الحجاج مزنی کی ”تحفة الاشراف بمعرفة الاطراف“ اور ابو العباس کی ”اطراف الکتب الخمسة“ جو صحاح سے متعلق ہے۔

**مستدرک :** وہ کتب حدیث جن میں کسی خاص کتاب کے مصنف کی رعایت کردہ شرائط کے مطابق رہ جانے والی احادیث کو جمع کیا گیا ہے جیسے ابو عبد اللہ حاکم کی ”المستدرک علی الصحیحین“۔

**مستخرج :** وہ کتب جن میں کسی کتاب میں ذکر کردہ احادیث صاحب کتاب کو واسطہ بنائے بغیر دوسری اسناد کے ساتھ جمع کی جائیں۔ ان کی تعداد بھی بہت ہے۔ صحیحین سے متعلق ہی دس دس ہیں دوسری کتب سے متعلق ان کے علاوہ، مثلاً بخاری سے متعلق، مستخرج اسماعیلی، (ابو کراحمہ بن ابراہیم اسماعیل ۷۱ھ) مسلم سے متعلق، مستخرج اسفرائینی، صحیحین سے غنق، مستخرج ابی نعیم اصبہانی، اور ابو داؤد سے متعلق ”مستخرج قاسم بن اصبع“

**مجموع :** وہ کتب حدیث جن میں حدیث کی کئی کتابوں کی احادیث کو یکجا جمع کر دیا گیا ہو۔ ایسی کتابیں بھی اچھی خاصی تعداد میں ہیں چند اہم و مشہور حسب ذیل ہیں۔



حسن بن محمد صنعانی ۶۵۰ھ جو صحیحین کی جامع ہے۔

۱- مشارق الانوار النبویہ

محمد ابو نصر حمیدی اندلسی ۴۸۸ھ۔

۲- الجمع بین الصحیحین

ابو الحسن احمد بن رزین اندلسی ۵۳۵ھ جو کہ ابن

۳- التجرید للصحاح و السنن

ماجہ کو چھوڑ کر بقیہ صحاح ستہ اور موطا کی جامع ہے۔

۴- جامع الاصول من احادیث الرسول ابن اثیر ۶۰۶ھ۔ یہ بھی التجرید کی مانند ہے۔

۵- جمع الفوائد من جامع الاصول و الزوائد محمد بن محمد بن سلیمان مغربی ۱۰۹۲ھ

اس سلسلے کی ایک اہم کتاب امام جلال الملہ والدین سیوطی کی ”جمع الجوامع“ ہے جس

میں ان کا اردو پچاس سے زائد کتب کی احادیث یا یوں کہئے کہ تمام احادیث کے جمع کرنے کا تھا مگر وہ

مکمل نہ کر سکے اسی کا دوسرا نام ”الجامع الکبیر“ بھی ہے۔ شیخ علی متقی ہندی نے ”جمع الجوامع“ کے

پورے مجموعہ کو ابواب علمیہ و فقہیہ کے مطابق مرتب کیا ہے اور ترتیب حروف ہجا کے اعتبار سے

رکھی ہے اور پہلے اقوال کو مختلف ابواب و فصول میں ذکر کیا ہے پھر افعال کو اور اس کا نام ”کنز العمال“

تجویز کیا ہے جو ۲۲ جلدوں میں ہے۔ اور یہ کتاب اس حیثیت سے نہایت منفرد ہے کہ اس میں کوئی

حدیث مکرر بالکل نہیں ہے۔

**زوائد:** وہ کتب حدیث جن میں کسی کتاب کی ان احادیث کو جمع کیا گیا ہو جو دوسری

کتابوں سے زائد ہو یعنی دوسری میں مذکور نہ ہوں جیسے ابو العباس احمد بن ابو بکر بصری ۴۸۰ھ کی

”مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجہ“ اس میں ابن ماجہ کی وہ احادیث ذکر کی گئی ہیں جو باقی صحاح ستہ

میں مذکور نہیں ہیں اور یہی بصری کی ”اتحاف السادة المهرة الخيرة“ اس میں دس اہم مسانید میں

صحاح ستہ سے زائد ذکر کردہ احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔

**مصنف و موطا:** وہ کتب جن کی ترتیب ابواب فقہ کے مطابق ہو اور ان میں

احادیث مرفوعہ کے ساتھ موقوف و مقطوع احادیث بھی جمع کی گئی ہوں جیسے مصنف ابو بکر بن ابی

شیبہ و مصنف عبد الرزاق وغیرہ اور موطا امام مالک و موطا ابن ابی ذئب وغیرہ۔

امام اعظم ابو حنیفہ کے تلامذہ امام ابو یوسف و امام محمد و حسن بن زیاد، امام زفر وغیرہ کی کتاب

الآثار کے عنوان سے جو کتب منقول ہیں وہ بھی موطا و مصنف کی قبیل سے ہیں۔ ان میں فقہی

ابواب کے مطابق احادیث مرفوعہ کے ساتھ موقوف و مقطوع روایات بھی جمع کی گئی ہیں اور یہ در

اصل ان روایات حدیث کا مجموعہ ہے جن کا امام اعظم ابو حنیفہ نے اپنے تلامذہ کو املا کرایا تھا اس لحاظ

سے کتاب الآثار کو اس انداز کا اولین مجموعہ اور بعد کے کاموں کے لئے بنیاد بتایا جاتا ہے۔

**اربعین :** وہ کتب جن میں کسی ایک باب و مسئلہ سے متعلق یا چند ابواب و مسائل سے متعلق چالیس چالیس احادیث جمع کی جائیں خواہ سب ایک سند سے مروی ہوں یا متعدد اسناد سے۔ ایسی کتب بھی بہت ہیں مثلاً محی الدین یحییٰ نووی کی ”الاربعون“۔

یہ تو وہ کتابیں ہیں جن کو ان کے مخصوص انداز تالیف کی وجہ سے مذکورہ عنادین دیئے گئے ہیں ورنہ اکثر و بیشتر کتب حدیث کی تالیف و تصنیف کی بنیاد یہی اسلوب و دستور ہے۔

ان کے علاوہ بہت سی کتابیں ایسی بھی ہیں جن کی تدوین و تالیف کی بنیاد دوسرے امور پر ہے مثلاً

**کتب ترغیب و ترہیب :** کسی حکم سے متعلق منقول ترغیب و ترہیب پر مشتمل احادیث کی جامع کتب جیسے عبد العظیم منذری کی الترغیب و الترہیب، جو کہ معروف و متداول کتاب ہے۔

**کتب موضوعات :** وہ کتب جن میں کسی خاص موضوع سے متعلق احادیث و آثار کو جمع کیا گیا ہو جیسے امام احمد کی کتاب الزہد، ابن ابی الدنیا کی کتاب ذم الغیبة، عبد اللہ بن مبارک کی کتاب الزہد اور کتاب الجہاد، ابو عبد اللہ مروزی کی کتاب الفتن و الملاحم۔ امام ابو یوسف کی کتاب الذکر والدعاء، اور ابو نعیم اصبہانی کی کتاب فضائل الصحابة۔

**کتب احکام :** وہ کتب جن میں صرف وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جو احکام و مسائل سے متعلق ہیں جیسے تقی الدین محمد بن علی معروف بہ ابن دقیق العید مالکی ۷۰۲ھ کی، الامام فی احادیث الاحکام، تقی الدین عبد الغنی حنبلی کی ”عمدة الاحکام“ اور ابن حجر عسقلانی کی ”بلوغ المرام“۔

**کتب تخریج :** وہ کتب حدیث جن میں کسی کتاب میں ذکر کردہ احادیث کی اسناد و حیثیت کو بیان کیا گیا ہو خواہ وہ کتاب تفسیر و فقہ میں ہو یا کسی دوسرے فن میں جیسے ابو محمد زبلی کی تخریج احادیث الکشاف، جس میں تفسیر کی مشہور کتاب، کشاف کی احادیث کو جمع کیا گیا ہے اور نصب الرایۃ، جو احادیث ہدایہ کی جامع ہے۔ عبد الرؤف مناوی کی ”الفتح السماوی بخریج احادیث الرضاوی، اور عبد الرحیم بن حسین عراقی ۸۰۶ھ کی، المغنی عن حمل الاسفار، احياء العلوم امام غزالی کی تخریج احادیث میں۔

اور زیر نظر کتاب، الاحادیث النبویہ من التصانیف الرضویہ، جس میں امام احمد رضا

بریلوی قدس سرہ کی کتب سے احادیث کی تخریج کی گئی ہے۔

**مفاتیح و فہارین :** وہ کتب جن میں کسی کتاب کی احادیث کی فہرست ہو خواہ تفصیلی ہو یا کچھ اختصار کے ساتھ۔ یہ فہرست کبھی حروفِ جمعی یعنی احادیث کے اولیں حروف کے اعتبار سے ہوتی ہے اور کبھی موضوع کے اعتبار سے کہ کسی خاص لفظ و موضوع کا جن احادیث میں تذکرہ ہو صرف ان کو ذکر کیا جاتا ہے۔

**اول :** جیسے مفتاح السنن، مفتاح احادیث مؤطا مالک، فہرست لاحادیث مسلم القویہ

**دوم :** جیسے مفتاح کنوز السنن، جس میں صحاح ستہ کے علاوہ چند دوسری اہم کتب کو ملا کر چودہ کتابوں کی فہرست ہے۔

المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی، یہ صحاح ستہ کے علاوہ مؤطا مالک مسند احمد، اور مسند دارحی کی فہرست ہے اور اس موضوع پر نہایت ضخیم و وسیع ترین کتاب ہے۔ فہرست لالفاظ الترمذی، فہرست لالفاظ صحیح مسلم۔

**کتب اوائل :** وہ کتب جن میں حدیث کے پہلے لفظ و کلمہ کی رعایت رکھتے ہوئے حروفِ جمعی کے اعتبار سے احادیث کو جمع کیا گیا ہو، خواہ مقصود صرف حدیثوں کا ذکر و جمع ہو۔ جیسے سیوطی کی ”الجامع الصغیر“ اور الجامع الکبیر“ جن میں دسیوں کتب حدیث میں ذکر کردہ احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ یا اور کوئی بات پیش نظر ہو مثلاً جو حدیثیں زباں زد عوام و خواص ہیں خواہ ان کی حیثیت کچھ ہو یعنی ضعیف وغیرہ ان کا بیان جیسے امام سخاوی کی ”المقاصد المحسنہ فی الاحادیث الدائرة علی الالسنہ“ جو بہت معتمد ہے۔ اور عجلونی ۱۱۶۲ھ کی ”کشف الخفا و مزیل الالباس“ جو اس موضوع پر اہم ترین کتاب ہے۔

**کتب تفسیر ماثور :** وہ کتب تفسیر جن میں تفسیر کے طور پر احادیث کو ہی ذکر کیا گیا ہے اور دوسرے مسائل و مباحث بہت کم یا برائے نام ہیں۔ جیسے طبرانی کی ”جامع البیان“ سیوطی کی ”الدر المشور“ اور شوکانی کی ”فتح القدير“۔

**دیگر کتب :** دوسرے فنون کی بھی بعض کتابیں ایسی ہیں کہ جن میں اہتمام و انصرام کے ساتھ بکثرت حدیثیں ذکر کی گئی ہیں اور حدیثوں کی نقل و ذکر کے حق میں ان کتابوں کو بھی خاص اہمیت و مقام حاصل ہے جیسے فقہ حنفی میں ابن ہمام کی ”فتح القدير شرح ہدایہ“ فقہ شافعی میں نووی کی ”المجموع شرح المہذب“ فقہ حنبلی میں ابن قدمہ کی ”المغنی“ اور تاریخ میں

طبری کی ”تاریخ الامم و الملوك“ مرتضیٰ زبیدی کی ”شرح احیاء العلوم“ بعنوان ”تحاف السادة المتقين“ (علوم الحدیث)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے ان ہمہ اصناف کتب سے استفادہ کیا ہے جس کے ثبوت میں ان کی کتابیں منہ بولتی تصویر ہیں۔

ایسا نہیں ہوا کہ امام احمد رضا نے صرف حدیث نقل کر دی اور کتاب کا حوالہ دیدیا اور بات ختم ہو گئی بلکہ ہر حدیث کو اس کے مقام و مرتبہ کے معیار پر رکھ کر استخراج کیا اور دیکھا کہ اس کا مقام تعین کیا ہے۔ تخریج احادیث کے سلسلے میں امام احمد رضا نے کئی کتابیں تصنیف کی ہیں ان میں سے دو کتابیں یہ ہیں۔

۱۔ الروض البهیج فی آداب التخریج (آداب تخریج کے بارے میں مفصل بیان)

۲۔ النجوم الثواقب فی تخریج احادیث الکواکب (احادیث کو اکب کی تخریج میں) دنیائے حدیث میں تخریج احادیث کی حیثیت بھی مسلم رہی ہے اور اس کے فوائد سے کبھی انکار نہیں کیا جائے گا۔ امام احمد رضا نے اس فن میں بھی اپنی یادگار مثبت قرطاس کی ہے جو رہتی دنیا تک زندہ جاوید رہے گی۔

آداب تخریج اور اس کی اہمیت و افادیت اور تاریخ تخریج کی قدرے تفصیل اس طرح ہے۔

## تخریج احادیث

**تعریف:** حدیث کے اصل ماخذ اور اس کے مرتبہ اور مقام کی تحقیق کرنا اور بیان کرنا۔  
**اہمیت و فائدہ:** اس علم کی اہمیت و افادیت ظاہر ہے اس لئے کہ ہر دینی تقریر و تحریر میں حدیثوں کا ذکر آتا ہے اور ان کا اعتبار احادیث کے ماخذ اور مراتب کے علم پر موقوف ہے۔  
**تاریخ:** ابتدائی چند صدیوں میں حدیث سے متعلق وسعت معلومات کی بنا پر تخریج احادیث کی ضرورت پیش نہیں آئی اس لئے کہ حدیث کے سامنے آتے ہی اہل علم کے ذہنوں میں اس کے ماخذ و مراتب آجاتے تھے۔ علوم و فنون کی کثرت و وسعت اور عظیم حدیث سے قلت واقفیت کی بناء پر اس کی ضرورت محسوس کی گئی تاکہ امام طالبین تحقیق کا وقت، مطلوبہ احادیث کی تحقیق و جستجو میں صرف نہ ہو کر دوسرے علمی و دینی کاموں میں صرف ہو، چنانچہ بعض محققین

وقت نے فقہ اور تفسیر و تاریخ وغیرہ کی کتابوں میں ذکر کردہ حدیثوں کی مستقل کتابوں کی صورت میں تخریج کی۔

**مشہور کتب تخریج:** تخریج کی مشہور کتابوں میں سے بعض یہ ہیں۔

۱۔ تخریج احادیث الکشاف: ابو محمد زلیعی حنفی نے اس میں تفسیر کی مشہور کتاب کشاف کی حدیثیں جمع کی ہیں۔

۲۔ نصب الراية فی تخریج احادیث الہدایہ: فقہ حنفی کی مشہور کتاب، ہدایہ، کی حدیثوں کی تخریج ہے جو عبد اللہ بن یوسف زلیعی کی تالیف ہے۔

۳۔ تخریج احادیث المہذب: مہذب، فقہ شافعی کی کتاب ہے جو ہدایہ کی مانند اہمیت کی حامل ہے۔ یہ محمد بن ہوئی حازمی کی تخریج ہے۔

۴۔ المغنی عن حمل الاسفار فی الاسفار: مصنف عبدالرحیم بن عراقی، امام غزالی کی شہرہ آفاق کتاب، احیاء العلوم کی تخریج ہے۔

۵۔ الفتح السماوی فی تخریج احادیث البیضاوی: مصنف عبدالرؤف مناوی

۶۔ تخریج احادیث صفوة: مصنف شیخ احمد بن صبغۃ اللہ مدراسی

۷۔ تشیید المبانی فی تخریج احادیث مکتوب الامام الربانی۔ مصنف شیخ محمد

سعید بن صبغۃ اللہ مدراسی

اس میں حضرت مجدد الف ثانی کے مکاتیب میں ذکر کردہ حدیثوں کی تخریج کی گئی ہے۔  
(علوم الحدیث ملخصاً)

۸۔ لور زیر مطالعہ کتاب، الاحادیث النبویہ من التصانیف الرضویہ "جس میں مجدد

اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی کتابوں میں ذکر کردہ احادیث کی تخریج کی گئی ہے۔

## الفاظ حدیث کے حق میں مستخرجات کا طریق کار

مستخرجات میں اس بات کا التزام نہیں ہے کہ جس کتاب پر استخراج کیا گیا ہے اس کے اور کتاب مستخرج دونوں کے الفاظ یکساں ہوں اس لئے کہ نظر تو اصل مضمون اور سند پر ہوتی ہے، اس لئے مصنفین اپنے اپنے واسطوں سے منقول الفاظ کو ذکر کرتے ہیں جن میں تھوڑا بہت فرق بھی ہوتا ہے۔

یسی معاملہ ان حضرات کا بھی ہے جنہوں نے اپنی کتابوں میں بخاری و مسلم کی روایات ذکر کی ہیں جیسے بیہقی اور بغوی وغیرہ کہ یہ حضرات روایات ذکر کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔ رواہ البخاری یا رواہ مسلم، تو اس سے ان کی مراد صرف یہ ہوتی ہے کہ اصل روایت ان کتابوں میں موجود ہے یہ نہیں کہ ان کے ذکر کردہ الفاظ اور ان دونوں کتابوں کے الفاظ بالکل ایک ہیں۔

**نقل اور اصل کی طرف نسبت:** جیسا کہ ذکر کیا جا چکا کہ مستخرجات میں الفاظ کی موافقت ضروری نہیں اس لئے ان سے احادیث کو نقل کر کے اصل کی طرف نسبت اسی وقت جائز ہے جب کہ اصل سے مقابلہ کر لیا جائے یا پھر اگر یوں کہا جائے، اخرجہ البخاری بلفظہ یا اخرجہ مسلم بلفظہ، وغیرہ تو نسبت درست ہوگی۔

**فوائد مستخرجات:** مستخرجات کے تقریباً س فوائد ہیں بعض اہم حسب ذیل ہیں۔

۱۔ علو اسناد — سند کا علو یعنی کم واسطوں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کسی حدیث کی نقل، اس لئے کہ مستخرج کا مصنف اگر اصل کتاب کے مصنف مثلاً بخاری کے طریق و واسطے سے حدیث کو نقل کرے تو واسطے زائد ہو جائیں گے بہ نسبت اس سند کے جو اس نے بخاری کو چھوڑ کر اختیار کی ہے۔

۲۔ صحیح حدیث کی مقدار میں اضافہ — کبھی اصل کتاب میں روایت کے جتنے اور جو الفاظ ہوتے ہیں مستخرج کی روایت میں الفاظ مختلف اور زائد ہوتے ہیں اور دونوں روایتیں صحیح ہوتی ہیں تو مستخرج کی روایت، روایت اصل کی مقدار میں اضافہ کا باعث ہوتی ہے۔

۳۔ کثرت طرق کی بنا پر قوت — مستخرج کی روایت سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اصل میں ذکر کردہ روایت دوسرے طریق و طرق سے بھی مروی ہے اور متعدد طرق سے روایت کا مروی ہونا اس کی قوت کا باعث ہوتا ہے جس کا ایک خاص فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی دوسری صحیح حدیث سے اصل کتاب کی حدیث کا تعارض ہو تو متعدد طرق سے مروی ہونے کی بنا پر یہ حدیث دوسری پر راجح اور فائق قرار پاتی ہے۔ (علوم الحدیث ملخصاً)

تصنیفات امام احمد رضا میں جہاں احادیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سند راجح نظر آتا ہے وہاں معرفت حدیث، طرق حدیث اور علل حدیث پر بھی معرکہ الآراء بحشیش دیکھنے کو ملتی ہیں جن سے حدیث کے صحیح و ضعیف اور حسن و موضوع وغیرہ ہونے کا اندازہ ہوتا ہے، چونکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حدیث کے پرکھنے اور جانچنے میں جو کمال حاصل تھا

وہ ان کی انفرادیت پر گواہ ہے اور یہ سب ان کی کتابوں سے ظاہر ہے۔

وہ حدیث کو پیش کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی تحریر کرتے ہیں کہ یہ حدیث کونسی شرط پر ہے اور کون کون ائمہ فن حدیث کی شرط و معیار پر ہے یعنی امام بخاری کی شرط پر ہے یا بر شرط مسلم و ترمذی وغیرہ۔

ائمہ فن نے جو مراتب و معیار متعین کئے ہیں اسی معیار پر امام احمد رضا حدیث کو دیکھتے تھے گویا کہ ان کی نظر احادیث کے تمام گوشوں پر ہوتی تھی، یہ ان کے علم حدیث میں وسعت مطالعہ اور بصیرت و بصارت ہی کا نتیجہ ہے۔

اس کے باوجود کچھ معاندین و مخالفین نے امام احمد رضا پر یہ بے بنیاد الزام لگایا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علم حدیث میں قلیل الضلع تھے،،

معاذ اللہ! جن کی حدیث دانی کا عالم یہ ہے کہ جب کسی طرق حدیث یا کسی راوی پر کلام کرتے ہیں تو تمیں تمیں روایتیں اور سندیں پیش کر کے ان کا صحیح یا غیر صحیح یا ثقہ تام الضبط یا غیر ثقہ ہونا ثابت کرتے ہیں۔ اور جب کسی حدیث پر بحث کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ساری زندگی شاید اسی بحث سے متعلق کتب بنی کی ہے، جب کہ انہوں نے مختلف علوم و فنون میں کتابیں تصنیف کیں اور ہر ایک فن میں ایسا ہی محسوس ہوتا ہے کہ شاید انہوں نے شروع سے اخیر تک اسی فن میں محنت و مشق کی ہے۔ اس لئے ان کے معاصر علماء نے کہا ہے کہ اعلیٰ حضرت کی طرح حدیث و اصول حدیث و معرفت حدیث و طرق حدیث اور مصطلحات حدیث و علل حدیث کا جاننے والا پچھلے چار سو سال میں پیدا نہیں ہوا۔

ویسے بڑے بڑے محدثین کرام نے حدیث کی نمایاں خدمتیں انجام دی ہیں اور کتابیں بھی لکھی ہیں مگر جو جرح و تعدیل اور حدیث کی معرفت پر بحث و تمحیص امام احمد رضا کے رشحات قلم میں نظر آتی ہے وہ دوسری جگہ بہت کم دیکھنے کو ملتی ہے خصوصاً مندرجہ ذیل رسالوں میں معرفت حدیث و طرق حدیث کی ایک عظیم دنیا آباد ہے اور بعد والوں کے لئے ایک عظیم ولائق قدر لائق عمل ہے۔

۱۔ منیر العین فی حکم تقبیل الالبہامین (انگوٹھے چومنے کے بارے میں اور احادیث ضعاف پر نفیس بحث)

۲۔ الہاد الکاف لاحادیث الضعاف (احادیث ضعاف پر شاندار بحث و تمحیص)

۳۔ حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاہین (جمع بین الصلاہین کے مسئلے میں سند و

رواۃ پر رد و قدح)

۴۔ مدارج طبقات الحدیث (مراتب حدیث پر مفصل گفتگو)

۵۔ الفضل الموهبی فی معنی اذا صح الحدیث فهو منہبی۔ (امام اعظم کا فرمان کہ

میرے اجتہاد کے برخلاف حدیث صحیح میرا مذہب ہے)

اول الذکر رسالے میں اس بات کا شافی بیان موجود ہے کہ حدیث ضعیف کب قابل حجت ہوتی ہے اور ضعاف کی تقویت کے کتنے طریقے ہیں، ان کی پوری تفصیل اس کے تعارف و تبصرہ میں مندرج ہے وہاں پر مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

اور اس سلسلے میں امام احمد رضا نے چالیس سے زائد کتب حدیث پر حواشی تحریر فرمائے ہیں ان میں سب سے زیادہ جامع صحاح ستہ کے حواشی ہیں اس کے بعد دیگر کتب کے حواشی، ان میں سے بعض یہ ہیں۔

۱۔ حاشیہ تیسیر شرح جامع صغیر۔ ۲۔ حاشیہ تقریب۔ ۳۔ حاشیہ مسند امام اعظم۔ ۴۔ حاشیہ کتاب الحج۔ ۵۔ حاشیہ کتاب الآثار۔ ۶۔ حاشیہ مسند امام احمد بن حنبل۔ ۶۔ حاشیہ طحاوی شریف۔ ۷۔ حاشیہ سنن دارمی شریف۔ ۸۔ حاشیہ خصائص کبریٰ۔ ۹۔ حاشیہ کنز العمال۔ ۱۰۔ حاشیہ تہذیب التہذیب وغیرہ۔ (سوانح اعلیٰ حضرت)

یہ تو کتب حدیث پر امام احمد رضا کے حواشی ہیں ان کے علاوہ امام احمد رضا بریلوی نے دیگر علوم و فنون کی سینکڑوں کتابوں پر حواشی تحریر فرمائے ہیں۔

ان کے حواشی اور تعلیقات خود ان کی ذاتی تحقیق و تدقیق کا نتیجہ ہیں جو ان کے ذہن رسا اور جودت طبع اور اسلوب تحقیق کے آئینہ دار، اور تحقیقات رفیعہ و تدقیقات بدیعہ، تنقیحات جلیلہ، اور تشریحات جمیلہ پر مشتمل ہیں۔

عام مصنفین کے حواشی کی طرح متون و شروح سے ماخوذ نہیں بلکہ ان کے حواشی خود ان کے افادات و افاضات ہیں لہذا ان کے حواشی بھی ایک مستقل تصنیف کی حیثیت رکھتے ہیں۔

امام احمد رضا اپنے زمانہ طالب علمی میں ایک دن اصول فقہ کی مشہور کتاب 'مسلم الثبوت' کا مطالعہ کر رہے تھے کہ آپ کے والد ماجد خاتم الفقہین حضرت مولانا نقی علی خاں صاحب علیہ الرحمہ کا تحریر کیا ہوا اعتراض و جواب نظر سے گزرا آپ نے کتاب مذکور کے حاشیہ پر اپنا ایک مضمون



تحریر فرمایا جس میں متن کی ایسی تحقیق و وضاحت فرمائی کہ سرے سے اعتراض وارد ہی نہ تھا، پھر جب پڑھنے کے لئے حضرت والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت مولانا کی نگاہ امام احمد رضا کے تحریر کردہ حاشیہ پر پڑی دیکھ کر ان کو اتنی مسرت ہوئی کہ اٹھ کر سینے سے لگا لیا اور فرمایا احمد رضا تم مجھ سے پڑھتے نہیں ہو بلکہ مجھ کو پڑھاتے ہو۔ (حیات اعلیٰ حضرت)

امام احمد رضا نے حدیث و فقہ اور دیگر فنون کی کتابوں پر حواشی تحریر کرنے کے ساتھ ساتھ تفاسیر کی بڑی بڑی کتابوں پر بھی حواشی حوالہ قلم کئے ہیں

مثلاً حاشیہ تفسیر بیضاوی، حاشیہ عنایت القاضی، حاشیہ معالم التنزیل، حاشیہ الاقان، حاشیہ الدر المنثور، حاشیہ تفسیر خازن، حاشیہ تفسیر کبیر وغیرہ۔

ان حواشی تفاسیر کے علاوہ ان کی عظیم یادگار ترجمہ قرآن، کنز الایمان، اور تفسیر سورہ و الضحیٰ بھی ہے۔ چنانچہ امام احمد رضا خود فرماتے ہیں

سورہ و الضحیٰ کی چند آیتوں کی تفسیر میں نے اسی جز تک لکھ کر چھوڑ دیا کہ اتنا وقت کہاں سے لاؤں کہ پورے قرآن مجید کی تفسیر لکھ سکوں۔ (حیات اعلیٰ حضرت)

اگر ان کی پوری زندگی اور ان کی تمام تصانیف کا محاسبہ و تجزیہ کیا جائے تو ہر ساڑھے پانچ گھنٹے میں ایک کتاب موجود ہوتی ہوئی نظر آئے گی جب کہ ان کی نادر روزگار تصانیف میں بعض ہزار ہزار صفحات کی بھی ہے۔

ان کی سرعت تحریر اور قوت استحضار و استدلال کی زندہ جاوید تصویر 'الدولۃ المکیہ' ہے جو مکہ مکرمہ میں صرف ساڑھے آٹھ گھنٹے کی قلیل مدت میں انہوں نے تحریر فرمائی اور وہ چار سو سے زائد صفحات پر مبسوط ہے۔ جب کہ اس وقت ان کے پاس حوالے کے لئے کوئی کتاب موجود نہ تھی مگر جب علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مشتمل رسالہ "الدولۃ المکیہ" پر نظر پڑتی ہے تو دلائل و براہین کے انبار دیکھ کر حیرت و استعجاب کی انتہا نہیں رہتی اور یہی وہ رسالہ ہے جس نے علمائے حرمین کو انگشت بندہاں کر دیا۔

اور ان کی سرعت تحریر و زود نویسی کا عالم یہ تھا کہ چار شخص ان کے مسودات کو میٹھ کرنے میں مصروف و منہمک رہتے لیکن ان چاروں میں سے کوئی بھی ایک ایک میٹھ تیار نہیں کر پاتا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کا پانچواں مسودہ تیار ہو جاتا۔ ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء۔

حقیقت یہ ہے کہ دین کے مجدد کے لئے قرآن و حدیث کے علوم میں جس قدر عبور کی

ضرورت ہوتی ہے اس سے کہیں زیادہ اللہ ورسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام احمد رضا کو قرآن و حدیث میں عبور عطا فرمایا تھا۔

غرضیکہ امام احمد رضا کا علمی پایہ اتنا بلند ہے کہ جلیل القدر علماء فرماتے ہیں کہ گزشتہ چار سو سال کے اندر کوئی ایسا جامع عالم نظر نہیں آیا۔

موانعین کا تو کہنا ہے ہی معاندین و مخالفین بھی امام احمد رضا کا علمی لوہا تسلیم کرتے ہیں۔

حضرت شیر پیشیہ سنت مناظر اسلام مولانا حشمت علی خاں صاحب لکھنوی ثم پبلی بھتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک زمانہ ایسا بھی گزرا ہے کہ آپ پیشوایان وہابیہ مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی عبدالشکور کاکوروی وغیرہ کے معتقد تھے اور مدرسہ فرقانیہ لکھنؤ میں علماء وہابیہ سے تعلیم حاصل کر رہے تھے اسی زمانہ کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں کہ

اعلیٰ حضرت (امام احمد رضا) کی تدقیقات فقہیہ و تحقیقات حدیثیہ اس بلند پائے کی تھیں کہ میں نے خود دیکھا کہ میرے وہابی استادوں کے سامنے جب فقہ یا حدیث کا کوئی نامع مشکل مسئلہ آجاتا تو حضور امام احمد رضا قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رسائل مبارکہ کی طرف رجوع کر کے انہیں میں دیکھ دیکھ کر اپنی مشکلات آسان کرتے، میری بد نصیبی کہ میں بھی اس وقت دیوبندی وہابیوں میں رہ کر وہابی گرو گھنٹالوں رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی، خلیل احمد انبیٹھی، اشرف علی تھانوی کا معتقد ہو گیا تھا اور حضور امام احمد رضا قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عزت و عظمت میرے دل میں قطعاً نہ تھی، مجھے میرے خبیث وہابی استادوں نے یہ ذہن نشیں کرادیا تھا کہ گنگوہی، نانوتوی، انبیٹھی اور تھانوی یہ چاروں خبیث پیشوایان اہل اسلام ہیں، اور حضور امام احمد رضا قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ محض براہ بغض و حسد ان چاروں کو اور ان چاروں کے مریدین و معتقدین کو کافرو مرتد کہتے ہیں و العیاذ باللہ و سبحنہ تعالیٰ۔

ان طواغیت اربعہ دیوبندیہ، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی تھانوی کے اقوال کفریہ یقینیہ کی مجھے میرے وہابی استادوں نے مطلقاً خبر نہ دی تھی، بہر حال وہ ملایان دیوبندیہ اکثر و بیشتر حضور امام احمد رضا قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب مبارکہ سے مدد لیا کرتے تھے ایک مرتبہ میں نے اپنے ان خبیث اساتذہ لعنہم اللہ تعالیٰ سے کہا آپ لوگوں کے کہنے کے مطابق تو یہ شخص (یعنی امام احمد رضا) بدعتیوں کا سردار ہے اور دیوبندی عالموں کو کافر کہتا ہے اور اپنے مریدوں کے سوا کسی کو مسلمان نہیں سمجھتا پھر آپ اوگ ایسے شخص کی کتابیں کس لئے

دیکھتے ہیں تو ان بے ایمانوں نے جواب دیا کہ اس شخص میں صرف اتنا ہی عیب ہے کہ ہمارے اکابر (کنگوبی، نانوتوی، تھانوی وغیرہ) کو کافر کہتا ہے ورنہ فقہ و حدیث وغیرہ تمام علوم دینیہ میں ہندوستان بھر کے اندر اس کے برابر اور اس کے جوڑ کا کوئی شخص نہیں ہم لوگ اگرچہ اس شخص کے مخالف ہیں لیکن پھر بھی اس کے علمی دلائل و تحقیقات کے محتاج ہیں۔ (ترجمان اہلسنت پنجم تا دہم، ص ۸۸، بحوالہ سوانح امام احمد رضا، ص ۱۱۵)

**قوت حافظہ:** اللہ تبارک و تعالیٰ نے امام احمد رضا عظیم البرکت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بے مثال اور حیرت انگیز قوت حافظہ عطا فرمایا تھا یہی وجہ ہے کہ زور مطالعہ اور یادداشت کا عالم یہ تھا کہ جو کتاب بھی ایک مرتبہ پڑھ لیتے تو اسے زندگی بھر نہیں بھولتے تھے اسی لئے انہیں کسی چیز کا حوالہ کسی کتاب سے دینے کے لئے ورق گردانی اور تلاش و جستجو کی ضرورت نہیں پڑتی تھی بلکہ ایک مرتبہ کا مطالعہ اس کے صفحہ نمبر وغیرہ کے حوالے کو کافی ہوتا تھا۔ اس لئے ان کی تحریر کی روانی و تسلسل سے اندازہ ہوتا ہے کہ کتاب سامنے رکھ کر حوالہ نقل نہیں کرتے بلکہ اپنی یادداشت کی بناء پر ہی حوالوں کا اندراج فرماتے تھے گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چودھویں صدی کا عظیم و جلیل مجدد ہے اور انہیں پوری تیرہ صدیوں کی اسلامی کتابیں از برو حفظ ہیں کہ جب جس کی ضرورت پڑتی ہے بلاچوں و چراغیں تامل کے لکھتے بھی ہیں اور بتاتے بھی ہیں کہ جب کبھی کوئی کسی کتاب کا حوالہ دریافت کرتا تو امام احمد رضا فرماتے کہ فلاں کتاب کے فلاں صفحے پر فلاں سطر میں یہ عبارت یا یہ جزیہ موجود ہے۔ جب کتاب کھولی جاتی تو وہی ملتا جو امام احمد رضا نے بتلایا تھا۔

یہاں پر عقل و خرد حیران ہے کہ ایہ حافظ قرآن جس نے برسوں کی بڑی محنت و عرق ریزی کے بعد حفظ قرآن کمال کیا اگر اس سے پوچھا جائے کہ فلاں آیت کون سے پارے میں ہے تو وہ یہ تو بتا دے گا کہ یہ آیت فلاں پارہ فلاں رکوع اور جس قرآن میں اس نے حفظ کیا ہے اس کے داہنی یا بائیں طرف ہے مگر یہ ہرگز نہ بتا سکے گا کہ یہ آیت کون سے صفحے پر اور کونسی سطر میں ہے۔

خاتم الحدیث حضرت علامہ محدث سورتی پہلی بھتی کے یہاں کا مشہور واقعہ جس میں یہ ہے کہ امام احمد رضا نے ”عقود الدرر فی تنقیح فتاویٰ الحامدیہ“ جو چھ سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے صرف ایک شب میں مطالعہ کر لیا اور فرمایا کہ تین مہینے تک تو اس کی سطر سطر لکھ دوں گا اور اس کا مفہوم تو زندگی بھر کے لئے محفوظ ہو گیا۔

امام احمد رضا کا حفظ قرآن بھی ایک حیرت انگیز باب ہے کہ صرف ایک مہینے کی مدت میں پورا قرآن حفظ کر لیا اور یاد کرنے کا طریقہ یہ رہا تھا کہ رمضان کا مہینہ تھا۔ مغرب و عشاء کے درمیان یاد کرتے پھر اسے تراویح میں سنا دیتے اسی طرح ۲۹ رمضان بھی گزرتے اور انہوں نے حفظ قرآن مکمل بھی کر لیا۔ یہ سب خداداد ذہانت و صلاحیت کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہے۔

مراتب حدیث پر قدرے گفتگو ہونے کے بعد اندازہ ہو گا کہ حدیث دینی میں امام احمد رضا کا مقام رفیع اوج ثریا سے کتنا بلند و بالا ہے۔

## مراتب احادیث صحیحہ

تمام احادیث صحیحہ صحت میں شریک ہونے کے باوجود ایک ہی مرتبہ میں نہیں ہوتیں اس لئے کہ ایک طبقہ و درجہ کے روایت بھی اپنے اوصاف میں باہم فرقی مراتب رکھتے ہیں اس وجہ سے احادیث صحیحہ کے متعدد مراتب ہیں جو باہم ترتیب اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف ذکر کئے جا رہے ہیں۔

۱۔ وہ حدیث جو اصح الاسانید میں سے کسی کے ذریعہ مروی ہو۔

۲۔ وہ حدیث جو ایسے روایت کے واسطے سے مروی ہو جو پہلے درجہ والوں سے کم مرتبہ کے ہوں جیسے حماد بن مسلم کی روایت بواسطہ ثابت حضرت انس سے۔

۳۔ وہ حدیث جو ایسے روایت کے واسطے سے مروی ہو جن میں ثقاہت کا ادنیٰ سے ادنیٰ

دراپایا جاتا ہے جیسے سل میں ابن عباس کی روایت بواسطہ پیر خود حضرت ابو ہریرہ سے۔

اسی فرق مراتب کی تفصیل کے تحت حدیث صحیح کے بائیں طور سات مراتب ذکر کئے جاتے ہیں۔

۱۔ وہ حدیث جو صحیح بخاری و صحیح مسلم دونوں میں مذکور ہو۔

۲۔ وہ حدیث جو صرف صحیح بخاری میں مذکور ہو۔

۳۔ وہ حدیث جو صرف صحیح مسلم میں مذکور ہو۔

۴۔ وہ حدیث جو بخاری و مسلم میں رعایت کردہ شرائط کے مطابق ہو۔

۵۔ وہ حدیث جو صرف بخاری کی شرط کے مطابق ہو۔

۶۔ وہ حدیث جو صرف مسلم کی شرط کے مطابق ہو۔

۷۔ وہ حدیث جس کو ان دونوں کے علاوہ کسی اور محدث نے صحیح قرار دیا ہو۔

یہ تفاوت مراتب محض ان دونوں کتابوں کے مرتبہ کے پیش نظر ہے ورنہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر حال میں اس ترتیب کا لحاظ کیا جائے گا بلکہ کبھی دوسرے قرآن کی بنا پر کسی نیچے کی قسم کے تحت آنے والی حدیث کو اوپر والی پر ترجیح دی جاتی ہے۔

مثلاً مسلم کی وہ روایت جو مشہور ہو مسلم و بخاری دونوں کی ذکر کردہ اس روایت پر راجح ہوگی جو غریب ہو، ایسے ہی ایک حدیث اگر صحیح ترین اسانید میں سے کسی کے ذریعہ مروی ہو اور بخاری و مسلم میں مذکور نہ ہو تو وہ موضوع سے متعلق اس حدیث پر راجح ہوگی جسے دونوں میں سے کسی ایک نے ذکر کیا ہو۔

صحت کی معرفت شرائط کے علاوہ مزید کسی شرط کہ ان حضرات نے کہیں ذکر نہیں فرمایا ہے، لیکن محققین علماء نے ان کے طریق کار سے یہ سمجھا ہے کہ ان دونوں حضرات نے مزید چند امور کی بھی رعایت فرمائی ہے، جن میں سے بعض دونوں کے نزدیک ”متفق علیہ“ ہیں جن کو ”شروط شیخین“ کہا جاتا ہے، اور بعض ہر ایک کی انفرادی ہیں جن کو ”شرط بخاری“ اور ”شرط مسلم“ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

وہ امور کیا ہیں۔ محققین نے مختلف باتیں کہی ہیں۔ نووی، ابن صلاح اور ابن حجر کے نزدیک اس کی معتمد تعبیر یہ ہے کہ ان کی شرط کے مطابق حدیث کے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حدیث دونوں میں مذکور اسناد، یا کسی کی اسناد کے واسطے سے مروی ہو، اور ساتھ ہی یہ کہ ان دونوں حضرات نے اپنے روایات سے نقل روایت میں جس کیفیت کا اہتمام و التزام کیا ہے، اس کی بھی پوری پوری رعایت ہو۔

امام بخاری و امام مسلم کی طرح دیگر ائمہ محدثین نے بھی بعض امتیازی شرطوں کی رعایت رکھی ہے اور ”شروط ائمہ“ بھی ایک فن ہے جس پر محققین نے حسب موقع تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے اور بعض حضرات نے مستقل کتب و رسائل تصنیف فرمائے ہیں۔ جیسے حاضی کا ”شروط الائمة الخمسة“ جس میں انہوں نے پانچ اماموں یعنی بخاری، مسلم، ابو داؤد اور ترمذی و نسائی نے اپنی کتابوں میں جن شرائط کو ملحوظ رکھا ہے ان کو جمع کیا ہے۔ (علوم الحدیث ملخصاً)

معرفت حدیث کے بعد معرفت روایات کا مرتبہ ہے، بلکہ روایات کے ثقہ و غیر ثقہ ہونے کے باعث حدیث پر گفتگر ہوتی ہے، یعنی راوی اگر ثقہ ہے تو حدیث صحیح قرار پاتی ہے اور راوی اگر غیر ثقہ ہے تو حدیث ضعیف ہوتی ہے ورنہ نفس حدیث میں ضعف و سقم نہیں ہوتا، اگر لائے کسی

حدیث کے بارے میں محدثین کا یہ کہنا کہ یہ حدیث ”صحیح نہیں“ یہ مطلب نہیں ہوتا کہ یہ حدیث موضوع یا باطل یا بے اصل ہے بلکہ ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ حدیث کی سب سے اعلیٰ قسم صحیح لذاتہ نہیں، ہو سکتا ہے صحیح لغیرہ ہو، یا حسن لذاتہ ہو، یا حسن لغیرہ ہو، کیونکہ محدثین کی اصطلاح خاص میں صحیح اس حدیث کو کہتے ہیں جو اپنے تمام اوصاف و کمال میں اعلیٰ درجے پر فائز ہو۔

بعض گمراہ اور نااہل لوگ عوام کو مغلطی میں ڈالنے کے لئے یہ کہتے ہیں کہ دیکھو فلاں کتاب میں لکھا ہے کہ یہ حدیث ’صحیح نہیں‘ یعنی غلط و باطل ہے ایسا ہرگز نہیں بلکہ یہاں بھی ’صحیح نہیں‘ سے مراد یہ ہے کہ وہ حدیث صحیح لغیرہ یا حسن لذاتہ و حسن لغیرہ یا ضعیف ہے، نہ کہ غلط و بے اصل ہے یہ ضال و مضل لوگ اسی حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ ’صحیح نہیں‘ جو ان کے مطلب کے بظاہر مخالف اور بعض مراسم اہلسنت کے موافق ہوتی ہے۔

محدثین کا کسی حدیث پر جرح صرف اس سند کے ساتھ خاص ہوتا ہے جس پر جرح کیا گیا ہے۔ ایسا بہت ہے کہ کسی حدیث پر اس کی ایک سند کے لحاظ سے ضعیف بلکہ موضوع تک ہونے کا حکم لگا دیا گیا مگر دوسری سند سے وہ ثابت ہے۔ جیسے میزان الاعتدال میں ہے کہ امام احمد بن حنبل نے حدیث ’طلب العلم فریضۃ‘ کو کہا کہ یہ کذب ہے مگر علامہ ذہبی نے فرمایا یہ حکم اس مخصوص سند کے اعتبار سے ہے جس میں ابراہیم بن موسیٰ المرزوی ہے۔ ورنہ یہ حدیث دوسرے طرق سے ثابت ہے اگرچہ وہ سب ضعیف ہیں۔

اسی طرح حدیث ”الصلاة بالسواک خیر من سبعین صلاة“ کو علامہ ابن عبد البر نے تمہید میں باطل کہا، مگر علامہ سخاوی نے فرمایا یہ حکم اس سند کے لحاظ سے ہے۔ علامہ نووی فرماتے ہیں ان روایات الضعیف یكون فيه الصحيح و الضعیف و الباطل فیکتبونها ثم تمیز اهل الحفظ و الاتقان بعض ذلك من بعض و ذلك سهل علیهم معروف عندهم و لهذا احتج السفیان الثوری حین نہی عن الروایة عن الكلبي فقيل له انت تروى عنه فقال انا اعرفه صدقه عن كذبه۔

ضعیف راوی کی روایتوں میں صحیح بھی ہوتی ہیں اور ضعیف و باطل بھی، محدثین ان سب کو سے پھر اہل حفظ و اتقان ان کو ایک دوسرے سے الگ کر دیتے ہیں یہ ان کے لئے آسان ہے اور ان کے نزدیک روز مرہ کا کام ہے، اسی دلیل سے سفیان ثوری نے اس وقت استدلال کیا جب انہیں کلبی کی روایت قبول کرنے سے منع کیا گیا اور کہا گیا آپ اس سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں اس کے سچ کو جھوٹ سے امتیاز کر لیتا ہوں۔ (شرح مسلم، ج ۱، ص ۲۱، بحوالہ مقدمہ ترجمہ بخاری)

البتہ حدیث اگر موضوع ہے اور وہ چاہے کتنے ہی طرق سے مروی ہو اگر سب طرق پر موضوع ہی ہے تو وہ علیٰ حالہ ناقابل اعتبار و استناد رہے گی اس لئے کہ کذب سے کذب کی تقویت نہیں ہو سکتی، پھر یہ کہ حدیث موضوع معدوم ہے اور معدوم نیست محض کو کوئی بھی قوی نہیں کر سکتا۔ اس کی پوری تحقیق و تفصیل رسالہ 'منیر العین' اور اس کے تعارف میں موجود ہے۔

روایان حدیث کی معرفت و شناخت اور فن اسماء الرجال میں بھی امام احمد رضا امام احمد رضا بریلوی اپنے ممتاز وصف کے ساتھ نہایت بلند و بالا مقام پر فائز نظر آتے ہیں اس کے ثبوت پر ان کی تصنیفات حدیثیہ شاید گواہ ہیں بالخصوص رسالہ 'حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلا تین' میں روایان حدیث پر جو جرح و تعدیل اور بحث و تہیص کی گئی ہے وہ مجدد ملت ہی کا حصہ ہے، اس رسالے کے تعارف میں اس سلسلے کی کچھ ایسا بحث پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

فن اسماء الرجال سے متعلق جتنے علوم و معارف ہیں ان سب پر امام احمد رضا کو مہارت و دستگاہ حاصل تھی۔ اس لئے علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا امام احمد رضا کی طرح اسماء الرجال کا جاننے والا پچھلے چار سو سال میں پیدا نہیں ہوا کیونکہ وہ اس فن میں نابغہ روزگار تھے۔ علوم و فنون میں فن اسماء الرجال کو نہایت ادق و مشکل مانا جاتا ہے کہ برسوں کی مشق مسلسل کے بعد ہی کوئی اس فن میں عبور و ترقی حاصل کر سکتا ہے مگر امام احمد رضا کی خداداد صلاحیت و استعداد اور ان کی شوکت علمی کے سامنے اس فن کی مسلمہ صعوبت و دشواری بھی سہل انگیز معلوم ہوتی ہے گویا محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے صرف اسی فن کے حصول و بقا کے لئے زندگی بھر جہد مسلسل و سعی پیہم کی ہے۔ حالانکہ ان کے معمولات زندگی پر نگاہ ڈالنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ جس طرح دوسرے علوم کی طرف توجہ رہتی اسی طرح اس فن کی طرف بھی، یہ سب عطاء ربانی کی جلوہ سامانیاں ہیں جو مجددین و ملت کو حاصل ہیں۔ اس فن کی خصوصیات سے متعلق قدرے تفصیل و تحقیق کے بعد امام احمد رضا کی خصوصیتیں اور بھی واضح و ظاہر ہوں گی۔

## بیان راوی

احادیث کی نقل کا ذریعہ اس کے روات ہیں اس لئے حدیث کی صحت و عدم صحت، مقبولیت و عدم مقبولیت کے علم کی اولین بنیاد روات ہی ہیں یہی وجہ ہے کہ محدثین نے روایت کے

معاملہ میں ایسی توجہ دی کہ وہ اقوام عالم کی علمی تاریخ میں ایک بے مثال و نادر چیز ہے۔

ردایان حدیث کی شخصیات اور ان کے حالات زندگی کا علم ایک اہم چیز ہے اس لئے کہ جب تک کسی شخصیت کا امتیاز نہ ہو گا اس کے حق میں شرائط مقبولیت کے وجود و عدم وجود اور ہر ایک کے مراتب کی تحقیق نہیں ہو سکتی، ان حالات کو عموماً جرح و تعدیل کی کتابوں میں سے لیا گیا ہے لیکن اس کے تحت مختلف امور اور امتیازی چیزوں کو لے کر بہت سے محدثین نے مستحکم کام بھی کیا ہے اور کتابیں لکھی ہیں اس سلسلہ کے بعض اہم علوم حسب ذیل ہیں۔

- ۱۔ معرفت صحابہ ۲۔ معرفت تابعین ۳۔ معرفت برادران و خواہران ۴۔ معرفت متفق و مفترق ۵۔ معرفت مؤلف و مختلف ۶۔ معرفت مثنابہ ۷۔ معرفت مہمل ۸۔ معرفت مہمات ۹۔ معرفت وجدان ۱۰۔ معرفت مذکورین باسما یا صفات مختلفہ ۱۱۔ معرفت اسمائے مفردہ و کنیت و القاب ۱۲۔ معرفت اسماء مشہورین بکنیات ۱۳۔ معرفت القاب ۱۴۔ معرفت منسوبین بسوائے غیر پدر ۱۵۔ معرفت نسبتہائے خلاف ظاہر ۱۶۔ معرفت تواریخ روایۃ ۱۷۔ معرفت خلط کنندگان از ثقات ۱۸۔ معرفت طبقات علماء و روایۃ ۱۹۔ معرفت موالی ۲۰۔ معرفت روایۃ ثقات و ضعفاً ۲۱۔ معرفت اوطان و ممالیک روایۃ۔

ان علوم اور ان جیسے وہ تمام علوم جو ردایان حدیث کی زندگی پر مکمل روشنی ڈالتے ہیں ان کے مجموعہ کو علم اسماء الرجال کہتے ہیں (وہ علم جس کے ذریعہ رجال حدیث یعنی ردایان حدیث سے واقفیت حاصل ہوتی ہے)

یہ ذہن نشین رہے کہ اس کے تحت صرف انہیں روایۃ کے حالات مذکور ہیں جو ابتدائی چند صدیوں میں واسطہ در واسطہ ایک دوسرے تک احادیث و آثار کو منتقل و نقل کرتے رہے، اس کے تحت عمد صحابہ سے لے کر بعد کے ایک طویل عرصہ تک انہیں لوگوں کے حالات مذکور ہیں جو ابتدائی عمد کے محدثین کے انداز پر احادیث کی نقل و روایت اور درس و تدریس کا کام کرتے رہے یعنی جو اپنی ذات سے لے کر صحابہ و حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک کے تمام واسطوں کے ذکر کے ساتھ کسی حدیث کی نقل و روایت کا کام کریں خواہ حفظ و یادداشت کی بنیاد پر ہو یا تحریر اور اپنی مؤلفات کی مدد سے۔ (اسماء الرجال ص ۱۰، بحوالہ الاصابہ)

موجودہ عمد کا جو طریقہ اب درس حدیث میں رائج ہے کہ کوئی کتاب لے کر پڑھاوی جاتی ہے اور اس کی سند و متن پر کلام کیا جاتا ہے۔ اور پڑھانے والوں اور کتاب کے مؤلف کے درمیانی



واسطوں سے کوئی بحث نہیں ہوتی اور نہ ان پر کلام ہوتا ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ اب تالیف شدہ کتابوں پر ہی مدار اعتماد ہے۔ اس لئے ان آخری عمدوں کے ان لوگوں کے حالات اس کے تحت نہیں آتے جو مذکورہ رواج کے مطابق اس کام کو کرتے رہے ہیں اور کرتے ہیں۔ جن راویان حدیث کے حالات ان کتابوں میں ہیں ان کی مجموعی تعداد پانچ لاکھ ذکر کی گئی ہے اور ان کا زمانہ اھ سے لے کر ۱۰۰۰ھ تک پہنچا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کو یہ تمام علوم و معارف حدیث حاصل تھے اور ان فنون عالیہ کی عظیم خدمات ہی ان کے تجدیدی کارناموں کی زریں شناخت ہے اور ان علوم و معارف پر جہاں عظماء محدثین کی تصنیفات ممتی ہیں وہیں پر امام احمد رضا نے بھی ان سے متعلق حسب ضرورت مستقلاً کتابیں تصنیف کی ہیں اور جگہ جگہ دیگر تصنیفات حدیثیہ میں ضمناً ان کے جلوئے موجزن نظر آتے ہیں پھر وہ حواشی و تعلیقات ان کے سوا ہیں جو انہوں نے کتب حدیث پر رقم کئے ہیں۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام احمد رضا علم حدیث میں ہمہ قسم کی معلومات کے حامل تھے، حدیث کے تمام طرق ان کی نظر میں ہوتے تھے ایک روایت جتنی اسانید سے مردی ہے امام احمد رضا کو ان سب پر عبور تھا۔

یہ محدثین کرام کے حزم و احتیاط کی بات تھی کہ انہوں نے راویوں کے حالات جاننے کے لئے معیار و کسوٹی متعین کی اور ان پر جرح و تعدیل کر کے تجزیاتی جائزہ پیش کیا جس سے راویوں کی ثقاہت و غیر ثقاہت کا علم و اندازہ ہو اور نہ حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحت و عدم صحت کے درمیان امتیاز کرنا مشکل و دشوار ہو جاتا ہے اور موضوع و غیر موضوع حدیثیں آپس میں مخلوط و ممزوج ہو کر درجہ اعتبار سے ساقط و خارج ہو جاتیں اس طرح بہت ساری چیزیں ہمارے شعبہائے زندگی میں خارج ہو جاتیں جن کے لئے ہمیں فرمان نبوی اور اسوۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ضرورت ہے جو ہمارے تمام ابواب زندگی میں راہبر و راہنما ہیں۔

حدیث کی صحت و عدم صحت اور رواۃ حدیث کا لحاظ کرتے ہوئے کتب حدیث کو مختلف اور الگ الگ طبقوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور ہر طبقے کی علیحدہ شناخت بھی قائم کی گئی ہے تاکہ اسماء کتب ہی سے اندازہ ہو جائے کہ یہ کتاب کون سے طبقہ کی ہے اور اس کی حدیثیں کس درجہ صحت پر ہیں اور راویان حدیث کی ثقاہت کس حد تک ہے۔

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے کسی بھی شرعی مسئلہ کو استدلال کا جامہ پہناتے وقت ان

طبقات اور درجوں کا خاص خیال رکھا ہے کہ استدلال کے وقت سب سے پہلے آیات قرآنیہ کے بعد پہلے طبقہ کی کتابوں سے حدیثیں اخذ کیں پھر دوسرے طبقے کی کتابوں سے اسی طرح تیسرے اور چوتھے طبقے کی کتابوں سے بھی، اس لئے ان کی کتابوں میں ہمہ جہت کتب حدیث سے حدیثیں منقول و ماخوذ نظر آتی ہیں جو ان کے استدلال و سلامتی فکر اور اصابت رائے پر وال ہیں۔ ذیل میں مختلف طبقات کی کتابیں ملاحظہ فرمائیں۔

## کتب حدیث کے طبقات

تمام کتب حدیث کے چار طبقات ہیں جن کی بنیاد احادیث کی صحت کے ساتھ ہر عہد میں ان کی مقبولیت و شہرت ہے

**پہلا طبقہ :** مؤطا امام مالک اور بخاری و مسلم، یہ وہ کتابیں ہیں جو سب سے زیادہ صحیح اور مشہور و مقبول ہیں۔

مؤطا میں جو روایات منقول ہیں وہ اگرچہ سب کی سب مرفوع نہیں ہیں لہذا ہی متصل ہیں مگر تحقیق سے سب کی صحت اور اتصال ثابت ہے۔

اور امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ بخاری شریف کی تمام حدیثیں صحیح نہیں ہیں بلکہ ان میں سے بعض ضعیف بھی ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوم)

امام احمد رضا کا یہ فرمانا حدیث و سند اور طرق حدیث پر کثرت اطلاع کا سبب ہے۔

**دوسرا طبقہ :** ابوداؤد، نسائی اور ترمذی، یہ وہ کتابیں ہیں جو شہرت و مقبولیت میں پہلی تین کتابوں کے بعد ہیں اور ان میں ضعیف احادیث کا تناسب طبقہ اولیٰ کی کتابوں سے زیادہ ہے۔

**تیسرا طبقہ :** مذکورہ بالا چھ کتابوں سے پہلے اور ان کے بعد مختلف انداز پر تصنیف کی جانے

والی وہ کتب حدیث جو اگرچہ غیر معروف نہیں لیکن پہلی چھ کی طرح مقبول اور

متعارف بھی نہیں ہیں اور ان میں عموماً ہر قسم کی احادیث مذکور ہیں جیسے مصنف

عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند ابی یعلیٰ، مسند عبد بن حمید، مسند ابی داؤد

طیالسی، مسند امام شافعی، سنن ابن ماجہ، سنن دارمی، سنن دارقطنی، سنن بیہقی

و طحاوی اور طبرانی کی کتابیں۔

**چوتھا طبقہ :** ابن حبان کی کتاب الصغفا، ابن عدی کی کامل، اور حاکم و ابن مردویہ، و خطیب و ابن شاہین، اور دیلمی و ابو نعیم کی تمام تصنیفات وغیرہ یہ وہ کتابیں ہیں جن میں ایسی حدیثیں جمع کی گئی ہیں کہ یا تو متقدمین کو پوری تحقیق و جستجو کے بعد ان کی اصل کا علم نہیں ہو سکا اور یا اصل کی تو تحقیق ہو گئی مگر ایسے عیوب کے ساتھ کہ ان عیوب کے ہوتے ہوئے ان احادیث کو جمع کرنا اور ذکر مناسب نہیں تھا، اس لئے متقدمین نے اپنی کتابوں میں ان حدیثوں کو ذکر نہیں کیا۔ (علوم الحدیث)

**پانچواں طبقہ :** ان کتابوں کا ہو سکتا ہے جو زبان زد عوام و خواص ہیں اور ان کا تذکرہ مذکورہ بالا چار طبقات کی کتابوں میں سے کسی میں بھی نہیں ہے۔ ان میں سے پہلے دو طبقہ کی کتابوں سے ہی عموماً علماء کا تعلق رہا ہے اور یہی کتابیں ان کی علمی کاوشوں، شرح و تحشیہ اور تحقیقات کا مرکز و محور رہی ہیں۔ اور تیسرے طبقہ کی کتابوں سے پہلے دو طبقات کی کتابوں میں مذکور احادیث کی مؤید روایات تولی جاتی رہیں۔ باقی تحقیق و عمل اکابر محدثین اور ائمہ فن کا کام رہا ہے۔ چوتھے طبقہ سے متقدمین اور محققین کو دلچسپی نہیں رہی بلکہ متاخرین نے ان کو اپنی دلچسپیوں کا مرکز و محور بنایا۔

کتب احادیث کے ان طبقات کا یہ مطلب نہیں کہ بعد کے طبقات کی حدیثیں باطل و نامقبول ہیں بلکہ اس سے مقصود صرف کتب احادیث کا ایک اجمالی تعارف ہے، ورنہ طبقہ رابعہ تک کی کتابوں میں حسن بلکہ صحیح احادیث بھی بکثرت موجود ہیں۔ خود شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے امام حاکم کی مستدرک کو طبقہ رابعہ میں داخل مانا حالانکہ اس کی اکثر احادیث اعلیٰ درجے کی صحیح و حسن ہیں بلکہ اس میں صدہا احادیث شیخین امام بخاری و مسلم کی شرط پر ہیں۔

امام احمد رضا کے علوم و فنون میں تبحر اور ان کے تجدیدی کارناموں ہی کا نتیجہ تھا کہ علمائے حرمین شریفین نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی جلالت علمی کو دیکھ کر ان سے سندیں و اجازتیں لکھوائیں۔ اور انہوں نے حرمین مقدس وغیرہ کے جن کثیر علماء کو سندیں اور اجازتیں دی ہیں، ان میں سے جن سندوں اور اجازت ناموں کی نقلیں لی جاسکیں وہ سب ”الاجازة المتینة لعلماء بكة والمدینة“ میں طبع ہو چکی ہیں۔

علمائے مکہ و مدینہ کے ماہرین امام احمد رضا کا مشہور و مقبول اور نمایاں حیثیت سے متعارف ہونا کوئی کم اعزاز و شرف کی بات نہیں ہے کیونکہ عربی النسل علماء کا کسی ہندی عالم کی عزت افزائی اور

قدر شناسی میں کوئی کسر اٹھانہ رکھنا ان کی شوکت علمی کا لوہا تسلیم کرنا ہے۔ جب کہ امام احمد رضا سے پہلے بھی بڑے بڑے ہندی علماء وہاں گئے اور علمائے حرمین سے ملاقاتیں بھی ہوئیں مگر جو پذیرائی امام احمد رضا کو حاصل ہوئی وہ کسی اور کے حصے میں نہیں آئی۔

شیخ الدلائل حضرت مولانا شاہ عبدالحق مہاجر مکی علیہ الرحمہ کے مخلص شاگرد حضرت مولانا کریم اللہ مہاجر مدنی علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ ہم سا اٹھاسال سے یہاں مدینہ طیبہ میں مقیم ہیں اطراف و آفاق سے علماء آتے ہیں اور جو تیاں چٹھاتے چلے جاتے ہیں کوئی بات نہیں پوچھتا، لیکن اعلیٰ حضرت کے پینچے سے پہلے ہی علماء تو علماء الکلب بازار تک آپ کی زیارت و ملاقات کے مشتاق تھے۔ (سوانح اعلیٰ حضرت) ذیل میں امام احمد رضا بریلوی کی سند حدیث و سند روایت ملاحظہ ہو جو نہایت جامع ہے۔

## سند حدیث مسلسل بالاولیت

حضور نبی اکرم نور مجسم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت ابو قابوس مولیٰ عبد اللہ بن عمرو بن العاص

حضرت سفیان بن عمرو بن دینار

حضرت سفیان بن عیینہ

حضرت عبد الرحمن بن بشر بن الحکم

حضرت ابو حامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال البرزازی

حضرت ابو طاہر محمد بن محمد حمش الزیادی

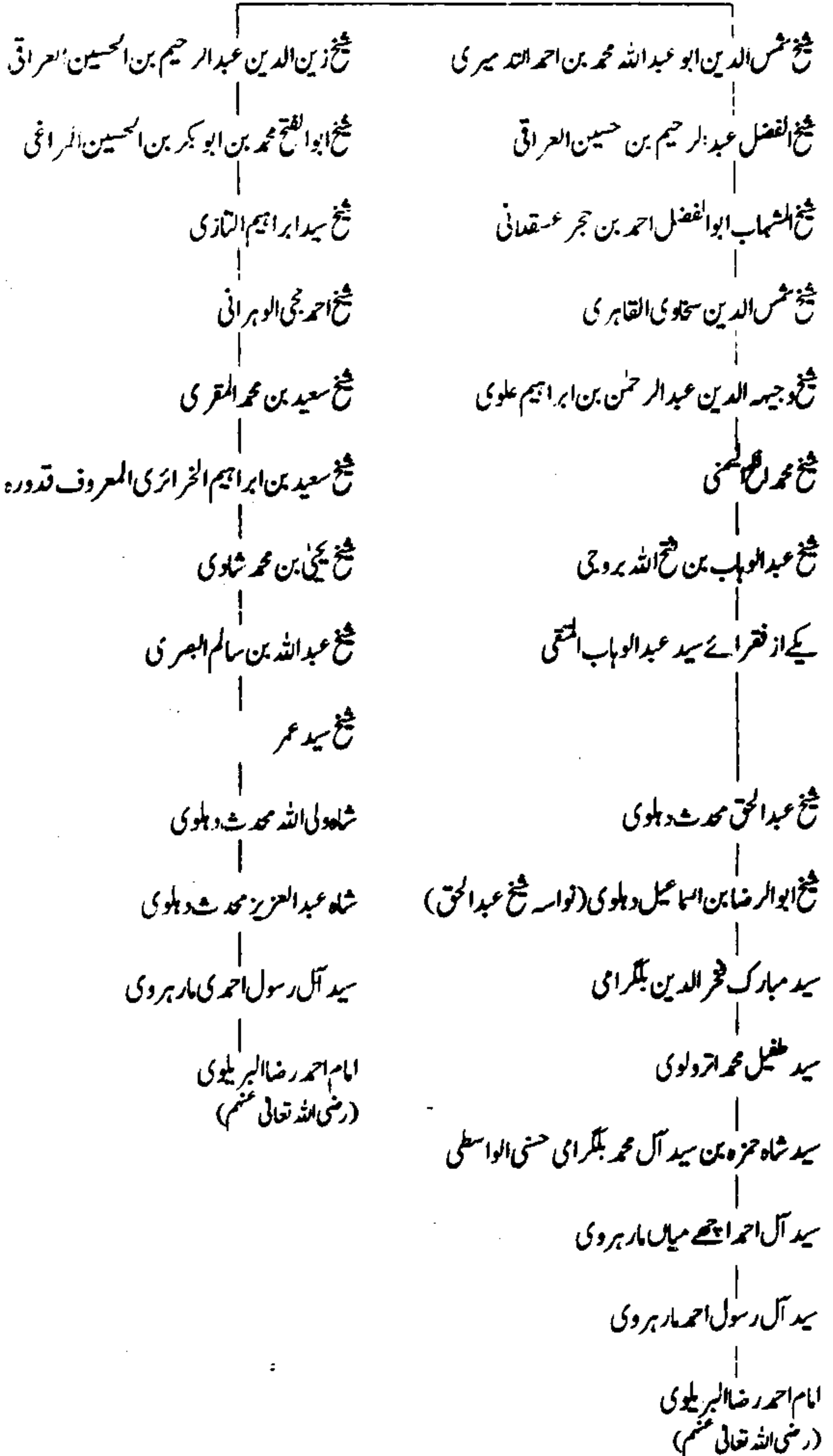
حضرت ابو صالح احمد بن عبد الملک المؤذن

حضرت ابو سعید اسماعیل بن ابو صالح احمد بن عبد الملک نیشاپوری

حضرت حافظ ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی

حضرت ابو الفرج عبد اللطیف بن عبد المسم الحمرانی

حضرت ابو الفتح محمد بن ابراہیم الکبریٰ المیدومی



سند حدیث مسلسل بالاولیت  
(جو بہت عالی ہے)

حضور اکرم نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لے کر

شیخ الشہاب ابو الفضل احمد بن حجر عسقلانی۔ تک وہی سند ہے جو گزری۔ اس کے بعد سند یوں ہے

شیخ الاسلام اشرف زکریا بن محمد الانصاری

شیخ ابو الخیر بن موس الرشیدی

شیخ محمد بن عبدالعزیز

شیخ احمد بن محمد الدمیاطی المعروف ابن عبدالغنی

شیخ مولانا احمد حسن الصوفی مراو آبادی

سید شاہ ابوالحسین النوری ماہروی

امام احمد رضا البریلوی  
(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

## سند روایت

سند حدیث مسلسل بالاویت پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ہم امام احمد رضا کی ایک سند روایت بھی پیش کر رہے ہیں جو ۵۴ واسطوں سے امام اعظم سے ہوتی ہوئی امام الجہدین حضرت ابراہیم نخعی تک پہنچتی ہے۔ اس سند کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں تاریخ و مقام روایت کی پوری تفصیل موجود ہے کہ کب اور کہاں کن سے روایت کی، پور دوسری خوبی یہ ہے کہ سید آل رسول احمدی ماہروی کے بعد تمام شیوخ حنفی ہیں، اور اس سند میں کہیں پر لفظ انبانا ہے کہیں پر اخبار مالور کہیں لفظ، عن مذکور ہے مگر ہم نے اختصار و سہولت کے پیش نظر سب کو لفظ عن سے تعبیر کیا ہے یہاں پر اسے مختصر آذکر کیا جا رہا ہے اور مفصلاً یہ اس حدیث کی پوری سند کے ساتھ رسالہ، سرور العید فی حل الدعاء بعد صلاة العید، میں مذکور ہے جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے روایت کی ہے۔ یہ رسالہ العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ جلد ثالث میں شامل ہے۔ سند ملاحظہ ہو۔

قال الامام احمد رضا البریلوی

عن عبدالرحمن السراج المکی حنفی مفتی شرمکہ

عن جمال بن عبداللہ بن عمر المکی

عن الشیخ الاجل عابد السدی

عن عمہ محمد حسین الانصاری

عن الشیخ عبدالخالق بن علی المرزاجی

عن الشیخ محمد بن علاء الدین المرزاجی

عن احمد الخلی

عن محمد البابی

عن سالم السوری

عن انجم الغیطی

عن الحافظ زکریا الانصاری

عن الحافظ ابن حجر العسقلانی

عن ابی عبداللہ الجریری

- عن قوام الدین الاتقانی  
 عن البرہانی احمد بن سعد بن محمد البخاری والحسام السفطانی  
 عن حافظ الدین محمد بن محمد بن نصر البخاری (حافظ الدین الکبیر)  
 عن الامام محمد بن عبدالستار الکردری  
 عن عمر بن الکریم الوردسکی  
 عن عبدالرحمن بن محمد الکرمانی  
 عن ابی بکر محمد بن الحسین بن محمد (الامام فخر القضاة الارشاد شامندی)  
 عن عبداللہ التروزی  
 عن ابی زید الدبوسی  
 عن ابی جعفر الاستروشنی۔ اس کے بعد تحویل استلا ہے۔  
 عن الید آل الرسول الاحمدی المادہروی  
 عن الشاہ عبدالعزیز المحدث الدہلوی  
 عن ابیہ  
 عن الشیخ تاج الدین القلعی مفتی المحضیہ  
 عن الشیخ حسن العجمی  
 عن الشیخ خیر الدین الرطلی  
 عن الشیخ محمد بن سراج الدین الحانوتی  
 عن احمد بن الشلی  
 عن ابراہیم الکرکی (صاحب کتاب الفیض)  
 عن امین الدین یحییٰ بن محمد الاقصرانی  
 عن الشیخ محمد بن محمد البخاری الحنفی (محمد پارہ صاحب فصل الخطاب)  
 عن الشیخ حافظ الدین محمد بن محمد بن علی البخاری الطاہری  
 عن الامام صدر الشریعہ (شارح الوقایہ)  
 عن جدہ تاج الشریعہ  
 عن امجدہ صدر الشریعہ



عن والده جمال الدين المجبوبي

عن محمد بن ابى بكر البخارى المعروف بابام زاده

عن شمس الائمة الزجرى

عن شمس الائمة الحلوانى

عن ابى على بن شمسى امام الحلوانى

عن ابى على

وكذا لك عن ابي نبيه الاستاوى قال الاستروشى

عن ابى على الحسين بن خضر العسلى

عن ابى بكر محمد بن الفضل البخارى

عن ابى محمد عبدالله بن محمد بن يعقوب الحارثى (الاستاذ السيد موفى)

عن عبدالله بن محمد بن ابى حفص الكبير

عن ابيه

عن محمد بن الحسن الشيبانى

اخبرنا ابو حنيفة

عن حماد

عن ابراهيم

(رضى الله تعالى عنهم)

## فتاویٰ رضویہ

حضرات! جس طرح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کو علم حدیث میں بصیرت و دستگاہ حاصل ہے اسی طرح دیگر علوم و فنون کے ساتھ فقہ میں بھی ان کا پایہ بہت بلند اور اس میں ان کی تجدیدی خدمات بھی عظیم یادگار ہیں۔ میرا موضوع بحث چونکہ امام احمد رضا کی علم حدیث میں وسعت نظر ثابت کرنا ہے، اس لئے ان کی فقہیت و فقہ پر کسی اور موقع پر مفصل گفتگو ہو سکے گی مگر سردست فتاویٰ رضویہ کی چند خصوصیات ملاحظہ ہوں کیونکہ زیر نظر کتاب فتاویٰ رضویہ ہی سے ماخوذ و مستخرج حدیثوں کا مجموعہ ہے۔

فتاویٰ رضویہ احکام شرعیہ و مراسم اسلامیہ کا جامع، وقت کے الجھے ہوئے معرکہ الآراء مسائل کا شاندار اور مضبوط حل، دلائل و براہین سے مرصع و مزین، تحقیق و تدقیق اور توضیح و تفصیل میں بے مثال اور مصنف کی جودت طبع و ذکاوت فکر و نظر اور ان کے فقہ فی الدین کا آئینہ دار ہے۔

فتاویٰ رضویہ کی جامعیت و خصوصی حیثیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ہندو پاک میں فتاویٰ عالمگیری کے بعد اسی کا مقام و مرتبہ ہے کیونکہ فقہ حنفی میں اس سے زیادہ جامع و ضخیم کتاب اردو میں نہیں ہے۔

اور حال ہی میں ایک انکشاف یہ ہوا ہے کہ افریقہ کے عدلیہ نے اسے منظوری دی ہے اور کہا ہے کہ تمام اسلامی مقدمات کا حل فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں کیا جائے گا۔ امام احمد رضا کے علم و فضل اور فتاویٰ نویسی میں دقت نظر اور مہارت کے بر ملا اعترافات پر چند مشاہیر اہل علم کے تاثرات ملاحظہ فرمائیں۔

امام احمد رضا صرف یہ کہ علوم دینیہ کے صاحب بصیرت عالم تھے بلکہ اپنے معاصرین فقہاء و محدثین کے امام اور ارباب منطق و فلسفہ کے استاذ تھے، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے اکابر علماء اسلام نے آپ کے علم و فضل اور تبحر علمی کا مشاہدہ کر کے تحریری گواہی دی کہ

”شیخ احمد رضا بریلوی“ علامہ کامل“ استاذ ماہر“ یکتائے زمانہ امام یگانہ“ مشاہیر علمائے کرام کے سردار و پیشوا، نادر روزگار، علوم و فنون کے دریائے ذخار، عالم کثیر العلم اور فاضل سریع الفہم ہیں۔ (حسام الحرمین)

اور کفل الفقیہ الفاہم اور الدولۃ المکیہ کی روداد تالیف و تحریر اور حسام الحرمین و فتاویٰ الحرمین پر علمائے عرب کی تصدیقات و توثیقات امام احمد رضا کی فتاہت و فطانت پر نقش جلی ہیں۔

مکہ شریف کے فقیہہ جلیل حضرت مولانا سید اسماعیل بن مولانا سید خلیل نے آپ کے فتوے کے صرف چند اوراق ملاحظہ فرما کر یہاں تک لکھ دیا کہ واللہ اقول والحق اقول اند لورہا ابو حنیفۃ النعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاقرت عینہ و لجعل مؤلفہا من حملۃ الاصحاب۔ یعنی بخدا میں کستا ہوں اور سچ کتا ہوں کہ اگر امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (امام احمد رضا) کے اس فتاویٰ کو ملاحظہ فرماتے تو حضرت امام اعظم کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں اور فتویٰ سننے والے (یعنی امام احمد رضا) کو اپنے شاگردوں میں شامل کرتے۔ (الاجازات المتینہ)

استاذ علم میراث سراج الفقہاء حضرت مولانا سراج احمد ساکن قصبہ مکھن بیلہ ضلع رحیم یار خاں ریاست بھاو پور پاکستان سے ایک وہابی فاضل ملا نظام الدین احمد پوری کی ملاقات ہوئی، یہ وہابی فاضل اپنے زمانے کے علمائے دیوبند میں کسی کو علم فقہ میں اپنا ہمسرہ برابر نہیں سمجھتا تھا۔ اب آگے کا واقعہ حضرت سراج الفقہاء کے زبان قلم سے سنئے، موصوف تحریر فرماتے ہیں۔

مولوی نظام الدین فقیہ احمد پوری وہابی جو فقہ میں اپنے ہم عصر علمائے دیوبند وغیرہ میں اپنے آپ جیسا کسی کو فائق نہیں جانتا تھا۔ فتاویٰ رشیدیہ (مصنفہ مولوی رشید احمد گنگوہی) کے اس فتویٰ پر کہ ”حدیث صحیح کے مقابل قول فقہاء پر عمل نہ کرنا چاہئے“ اس کے سامنے میں نے رسالہ ”الفضل الموصی فی معنی اذاح الحدیث فھوند ہی“ مصنفہ امام احمد رضا عظیم البرکت کے ابتدائی لوراق منازل حدیث کے سنائے تو اس (وہابی فاضل) نے بصد حیرت کہا کہ یہ سب منازل فہم حدیث مولانا احمد رضا کو حاصل تھے، افسوس کہ میں مولانا احمد رضا کے زمانہ میں رہ کر بے خبر و بے فیض رہا۔ پھر میں (سراج احمد) نے اس وہابی عالم کو مسائل رضویہ سے چند مسائل فقہ کے جوابات سنائے تو کہنے لگا کہ علامہ شامی اور صاحب فتح القدر مولانا احمد رضا کے شاگرد ہیں، یہ تو امام اعظم ثانی معلوم ہوتے ہیں۔ (سوانح سراج الفقہاء)

یہی مولانا سراج احمد صاحب ہیں جو میراث کے ایک مسئلہ پر الجھ گئے تو ہندوستان بھر کے مفتیان کرام سے ربط کیا مگر وہ حل نہ ہو سکا لیکن جب امام احمد رضا کی بارگاہ دانش میں وہی ڈولیدہ سوال پیش کیا تو اس کا جواب دیکھ کر وہ انگشت بندھاں ہو گئے اور فرمایا کہ میں اتنے دنوں تک علوم و فنون کے جبل شامی سے دور رہ کر تاریکیوں میں بھٹکتا رہا اور شیخ اوقات کیا۔ اور یہی واقعہ امام احمد رضا

سے ان کی گرویدگی کا باعث ہوا۔

مشہور قومی شاعر ڈاکٹر اقبال نے ایک علمی مذاکرہ میں جب امام احمد رضا کا ذکر آیا تو فرمایا۔  
ہندوستان کے دور آخر میں ان جیسا طباع و ذہین فقیہہ پیدا نہیں ہوا، میں نے ان کے  
فتاویٰ سے یہ رائے قائم کی ہے اور ان کے فتویٰ ان کی ذہانت، فطانت، جودت طبع، کمال فقہت اور  
علوم دینیہ میں سچے علمی کے شاہد عدل ہیں۔ (فاضل بریلوی اور ترک موالات)

فاضل الاحدیث ڈاکٹر محی الدین الوائے پروفیسر ازہریہ نیورسٹی مصر کا ایک مقالہ جریدہ صوت  
الشرق قاہرہ مصر، شمارہ فروری ۱۹۷۰ء میں شائع ہوا ہے۔  
پروفیسر صاحب اپنے مقالہ میں لکھتے ہیں۔

بعد مولانا احمد رضا خاں البریلوی رحمة الله عليه من طليعة علماء الهند  
المسلمين الذين ساهموا مساهمة فعالة في خدمة العلم و الدين و اللغة العربية۔  
یعنی جن علمائے ہند نے علوم دینیہ و عربیہ کی خدمات میں اعلیٰ قسم کا حصہ لیا ہے ان میں مولانا  
احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ کا نام سرفہرست نظر آتا ہے۔ (المیزان امام احمد رضا نمبر ۱۷۷ء)  
وہابیوں کی تحریک جماعت اسلامی کے پیشوا مسٹر ابوالاعلیٰ مودودی اپنے مکتوب بنام ایڈیٹر  
ترجمان اہلسنت کراچی میں تحریر کرتے ہیں

میری نگاہ میں مولانا احمد رضا خاں صاحب مرحوم و مغفور دینی علم و بصیرت کے حامل اور  
مسلمانوں کے ایک بڑے طبقہ کے قابل احترام مقتدا تھے، اگرچہ ان کے بعض فتویٰ و آراء سے  
مجھے اختلاف ہے لیکن میں ان کی دینی خدمت کا بھی معترف ہوں۔ (المیزان امام احمد رضا نمبر ۱۷۷ء)  
ندویوں کے پیشوا مولوی حکیم عبدالحی رائے بریلوی اور دیوبندیوں کے زعمیم اکبر ابوالحسن  
علی ندوی رائے بریلوی، نزہۃ الخواطر ہشتم، ص ۸۳ مطبوعہ حیدرآباد دکن میں لکھتے ہیں۔

الشیخ العالم المفتی احمد رضا بن نقی علی بن رضا علی الافغانی الحنفی  
البریلوی المشہور بعد المصطفیٰ ولد یوم الاثنين عاشر شوال سنة اثنتین و سبعین و  
مائتین بعد الالف ببلدة بریلی و اشتغل بالعلم علی والده و لازمه مدة طويلة حتى برع فی  
العلم وفاق اقرانه فی کثیر من الفنون لاسیما الفقه و الاصول۔

یعنی استاذ کامل، مفتی احمد رضا بن نقی علی بن رضا علی افغانی حنفی بریلوی عرف عبدالمصطفیٰ  
۱۰ شوال ۱۲۷۲ء کو دوشنبہ (بلکہ شنبہ) کے دن شہر بریلی میں پیدا ہوئے اور عرصہ دراز (بلکہ

نہایت قلیل مدت) تک اپنے والد سے تعلیم حاصل کرنے میں لگے رہے یہاں تک کہ علم میں غالب ہوئے اور کثیر فنون خصوصاً فقہ و اصول فقہ میں اپنے معاصرین (علماء) پر فوقیت لے گئے۔  
(بحوالہ سوانح اعلیٰ حضرت)

امام احمد رضا کی ذات ہمہ گیر، ان کے علم کامل کا شہرہ عالمگیر اور خدمات دینیہ کا چرچا جنانگیر تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ کی بارگاہ عالی میں اضلاع ہندوستان، بنگال، پنجاب، گجرات، دکن، گوا، برہما، اراکات، چین، غزنی، افریقہ، امریکہ، مکہ شریف اور مدینہ شریف سے بے شمار استفتاء آتے اور ایک ایک وقت میں پانچ پانچ سو جمع ہو جاتے، آپ کے ذمہ کار فتویٰ اس درجہ وافر کثیر تھا جسے دس مفتی انجام نہ دے سکتے مگر آپ کو چونکہ اللہ تعالیٰ نے صاحب قلم سیال مفتی، نادر روزگار، یکتائے زمانہ امام بنایا تھا اس لئے آپ نے تنہا اتنی عظیم و جلیل خدمت دینی رضائے رب کے لئے انجام دی۔ (سوانح اعلیٰ حضرت)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی تیرہ سال دس مہینے کی عمر ہی میں فارغ التحصیل ہو گئے اور اسی دن سے فتویٰ لکھنا شروع کر دیا اور فتویٰ نویسی کا یہ سلسلہ عمر شریف کے آخری حصہ یعنی تقریباً پچاس برس تک جاری رہا اگر پچاس برس کے تمام فتوے محفوظ رہتے تو نہ جانے مراسم اسلامیہ پر مشتمل کتنے انسانی کلو پیڈیا تیار ہوتے، مگر افسوس کہ ان کے بست سے فتوؤں کی نقل نہ لی جاسکی پھر بھی جو نقل ہو سکے اور امام احمد رضا نے جنہیں ترتیب کے ساتھ کتابی شکل دی وہ بڑی تقطیع یعنی جہاز ساز کے بارہ جلدوں میں ۷۵۰۹ سات ہزار پانچ سو نو صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔

اور کل بارہ جلدوں میں فتوؤں کی تعداد ۶۸۵۸ چھ ہزار آٹھ سو اٹھاون ہے۔ اور اس مجموعہ فتویٰ کا نام امام احمد رضا نے ”العلایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ“ رکھا ہے۔ ان میں سے کچھ تو امام احمد رضا نے بذات خود شائع کر لیا تھا اور کچھ شہزادہ امام احمد رضا تاجدار اہل سنت الشاہ مولانا مصطفیٰ رضا خاں المعروف حضور مفتی اعظم ہند کی زیر نگرانی شائع ہوئے اور کچھ بعد میں مطبوع ہوئے۔ اور آج کل یہ کل کے کل مطبوع ہیں بلکہ رضا اکیڈمی بمبئی نے تمام جلدوں کو ایک ہی سائز میں نہایت مناسب و موزوں اور حسین و خوبصورت انداز میں شائع کیا ہے۔ رضا اکیڈمی کا یہ عظیم کارنامہ رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔ اور انتہائی مسرت کی بات ہے کہ ”رضا فاؤنڈیشن لاہور“ کی طرف سے ”فتاویٰ رضویہ“ کے شایان شان طباعت کی جارہی ہے جس میں عربی عبارات کے ترجمہ، حواہجات کی نشاندہی، پیرابندی، نئی کتابت، عمدہ کاغذ، نفیس طباعت اور جلد بندی کا عمدہ اہتمام کیا

جا رہا ہے۔ اس انداز کی طباعت سے فتاویٰ رضویہ بارہ جلدوں کی نہایت مناسب ضخامت میں تخمیناً تیس یا بتیس جلدیں ہوں گی رضا فاؤنڈیشن انہور کی یہ واقع کاوش ملت اسلامیہ کے لئے قابل فخر اورائق صد ستائش ہے۔

اور میں نے احادیث اخذ کرنے کے ساتھ ساتھ ہر ایک جلد کا الگ الگ تعارف و تجزیہ بھی پیش کیا ہے۔

یعنی پہلی جلد کن ابحاث و مسائل پر مشتمل ہے اور دوسری جلد کن ابواب و احکام پر، اسی طرح تیسری اور چوتھی علیٰ هذا القیاس۔

ان کی مزید خصوصیات و باباں پر ملاحظہ ہوں۔

فتاویٰ رضویہ کے تجزیاتی جائزہ کے بعد امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی سند فقہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

## سندِ فقہ حنفی

اس سند کی خوبی یہ ہے کہ اس سند کے تمام اساتذہ و مشائخ حنفی ہیں۔ ملاحظہ ہو العطا یا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ جلد اول، ص ۵

النبی الکریم الامین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

حضرت عبداللہ بن مسعود

حضرت علقمہ حضرت الاسود

حضرت ابراہیم

حضرت حماد

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ

حضرت ابو عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی

شیخ احمد بن حفص (الشہیر ابو حفص الکبیر)

شیخ عبداللہ بن ابی حفص البخاری

امام ابو عبداللہ السد مونی

شیخ ابو بکر محمد بن الفضل البخاری

شیخ القاضی ابو علی النعمانی

امام شمس الاممہ الحلوانی

امام فخر الاسلام الہمدودی

امام برہان الدین (صاحب الہدایہ)

امام عبدالستار بن محمد الکردری

شیخ جلال الدین الکبیر

شیخ عبدالعزیز البخاری

شیخ سید جمال الدین النجادی

شیخ علاء الدین السیرانی

شیخ السراج قاری الہدیہ

شیخ الکرمال ابن الہمام (صاحب فتح القدر)

شیخ سری الدین عبدالبر بن اشحنہ

شیخ احمد بن یونس الثعلبی

شیخ محمد بن عبداللہ السیری      شیخ عبداللہ الخیری      شیخ محمد بن احمد الحموی      شیخ احمد الحمی

شیخ حسن الشرنبلالی (صاحب نور الايضاح وغیرہ)      شیخ علی المقدسی      شیخ الشمس المانوتی      شیخ عمر بن نجیم

شیخ احمد شوبری

شیخ اسماعیل بن عبدالغنی النابلسی (صاحب شرح الدرر والغرر)

شیخ عبدالغنی بن اسماعیل بن عبدالغنی النابلسی (صاحب الحدیقۃ الندیہ وغیرہ)

شیخ اسماعیل بن عبداللہ الشہیر علی زاوہ البخاری

شیخ عبدالقادر بن خلیل

شیخ یوسف بن محمد بن علاء الدین المرزاجی

شیخ محمد عابد الانصاری المدنی

شیخ جمال بن عبداللہ بن عمر مفتی مکہ

شیخ عبدالرحمن السراج بن شیخ عبداللہ السراج مفتی مکہ

امام احمد رضا البریلوی

(رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)



## فتاویٰ رضویہ اور احادیث

امام احمد رضا بریلوی کی بارگاہِ علم و دانش میں ملک و بیرون ملک سے جو سوالات و استفتاء آتے تھے ان سب کا جواب وہ نہایت دقت نظر اور دلائل و براہین کی روشنی میں تحریر فرماتے تھے، ان کا عام طریقہ استدلال یہ ہے کہ وہ مسئلے کی وضاحت یا مسئلے کو مبرہن کرنے کے لئے سب سے پہلے آیات قرآنیہ پیش کرتے ہیں پھر احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام، اس کے بعد اقوال ائمہ و علماء اور دیگر فقہی جزئیات نقل کرتے ہیں۔ مگر ایسا نہیں کہ ایک آیت یا صرف ایک حدیث پر اکتفا کرتے ہوں بلکہ جب آیات و احادیث پیش کرنے پر آتے ہیں تو ایک مسئلے کی وضاحت کے لئے کئی کئی آیتیں اور حدیثیں ذکر کرتے ہیں۔ خصوصاً جب حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیر کرتے ہیں تو جلوہ ہائے حدیث کی ایک رنگیں دنیا آباد نظر آتی ہے، اور جب اقوال ائمہ اور جزئیات شرعیہ پیش کرنے پر آتے ہیں تو ان کے قلم کی جولانی دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔

امام احمد رضا کے مجموعہ فتاویٰ میں جزئیات فقہ اور دیگر تحقیقات اہل حق کے ساتھ ساتھ احادیث کا جو ذخیرہ نظر آتا ہے وہ دیگر کتب فتاویٰ میں کم دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہ ان کی بصیرت حدیث کا واضح و بین ثبوت ہے کہ ان کے بہت کم فتاویٰ ایسے ملیں گے جو حدیثوں اور دلیلوں سے مملو و مشحون نہ ہوں۔

حدیث میں امام احمد رضا کی وسعت نگاہ اور حدیثوں سے استدلال کی کیفیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ان کے پورے مجموعہ فتاویٰ میں غیر مکرر احادیث کی تعداد ۳۵۹۱ ہے۔ اور اتنی ہی ان سے کچھ کم تعداد احادیث مکررہ کی بھی ہوگی۔

پہلے میں نے غیر مکرر کی طرح مکررات کو بھی الگ سے شمار کرنا شروع کیا تھا مگر کثرت کے سبب کچھ الجھنیں درپیش ہوئیں تو زیادہ مفید و کارآمد نہ سمجھ کر ترک کر دیا۔

### مکررات

ایک مفتی کے سامنے بسا اوقات متعدد مسائل کے سوالات ایک جیسے اور ایک نہج کے ہوتے ہیں اگرچہ کبھی بعض کی نوعیت الگ ہوتی ہے اور مفتی جب جواب لکھتا ہے تو ایک جیسی دلیلیں ہر جواب میں پیوست کرتا چلا جاتا ہے جس کے نتیجے میں گو سوال و جواب جداگانہ ہوتے ہیں

مکرر لاکل کا محور و منشاء ایک ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ امام احمد رضا کے مجموعہ فتاویٰ میں بھی ہمیں دوسری جزئیات فقہ کے ساتھ حدیثیں بھی مکرر و سہ کرر دکھائی دیتی ہیں۔ جو انہوں نے ایک نہج کے متعدد سوال کے جواب میں بطور دلیل پیش کی ہیں گو مکرر حدیثوں کی تعداد خاصی ہے مگر ہم نے ان مکرر حدیثوں کے استخراج سے احتراز کیا ہے۔

اسی طرح امام احمد رضا کے بعض رسالوں میں بھی کچھ مکرر حدیثیں نظر آتی ہیں مگر بہ نسبت فتاویٰ کے رسالوں میں یہ بات بہت کم ہے البتہ چند رسالوں کے تقابلی کے بعد شاذ و نادر ہی مکرر حدیثیں سامنے آتی ہیں تو ہم نے ایسی مکرر حدیثوں کے جمع کرنے سے بھی اجتناب کیا ہے جو دو یا چند رسالوں کے تقابلی سے ظاہر ہوتی ہیں۔ لیکن کہیں کہیں قارئین کو چند حدیثیں بظاہر مکرر نظر آئیں گی مگر وقت نگاہ سے دیکھنے کے بعد فرق محسوس ہو جائے گا کہ یہ حدیثیں حقیقتاً مکرر نہیں ہیں کیونکہ ایسی حدیثوں میں کچھ نہ کچھ ماہہ الامتیاز فرق ضرور ہے، یا تو روایت و سند میں فرق ہے یا نفس حدیث کے بعض الفاظ میں یا حدیث کے محولہ و غیر محولہ ہونے میں فرق ہے۔

یعنی امام احمد رضا نے حدیث پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اکثر و بیشتر اسناد حدیث و راویان حدیث اور ماخوذ منہ کتاب کا بھی ذکر کیا ہے جیسے رواہ البخاری عن فلاں و رواہ مسلم عن فلاں وغیرہ۔ اور بعض حدیثیں ایسی بھی ہیں جن میں سند و راوی کا کوئی ذکر نہیں ہے اور نہ ہی کتاب کا حوالہ ہے بلکہ صرف متن حدیث مذکور و مسطور ہے۔ کیونکہ مدعا تو متن حدیث ہی سے حل ہو جاتا ہے مگر پھر بھی اس کی تقویت کے لئے سند و روایت وغیرہ ذکر کیا جاتا ہے لہذا امام احمد رضا کی پیش کردہ بیشتر حدیثیں مستند و محولہ ہوتی ہیں اور اگر اتفاق سے ایسی حدیث مکرر ہے جو کہیں پر سند و روایت کے ساتھ مذکور ہے اور کہیں پر بغیر سند و روایت کے، تو ہم نے حدیث وہاں سے لی ہے جہاں پر سند وغیرہ کے ساتھ مرقوم ہے۔

اس بات کی رعایت سے اگرچہ کچھ الجھنوں اور صعوبتوں کا بھی سامنا کرنا پڑا ہے کہ کبھی بغیر سند والی حدیث پہلے لکھنے میں آئی پھر وہی حدیث کہیں پر سند کے ساتھ نظر آئی تو سند والی لے کر پہلی بغیر سند والی کو قلمزد کردینا پڑا ہے تاکہ حدیث مکرر نہ ہو جائے۔

اور بعض رسالوں میں جو حدیثیں مکرر آئی ہیں تو ہم نے اپنے صوابدید کے اعتبار سے جہاں پر مناسب و محمود سمجھا ہے وہاں سے حدیث کا استخراج کیا ہے۔ حدیثوں کا مکرر و بار بار آنا امام احمد رضا

کے زور قلم و اسلوب تحقیق اور اتمام موضوعیت پر دال ہے ورنہ یہ کوئی معیوب و غیر محمود بات نہیں ہے، اگر مکررات کا ذکر کرنا عیب و غیر مستحسن ہے تو صحیح بخاری شریف اور امام بخاری کو کیا کہا جائے گا کہ ایک روایت کے مطابق بخاری شریف میں کل احادیث ۲۷۵۷۷ سات ہزار دو سو پچھتر ہیں اور حذف مکررات کے بعد چار ہزار۔

امام بخاری نے اکثر احادیث کو ایک سے زیادہ جگہ ذکر کیا ہے حتیٰ کہ بعض احادیث کو سولہ جگہ ذکر کیا ہے، یہ حقیقت میں اگرچہ لفظاً تکرار ہے مگر معنوی اعتبار سے تکرار نہیں۔

تکرار کی دو صورت ہے۔ سند میں تکرار ہو متن میں تکرار ہو

سند کے لحاظ سے اگر دیکھیں تو شاید کوئی جگہ ایسی ہو جہاں امام بخاری نے ایک حدیث کو دو جگہ ایک ہی سند کے ساتھ ذکر کیا ہو۔

متن میں اگر تکرار ہو تو اس کی لفظی تکرار میں متعدد فوائد ہیں۔ ازجملہ ایک فائدہ مختلف ابواب پر استدلال ہے۔ اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ راوی کبھی ایک حدیث کو مختصر ذکر کرتا ہے، دوسرا مفصل، تو مفصل ذکر کرنے سے حدیث کی تکمیل ہو جاتی ہے، وغیر ذلک۔

انہیں وجوہات کی بناء پر امام احمد رضا امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے کہیں کہیں حدیثیں مکرر ذکر کی ہیں تاکہ افادہ مطالب و ایضاح معانی کو جامع ہوں اور اثبات دعویٰ و قیاس تر ہو جائے۔

## فتاویٰ رضویہ اور رسائل

امام احمد رضا امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے جب کوئی سوال پیش ہوتا تو وہ مسائل کا منشاء و مراد اور رجحان طلب سمجھ لیتے پھر جواب قلم بند فرماتے کیونکہ کامیاب و ظفریاب مفتی وہی کہلاتا ہے جو روح سوال کو جواب میں واضح کر دے اور اول نظر میں سوال کا تیور پہچان لے۔ امام احمد رضا کے اندر یہ وصف بدرجہ اتم موجود تھا اس لئے انہوں نے مختلف انداز میں سوالوں کے جوابات ارقام کئے ہیں مگر ہر ایک جواب دلائل و براہین سے مرصع و مملو ہوتا ہے، پھپھسایا غیر معیاری جواب کوئی بھی نہیں ہوتا، ان کی بارگاہ میں آئے ہوئے سوالات کا انہوں نے مختلف اور انوکھے انداز میں جواب تحریر کیا ہے۔ ان میں کوئی جواب مختصر ہے، کوئی مفصل

متوسط اور کسی میں انتہائی شرح و بسط ہوتی ہے۔ امام احمد رضا کا جو جواب مفصل و مشرح ہوتا تو وہ اس تفصیلی تحریر کا کوئی نام ضرور تجویز کرتے اور اس طرح وہ ایک رسالہ قرار پاتا۔ امام احمد رضا نے اس طرح کے بہت سارے جوابات رقم کئے اور کوئی نہ کوئی نام ضرور تجویز فرمایا اور یہ نام نہایت مناسب و موزوں ہوتا ہے بلکہ اس میں دو باتیں قدر مشترک ہوتی ہیں۔

☆ ایک یہ کہ نام ہی سے رسالے کے مضمون کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

☆ اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ نام تاریخی بھی ہوتا ہے یعنی نام کے عددی سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ رسالہ کس سن میں تصنیف کیا گیا۔

اور رسالوں کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ہر رسالہ زیادہ تر ایک ہی موضوع سے متعلق ہوتا ہے گو ضمناً دوسری باتیں بھی آجاتی ہیں مگر دلائل و تحقیقات کا محور و مرکز اس کی موضوعیت ہی پر گردش کرتا ہے۔ اور رسالوں میں بیشتر تو ضخیم ہی ہیں مگر بعض قدرے مختصر بھی ہیں۔

مجموعہ فتاویٰ میں جو رسائل شامل ہیں وہ مضمون فتاویٰ اور ابواب فتاویٰ سے منطبق ہونے کی وجہ سے منسلک ہیں ورنہ رسالوں کو فتاویٰ کی ضخامت و حجم بڑھانے کے لئے شریک نہیں کیا گیا ہے بلکہ موضوعیت سے متعلق ہونے کے سبب سے انہیں شامل اشاعت کر دیا گیا ہے تاکہ فتاویٰ کی جامعیت میں خلل نہ پڑے۔

فتاویٰ رضویہ کے مشمولہ رسائل میں سے چند ہی ایسے ہیں جن کو ضرورت وقت کے لحاظ سے علیحدہ بھی شائع کیا گیا ہے ورنہ بیشتر رسائل مجموعہ کی اشاعت کے ساتھ ہی مطبوع ہوتے رہے ہیں۔

”العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ“ میں مشمولہ کل رسائل کی تعداد ۱۱۳۰ ایک سو چالیس ہے۔ ہر ایک رسالے کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے ان رسائل میں سے ۱۱۰ ایک سو دس رسالوں سے احادیث کا استخراج کیا گیا ہے اور ان کا تعارف و تبصرہ مستقلاً مرقوم ہے اور ۳۰ تیس رسالوں میں حدیث کا استعمال نہیں ہوا ہے اس لئے ان کا تعارف و تذکرہ جلدوں کے تعارف کے تحت ضمناً مسطور ہے۔

رسالوں کے تعارف میں اندازہ یہ اختیار کیا گیا ہے کہ یہ رسالہ کونسے سوال کے جواب پر مشتمل ہے اور یہ کس مسئلے کے ثبوت و تحقیق میں ہے اور اس میں کیا کیا خوبیاں ہیں، اس کے اندر خاص بات کیا ہے اور اس میں حدیثیں کتنی ہیں اور کتنے صفحات پر مشتمل ہے۔

غرضیکہ رسالوں کے تعارفی تجزیے میں ان کے مضمومات و مندرجات کا خلاصہ مختصر لفظوں میں پیش کیا گیا ہے جس سے پورے رسالے کا خلاصہ و نچوڑ چند سطروں میں ادا ہو گیا ہے گویا کہ سمندر کو کوزے میں محفوظ کر دیا گیا ہے۔

زیر نظر کتاب فتاویٰ رضویہ بارہ جلدوں اور ان میں مشمولہ تمام رسائل کی ماخوذ و مستخرج حدیثوں کا مجموعہ ہے۔

ان کے علاوہ امام احمد رضا کی دیگر تصنیفات و رسائل کی حدیثیں اس کتاب کی دوسری جلدوں میں پیش کی جائیں گی، بیشتر رسالوں کی نوعیت اگرچہ ایک ہے مگر وہاں پر ان کا تذکرہ و تجزیہ پیش کیا جائے گا۔

## سبب تالیف

میں آج سے کئی برس پہلے حیدر آباد سے قریب کمارڈی کے مدرسہ ضیاء العلوم میں صرف ایک سال کے لئے بحیثیت مدرس تھا اور اس شہر کی مرکزی مسجد میں ہر جمعہ کو خطاب کیا کرتا تھا، خطاب کے دوران میں یہ کوشش رہتی تھی کہ حدیثیں زیادہ سے زیادہ پیش کی جائیں مگر اتفاق یا سوء اتفاق کہئے کہ اس مدرسے میں حدیث کی کوئی متداول کتاب نہیں تھی، چونکہ وہاں پر میرے رہنے کے سبب سے ہی درس نظامی کا آغاز ہوا تھا اور نہ صرف حفظ و قرأت ہی کی تعلیم ہوتی تھی اس لئے حدیث کی تو کیا درس نظامی کی بھی کوئی کتاب نہیں تھی۔ مگر ایک شغف اس راہ میں میرا دامن کشاں تھا اور میں مجبور تھا لیکن ہوتا یہ تھا کہ اس وقت جو کتاب بھی میرے مطالعے میں آتی اور اس میں جو حدیثیں ہوتیں، میں اپنے موضوعات سے متعلق منتخب کر کے انہیں نوٹ کر لیتا تھا یہ سلسلہ کچھ دنوں تک ہی چلا کہ اچانک خیال آیا کہ صرف امام احمد رضا عظیم البرکت امام احمد رضا بریلوی ہی کی کتابوں سے حدیثیں اخذ کیا کروں گا اور موضوعات سے جو حدیثیں متعلق ہوں گی انہیں جمعہ کے خطاب میں بیان کیا کروں گا لہذا میں نے ایسا کرنا شروع کر دیا اس طرح سے میرے پاس کافی حدیثیں کتب امام احمد رضا سے ماخوذ و مستخرج مجتمع ہو گئیں۔

پھر ایک دن خیال آیا کہ اگر کتب اعلیٰ حضرت کی ساری حدیثوں کو ابواب کے ضمن میں یکجا کر کے کتابی شکل دی جائے تو یہ امام احمد رضا پر ایک اہم اور عمدہ کام ہو گا انہیں جذبات و عواطف کی

بنیاد پر میں نے ابواب کے ضمن میں حدیثیں جمع کرنا شروع کیں یہاں تک کہ میرے پاس کتب امام احمد رضا سے مستخرجہ حدیثوں کا ایک اچھا خاصا ذخیرہ موجود ہو گیا، اس کے بعد میں نے میرے اساتذہ کرام اور دیگر اکابر علماء اسلام سے اس سلسلے میں مشورہ کیا تو کھوں نے بیک زبان میری اس کاوش و جستجو کو سراہا اور حوصلہ افزائی فرمائی اور دعاؤں سے نوازا، پھر میرا کاروان شوق بڑھتا چلا گیا اور نوبت بانسجار سید کہ میرا ثمرہ آرزو اور شوق جستجو آج کتابی شکل میں آپ کے ہاتھوں کی زینت اور نگاہوں کے لئے سامان تسکین ہے۔

ہم اس راہ شوق و جستجو میں کتنا کامیاب و کامراں ہوئے ہیں اس کا فیصلہ معزز قارئین ہی فرمائیں۔

## طرز تالیف

پہلے پہل میں نے کتب امام احمد رضا سے مستخرجہ تمام حدیثوں کو ابواب کے ضمن میں جمع کیا تھا مگر مستخرجہ حدیثیں تمام ابواب فقہ کو حاوی نہ ہو سکیں پھر یہ کہ کسی باب میں حدیثیں تو بکثرت آئیں اور کسی میں بالکل نا کے برابر، جس سے بابوں کے درمیان توازن قائم نہ رہنے کا امکان تھا اس لئے میں نے اپنے اساتذہ اور دیگر مخلص و معاون اکابر علماء سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا کہ حدیثیں مسلسل جمع کی جائیں اور قائم کردہ ابواب کو مسترد کر دیا جائے میں نے پھر بارے دیگر حدیثیں مسلسل جمع کرنا شروع کیں یعنی ایک کتاب لی اور اس کا تعارف لکھا پھر اس میں جو حدیثیں نظر آئیں ان سب کو تسلسل کے ساتھ جمع کرتا رہا — مگر یہ یاد رہے کہ امام احمد رضا کی بارگاہ میں جس طرح عام لوگوں کے سوالات پیش ہوتے تھے اسی طرح بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ علماء اور دانشور حضرات معلومات اور استصواب رائے کے لئے سوالات بھیجتے تھے اس لئے بعض سوالات میں بھی احادیث مذکور ہیں تو ہم نے سوالوں کی حدیثیں اخذ نہیں کی ہیں بلکہ صرف جوابات اور امام احمد رضا ہی کی مستخرجہ حدیثیں نقل کی ہیں۔

اور یہ بھی واضح رہے کہ امام احمد رضا کی بیشتر تصنیفات کسی نہ کسی سوال کا جواب ہیں جو ان کے مجموعہ فتاویٰ اور دیگر رسائل سے ظاہر ہے۔

استخراج حدیث کا یہ سلسلہ بھی کافی دنوں تک چلا یہاں تک کہ میرے پاس کافی مواد جمع ہو گئے۔

پھر خیال آیا کہ اس صورت میں کسی بھی حدیث کو تلاش کرنے میں بڑی دقت و دشواری پیش آئے گی تو ہم نے اس دشواری کا حل اس طرح پیش کیا ہے کہ تمام حدیثوں کو ابواب کے ضمن میں جمع کر کے ان کی ایک فہرست مرتب کر دی ہے یعنی اس فہرست میں حدیثیں ابواب کے ضمن میں مل جائیں گی، اس طرح حدیث کی تلاش و جستجو میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی کہ جس باب سے متعلق حدیث دیکھنی ہو تو وہ اس فہرست کے ذریعہ سے باسانی مل جائے گی، اس فہرست میں ہم نے صرف نفس حدیث کے لکھنے پر ہی اکتفا کیا ہے۔ تفصیل چونکہ اصل کتاب میں موجود ہے اس لئے اس سے صرف نظر کر کے حدیث نمبر اور صفحہ نمبر لکھ دیا گیا ہے جس سے اصل کی طرف رجوع آسان ہو گیا ہے۔ اور مستخرجہ احادیث میں ہم نے یہ کیا ہے کہ ہر حدیث کے آخر میں اس کا حوالہ درج کر دیا ہے کہ یہ حدیث امام احمد رضا کی کونسی کتاب اور کس صفحہ میں ہے۔

اور دوسری کاوش یہ رہی ہے کہ امام احمد رضا امام احمد رضا نے حدیث پیش کر کے حدیث کی جس کتاب کا حوالہ درج فرمایا ہے ہم نے اس محولہ کتاب سے بھی استخراج صفحات کیا ہے مثلاً امام احمد رضا نے بخاری و مسلم وغیرہما کا حوالہ دیا ہے تو ہم نے قوسین میں یہ تحریر کر دیا ہے کہ یہ حدیث بخاری و مسلم وغیرہما کے کس صفحہ اور کس باب میں ہے تاکہ قارئین کو حدیث کی اصل کتاب کا بھی پتہ چل جائے کہ امام احمد رضا کی یہ مستخرجہ حدیث پاک حدیث کی فلاں متداول کتاب میں موجود ہے۔ اور اس کا صفحہ نمبر و باب تحریر کر دینے سے اصل کتاب کی طرف رجوع کرنے میں بڑی آسانی پیدا ہو گئی ہے۔

یہ کام بادی النظر میں کچھ دقت طلب اور صعوبت انگیز تو معلوم نہیں ہو رہا ہے لیکن جو اس راہ کا مسافر و سالک ہے انہیں اس کی صعوبتوں اور دشواریوں کا بخوبی اندازہ ہے کہ کبھی ایک حدیث کی تلاش و جستجو میں پورا دن گزر جاتا ہے پھر بھی حدیث نہیں مل پاتی۔ ایسا حادثہ میرے ساتھ بہت ہوا ہے کہ حدیث کے ضمن میں مثلاً بخاری یا ترمذی کا حوالہ موجود ہے مگر تلاش بسیار کے بعد بھی حدیث نہیں ملتی ہے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ امام احمد رضا کا تحریر کردہ حوالہ غلط ہے بلکہ میری تلاش میں خلل ہے اور میری کمی ہے، اور جب کبھی تلاش بسیار کے بعد بھی حدیث نہیں ملتی تو اس وقت دل پڑ مردہ ہو جاتا،

اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ محولہ کتاب میں حدیث باسانی مل جاتی ہے تو اس وقت خوشیوں کی انتہا نہیں رہتی۔

مگر اس سلسلے میں یہی دشواری پیش آئی ہے کہ جب تلاش بسیار کے باوجود حدیث نہیں مل سکی ہے تو مجبوراً دوسری کتاب سے اس کا حوالہ اخذ کیا ہے۔ ویسے یہ کوئی معیوب بات بھی نہیں ہے کہ حوالہ کسی کتاب کا ہو اور صفحہ نمبر کسی اور کتاب کا درج کیا جائے جبکہ بعینہ وہی حدیث اس دوسری کتاب میں موجود ہو۔ اس لئے ہماری کوشش و محنت صرف یہ رہتی ہے کہ کسی طرح بھی ہو حدیث حوالے سے مزین و آراستہ ہو جائے تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ امام احمد رضا نے جو حوالے دیئے ہیں وہ یونہی ہو ایسا پانی پر تحریر کے مترادف نہیں ہیں بلکہ وہ بھی ایک معنی رکھتے ہیں اور ان کی بھی ایک حقیقت و سچائی ہے۔

اس کے باوجود اگر امام احمد رضا کو قلیل البضاعة فی الحدیث کہا جائے تو یہ ان کو ربختوں اور بد بختوں کا حصہ ہو گا جنہیں ضیائے حدیث میں سے کچھ نہیں ملا ہے اور جو ابھی تک اپنی سیاہ بختی اور کوتاہ نصیبی کی تاریکیوں میں بھٹک رہے ہیں۔

ہم نے مستخرجہ احادیث کو حوالوں سے مزین و مرصع کرنے کی انتہائی کوشش و جانفشانی کی ہے اس کے باوجود کچھ حدیثیں بغیر حوالہ کے رہ گئی ہیں، وجہ یہ ہے کہ امام احمد رضا قدس سرہ نے جن کتب حدیث کے حوالے درج فرمائے ہیں ان میں سے بیشتر آج کل یا تو کمیاب ہیں یا بالکل نایاب ہیں اور جو کتابیں مجھے دستیاب ہوئیں ان سے حتی الوسع استفادہ کیا گیا ہے۔

پھر بھی خیال یہ ہے کہ جوں جوں حوالے ملیں گے انہیں آئندہ ایڈیشنوں میں سپرد قلم کر دیں گے۔

امام احمد رضا احادیث کے تحت زیادہ تر کتاب و مصنف کتاب دونوں کا نام ذکر کرتے ہیں، کہیں پر صرف ذکر کتاب پر اکتفا کرتے ہیں اور کہیں پر صرف مصنف کا نام تحریر کرتے ہیں، اس صورت میں اگر مصنف مشہور و معلوم ہے تو کوئی الجھن محسوس نہیں ہوتی مگر جو مصنف غیر معروف ہے وہاں پر کافی دشواریاں درپیش ہوتی ہیں کہ پتہ نہیں اس مصنف کی کونسی کتاب میں یہ حدیث مذکور ہے کیونکہ ایک مصنف کی چند کتابیں بھی ہو سکتی ہیں،

ہم نے جن کتب حدیث سے استخراج صفحات کیا ہے ان کی ایک الگ فہرست مرتب کی ہے اور ان کتابوں کی تعداد تقریباً ایک سو ہے اور امام احمد رضا امام احمد رضا بریلوی نے جن جن کتابوں کے حوالے دیئے ہیں ان کی الگ فہرست مرتب کی ہے اور ان تمام کتابوں کی تعداد ۳۵۶ چار سو چھپن ہے۔ اس تعداد میں اسماء کتب بھی داخل ہیں اور اسماء مصنفین بھی۔



اور کہیں امام احمد رضا نے اگر صرف کتاب کا نام ذکر کیا ہے اور مصنف کا نام نہیں لکھا ہے تو ہم نے اس کتاب کے مصنف کا نام فرست میں شامل کر دیا ہے اور اسماء کتب کے ساتھ ساتھ تمام مصنفین کا سن وفات بھی تحریر کیا ہے، اور سہولت و آسانی کے لئے ان کی ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے کر دی ہے۔

پہلے پہل جب ہم نے حدیثیں ابواب کے ضمن میں جمع کی تھیں تو ان سے احادیث کا مفہوم بغیر تشریح و توضیح کے ابواب کے ضمن میں ہونے کے سبب سے خود بخود واضح و متعین ہو گیا تھا مگر جب مسلسل جمع کیں تو حدیثیں مخلوط ہو گئیں اور بعض حدیث تشریح طلب ہوئی اس لئے ہم نے ہر حدیث کے اوپر ایک عنوان و سرخی قائم کی ہے جس سے حدیث کی مختصر وضاحت ہو گئی ہے اور اس سے مستفہم مسئلے کی طرف اشارہ بھی ہو گیا ہے اس کے باوجود کہیں کہیں مزید توضیح کی ضرورت درپیش ہوئی ہے تو ہم نے وہ بھی مختصر لفظوں میں کر دی ہے۔ اور یہ توضیح و تشریح کہیں پر تو سین میں ہے اور کہیں بغیر تو سین کے، حسب ضرورت و مقام ایسا کیا گیا ہے، اور ان توضیحات کے لئے بسا اوقات امام احمد رضا کی ہی کتاب کا سہارا لیا گیا ہے اور کبھی اس کے بغیر ہی وضاحت کر دی گئی ہے۔

شروع میں حدیثیں تسلسل کے ساتھ جمع کرتے وقت یہ خیال آیا تھا کہ حدیثوں کو اس طرح اخذ کیا جائے تاکہ امام احمد رضا کا استشہاد واضح ہو جائے یعنی امام احمد رضا نے جس بات کو ثابت کرنے کے لئے یہ حدیث پیش کی ہے وہ پوری بات بھی لکھی جائے اور جس مسئلے کی تائید و توثیق کے لئے اسے نقل کی ہے وہ بھی لکھا جائے مگر سوچا کہ ایسا کرنے سے تالیف نہایت ضخیم ہو جائے گی بھر یہ کہ وہ تمام شواہد و مسائل تو امام احمد رضا کی کتابوں میں موجود ہیں ہی یہاں پر اور نقل کرنا ٹھکرار اور حجم بڑھانے کے مترادف ہو جائے گا اس لئے ہم نے ان مسائل و استشادات کو نقل نہیں کیا ہے جن کے لئے امام احمد رضا نے حدیثیں پیش فرمائی ہیں بلکہ صرف نفس حدیث کو نقل کر کے ایک عنوان قائم کر دیا ہے جو اس سے مستفہم و متبادر مسئلے کی طرف مشیر ہے۔

ہاں اتنا ضرور کیا ہے کہ ہر حدیث کے نیچے اس کا حوالہ دیدیا ہے تاکہ جن صاحب کو اس منقولہ حدیث کے ضمن میں امام احمد رضا امام احمد رضا کا طرز استشہاد و استدلال دیکھنا ہو وہ آسانی دیکھ سکیں۔

البتہ امام احمد رضا نے اگر کسی حدیث پر بحث کی ہے یا راوی پر جرح و تعدیل کی ہے یا اور

دوسرے طور سے احادیث پر کچھ کلام کیا ہے تو اس پوری بحث کو ہم نے شرح و بسط کے ساتھ نقل کیا ہے، ایسا اس لئے کیا ہے تاکہ امام احمد رضا کی حدیث دانی کی بصیرت خوب خوب واضح و آشکار ہو جائے۔

کتب امام احمد رضا میں جو حدیثیں مذکور ہیں ان میں سے بیشتر مترجم ہیں اور بعض غیر مترجم، اور میری مستخرجہ حدیثوں میں جو غیر مترجم ہیں ان سب کا ترجمہ میں نے کیا ہے اور دونوں ترجموں کے درمیان امتیاز کے لئے میں نے اپنے ترجمہ کے اخیر میں قوسین میں مؤلف لکھ کر تفریق کر دی ہے۔

امام احمد رضا کا طریقہ یہ تھا کہ سائل اگر عامی ہوتا تو عربی عبارات کا ترجمہ و خلاصہ کرتے ورنہ سائل اگر عالم یا اہل علم ہوتا تو عربی عبارتوں کا ترجمہ نہیں کرتے تھے مگر فارسی عبارات کا ترجمہ وہ کبھی بھی نہیں کرتے تھے کیونکہ اس وقت فارسی زبان کا خاصا رواج تھا بلکہ کہیں کہیں اردو کی طرح مستعمل بھی تھی اور زیادہ تر لوگ اسے بولتے لکھتے اور بآسانی سمجھتے تھے۔

امام احمد رضا کا یہ طرہ امتیاز ہے کہ وہ اردو کی طرح عربی اور فارسی بلا جھجھک بولتے اور لکھتے تھے۔ وہ خود فرماتے ہیں کہ

بفضلہ تعالیٰ مجھے اردو کی طرح عربی فارسی بولنے یا لکھنے میں کوئی دشواری محسوس نہیں ہوتی ہے۔ (الملفوظ مفہوماً)

یہی وجہ ہے کہ امام احمد رضا نے عرب و عجم کے علماء و فضلاء کو رطہ حیرت میں ڈال دیا اور علوم و فنون کے دریا بہائے۔

اور جس کے نتیجے میں وہ ابدی و آفاقی شہرت و مقبولیت کے حامل ہوئے۔

## اختتامیہ

اخیر میں مجھ بے بضاعت و کم مایہ کی اہل علم اکابر و احباب سے گزارش ہے کہ میری اس تالیف میں اگر کوئی کمی یا خامی رہ گئی ہے تو مجھے ازراہ کرم اطلاع فرمائیں تاکہ اس کا ازالہ ہو سکے۔ غلطی چونکہ انسان ہی سے ہوتی ہے اس لئے اگر اس میں کوئی غلطی ہے تو وہ سراسر میری غلطی ہوگی، امام احمد رضا مجدد ملت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دامن اس سے پاک ہوگا۔

چونکہ یہ میری پہلی تالیفی کاوش ہے اس لئے مجھے احساس ہے کہ اس میں غلطیاں ضرور ہوئی ہوں گی، میں تمام غلطیوں اور خامیوں سے رؤف و رحیم کی بارگاہ عالی میں التجا کرتا ہوں کہ وہ ان سب کو اپنے کرم سے معاف فرمائے، آمین۔

سرنامہ کے اختتام پر میرے وہ اساتذہ گرامی جو علم و فضل کے آفتاب و ماہتاب ہیں اگر ان کی بارگاہ ذی وقار میں سپاس نامہ پیش نہ کروں تو میری نیاز مندی کا خون ہوگا جنہوں نے قدم قدم پر میری رہنمائی فرمائی خصوصاً

محزن علم و حکمت حضرت علامہ و مولانا سید عارف صاحب قبلہ نانپاروی شیخ الحدیث منظر اسلام بریلی شریف نے میری اس تالیف کی موقع موقع سے نہایت مناسب و موزوں اصلاح فرمائی اور مجھے دعاؤں سے نوازا۔

اور اسم بامسکى واقف رمز شریعت و طریقت حضرت علامہ و مولانا محمد صالح صاحب قادری بریلوی استاذ ادب منظر اسلام بریلی شریف نے میرے ترجموں اور تعارف ناموں اور دیگر ضروری چیزوں کی بڑی تعمق نظر سے اصلاح فرمائی اور میری غلطیوں کی نشاندہی کی۔

اور جامع معقول و منقول حضرت علامہ و مولانا نعیم اللہ خاں صاحب بستوی صدر المدر سین منظر اسلام بریلی شریف نے بھی مجھے نیک اور مفید مشوروں سے نوازا اور میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور میں تمہ دل سے مشکور ہوں امام علم و فن حضرت علامہ و مولانا خواجہ مظفر حسین صاحب قبلہ کا جو خرد نوازی کا ثبوت دیتے ہوئے میرے حوصلوں کو جلا بخشنے رہے اور مفید و کار آمد مشورے بھی دیئے۔

اور محقق عصر آبروئے علم و قلم حضرت علامہ محمد احمد صاحب مصباحی استاذ ادب الجامعة الاشرفیہ مبارکپور کا بھی میں بے حد ممنون ہوں کہ جن کے مشوروں سے میرے رہوار فکر کو جنبش ہوئی اور جن کے ایما پر ہم نے اس تالیف کی ترتیب میں کچھ ضروری ترمیم و تبدیل بھی کی۔

مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرے اساتذہ کرام کی عمروں میں برکتیں عطا فرمائے اور ان کا سایہ

کرم سائر اہلسنت پر تادیر قائم رکھے۔

یا اللہ! یارِ حسن! یہ حضرات، اہلسنت کے سرمایہ ہیں انہیں عمر خضر عطا فرما۔

اور ناحق شناسی ہوگی اگر شکر یہ ادا نہ کروں ناشر مسلک۔ امام احمد رضا عالیجناب الحاج محمد توفیق صاحب رضوی صدر رضا اکیڈمی شاخ نایگاؤں ضلع نامدیڑ مہاراشٹر کا جو میرے ممد و معاون ہیں اور جنہوں نے حوالے کے لئے میرے لئے کچھ کتابیں فراہم کیں اور جن کی دیگر کرم نوازیوں بھی ناقابل فراموش ہیں اور مسلک امام احمد رضا کی اشاعت کے لئے جنہوں نے تن من اور دھن کی بازی لگا رکھی ہے اور میں ان کی اس خواہش کا احترام کرتا ہوں کہ وہ بھی اس کتاب کو شائع کرانے کے مشتاق و خواہش مند تھے۔

میرے اس سپاس نامے کی فرست اگرچہ طویل ہو رہی ہے، مگر جی چاہتا ہے کہ امتنان و تشکر کا ارمان خلوص پیش کروں محی لالہ رخ حضرت مولانا غلام جابر صاحب سس سکریٹری ادارہ افکار حق بانسی بازار پورنیہ بہار کی بارگاہ محبت میں جنہوں نے ہمیں ہر موڑ پر مہمیز لگائی، ان کی بھی آرزو تھی کہ وہ اس کتاب کو شائع کریں۔

اور میں فراموش نہیں کر سکتا میرے دیگر احباب و قاصد و اقرباء کے ساتھ عزیز از جان ان تخلص دوستوں یعنی حضرت مولانا غلام محمد صاحب قادری، حضرت مولانا شمس الدین صاحب رضوی، حضرت مولانا تراب صاحب رضوی اور حضرت مولانا شمیم اختر صاحب رضوی کو جن کی دعاہائے سحر گاہی قدم قدم پر میرے شریک حال رہیں۔

السعی منی و الاتمام من اللہ و ما توفیقی الا باللہ و علیہ توکلت و الیہ انیب

محمد عیسیٰ رضوی قادری دینا چوری

الجامعۃ الرضویہ مظہر العلوم

گرہائے گنج، قنوج (یو۔ پی)

۳ شعبان المعظم ۱۴۱۹ھ

۲۲ نومبر ۱۹۹۸ء

# تعارف

العطايا النبويه في الفتاوى الرضويه

جلد اول

## المعروف

فتاویٰ رضویہ، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علمی تبحر اور فقہی بصیرت کا خصوصی شاہکار ہے جو لاکھوں مسائل و جزئیات فقہیہ کا عظیم الشان خزانہ و ذخیرہ ہے، جن میں ہزاروں مسائل ایسے ہیں جن کا کسی دوسری کتاب میں یا تو سرے سے وجود ہی نہیں یا پھر اس مضبوط و مربوط انداز سے کہیں بیان نہیں ہوئے..... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خود ہی فرماتے ہیں کہ

”یہ جلد (جلد اول) صرف باب التیمم تک ہے خیال تھا کہ بارہ جلدوں میں ہر جلد آٹھ سو صفحوں کی کی جائے، پہلی جلد میں پوری کتاب الطہارت ہو مگر فقط باب التیمم تک ساڑھے آٹھ سو صفحے ہو گئے لہذا یہ جلد اسی قدر پر ختم کی، بظاہر اس میں صرف ۱۱۴ فتوے اور ۲۸ رسالے ہیں مگر بحمد اللہ تعالیٰ ہزار ہا مسائل پر مشتمل ہے جن میں صد ہا وہ ہیں کہ اس کتاب کے سوا کہیں نہ ملیں گے“ لکھ۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۱، ص ۸۵۰“

پیش نظر جلد میں کتاب الطہارت میں سے چند ابواب کا بیان ہے جن پر مکمل سیر حاصل بحث کی گئی ہے وہ ابواب یہ ہیں۔

باب الوضوء، نواقض الوضوء، باب الغسل، باب المیاء، (پانیوں کا بیان) باب التیمم۔  
عام طور پر فقہ و فتاویٰ کی کتابوں میں کتاب الطہارۃ کے تحت مندرجہ ذیل ابواب سے متعلق مسائل مندرج ہوتے ہیں۔

(۱) وضو (۲) نواقض وضو (۳) غسل (۴) پانیوں کا بیان (۵) کنوئیں کا بیان (۶) تیمم (۷) مسح خفین (۸) حیض و نفاس (۹) نجاس (۱۰) استنجاء۔

اس عظیم فقہی و علمی شاہکار میں طہارت کے ابواب، مذکورہ سے متعلق مسائل کے علاوہ مندرجہ ذیل چھیالیس ابواب سے متعلق بھی ضمناً ہزاروں مسائل مذکور ہیں۔ یعنی

مسح خضین، حیض، انجاس، استنجاء، نماز، احکام مسجد، جنازہ، زکوٰۃ، روزہ، حج، نکاح، طلاق، عتق، قسم، حدود، سیر، شرکت، وقف، شہادت، وکالت، دعویٰ، بیہ، اجارہ، حجر، غصب، قسمت، شکار و ذبیحہ و قربانی، حظر و اباحت، احیاء موات، شرب، دیت، ہدایات، وصی، فرائض، فوائد فقہیہ، رسم المفتی، عقائد، کلام، رد بد مذہبیاں، فوائد حدیثیہ، اسماء الرجال، فضائل و مناقب، فوائد اصولیہ، طبعیات، ہندسہ و ریاضی۔

اور اس جلد کے حاشیہ پر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مختلف فقہی، کلامی، اصلاحی، معاشرتی اور معاملاتی ابواب سے متعلق متعدد مستقل مسائل ذکر فرمائے جن میں سے بعض کی طرف کتاب کے اندر اشارہ موجود ہوتا ہے اور بعض بالکل مستقل حیثیت میں کتاب سے علاوہ فائدے کے طور پر مذکور ہیں جن کا ذکر کتاب کی فہرست میں ہے لیکن وہ کتاب کے اندر موجود نہیں بلکہ حاشیہ پر موجود ہیں۔

پیش نظر جلد میں ”اقول“ و ”قلت“ کے عنوان سے تین ہزار پانچ سو چھتیس علمی فوائد و فقہی نوادرات اور ایک ہزار نو سو پینتالیس ”تلفات“ و ”معروضات“ مندرج ہیں۔

چونکہ امام احمد رضا نے بعض مقامات پر اسلاف فقہائے کرام سے فقہی علمی اختلاف کیا ہے لیکن اسے ادا با تطفل و معروضہ سے تعبیر کیا ہے تطفل، کا مطلب اپنے آپ کو چھوٹا سمجھنا ہے یا بچپن جیسی عادت اختیار کرنا، گویا امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی طرف سے ان بزرگوں پر اعتراض نہیں بلکہ ان کی خدمت میں عرض و گزارش ہے۔

اس جلد میں علوم و فنون اور تحقیقات و تدقیقات جلیلہ کے شہ پاروں کے علاوہ زیادہ حیرت انگیز، خطبہ الکتاب، ہے جو بلاشبہ فصاحت و بلاغت کا ایک اچھوتا شاہکار ہے، دلکش اشارات روشن تالیفات، خوبصورت استعارات، اور خوشنما تشبیہات پر مشتمل اس خطبہ کی خصوصیت یہ ہے کہ ، کے جملہ لوازمات و مناسبات یعنی اللہ تعالیٰ کی حمد، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف، صحابہ اور اہل بیت کی مدح، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اہل بیت پر درود و سلام۔ یہ تمام چیزیں کتب فقہ اور ائمہ کے ناموں سے ادا کی گئی ہیں۔ یعنی کتب فقہ کے ناموں اور ائمہ کے اسماء گرامی کو اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ کہیں حمد کے غنچے چمک اٹھے ہیں اور کہیں نعت کے پھول کھل پڑے ہیں، کہیں منقبت کے گجرے بن گئے ہیں اور کہیں درود و سلام کی ڈالیاں تیار ہو گئی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ جملہ محسنات بدیعیہ از قسم براعتیہ استہلال و رعایت صحیح

وغیرہ بھی پوری طرح ملحوظ رکھی گئی ہے۔ اتنی قیودات اور پابندیوں کے باوجود خطبے کی سلاست و روانی میں ذرہ برابر فرق نہیں پڑا نہ جملوں کی بے ساختگی میں کہیں جھول پیدا ہو نہ ترکیب کی بر جستگی میں کوئی خلل واقع ہوا۔

اختصار کے پیش نظر اتنا ہی کہوں گا کہ اتنے اوصاف و محاسن پر مشتمل خطبہ آج تک نہیں لکھا گیا، باقی خصوصیات کو چھوڑیے صرف اس کی ایک خصوصیت پر نظر ڈال لیجئے آپ کو اس دعویٰ کی صداقت کا یقین آجائے گا وہ حیرت انگیز خصوصیت یہ ہے کہ اس خطبے میں مجموعی طور پر نوے کتابوں اور اماموں کے نام مذکور ہیں اور جس خوبی و لطافت سے مذکور ہیں اس پر فصاحت ناز کرتی ہے اور بلاغت جھوم جھوم اٹھتی ہے۔

لہذا یہ ملحوظ رہے کہ فصاحت و بلاغت کی رعنائیاں صرف خطبے تک ہی محدود نہیں بلکہ پورا فتویٰ تخیل کی نزاکتوں اور ادبی لطافتوں سے مالا مال ہے۔

امام احمد رضا کا معمول ہے کہ اگر کسی سوال کا جواب زیادہ تفصیل سے دینا ہو تو اس کو مستقل رسالہ بنا دیتے ہیں اور باقاعدہ اس کا نام رکھتے ہیں یہ نام اس قدر موزوں و مناسب اور واقع کے مطابق ہوتا ہے کہ پڑھنے والا امام احمد رضا کی دسترس اور رسائی پر حیران رہ جاتا ہے۔ ہر نام میں مندرجہ ذیل چار خصوصیات مشترک ہوتی ہیں۔

۱- ہر نام عربی میں ہوتا ہے خواہ رسالہ کسی بھی زبان میں ہو۔

۲- ہر نام دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے اور دونوں حصوں کا آخری حرف ایک ہی ہوتا ہے یعنی جمع کا پورا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔

۳- ہر نام اسم باسکمی ہوتا ہے یعنی نام ہی سے پتہ چل جاتا ہے کہ اس رسالے کا موضوع کیا ہے۔

۴- ہر نام تاریخی ہوتا ہے یعنی ابجد کے حساب سے اگر اس کے حروف کے اعداد نکالے جائیں تو ان کا مجموعہ اس سن پر دلالت کرتا ہے جس میں وہ رسالہ لکھا گیا۔

فتویٰ رضویہ کی اس جلد لؤل میں ایک سو چودہ فتوؤں کے ضمن میں ہزار ہا مسائل کے علاوہ اٹھائیس علمی و تحقیقی رسالے بھی شامل ہیں ان میں سے بعض رسائل مستقل ہیں اور بعض ضمنی، جو کتاب الطہارت میں بیان شدہ مسائل ہی سے مربوط و منسلک ہیں اور ان میں سے پندرہ رسائل وہ ہیں جن سے احادیث کا استخراج کیا گیا ہے، اور تیرہ وہ ہیں جن میں حدیثوں کا استعمال نہیں ہوا ہے

اور وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱- لمع الاحکام ان لا وضوء من الزکاء۔ (روشن احکام کہ زکام ناقض وضو نہیں)

امام احمد رضائے اس رسالے میں دلائل قاہرہ سے یہ ثابت کیا ہے کہ زکام ناقض وضو نہیں۔

۲- خلاصۃ تبیان الوضوء۔ (وضو کے بیان کا خلاصہ)

اس میں وضو اور غسل کی احتیاطوں کا بیان ہے۔ اور یہ کہ ضروریات وضو مطلقاً یعنی مرد

عورت سب کے لئے تیس ہیں۔

اور ضروریات غسل بھی مطلقاً تیس ہیں۔ اور دس چیزیں عورتوں کے لئے مخصوص ہیں۔

اور جہاں جہاں خاص طور پر مرد و عورت سب کے لئے پانی پہنچانا ضروری ہے ان مقامات احتیاط کی

تعیین کے بعد امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

بالجملہ تمام ظاہر بدن ہر ذرہ ہر روٹھٹے پر سر سے پاؤں تک پانی بہتا فرض ہے ورنہ غسل نہ ہوگا

مگر مواضع حرج معاف ہیں۔ ان مقامات حرج کی تعداد اکیس ہے جہاں پانی پہنچانا دشوار و معذر ہے۔

۳- برکات السماء فی حکم اسراف الماء۔ (آسمانی برکتیں پانی کے اسراف کے

حکم میں)

یہ ضمنی رسالہ ہے، اس میں اسراف و تبذیر کی متعدد تعریفات اور پانی کے غیر ضروری خرچ

کرنے کا حکم اور اس کا شافی بیان موجود ہے۔

۴- الہنی النمیر فی الماء المستدیر۔ (خوشگوار صاف مستدیر پانی کی تحقیق)

اس میں مستدیر پانی کی مساحت وہ درودہ کا بیان ہے۔ اس کے لئے امام احمد رضائے چار اقوال

پیش فرمائے ہیں اور لکھا ہے کہ ہر ایک بجائے خود وجہ رکھتا ہے اور تحقیق جدا ہے۔ پھر اقوال کہہ کر

اپنی تحقیق بھی پیش فرمائی ہے کہ کونیں کا دور تقریباً ساڑھے پینتیس ہاتھ ہونا چاہئے یعنی

۳۵۶۴۴۹ تو قطر تقریباً ۵ گز ساڑھے دس گرہ ہوگا بلکہ دس گرہ ایک انگل یعنی ۲۸۳۱۱ ہاتھ۔

۵- رجب الساحة فی مياہ لا یستوی وجہا وجوفہا فی المساحة۔ (ان پانیوں

کے پھیلاؤ کی کشادگی جن کے اوپر والے حصے اور اندرونی حصے پیمائش میں برابر نہیں)

اس رسالے میں پانچ سوالوں کے جوابات ہیں اور ان پانیوں کا واضح اور شافی بیان ہے جن کی

مساحت اوپر سے کم یا نیچے سے وہ درودہ ہے یا اس کے برعکس۔

۶- ہبۃ الجبیر فی عمق ماء کثیر۔ (ابر باران کا عطیہ زیادہ پانی کی گہرائی میں)



اس رسالہ میں آب کثیر کی گہرائی اور اس کی مقدار کا بیان ہے۔

۷- الدقة و التبيان لعلم الرقة و السيلان۔ (پانی کی رقت و سیلان کا واضح بیان)

یہ رسالہ ضمنی ہے جو پانی کی رقت و سیلان کی تحقیق و توضیح پر مشتمل ہے اور اپنی نظیر آپ ہے۔

۸- سمح انداماً فيما يورث العجز عن الماء۔ (جو چیزیں پانی سے عجز پیدا کریں ان

کے لئے سمندر کی سخاوت)

اس رسالہ میں جواز تیمم کے لئے پانی کے استعمال پر قادر نہ ہونے کی ۵۷ اپونے دو سو

صورتوں کا بیان ہے اور یہ رسالہ ضمنی ہے۔

۹- المطر السعيد على نبت جنس الصعيد۔ (جنس صعيد کی نبت پر باران مسعود)

سیدنا امام الائمہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک تیمم ہر اس چیز سے روا ہے کہ

خالص جنس ارض سے ہو یا جنس ارض غالب ہو اور اس کے غیر سے ہمارے جمیع ائمہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہم کے نزدیک روا نہیں، لہذا جنس ارض سے کیا مراد ہے اس رسالہ ضمنیہ میں اس کا تحقیقی

بیان موجود ہے۔

۱۰- الجذ السديد في نفي الاستعمال عن الصعيد۔ (جنس زمین کے مستعمل نہ

ہونے میں بہت عمدہ بیان)

طہارت سے پانی مستعمل ہو جاتا ہے کہ دوبارہ وضو کے قابل نہیں رہتا مگر تیمم سے جنس

ارض بالکل مستعمل نہیں ہوتی ہے۔

۱۱- قوانین العلماء في متيمم علم عند زيد ماء۔ (علماء کے قوانین اس تیمم کرنے

والے کے بارے میں جسے معلوم ہو کہ زید کے پاس پانی ہے)

تیمم کرنے والے نے اگر دوسرے کے پاس پانی پایا اور نہ مانگا اور تیمم سے نماز پڑھ لی پھر مانگا

اور اس نے دے دیا تو نماز نہ ہوتی نہ دیا تو ہو گئی۔

اسی مسئلے کی تحقیق و تفصیل میں ضمنی طور پر بارہ مسائل مذکور ہیں جو اس مختلف الشقوق اور

طويلة الاذیال بحث کو محیط اور حاوی ہیں۔ اور یہ رسالہ اگرچہ ضمنی ہے مگر فتاویٰ رضویہ جلد اول

جمادی سائز کے ۵۵ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔

۱۲- مجلی الشمع لجامع حدث و لمعة۔ (حدث اور لمعة رکھنے والے سے متعلق

شمع افروز)

امام احمد رضا نے اس رسالے میں جنابت و حدث دونوں کے جمع ہونے کی ۹۸ صورتوں پر جامع بحث فرمائی ہے۔

اور ایک جگہ فرمایا ہے کہ محدث اگر اتنا پانی پائے کہ منہ ہاتھ پاؤں ایک ایک بار دھولے نہ تھلیٹ کو کافی ہونہ مضمحلہ و استسحاق کو تو اس پر وضو فرض ہے تیمم جائز نہیں۔ اور بعد تیمم اتنا پانی پائے تو تیمم ٹوٹ جائے گا۔

اور اس رسالے میں لمعہ کا بھی ذکر ہے۔ لمعہ اس حصہ بدن کو کہتے ہیں جو بعد غسل جنابت سیلان آب سے رہ گیا ہو۔

یعنی جنب نے بدن کا کچھ حصہ دھویا کچھ باقی رہا کہ پانی نہ رہا پھر حدث ہوا کہ موجب وضو ہے، اب جو پانی ملے اسے وضو و رفع حدث میں صرف کرے یا بقیہ جنابت کے دھونے میں یا کیا؟ تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ اگر پانی لمعہ و حدث دونوں کو کافی ہے تو لمعہ بھی دھوئے اور وضو بھی کرے، ورنہ اس سے لمعہ دھوئے حدث میں صرف نہ کرے کہ جنابت حدث سے سخت تر ہے۔

۱۳- باب العقائد و الکلام (عقائد و کلام کا بیان)

اس رسالہ میں یہ بیان ہے کہ کوئی کافر کسی قسم کا ہو وہ ہرگز خدا کو نہیں جانتا کہ کفر کہتے ہی جہل باللہ کو ہیں۔

اس جلد میں ان کے علاوہ جو دیگر ۵ رسائل ہیں ان کا تعارف ان کے اصل مقام پر آئے گا۔ اور اس جلد میں مع جملہ رسائل کے دو سو چھپن احادیث کریمہ ہیں۔

# تعارف

الجود الحلو فی ارکان الوضوء  
(ارکان وضو کے بیان میں شیریں سخاوت)

۱۰ شوال المکرم ۱۳۲۲ھ میں سوال ہوا کہ وضو میں کتنے فرض اعتقادی و فرض عملی ہیں اور کتنے واجب اعتقادی و واجب عملی ہیں؟

امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ مجتہد جس شیء کی طلب جزی، حتمی اذعان کرے اگر وہ اذعان بدرجہ یقین معتبر فی اصول الدین ہو (اس صورت میں مسئلہ مجمع علیہ جمیع ائمہ دین ہوگا) تو وہ فرض اعتقادی ہے۔ جس کا منکر عند القہماء کافر، اور متکلمین کے نزدیک (اس وقت کافر ہے) جب کہ مسئلہ ضروریات دین سے ہو اور یہی عند المحققین احوط و اسد (درست) اور ہمارے اساتذہ کرام کا معمول و معتمد (وثوق و اعتماد) ہے۔

ورنہ (یعنی اگر اس مسئلہ پر تمام ائمہ کا اتفاق نہیں ہے تو واجب اعتقادی ہے۔ پھر اگر مجتہد کو دلائل شرعیہ کی روشنی میں جو ان پر ظاہر ہوئے اس کی طلب جزی میں اصلاً شبہ نہیں، بانیو جب ان کی نظر میں اسی شیء کا وجود، شرط صحت و برأت ذمہ بمعنی علوم بقائے اشتغال قطعی ہے، یعنی اگر وہ کسی عمل میں فرض ہو تو اس کے بغیر وہ عمل باطل محض ہو اور مستقل مطلوب ہے تو اس کے بغیر برأت ذمہ نہ ہونے پر انہیں جزم ہو تو فرض عملی ہے۔ اور اگر خود اس کی رائے میں بھی طلب جزی، جزی نہیں تو واجب عملی..... کہ بغیر اس کے حکم صحت حاصل اور برأت ذمہ محتمل۔

حاصل یہ کہ مجتہد صرف اس چیز کو فرض قرار دیتے ہیں جس کا انہیں یقین حاصل ہو گیا ہو۔

پھر اگر تمام مجتہدین کو اس کا یقین ہو تو وہ فرض اعتقادی ہے۔  
اور اگر صرف اس مجتہد کو یقین ہو تو وہ فرض عملی ہے۔

اور فرماتے ہیں کہ ہر فرض عملی، واجب اعتقادی ہے، اور ہر واجب عملی، واجب اعتقادی ہے۔

لیکن وضو میں کوئی فعل واجب عملی نہیں ہے۔

پھر فرماتے ہیں کہ وضو میں فرض اعتقادی یعنی ارکان اعتقادیہ چار ہیں۔

اول منہ دھونا، دوم کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا، سوم ریح سر کا مسح کرنا، چہارم ٹخنوں سمیت پیروں کا دھونا،

یہ رسالہ اگرچہ فتاویٰ رضویہ جلد اول جہازی سائز کے صرف ۱۸ صفحات پر مشتمل ہے مگر اس میں وہ تحقیقات جلیلہ ہیں جو اس کے غیر میں نہ ملیں گی۔ اور اس رسالہ میں چار احادیث درج ہیں۔

# احادیث

الجود الحلو فی ارکان الوضوء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

ابتدائے وضو میں بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے حدیث میں ہے۔

۱۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا وضوء لمن لم يذكر اسم اللہ علیہ۔

جو وضو کے شروع میں بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو نہیں ہوتا۔ (مولف) (یعنی وضو کے

شروع میں بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے اور یہاں پر وضو نہ ہونے سے مراد وضوئے کامل کی نفی ہے۔

(مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۰۰ الجود الحلو“ (ترمذی اول، ص ۱۳، باب فی التسمیة

عند الوضوء)

وضو میں پاؤں دھونا فرض ہے۔

۲۔ روی ابن ماجہ وغیرہ من طریق عبداللہ بن محمد بن عقیل و عن الربیع رضی

اللہ تعالیٰ عنہا قالت اتانی ابن عباس فسألنی عن هذا الحدیث تعنی حدیثها الذی ذكرت

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضعاً و غسل رجلیه فقال ابن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما ان الناس ابوا الا الغسل ولا اجد فی کتاب اللہ الا المسح۔

حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آکر مجھ سے

اس حدیث کے بارے میں پوچھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو اور وضو میں

پیردھونے کا ذکر ہے پھر ابن عباس نے کہا کہ لوگ بجز دھونے کے اور کچھ نہیں مانتے (یعنی جواز

مسح کا انکار کرتے ہیں) حالانکہ میں کتاب اللہ میں صرف مسح پاتا ہوں۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ،

ج ۱، ص ۱۶ الجود الحلو۔ (ابن ماجہ، ص ۳۶، باب ماجا فی غسل القلمین)

۳۔ اخرج سعید بن منصور و ابن ابی شیبہ و عبدالرزاق و عبد بن حمید و

الطبرانی فی الکبیر و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و النحاس عن ابن عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه قرأها و ارجلکم بالنصب۔

حضرت امین عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت وار حکم کو نصب کے ساتھ پڑھا.....  
 (مؤلف) (حضرت امین عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پیروں پر مسح کے قول سے رجوع فرمایا  
 تھا۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۱، ص ۱۷۱“ الحود الحلو۔

انگشتان مبارک سے پانی نکلنے کا معجزہ اور اس سے ستر صحابہ کے وضو کرنے کا بیان۔

۴۔ حدیث انس قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم هل مع احد منکم ماء  
 فوضع یدہ فی الاناء و قال توضع بسم اللہ قال فرأیت الماء ینخرج من بین اصابعہ صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی توضع من عند آخرہم و كانوا نحو من سبعین۔ اخرجہ  
 النسائی و ابن خزيمة و البيهقی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کسی کے ساتھ پانی ہے پھر دست  
 اقدس برتن میں ڈالو اور فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر وضو کرو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں  
 کہ میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انگشتان مبارک سے پانی نکل رہا تھا  
 یہاں تک کہ صحابہ کرام میں سے سب سے پیچھے والے صاحب نے بھی وضو کر لیا اور وہ لوگ تقریباً  
 ستر تھے۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۱“ الحود الحلو۔ (نسائی لول، ص ۲۵، باب

التسمية عند الوضوء)

# تعارف

تنویر القندیل فی اوصاف المندیل

(رومال کے اوصاف بیان کرنے میں قندیل کا روشن کرنا)

۶ شعبان ۱۳۲۱ھ میں سوال ہوا کہ وضو کے بعد کپڑے سے منہ پونچھنا چاہئے یا نہیں؟  
زید کہتا ہے کہ اس سے ثواب جاتا رہتا ہے۔

امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احادیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اقوال اسلاف کرام علیہم الرحمۃ والرضوان سے ثابت کیا اور فرمایا کہ وضو کا ثواب جاتا رہنا محض غلط ہے، ہاں بہتر ہے کہ بے ضرورت نہ پونچھے، امراء و متکبرین کی طرح اس کی عادت نہ ڈالے اور پونچھے تو بے ضرورت بالکل خشک نہ کر لے بلکہ قدرے نم باقی رہنے دے۔

اور فرمایا کہ۔ اس کی ممانعت یا کراہت کے بارے میں اصلاً کوئی حدیث نہیں بلکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعدد حدیثوں میں اس کا فعل مروی ہے۔

نیز فرماتے ہیں کہ۔ وضو غسل دونوں کا اس باب میں ایک ہی حکم ہے بلکہ بسا اوقات غسل میں کپڑے سے بدن، خصوصاً سر پونچھنے کی حاجت بہ نسبت وضو کے زائد ہوتی ہے اور اگر تجربہ صحیحہ یا خبر طبیب حاذق مسلم مستور سے معلوم ہو کہ نہ پونچھنا ضرر شدید کا باعث ہو گا جب تو صاف کر لینا واجب ہو جائے گا اگرچہ وضو میں اگرچہ نہایت مبالغہ کہ نم کا نام نہ رہے۔

تعمیر کی ایک حدیث پاک میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غسل فرمایا، ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جسم اقدس صاف کرنے کو کپڑا حاضر لائیں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ لیا اور ہاتھ سے پانی پونچھ پونچھ کر جھاڑا۔

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا نے اس حدیث کی جو توجیہات بیان کی ہیں وہ یہ ہیں کہ۔  
اس حدیث سے وضو یا غسل کے بعد رومال سے پانی پونچھنے کی کراہت ثابت نہیں ہوتی کہ یہ ایک معین واقعہ ہے اس میں عموم نہیں ہے۔

☆ اور ممکن ہے کہ وہ کپڑا میلا تھا پسند نہ فرمایا (ناقلا عن البحر)

☆ ممکن ہے کہ نماز کی جلدی تھی اس لئے نہ لیا (از خود)

☆ ممکن ہے کہ اپنے رب عزوجل کے حضور تواضع کے لئے ایسا کیا۔ (ناقلا عن

بعض الاسلاف)

یعنی رومالوں سے بدن صاف کرنا اربابِ تنعم کی عادت ہے اور ہاتھ سے پانی پونچھ ڈالنا مساکین کا طریقہ، تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تواضعاً طریقہ مساکین پر اکتفا فرمایا۔

☆ ممکن ہے وقت گرم تھا اس وقت بقائے تری ہی مطلوب تھی (از خود)

بلکہ ام المومنین کا کپڑا پیش کرنا ظاہر اسی طرف ناظر کہ ایسا ہوتا تھا مگر اس وقت کسی خاص

وجہ سے قبول نہ فرمایا۔

باجملہ اس قدر میں شک نہیں کہ ترک احیاء دلیل کراہت نہیں ہو سکتا بلکہ وہ تہمہ دلیل

سحیت ہوتا ہے۔

اور احسن تاویلات حدیث وہ ہے جو امام اجل ابراہیم نخعی استاذ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ

عنہما نے اقادہ فرمائی کہ سلف کرام کپڑے سے پونچھنے میں حرج نہ جانتے مگر اس کی عادت ڈالنا پسند نہ فرماتے کہ وہ باب ترقہ و تنعم (خوشحالی و دولت مندی) سے ہے۔

اور ان دلائل و براہین کے علاوہ اس رسالہ جلیلہ میں بارہ احادیث مبارکہ ہیں۔



## احادیث

تنویر القندیل فی اوصاف المنذیل  
وضو کا پانی قیامت کے دن نیکیوں کے پلے میں رکھا جائے گا

۵۔ حدیث میں آیا ہے ان الوضوء یوزن۔

یہ پانی روز قیامت نیکیوں کے پلے میں رکھا جائے گا۔ رواہ الترمذی عن ابن شہاب الزہری من اواسط التابعین و علقہ عن سعید بن المسیب من اکابرہم و افضلہم۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۵ تنویر القندیل“ (ترمذی اول، ص ۱۸، باب المنذیل بعد الوضوء)

۶۔ روی تمام فی فوائدہ و ابن عساکر فی تاریخہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من توضع فمسح بثوب نظیف فلا یس بہ و من لم یفعل فهو افضل لان الوضوء یوزن یوم القیمة مع سائر الاعمال۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو وضو کر کے پاکیزہ کپڑے سے بدن پونچھ لے تو کچھ حرج نہیں اور جو ایسا نہ کرے تو یہ بہتر ہے اس لئے کہ قیامت کے دن آب وضو بھی سب اعمال کے ساتھ تو لا جائے گا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۵“ تنویر القندیل۔ (کنز العمال، ص ۱۸۵، ج ۹)

وضو کے بعد رومال یا تولیہ سے پانی پونچھنا منع نہیں ہے اس پر چار حدیثیں۔

۷۔ جامع ترمذی میں ام المؤمنین صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے قالت کان لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرقۃ یتشرف بہا بعد الوضوء۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رومال رکھتے کہ وضو کے بعد اس سے اعھائے منور صاف فرماتے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۵“ تنویر القندیل۔ (ترمذی اول، ص ۱۸، باب المنذیل بعد الوضوء)

۸۔ جامع ترمذی میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا توضع مسح وجہہ بطرف ثوبہ۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب وضو فرماتے اپنے آنچل سے

روئے مبارک صاف کرتے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۵“ تنویر القندیل۔ (ترمذی اول، ص ۱۸، باب المنديل بعد الوضوء)

۹۔ سنن ابن ماجہ میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضعاً فقلب جبة صوف كانت عليه فمسح بها وجهه۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرما کر اونی کر تا کہ زیب بدن اقدس تھا لٹ کر اس سے چہرہ انور پونچھا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۵“ تنویر القندیل۔ (ابن ماجہ، ص ۳۷، باب المنديل بعد الوضوء)

۱۰۔ امام ابوالحسن محمد بن علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب الامام فی دخول الحمام میں روایت فرماتے ہیں ان خبرنا محمد بن اسماعیل انا ابواسحاق الارموی ان خبرتنا کریمۃ القرشیة انا ابوعلی بن المحبوبی انا ابوالقاسم المصیصی انا ابو عبدالرحمن بن عثمان انا ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت ثنا احمد بن بکیر ثنا یعلیٰ ثنا سفین عن لیث عن زریق عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا باس بالمنديل بعد الوضوء۔

یعنی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کے بعد رونا۔ اس کچھ حرج نہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۶“ تنویر القندیل۔ (کتاب الاثار لامام محمد، ص ۶۳، باب مسح الوجه بعد الوضوء)

غسل کے بعد کپڑا ت پانی صاف نہ کرنے کے بارے میں ایک حدیث :

۱۱۔ سنن ابی داؤد میں ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے انھا اتت النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخرقة بعد الغسل فلم یردها و جعل ینفض الماء یدہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہائے یہ کپڑا جسم اقدس صاف کرنے کو حاضر لائیں

حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ لیا اور ہاتھ سے پانی پونچھ کر جھاڑا۔ (اس سے کراہت

ثابت نہیں ہوئی۔ وہ کپڑا میلا تھا پسند نہ فرمایا، ذکرہ الامام النووی فی شرح المہذب۔

(منہ) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۶“ تنویر القندیل۔ (بخاری اول، ص ۳۱، باب من توضعاً فی الحنابة الخ)

وضو کے بعد ادھر ادھر پانی جھاڑنا منع ہے :

۱۲۔ قولہ علیہ السلام : انا توضعاً تم فلا تنفضوا ایدیکم۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ جب تم وضو کرو تو ہاتھوں کو نہ جھاڑو۔ (مولف)  
 ”فتاویٰ رضویہ ج ۱، ص ۲۸“ تنویر القندیل۔

۱۳۔ رواہ ابو یعلیٰ فی مسنده و ابن عدی فی الکامل من طریق البختری بن عبید  
 عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال  
 اشربوا عینکم من الماء عند الوضو ولا تنفضوا یدیکم فانہا مراوح الشیطان۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کہ وضو کے وقت کچھ پانی آنکھوں کو پلاؤ (یعنی آنکھ زور سے بند نہ کرو) اور ہاتھوں کو نہ جھاڑو کیونکہ  
 وہ شیطان کا چنگھا ہے۔ (مولف) ونحوہ عند الدیلمی فی مسند الفردوس و اخرجه ایضاً ابن  
 حبان فی الضعفاء و ابن حاتم فی العلیل۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۱، ص ۲۸“ تنویر القندیل۔ (کنز العمال،  
 ص ۱۸۵، ج ۹)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل اقدس کے بعد کبھی کپڑا سے پانی صاف کرتے  
 اور کبھی ہاتھوں سے اس پر دو حدیثیں۔

۱۴۔ عند مسلم و النسائی فی طریق اخری عن مخرج الحدیث الاعمش اعنی  
 بطریق عبداللہ بن ادریس عن الاعمش عن سالم ہو ابن ابی الجعد عن کریب عن ابن  
 عباس عن میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اغتسل اتی  
 بمنذیل فلم یمسہ و جعل یقول ہکذا (یعنی ینفضہ)

یعنی حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
 پاس ایک رومال غسل کے وقت لایا گیا تو حضور نے اس کو نہیں چھوا اور پانی جھاڑنے لگے۔  
 (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۱، ص ۲۸“ تنویر القندیل۔ (نسائی اول، ص ۵۰، باب ترک المنذیل بعد الغسل)

۱۵۔ و لفظ ابی داؤد بطریق عبداللہ بن داؤد عن الاعمش فناولتہ المنذیل فلم  
 یأخذہ و جعل ینفض الماء عن جسده۔

اعمش سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ نے کہا کہ میں نے رومال دیا تو اس کو حضور نے  
 نہیں لیا اور جسد مبارک سے پانی نچوڑنے لگے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۱، ص ۲۸“ تنویر القندیل۔  
 (ابو داؤد اول، ص ۳۳، باب فی الغسل من الحنابہ)

حضرت ابن عباس وضو کے بعد پانی صاف نہیں کرتے مگر غسل کے بعد صاف کرتے تھے۔

۱۶۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ کرہ ان یمسح بالمندیل من الوضو و لم یکرہہ اذا اغتسل من الجنابة۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپ وضو کے بعد رومال سے پونچھنے کو مکروہ جانتے اور غسل جنابت کے بعد مکروہ نہیں جانتے تھے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ،

ج ۱، ص ۲۹“ تنویر القندیل۔ (المصنف لعبد الرزاق باب المسح بالمندیل ۱/ ۱۸۲)

# تعارف

الطراز المعلم فيما هو حدث من احوال الدم  
(منقش کتاب خون کے مختلف احوال سے بے وضو ہونے کی صورت میں)

۲ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ اگر خون چھنکا اور باہر نہ آیا تو وضو جائے گا یا نہیں، اور اگر کپڑا اس خون پر بار بار مختلف جگہ سے لگ کر آلودہ ہوا کہ قدر درہم سے زائد ہو گیا تو ناپاک ہو گا یا نہیں؟

امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے جواب میں تین صورتیں ارقام فرمائیں۔

لول چھنکا دوم ابھرنا سوم بہنا

یعنی بدن پر اگر خون وغیرہ چھنکا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

اسی طرح بدن سے خون وغیرہ ابھرا تو اس سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔

اور اگر خون وغیرہ نکل کر بہ جائے تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا خواہ بدن کے کسی حصہ سے نکلے۔

اسی لئے نجاست سائلہ اگر کپڑا وغیرہ میں لگ جائے تو وہ ناپاک ہو جائے گا۔

اور اگر نجاست سائلہ نہیں ہے تو کپڑا وغیرہ میں لگنے سے ناپاک نہ ہو گا کہ جو چیز حدث نہیں وہ نجس بھی نہیں۔

ولہذا اگر خارش کے دانوں پر کپڑا مختلف جگہ سے بار بار لگا اور دانوں کے منہ پر جو چیک پیدا ہوتی ہے جس میں خود باہر آنے اور بننے کی قوت نہیں ہوتی، اگر دیر گزرے تو وہ وہاں کی وہیں رہے گی، ایسی چیک سے اگر پورا کپڑا ابھر جائے تو ناپاک نہ ہو گا۔

اسی طرح خون یاریم ابھرا اور فی الحال اس میں قوت سیلان نہیں اور اسے کپڑے سے پونچھ ڈالا۔ دوسرے جلسے میں پھر ابھرا اور صاف کر دیا یونہی مختلف جلسوں میں اتنا نکلا کہ اگر ایک بار آتا تو ضرور بہ جاتا تو اب بھی وضو نہ جائے گا نہ کپڑا ناپاک ہو گا کہ ہر بار اتنا نکلا ہے جس میں بننے کی قوت نہ تھی۔

ہاں جلسہ واحدہ میں ایسا ہوا تو وضو جاتا رہے گا کہ مجلس واحدہ کا نکلا ہوا گویا ایک بار کا نکلا ہوا ہے۔

اس محققانہ رسالے میں مذکورہ تین صورتوں کے ضمن میں وضو ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کی کثیر صورتوں کے علاوہ جو دلائل و حوالے مندرج ہیں وہ بڑے سائز کے ۲۶ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔

اور اس رسالہ میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

## احادیث

الطراز المعلم فيما هو حدث من احوال الدم  
زن حائضه کو مستحب ہے کہ بعد فراغ حیض جب غسل کرے تو کپڑے سے  
فرج داخل کا خون صاف کرے

۷۱۔ حدیث ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا فی الصحیحین وغیرہا ان  
امرأة من الانصار سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن غسلها من المحیض فامرہا  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیف تغتسل ثم قال خذی فرصة من مسک فتطہری بہا  
(وتعامہ فی المرقاة لمولانا علی القاری) قالت کیف تطہر بہا فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم سبحن اللہ تطہری بہا قالت ام المومنین فاجتذبتہا الی فقلت بتغی بہا اثر الدم۔

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انصار کی ایک عورت نے حضور  
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غسل حیض کے بارے میں پوچھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے حکم فرمایا کہ کیسے غسل کرے گی پھر فرمایا کہ مشک آلود روئی لے کر پاک کرو، اس کی  
پوری حدیث مرقاة میں ہے کہ عورت نے کہا اس کو کیسے پاک کروں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ اسی سے صاف کرو عورت نے کہا اس سے کس طرح پاک کروں حضور صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ اسی سے پاک کرو ام المومنین نے کہا کہ میں نے اس کو اپنی  
ظرف کھینچ لیا اور کہا کہ اس سے خون کا اثر زائل کرو یعنی خون نکلنے کی جگہ اس کو پھیرو۔ (مولف)  
”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۵۴ الطراز المعلم“ (بخاری اول، ص ۴۵، باب دلك المرأة فمسا اذا تطهرت الخ)  
(مشکوٰۃ ۱/ ۳۸، باب الغسل)

# تعارف

نبہ القوم ان الوضوء من ای نوم  
(قوم کو تنبیہ کہ کس نیند سے وضو فرض ہوتا ہے)

۱۳ / محرم ۱۳۲۲ھ میں سوال ہوا کہ کس طرح کے سونے سے وضو جاتا ہے اس میں قول متفق کیا ہے؟

۲۴ صفحات پر مشتمل جواب میں مجدد ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس احادیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ تیس متداول کتب فقہ کے حوالوں سے جو قول متفق اخذ فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ نیند دو شرطوں سے ناقض وضو ہوتی ہے۔

اول۔ یہ کہ دونوں سرین اس وقت خوب جمے نہ ہوں۔

دوسری۔ یہ کہ ایسی ہیئات پر سویا ہو جو غافل ہو کر نیند آنے کو مانع نہ ہو۔

جب یہ دونوں شرطیں جمع ہوں گی تو سونے سے وضو جائے گا اور ایک شرط بھی کم ہے تو نہیں۔

پھر امام احمد رضا نے سونے کی بیس حالتیں بیان فرمائی ہیں جن میں سے دس حالتوں میں وضو نہیں ٹوٹتا ہے اور دس حالتوں میں وضو ٹوٹ جاتا ہے،

جن دس حالتوں میں سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے وہ یہ ہیں۔

۱۔ دونوں سرین زمین پر ہیں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلے ہوئے۔ کرسی کی نشست اور ریل کی تپائی بھی اس میں داخل ہے۔

۲۔ دونوں سرین پر بیٹھا ہے اور گھٹنے کھڑے ہیں اور ہاتھ ساقوں پر محیط ہیں جسے عربی میں اھتبا کہتے ہیں، خواہ ہاتھ زمین وغیرہ پر ہوں اگرچہ سر گھٹنوں پر رکھا ہو۔

۳۔ دوزانو سیدھا بیٹھا ہو۔

۴۔ چار زانو پالتی مارے، یہ صورتیں خواہ زمین پر ہوں یا تخت یا چارپائی وغیرہ پر۔



۵- گھوڑے یا خچر وغیرہ پر زین رکھ کر سوار ہے۔

۶-۷- تنگی پیٹھ پر سوار ہے مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہے یا راستہ ہموار ہے۔

ظاہر ہے کہ ان سب صورتوں میں دونوں سرین جھے رہیں گے لہذا وضو نہ جائے گا اگرچہ کتنا ہی عاقل ہو جائے اگرچہ سر بھی قدرے جھک گیا ہونہ اتنا کہ سرین نہ جھے رہیں اگرچہ دیوار وغیرہ کسی چیز پر ایسا تکیہ لگائے ہو کہ وہ شئی ہٹالی جائے تو یہ گر پڑے، یہی ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل مذہب و ظاہر الروایہ و مفتی بہ و صحیح و معتمد ہے اگرچہ ہدایہ و شرح وقایہ میں حالت تکیہ کو ناقض وضو لکھا ہے۔

۸- کھڑے کھڑے سو گیا۔

۹- رکوع کی صورت پر۔

۱۰- سجدہ مسنونہ مردان کی شکل پر کہ پیٹ رانوں اور رانیں ساقوں اور کلائیوں زمین سے

جدا ہوں اگرچہ یہ قیام و ہیئت رکوع و سجود غیر نماز میں ہو، اگرچہ سجدہ کی اصلا نیت بھی نہ ہو۔

ظاہر ہے کہ یہ تینوں صورتیں عاقل ہو کر سونے کی مانع ہیں تو ان میں بھی وضو نہ جائے گا۔ اور وہ دس حالتیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یہ ہیں۔

۱- اکڑوں بیٹھے سویا۔

۲-۳-۴- چت یا پٹ یا کروٹ پر لیٹ کر۔

۵- ایک کہنی پر تکیہ لگا کر۔

۶- بیٹھ کر سویا مگر ایک کروٹ کو جھکا ہوا کہ ایک یا دونوں سرین اٹھے ہوئے ہیں۔

۷- تنگی پیٹھ پر سوار ہے اور جانور ڈھال میں اتر رہا ہے۔

۸- دو زانو بیٹھا اور پیٹ رانوں پر رکھا ہے کہ دونوں سرین جھے نہ رہے ہوں۔

۹- اسی طرح اگر چار زانو ہے اور سر رانوں یا ساقوں پر ہے۔

۱۰- سجدہ غیر مسنونہ کے طور پر جس طرح عورتیں گٹھری بن کر سجدہ کرتی ہیں اگرچہ

خود نماز یا اور کسی سجدہ مشروع یعنی سجدہ تلاوت یا سجدہ شکر میں ہو۔

ان دس صورتوں میں دونوں شرطیں جمع ہونے کے سبب وضو جاتا رہے گا۔

## احادیث

نبہ القوم ان الوضوء من ای نوم

رکوع و سجود اور قیام کی حالت میں سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹے گا حدیث میں ہے

۱۸۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا وضوء علی من نام قائماً اور رکعاً لو ساجداً۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو کھڑا ہو کر یا رکوع یا سجود میں سو جائے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۷۹، نبہ القوم“

ایسا سونا جس سے استرخائے مفاصل ہو تو وضو ٹوٹے گا ورنہ نہیں اس پر چند احادیث کریمہ

۱۹۔ اخرج الائمة احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابوبکر بن ابی شیبہ فی مصنفہ و الطبرانی فی المعجم الکبیر و الدار قطنی و البیہقی فی سننہا من طریق ابی خالد یزید بن عبدالرحمن الدالانی عن قتادة عن ابی العالیة عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه رأى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نام وهو ساجد حتی غط او نفخ ثم قام بصلی فقلت یا رسول اللہ انک قد نمت قال ان الوضوء لا یجب الا علی من نام مضطجعاً فانه اذا اضطجع استرخت مفاصله۔ هذا لفظ الترمذی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں سو گئے ہیں یہاں تک کہ خرائے کی آواز آئی پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ تو سو گئے تھے فرمایا کہ وضو اس پر واجب ہوتا ہے جو لیٹ کر سو جائے کیونکہ جب لیٹے گا تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں گے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۸۵، نبہ القوم“ (ترمذی اول، ص ۲۳، باب الوضوء من النوم)

۲۰۔ و فی لفظ لاحمد ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لیس علی من نام ساجداً وضوء حتی یضطجع فانه اذا اضطجع استرخت مفاصله۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر وضو واجب نہیں جو سجدہ میں سو جائے یہاں تک کہ لیٹے کیونکہ جب لیٹے گا تو اس کے مفاصل ڈھیلے پڑ جائیں گے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱،

ص ۸۵ "نبہ القوم" (مسند احمد، ص ۴۲۴، ج ۱)

۲۱۔ و لابی داؤد انما الوضوء علی من نام مضطجعاً استرخت مفاصلہ۔

ابوداؤد کے یہاں یہ ہے کہ وضو اس پر واجب ہے جو لیٹے لیٹے سو گیا کہ اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ

گئے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۸۵ نبہ القوم" (ابوداؤد اول، ص ۷۷، باب فی الوضوء

من النوم)

۲۲۔ وللدار قطنی لا وضوء علی من نام قاعداً انما الوضوء علی من نام مضطجعاً

فان من نام مضطجعاً استرخت مفاصلہ۔

اس پر وضو واجب نہیں جو بیٹھ کر سوئے وضو تو اس پر واجب ہوتا ہے جو لیٹ کر سو گیا

کیونکہ جو شخص لیٹ کر سو جائے گا اس کے مفاصل ڈھیلے پڑ جائیں گے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ،

ج ۱، ص ۸۵ نبہ القوم" (دارقطنی روایت معناً فیمن روی فیمن نام ۱۶۰/۱)

۲۳۔ وللبیہقی لایجب الوضوء علی من نام جالساً او قائماً او ساجداً حتی یضع

جنبہ فانه اذا اضطجع استرخت مفاصلہ۔

اور بیہقی کے یہاں یہ ہے کہ اس پر وضو واجب نہیں ہوتا جو بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر یا سجدے

میں سو جائے یہاں تک کہ کروٹ کے بل سوئے کہ اس طرح سونے سے مفاصل ڈھیلے ہو جاتے

ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۸۵ نبہ القوم" (دارقطنی بحوالہ التعلیق المعنی فیمن روی

فیمن نام ۱۶۰/۱)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیداری قلب اطہر کے بارے میں ایک حدیث۔

۲۴۔ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان عینی تنامان و لاینام قلبی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں

سوتا۔ (مولف) رواہ الشیخان عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ "فتاویٰ

رضویہ، ج ۱، ص ۹۱ نبہ القوم" (مسند احمد، ص ۱۰۸، ج ۷)

و جال کے بارے میں ایک حدیث۔

۲۵۔ اخرج الترمذی و قال حسن عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحکث ابوالدجال و امہ ثلثین عاماً لایولد لہما ولد

ثم یولد لہما غلام اعور اضر شیء و اقل منفعۃ تنام عیناہ و لاینام قلبہ۔ الحدیث۔

ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وصال کے ماں باپ کے تیس سال تک کوئی اولاد نہیں ہوگی۔ پھر ان کا ایک کانٹا لڑکا پیدا ہوگا جو نقصان میں زیادہ نفع میں کم ہوگا اس کی آنکھیں بند رہیں گی اور دل ہو شیار رہے گا۔ (مولف) (یعنی سوتے وقت اس کے افکار فاسدہ اور کثرت و ساوس اور تخیلات شیطانیہ کی وجہ سے اس کا دل نہیں سوتا ہے تاکہ وہ فسق و فجور اور عقوبت و گناہ میں ابلغ درجہ میں ہو، بخلاف نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ افکار صالحہ اور متواتر وحی و الہام اور معارف الہیہ کی وجہ سے ان کا دل نہیں سوتا ہے۔

(ملخصاً منہ) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۹۱، نہ القوم“ (ترمذی دوم، ص ۵۰، باب ماجاء فی ذکر ابن صیاد)

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیند ناقص و ضو نہیں ہے :

۲۶۔ حدیث الصحاح انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نام حتی نفع فاتاه بلال

فازنه بالصلاة فقام و صلی و لم يتوضأ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ سانس چلنے کی آواز آنے لگی تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور نماز کا وقت ہو جانے کی خبر گوش گزار کی تو حضور نے اٹھ کر نماز پڑھائی اور وضو نہیں فرمایا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۹۳“ نہ القوم۔ (بخاری ۹۳۵/۲، باب الدعاء اذا انتبه من الليل)

انبیاء کرام کے دل نہیں سوتے ہیں :

۲۷۔ حدیث الصحیحین عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الانبیاء تنام اعینہم و لاتنام قلوبہم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی آنکھیں سوتی

ہیں اور ان کے دل کبھی نہیں سوتے ہیں۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۹۱، نہ القوم“ (بخاری

۵۰۳/۱، کتاب المناقب)

# تعارف

الاحکام و العلل فی اشکال الاحتلام و البلل

(احتلام اور تری کی اشکال کے حکم اور اسباب کا بیان)

۷ ربیع الآخر ۱۳۲۰ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ ایک شخص نیند سے بیدار ہوا تو اس نے اپنے کپڑے یا بدن پر تری پائی یا خواب دیکھا اور تری نہ پائی تو اس پر نہانا واجب ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا نے یہ مبسوط رسالہ لکھا جو جہازی سائز کے ۳۳ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اس میں چھ حدیثوں کے علاوہ پچاس سے زائد کتب فقہ کے حوالوں سے اس مسئلہ کی تنقیح کی گئی ہے جو اعلیٰ حضرت بریلوی کی دقت نظر، وسعت مطالعہ اور حیرت انگیز استخراج کی دلیل ہے۔ چنانچہ بحث کے آغاز میں فرماتے ہیں،

یہ مسئلہ کثیر الوقوع ہے اور ہر شخص کو اس کی ضرورت پڑتی ہے اور کتابوں میں کثیر اختلاف واقع ہے۔

لہذا اس کی تشریح و توضیح کے طور پر فرماتے ہیں کہ..... یہاں چھ صورتیں ہیں۔

- ۱- تری کپڑے یا بدن کسی پر نہ دیکھی۔
- ۲- تری دیکھی اور یقین ہے کہ یہ منی یا ندی نہیں، بلکہ ودی یا بول یا پسینہ یا کچھ اور ہے۔
- ان دونوں صورتوں میں مطلقاً جماعاً اصلاً غسل نہیں، اگرچہ خواب میں مجامعت اور اس کی لذت اور انزال تک یاد ہو۔
- ۳- ثابت ہو کہ یہ تری منی ہے اس میں بالاتفاق نہانا واجب ہے اگرچہ خواب وغیرہ اصلاً یاد نہ ہو۔

اب رہیں تین صورتیں :

- ۱- تری کے منی ہونے کا احتمال ہو۔
- ۲- ندی ہونے کا علم ہو۔
- ۳- منی نہ ہونا تو معلوم مگر ندی ہونے کا احتمال۔

پس اگر خواب میں احتلام ہونا یاد ہے، تو ان تینوں صورتوں میں بھی بالاتفاق نماز واجب ہے۔ اور اگر احتلام یاد نہیں تو امام ابو یوسف کے نزدیک ان تینوں صورتوں میں اصلاً غسل نہیں۔ یہی قول قیاس کے زیادہ مطابق ہے اور اسی کو امام خلف بن ایوب اور فقہیہ ابواللیث سمرقندی نے اختیار کیا ہے۔

## احادیث

الاحکام و العلل فی اشکال الاحتلام و البلل  
نیند سے بیدار ہونے کے بعد اگر تری دیکھے تو غسل واجب ہے ورنہ نہیں اس  
پر تین حدیثیں :

۲۸۔ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سئل عن الرجل یجد البلل ولم یدکر احتلاما  
قال یغتسل۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو تری دیکھے اور احتلام یاد  
نہ ہو تو حضور نے فرمایا کہ وہ غسل کرے۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۰۸ الاحکام و العلل“  
(مکتوبہ نول، ص ۳۸، باب الغسل فصل الثانی)

۲۹۔ روی الشیخ ابو منصور الماتریدی باسناده الی عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال اذا رأى الرجل بعد ما ینتبه من نومہ بللا و لم  
یتذکر احتلاما اغتسل و ان رأى احتلاما و لم یر بللا لاغسل علیہ۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی نیند سے بیدار ہونے کے بعد تری دیکھے  
اور احتلام یاد نہ ہو تو غسل کرے اور اگر احتلام دیکھے اور تری نہ دیکھے تو اس پر غسل واجب نہیں۔  
(مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۰۹ الاحکام و العلل“ (مستخلص الحقائق موجبات الغسل طبع  
لاہور، ص ۵۰-۵۱)

۳۰۔ سنن دارمی و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا سے ہے قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الرجل یجد البلل  
و لا یدکر احتلاما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغتسل۔ وعن الرجل الذی یری انہ قد  
احتلم و لا یجد بللا قال لاغسل علیہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استفتاء ہوا کہ آدمی تری پائے اور احتلام یاد نہیں

فرمایا نہائے عرض کی احتلام یاد ہے اور تری نہ پائی فرمایا اس پر غسل نہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۱۰ الاحکام و العلل“ (ابوداؤد اول، ص ۳۱، باب فی الرجل یجد البلة فی منامه) (ترمذی اول، ص ۳۱، باب فیمن یتقیظ و یری بللا و لایذکر احتلاما)

مذی یاودی سے غسل واجب نہیں ہوتا بلکہ بشہوت منی نکلنے سے غسل واجب ہوتا ہے :

۳۱۔ قال ابن المنذر حدثنا محمد بن یحییٰ حدثنا ابو حنیفة حدثنا عکرمہ عن عبد ربہ بن موسیٰ عن امہ انها سألت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن المذی فقالت ان کل فحل یعدی و انه المذی و الودی و المنی فاما المذی فالرجل یلاعب امرأته فیظہر علی ذکرہ الشیء فیغسل ذکرہ و انثیہ و یتوضأ و لا یغتسل و اما الودی فانه یكون بعد البول یغسل ذکرہ و انثیہ و یتوضأ و لا یغسل و اما المنی فانه الماء الاعظم الذی منه الشهوة و فیہ الغسل۔ وروی عبدالرزاق فی مصنفہ عن قتادة و عکرمہ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مذی کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ ہر جواں مرد کو آتی ہے اور وہ (نکلنے والی چیز) مذی وودی اور منی ہے، مذی تو یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی سے ملاعبت کرتا ہے تو اس کے ذکر پر کچھ ظاہر ہوتا ہے تو وہ ذکر اور انٹین کو دھو ڈالے اور وضو کرے غسل نہیں، اور وودی یہ کہ پیشاب کے بعد نکلتی ہے تو ذکر اور خصیتین کو دھولے اور وضو کرے غسل نہیں اور رہی منی تو یہ وہی بڑا پانی ہے جس سے شہوت ہوتی ہے اور اسی میں غسل ہے۔ (مولف)

”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۲۳ الاحکام و العلل۔“ (فتح القدیر، ۵۳ موجبات الغسل، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

خواب میں اگر احتلام ہو اور تری بھی محسوس ہو تو غسل واجب ہے خواہ مرد ہو یا عورت :

۳۲۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا خذفت الماء فاغتسل و ان لم تکن

حاذفا فلا تغتسل

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو پانی ٹپکائے تو غسل کر ورنہ نہیں۔ (مولف) (یعنی نیند سے بیدار ہونے کے بعد اگر تری دیکھے تو غسل کرے ورنہ نہیں۔) (مولف)

”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۲۵ الاحکام و العلل۔“ (تبيين الحقائق موجبات الغسل بولاق مصر ۱۵)

۳۳۔ الشیخین عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما سألتہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ

عنہا یا رسول اللہ ان اللہ لایستحیی من الحق فہیل علی المرأة من غسل اذا احتلمت قال نعم اذ رأته الماء۔



ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھلیا رسول اللہ بیشک اللہ تعالیٰ حق سے حیا نہیں فرماتا تو کیا عورت پر غسل ہے جب اس کو احتلام ہو حضور نے فرمایا ہاں جب پانی دیکھے۔ (موافق) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۲۶ الاحکام و العلل۔ (بخاری اول، ص ۳۲، باب اذا احتلمت المرأة)

# تعارف

بارق النور فی مقادیر ماء الطهور

(ماء طہور کی مقداروں میں چمکتا ہو انور)

۲۲ رمضان ۱۳۲۲ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ وضو و غسل میں شرعاً پانی کی کیا مقدار معین ہے؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا نے شرعی دلائل و براہین کے ساتھ ساتھ جو احادیث مبارکہ بطور دلیل پیش کی ہیں ان میں پانی کی مقدار اور صاع، مد وغیرہ کا بھی ذکر ہے تو اعلیٰ حضرت نے اس رسالے میں اس زمانے کے کچھ پیمانوں کی تشریح و توضیح بھی کی ہے تاکہ فہم مطالب و معنی آسان ہو جائے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ

**صاع** - چار مد کا ایک پیمانہ ہے اسے صاع کہتے ہیں (یعنی آج کل کے وزن کے حساب سے ۳ کلو ۹۰ گرام ہے) (مولف)

**مد** - دو رطل کا ایک پیمانہ ہے اسی کو من بھی کہتے ہیں (یعنی ۱ کلو سوا تیس گرام) (مولف)

**رطل** - نوے مثقال سے ایک رطل ہوتا ہے (یعنی آدھا کلو اور ساڑھے گیارہ گرام سے کچھ زیادہ) (مولف)

**مثقال** - ساڑھے چار ماشے کا ایک مثقال ہوتا ہے (یعنی ۳ گرام سے کچھ زیادہ) (مولف)  
متعدد حدیثوں میں آیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاع پانی سے غسل فرمایا اور ایک مد سے وضو،

لیکن اس بات پر اجماع ہے کہ وضو و غسل میں پانی کی کوئی مقدار متعین نہیں ہے بلکہ وضو و غسل کرنے والے کے صوابدید پر موقوف ہے مگر اس بات کی سخت تاکید ہے کہ نہیں حد اسراف تک پانی نہ خرچ کرے۔

لہذا اس رسالے میں اسراف و تبذیر پر بھی بحث کی گئی ہے کہ اسراف و تبذیر کیا ہیں اور

اسراف کہاں کہاں ہوتا ہے اور تہذیر کہاں،

امام احمد رضا اسراف کی گیارہ تعریضیں کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ان تمام تعریضات میں سب سے زیادہ جامع و نافع و واضح تر تعریف اول ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ غیر حق میں صرف کرنا اسراف کہلاتا ہے۔ اور باب تہذیر میں بھی قول صحیح یہی ہے کہ غیر حق میں صرف کرنا تہذیر ہے۔

• اس سے ظاہر ہوا کہ وضو و غسل میں تین بار سے زیادہ پانی ڈالنا جب کہ کسی غرض صحیح سے ہو ہرگز اسراف نہیں کہ جائز غرض میں خرچ کرنا نہ خود معصیت ہے نہ بیکار اضااعت، مثلاً۔  
☆ کوئی وضو علی الوضو کی نیت کرے کہ نور علی نور ہے تو اسراف نہ ہوگا  
☆ کسی کو وضو کرتے میں کسی عضو کی تثلیث میں شک واقع ہو تو کم پر بنا کر کے تثلیث کامل کر لے تو اسراف نہ ہوگا۔

اس کے بعد اسراف سے بچنے اور پانی زیادہ خرچ نہ ہونے کی دس احتیاطی تدبیریں بیان فرمائی ہیں۔

اور بعض عارفین کے قول سے ہمیشہ با وضو رہنے کی سات فضیلتیں بھی پیش کی ہیں۔

ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ وضو دو قسم ہے۔ واجب و مندوب

واجب کا سبب معلوم ہے کہ اس چیز کا ارادہ کرنا جو اس کے بغیر حلال نہ ہو جیسے نماز یا سجدہ یا مصحف کریم کو ہاتھ لگانا۔

اور مندوب کے اسباب کثیر ہیں۔

ازاں جملہ پندرہ صورتیں ایسی رقم فرمائیں جن کے ارتکاب سے با وضو شخص کو وضو کرنا مستحب و مندوب ہے۔

امام احمد رضا احکام تکلیفیہ کے سلسلے میں رقمطراز ہیں کہ۔

فعل مطلوب شرعی کا ترک نادرا ہو گا یا عادتاً۔ اور ہر ایک پر سزا کا استحقاق ہو گا یا سرزنش کا یا کچھ نہیں۔

اس کی چار قسمیں ہوتی ہیں :

۱- ترک عادی ہو یا نادور مطلقاً موجب استحقاق عذاب ہو یہ بحال قطعیت فرض ورنہ

واجب ہے۔

۲- عادی پر عذاب اور نادر پر عتاب۔ یہ سنت موکدہ ہے کیونکہ اگر نادر پر بھی عذاب ہو تو اس میں اور واجب میں فرق نہ رہے گا اور عادی پر بھی عتاب ہی ہو تو اس میں اور سنت غیر موکدہ میں تفاوت نہ ہو گا حالانکہ وہ ان دونوں میں برزخ ہے۔

۳- عادی ہو یا نادر مطلقاً مورث عتاب ہونے سے سنت زائدہ ہے۔

۴- مطلقاً عذاب و عتاب کچھ نہ ہو۔ یہ مستحب و مندوب اور ادب ہے۔

پھر از انجا کہ فعل و ترک میں تقابل ہے بغرض تعادل و برابری واجب ہے کہ ایسی چار قسمیں جانب ترک نکلیں۔ یعنی جس کا ترک مطلوب ہے۔ وہ چار قسمیں یہ ہیں۔

۱- اس کا فعل عادی ہو یا نادر مطلقاً موجب استحقاق عذاب ہو یہ بحال قطعیت حرام ورنہ مکروہ تحریمی ہے۔

۲- فعل عادی پر عذاب اور نادر پر عتاب۔ یہ اسماۃت ہے جس کی نسبت علماء نے تحقیق فرمائی کہ کراہت تزییہ سے افحش اور تحریمی سے اخف ہے۔

۳- مطلقاً مورث عتاب ہی ہو۔ یہ کراہت تزییہ ہے۔

۴- مطلقاً کچھ نہ ہو۔ یہ خلاف اولیٰ ہے۔

اس کے بعد امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ اس تقریر منیر سے چند جلیل فائدے متجلی ہوئے۔

۱- سنت موکدہ کا ترک مطلقاً گناہ نہیں بلکہ اس کے ترک کی عادت گناہ ہے۔

۲- اسماۃت کے بارے میں اگرچہ کلمات علماء مضطرب ہیں، کوئی اسے کراہت سے کم کہتا ہے۔ کوئی زائد اور کوئی مساوی۔ مگر عند تحقیق اس کا مقابل سنت موکدہ ہونا چاہئے کہ جس طرح

سنت موکدہ، واجب و سنت زائدہ میں برزخ ہے یونہی اسماۃت کراہت تحریم و کراہت تزییہ میں۔

۳- کراہت تزییہ نہ مستحب کے مقابل ہے نہ سنت موکدہ کے بلکہ سنت غیر موکدہ

کے مقابل میں ہے۔

۴- خلاف اولیٰ مستحب کا مقابل ہے اور اپنے معنی خاص پر مکروہ تزییہ سے بالکل جدا۔

۵- کراہت کے لئے اگرچہ تزییہ ہو ضرور دلیل کی حاجت ہے۔

۶- یہ نفیس جلیل تفرقہ مقتضائے تقسیم عقلی و اقتضائے نفس کراہت و قہیہ تفرقہ

احکام ہیں نہ کہ نری اصطلاح اختیاری کہ جس کا جو چاہا نام رکھ لیا۔

۷۔ مشہور احکام خمسہ ہیں۔ واجب، مندوب، مکروہ، حرام، مباح۔

یہ مذہب شافعیہ سے ایق ہے کہ ان کے یہاں واجب و فرض میں فرق نہیں۔

☆ اور بعض نے برعایت مذہب حنفی فرض و واجب اور حرام و مکروہ تحریمی کو تقسیم میں

جد اجد اخذ کر کے سات قرار دیئے۔

☆ بعض نے فرض، واجب، سنت، نفل، حرام، مکروہ، مباح یوں سات گئے۔

☆ بعض نے سنت میں سنت بدئی و سنت زائدہ اور مکروہ تحریمی و تنزیہی قسمیں کر کے نو

شمار کئے۔

لیکن امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ..... احکام گیارہ ہیں۔

پانچ جانب فعل میں متنازلاً..... فرض، واجب، سنت موکدہ، سنت غیر موکدہ، مستحب۔

اور پانچ جانب ترک میں متصاعداً..... خلاف اولیٰ، مکروہ تنزیہی، اسات، مکروہ تحریمی، حرام

ان میں میزان مقابلہ اپنے کمال اعتدال پر ہے کہ ہر ایک اپنے نظیر کا مقابل ہے اور سب

کے بیچ میں گیارہ ہواں، مباح خالص۔

ان تشریحات و توضیحات کے بعد امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ، اس تقریر منیر کو حفظ کر لیجئے

کہ ان سطور کے غیر میں نہ ملیں گی اور ہزار ہا مسائل میں کام دے گی اور صد ہا عقودوں کو حل کرے

گی، کلمات اس کے موافق مخالف سب طرح کے ملیں گے مگر بجز اللہ تعالیٰ حق اس سے متجاوز

نہیں، فقیر طمع رکھتا ہے کہ اگر حضور سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مضوریہ تقریر عرض

کی جاتی ضرور ارشاد فرماتے کہ یہ عطر مذہب و طراز مذہب ہے۔ والحمد للہ رب العلمین۔

بیاسی صفحات پر مبدو اس محققانہ رسالے میں جو تحقیقات بازنہ اور تدقیقات لامعہ ہیں وہ

امام احمد رضا ہی کا حصہ ہیں۔

اور اس رسالہ مبارکہ میں ۱۳۸، احادیث نبویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاگزین ہیں۔

# احادیث

## بارق النور فی مقادیر ماء الطهور

وضو اور غسل میں اگرچہ پانی کی مقدار اجماعاً متعین نہیں ہے مگر ان چند احادیث میں وضو و غسل کے لئے پانی کی مقدار میں صاع اور مد کا ذکر ہے جن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو و غسل فرمایا کرتے تھے کیونکہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم انور نہایت لطیف نورانی تھا بہت کم پانی سے وضو اور غسل ہو جاتا تھا۔

۳۴۔ یحییٰ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم یغتسل بالصاع الی خمسة امداد و يتوضأ بالمد۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صاع سے پانچ مد پانی تک سے نہاتے اور ایک مد پانی

سے وضو فرماتے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۳۹ ابارق النور“ (بخاری اول، ص ۳۳، باب الوضوء بالمد)

۳۵۔ صحیح مسلم و مسند احمد و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ و شرح معانی الآثار امام طحاوی میں

حضرت سفینہ اور مسند احمد و سنن ابی داؤد و ابن ماجہ و طحاوی میں بسند صحیح حضرت جابر بن عبد اللہ، نیز انہیں کتب میں بطریق کثیرہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے۔ کان رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يتوضأ بالمد و یغتسل بالصاع۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل فرماتے۔ (مسلم

اول، ص ۱۳۹، باب القدر المستحب من الماء الخ) (ترمذی اول، ص ۸، باب الوضوء بالمد)

۳۶۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث امام طحاوی کے یہاں یوں ہے کان رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يتوضأ من مد فیسبغ الوضوء و عسی ان یفضل منه۔ الحدیث۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد سے تمام و کمال وضو و سعت و فراغت کے ساتھ

فرمائیے اور قریب تھا کہ کچھ پانی بچ بھی رہتا۔ (شرح معانی الآثار، ۱/۳۲۳، باب وزن الصاع)

۳۷۔ ابو یعلیٰ و طبرانی و بیہقی نے ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند ضعیف روایت کیا

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ بنصف مد۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نصف مد سے وضو فرمایا۔ (بحوالہ مجمع الزوائد، باب ما یکنفی من الماء للوضوء ۱/ ۲۱۹، صبح بیروت)

۳۸۔ سنن ابی داؤد و نسائی میں ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے۔ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضعاً فاتی باناً فیہ ماء قدر ثلثی المد۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمانا چاہا تو ایک برتن حاضر لایا گیا جس میں دو تہائی مد کے قدر پانی تھا۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۳، باب الوضوء بالمد)

۳۹۔ نسائی کے لفظ یہ ہیں فاتی بماء فی اناء قدر ثلثی المد۔

ایک برتن کہ دو ٹمٹ مد کے قدر تھا پانی حاضر کیا گیا۔ (نسائی اول، ص ۲۴، باب القدر الذی یکنفی بہ الرجل)

۴۰۔ ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم کی صحاح میں عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے انہ رأی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضعاً بثلاث مد۔

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک تہائی مد سے وضو فرمایا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۱، ص ۳۹، ابارق النور" (المستدرک للحاکم، ما یحزی من الماء للوضوء مطبوعہ بیروت ۱/ ۱۶۱)

۴۱۔ حدیث ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا وضأت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی انا نحو من هذا الانا وھی تشير الی رکوة تاخذ مدا۔ او مدا و ثلثا۔ رواہ سعید بن منصور فی سنہ، و فی لفظ لبعضہم یكون مدا و مد او ربحا و اصل الحدیث عنہا فی السنن الاربعہ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس برتن سے وضو فرمایا جس میں ایک مد یا سوا مد، اور دوسری روایت میں ہے کہ ایک مد یا تہائی مد پانی تھا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۴۰، ابارق النور"

۴۲۔ بخاری و سنن ابی داؤد و نسائی و طحاوی میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک حدیث یوں ہے۔ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يتوضأ بمكوك و یغتسل بخمسة مکاکی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مکوک سے وضو اور پانچ سے غسل فرماتے۔ (مکوک سے مراد مد ہے۔ منہ لا نسائی اول، ص ۲۴، باب القدر الذی یکنفی بہ الرجل الخ)

۴۳۔ صحیح مسلم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے۔ ایہا کانت تغتسل ہی و النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی اناء واحد یسع ثلثة امداد او قریباً من ذلك۔

وہ (حضرت عائشہ) اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن میں کہ تین مہیا اس کے قریب کی گنجائش رکھتا نہا لیتے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۴۰، بارق النور“ (مسلم اول، ص ۱۴۸، باب القدر المسحوب من الماء الخ)

اعضائے وضو دو بار دھونے سے متعلق ایک حدیث :

۴۳۔ رواہ البخاری عن عبد اللہ بن زید و ابوداؤد و الترمذی و صحیحہ و ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ مرتین مرتین۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعضائے وضو دو بار دھوئے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۴۰، بارق النور“ (بخاری اول، ص ۲۷، باب الوضوء مرتین مرتین)

اعضائے وضو ایک ایک بار دھونے کے بارے میں دو حدیثیں :

۴۵۔ رواہ البخاری و الدارمی و ابوداؤد و النسائی و الطحاوی و ابن خزيمة عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال توضأ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرة مرة۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعضائے وضو ایک ایک بار دھونے۔ (مؤلف) (بخاری اول، ص ۲۷، باب الوضوء مرة مرة)

۴۶۔ و بمثله رواہ الطحاوی عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و روی ایضاً عن امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ مرة مرة۔

نیز امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو میں ایک ایک بار دھوتے دیکھا۔ (مؤلف) (شرح معانی الآثار ۱/۷، باب الوضوء للصلوة مرة مرة)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اعضائے وضو تین تین مرتبہ اور کبھی ایک ایک مرتبہ دھونا بھی ثابت ہے حدیث میں ہے۔

۴۷۔ و عن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ ثلاثاً ثلاثاً و رأیتہ غسل مرة مرة۔



ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو  
اعضائے وضو تین تین اور ایک ایک بار دھوتے دیکھا ہے۔ (مؤلف) (شرح معانی الآثار،  
۱/۷۱، باب الوضوء للصلاة مرة مرة)

دو تہائی مد پانی سے وضو فرمانے کے بارے میں ایک حدیث :

۴۸۔ حدیث ام عمارة رضی اللہ تعالیٰ عنہا "انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضعاً  
بشئ مد۔

بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو تہائی مد سے وضو فرمایا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱،  
ص ۴۰ ابارق النور" (شرح مواہب الزرقانی مقدار ماکان علیہ الصلوٰۃ والسلام يتوضأ مطبووع مصر  
۲۸۸/۷)

زن و شوہر دونوں ایک برتن سے ایک ساتھ غسل کر سکتے ہیں اور اس وقت ضروریات غسل  
سے متعلق بات بھی کر سکتے ہیں مثلاً ایک سبقت کرے تو دوسرا کے میرے لئے پانی رہنے دو۔  
۴۹۔ حدیث میں ہے کنت اغتسل انا و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من  
اناء واحد تختلف ايدينا فيه من الجنابة۔ رواه الشيخان۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
ایک برتن سے غسل جنابت کرتے جس میں ہم دونوں کے ہاتھ بار بار پڑتے۔ (مؤلف) (مسلم  
اول، ص ۱۳۸، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة الخ)

۵۰۔ و فی اخری لمسلم من اناء بيني و بينه واحد فيادرنى حتى اقول دع لى۔  
یعنی میں اور حضور دونوں ایک ایسے برتن سے غسل کرتے جو میرے اور حضور کے بیچ میں  
رہتا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبقت فرماتے یہاں تک کہ میں کہتی کہ میرے لئے  
چھوڑ دیجئے۔ (مؤلف) (مسلم اول، ص ۱۳۸، باب القدر المستحب من الماء الخ)

۵۱۔ و للنساء من اناء واحد يبادرنى و ابادره حتى يقول دع لى و انا اقول دع لى۔  
اور نسائی میں ہے کہ ایک ہی برتن میں حضور مجھ پر سبقت فرماتے اور میں حضور پر یہاں  
تک کہ فرماتے میرے لئے چھوڑ دو اور میں کہتی میرے لئے چھوڑ دیجئے۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ،  
ج ۱، ص ۱۳۱" ابارق النور۔ (نسائی ۱/۳۷، باب الرخصة في ذلك اي بفضل الجنب)

۵۲۔ الزهري عن عروة عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا فروی عن الزهري مالك

و من طريقه مسلم و ابوداؤد باللفظ وابن ابى ذئب عند البخارى و الطحاوى باللفظ الثانى تابعه معمر و ابن جريج عند النسائى و جعفر بن برقان عند الطحاوى و روى عنه الليث عند النسائى و سفين بن عيينة عنده و عند مسلم بلفظ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يغتسل فى القدر وهو الفرق و كنت اغتسل انا وهو فى الاناء الواحد و لفظ سفين من اناء واحد۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن میں غسل فرماتے جسے فرق کہتے ہیں اور ہم دونوں ایک ہی برتن میں غسل کرتے تھے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۴۲ بارق النور“ (مسلم اول، ص ۱۳۸، باب القدر المستحب من الماء الخ)

صاع و مد اور فرق سے وضو غسل کرنے کے بارے میں چند احادیث کریمہ :

۵۳۔ حدیث انس کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يتوضأ بالمد و يغتسل بالصاع۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل فرماتے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۴۳ بارق النور“ (مسلم اول، ص ۱۳۹، باب القدر المستحب من الماء الخ)

۵۴۔ موطا مالک و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان يغتسل من انا و احد وهو الفرق من الجنابة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک فرق سے غسل فرماتے۔ فرق میں اختلاف ہے اکثر تین صاع کہتے ہیں اور بعض دو صاع، فقہ الحدیث عند مسلم قال سفین و الفرق ثلثة اصع و كذلك هو نص الامام الطحاوى و قال النووى و كذا قاله الجماهير۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۴۱ بارق النور“ (مسلم اول، ص ۱۳۸، باب القدر المستحب من الماء الخ)

۵۵۔ صحیح بخاری میں یوں ہے كنت اغتسل انا و النبى صلى الله تعالى عليه وسلم من انا و احد مد قدح يقال له الفرق۔

میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے نہاتے وہ ایک قدح تھا جسے فرق کہتے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۴۲ بارق النور“ (بخاری اول، ص ۳۹، باب غسل الرجل

(مع امراتہ)

۵۶۔ امام احمد و ابو بکر بن ابی شیبہ و عبد بن حمید و اثرم و حاکم و بیہقی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یجزی من الغسل الصاع و من الوضوء المد۔

غسل میں ایک صاع اور وضو میں ایک مد کفایت کرتا ہے۔ (مسند احمد، ص ۳۳۸، ج ۴)

۵۷۔ ابن ماجہ سنن میں حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یجزی من الوضوء مد و من الغسل صاع۔ وضو میں ایک مد غسل میں ایک صاع کافی ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۳۳ ابارق النور“ (ابن

ماجہ، ص ۲۳، باب ماجاء فی مقدار الماء الخ)

۵۸۔ امام احمد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے

ہیں یکفی احد کم مد من الوضوء۔

تم میں ایک شخص کے وضو کو ایک مد بہت ہے۔ (مسند احمد، ص ۱۶۵، ج ۴)

۵۹۔ ابو نعیم معرفۃ الصحابہ میں ام سعد بنت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الوضوء مد و الغسل صاع

وضو ایک مد اور غسل ایک صاع ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۳۲ ابارق النور“ (کنز العمال، ص

۲۲۹، ج ۹)

آب وضو کے ذریعے سے بندے کے گناہ جھڑتے ہیں اس پر دو حدیثیں :

۶۰۔ طبرانی اوسط میں ابو امامہ بابلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم فرماتے ہیں ان العبد اذا غسل رجله خرجت خطایاہ و اذا غسل وجہہ و

تمضمض و تشوص و استنشق و مسح براسہ خرجت خطایا سمعہ و بصرہ و لسانہ و اذا

غسل ذراعیه و قدمیه کان کیوم ولدته امہ۔

بیشک بندہ جب اپنے پاؤں دھوتا ہے اس کے گناہ دور ہو جاتے ہیں اور جب منہ دھوتا اور کھلی

کرتا دھوتا مانتھتا پانی سوگھتا سر کا مسح کرتا ہے اس کے کان آنکھ زبان کے گناہ نکل جاتے ہیں اور

جب کلائیال اور پاؤں دھوتا ہے ایسا ہوتا ہے جیسا اپنی ماں سے پیدا ہوتے وقت تھا ”فتاویٰ رضویہ،

ج ۱، ص ۱۵۲ ابارق النور“ (کنز العمال، ص ۷۵، ج ۹)

۶۱۔ امام احمد نے بسند حسن مرتباً روایت کی عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ایما رجل قام الی وضوئہ یرید الصلاة ثم غسل کفیه نزلت کل خطیئة من کفیه مع اول قطرة فاذا مضمض و استنشق و استتر نزل کل خطیئة من لسانہ و شفתיہ مع اول قطرة فاذا غسل وجهہ نزلت کل خطیئة من سمعہ و بصرہ مع اول قطرة فاذا غسل یدہ الی العرفقین و رجلہ الی الکعبین سلم من کل دنب کھیئة یوم ولدته امہ۔

جب آدمی نماز کے ارادے سے وضو کو اٹھے پھر ہاتھ دھوئے تو ہاتھ کے سب گناہ پہلے قطرہ کے ساتھ نکل جائیں پھر جب کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور صاف کرے زبان و لب کے سب گناہ پہلی بوند کے ساتھ ٹپک جائیں پھر جب منہ دھوئے آنکھ کان کے سب گناہ پہلے قطرہ کے ساتھ اتر جائیں پھر جب کہنیوں تک ہاتھ اور گٹوں تک پاؤں دھوئے سب گناہوں سے ایسا خالص ہو جائے جیسا جسدن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۵۲، باریق النور" (مند احمد، ص ۳۵۲، ج ۶)

رطل اور صاع و مد سے وضو اور غسل کے متعلق دو حدیثیں :

۶۲۔ قال انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتوضأ برطلین و یغتسل بالصاع۔ رواہ الامام الطحاوی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رطل سے وضو اور ایک صاع سے غسل فرماتے۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۳۳، باریق النور" (کنز العمال، ص ۷۷۳، ج ۹)

۶۳۔ اخرج الامام الطحاوی عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتوضأ بالمد و هو رطلان۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد سے وضو فرماتے تھے اور مد دو رطل ہے۔ (مؤلف) (شرح معانی الآثار، ج ۱، ص ۳۲۳، باب وزن الصاع)

گیسوں کے مد حضرت امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایجاد کئے :

۶۴۔ حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے لما کثر الطعام فی زمن معویة جعلوه مدین من حنطة۔

حضرت معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں جب غلہ کی فراوانی ہوئی تو امیر معویہ نے

گیسوں کے دوہے یعنی پیمانے بنائے۔ (مولف) ”قلوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۳۳ بارق النور“ (شرح معانی الآثار، ۱/۳۱۹، باب مقدار صدقة الفطر)

زمانہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں زیادہ تر جو کھجور اور منقہ وغیرہ تھے لیکن گیسوں نہیں تھیں۔

۶۵۔ صحیح بخاری شریف میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کان طعامنا یومئذ الشعیر۔

ان دنوں ہمارا کھانا جو تھا (مولف) (زمانہ رسالت میں عام طعام جو تھا گیسوں کی کثرت زمانہ امیر مویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ منہ) ”قلوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۳۵ بارق النور“ (بخاری ۱/۴۰۳، باب الصدقة قبل العید)

۶۶۔ صحیح ابن خزیمہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے قال لم تكن الصدقة على عهد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الا التمر و الزبيب و الشعير و لم تكن الحنطة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدقہ کے لئے کھجور، منقہ، اور جو تھے، گیسوں نہیں تھیں۔ (مولف) ”قلوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۳۳ بارق النور“ (صحیح ابن خزیمہ باب الدلیل علی ان الامر الخ بیروت ۱/۸۵)

قبل وضو مسواک کرنے سے متعلق دو حدیثیں:

۶۷۔ فی صحیح مسلم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه تسوك و توضحا ثم قام فصلى۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسواک کرتے تھے اور وضو کرتے پھر نماز ادا فرماتے۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۱۲۸، باب السواک)

۶۸۔ فی سنن ابی داؤد عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لا یرقد من لیل و لانهار فیستیقظ الا یتسوك قبل ان یتوضأ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات و دن میں جب بھی استراحت فرماتے تو بیدار ہونے کے بعد قبل وضو مسواک فرماتے تھے۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۸، باب السواک لمن قام باللیل)

وضو میں کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا سنت ہے :

۶۹۔ اخرج الطبرانی عن ایوب قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا توضأ استنشق ثلثاً و تمضمض و ادخل اصبعه فی فمه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تھے تو ناک میں پانی چڑھاتے، کلی کرتے اور دہن مبارک میں انگشت شریف داخل فرماتے۔

۷۰۔ الطبرانی حدثنا عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی صفة الوضوء لکن لفظہ فی نصب الراية کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا توضأ تمضمض و استنشق و ادخل اصابعه من تحت لحيته فخللها۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو کلی فرماتے، ناک میں پانی چڑھاتے دہن مبارک داڑھی کے نیچے سے داخل کر کے داڑھی کا خلال فرماتے تھے۔ (مولف)

(نصب الراية، حدیث ابی ایوب بیروت ۱/ ۱۴)

۷۱۔ اخرج الامام احمد فی مسنده عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ انه دعا بکوز من ماء فغسل وجہہ و کفیه ثلثاً و تمضمض ثلثاً فادخل بعض اصابعه فی فیہ و قال فی آخره هكذا کان وضوء نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے پانی کا ایک کوزہ منگا کر اپنے چہرہ اور ہتھیلیوں کو تین تین بار دھویا اور تین بار کلی فرمائی پھر بعض انگلی کو منہ میں ڈالا اور آخر میں فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وضو اسی طرح کا تھا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۳۷ بارق النور" (مسند احمد، ج ۱۹۳، ص ۱۹۳)

سواک کرنا سنت ہے بسا اوقات اگر سواک نہ ہو تو انگلیاں اس کے قائم مقام ہیں :

۷۲۔ روی ابو عبید فی کتاب الطهور عن امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه کان اذا توضأ یسوک فاه باصبعه۔

یعنی بعض اوقات امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وضو فرماتے تو اپنی انگلی سے سواک کا کام لیتے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۳۷ بارق النور"

۷۳۔ قال البخاری فی رواية عن انس عبد الحکیم القسملی منکر الحدیث و قال فی التقریب ضعیف انه قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یجزی من السواک

الاصابع۔ و رواه البيهقي بطريق آخر و قال غير محفوظ ونحوه للطبراني وابن عدی و ابی نعیم عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک نہ ہونے کی صورت میں انگلیاں کافی ہیں۔ (مولف) (یعنی مسواک نہ ہو تو انگلیوں سے دانت صاف کئے جائیں۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۳۸ بارق النور“ (کنز العمال، ص ۱۹۰، ج ۹)

۷۴۔ روی ابو نعیم فی کتاب السواک عن عمر و بن عوف المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الاصابع تجزی مجزی السواک اذا لم یکن سواک۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسواک نہ ہو تو انگلیاں مسواک کی جگہ کافی ہیں۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۳۸ بارق النور“ (کنز العمال، ص ۱۸۸، ج ۹)

آب وضو کے ساتھ اعضائے وضو کے گناہ دور ہوتے ہیں :

۷۵۔ حدیث ابوامامہ کے علاوہ صحیح مسلم شریف میں امیر المومنین عثمان غنی و ابو ہریرہ و عمرو بن عبید اور مالک و احمد و نسائی و ابن ماجہ و حاکم کے یہاں عبد اللہ صنابجی اور طحاوی و مجتہم کبیر طبرانی میں عباد والد ثعلبہ اور مسند احمد میں مرہ ابن کعب اور مسند مسدد و ابی یعلیٰ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں ان میں حدیث صنابجی و حدیث عمرو سب سے اتم ہیں کہ ان میں ناک کے گناہوں کا بھی ذکر ہے اور مسح سر کرنے سے سر کے گناہ نکل جانے کا بھی فقہی الاول (حدیث صنابجی) اذا استتر خرجت الخطایا من انفہ ثم قال بعد ذکر الوجه والیدین فاذا مسح راسہ خرجت الخطایا من راسہ حتی تخرج من اذنیہ۔

جب ناک شکے تو ناک کے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر ہاتھ اور چہرہ کے ذکر کے بعد کہا کہ مسح سر کرنے سے سر کے گناہ نکلتے ہیں یہاں تک کہ کانوں کے بھی۔ (مولف) (نسائی اول، ص ۲۹، باب مسح الاذنین مع الراس الخ)

و فی الثانی (حدیث عمرو) ما منکم رجل یقرب وضوئہ فیتمضمض و یتستشق و یتستر الا خرجت خطایا وجہہ من فیہ و خیاشمہ ثم یمسح راسہ الا خرجت خطایا راسہ من اطراف شعرہ مع الماء۔

حدیث عمرو یہ ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی جب وضو کے لئے کلی کرے اور ناک میں پانی

چڑھاتا اور بکتا ہے تو اس کے چہرہ کے گناہ منہ اور ناک کی جڑ سے نکل جاتے ہیں پھر جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ بالوں کے کنارہ سے پانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ (مولف) "فتویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۵۳ بارق النور" (کنز العمال، ص ۱۷۳، ج ۹)

۷۶۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ (مذکورہ) بشارت بیان کر کے ارشاد فرمایا

کہ لا تغتروا

اس پر مفرور نہ ہونا۔ رواہ البخاری عن عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

"فتویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۵۳ بارق النور" (بخاری ۲/۹۵۲، باب قول اللہ تعالیٰ یا ایہا الناس ان عدو اللہ

الخ)

مسواک کا سنت ہونا حدیث سے ثابت ہے :

۷۷۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم السواک سنة فاستاکوا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسواک کرنا سنت ہے تو تم لوگ بھی

مسواک کیا کرو۔ (مولف) یعنی جب وضو کا ارادہ کرے تو مسواک کرنا سنت ہے یعنی مسواک وضو

کی سنتوں میں سے ہے۔ (مولف) "فتویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۵۳" بارق النور۔ (کنز العمال، ۱۸۸، ج ۹)

مسواک کے ذریعہ منہ پاکیزہ رکھو :

۷۸۔ البیہقی فی الشعب و تمام فی فوائدہ و الدیلمی فی مسند الفردوس و

الضیائی فی المختارۃ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح قال قال رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا قام احدکم یصلی من اللیل فلیستک فان احدکم

اذا قرء فی صلاتہ وضع ملک فاه علی فیہ ولا یخرج من فیہ شیء الا دخل فم الملك۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی رات کو نماز پڑھے تو چاہئے

کہ وہ مسواک کر لے کہ جب وہ نماز میں قرأت کرتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھ دیتا

ہے اور یہ جو کچھ پڑھتا ہے اس کے منہ سے نکل کر فرشتہ کے منہ میں جاتا ہے۔ (مولف) "فتویٰ

رضویہ، ج ۱، ص ۱۵۶ بارق النور" (کنز العمال، ص ۱۹۳، ج ۹)

۷۹۔ وللطبرانی فی الکبیر عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لیس شیء اشد علی الملکین من ان ینیابین



اسنان صاحبها طعاما وهو قائم یصلی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بندہ جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور اس وقت اگر کھانے کی کوئی شئی اس کے دانتوں میں ہوتی ہے تو ملائکہ کو اس سے ایسی سخت ایذا ہوتی ہے کہ کسی اور شئی سے نہیں ہوتی۔ (مولف) و فی الباب عند ابن المبارک فی الزهد عن ابی عبدالرحمن السلمی عن امیرالمومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والدیلمی عن عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابن نصر فی الصلاة عن الزہری عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرسلًا و الآجری فی اخلاق حملة القرآن عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ موقوفا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۵۶ بارق النور“ (معجم الکبیر الزاہراء الحدیقة موصل ۱۷۷/۳)

کھل طریقہ وضو پر ایک حدیث پاک :

۸۰۔ بخاری و نسائی و ابوبکر بن ابی شیبہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی انہ توضعاً فغسل وجهه اخذ غرفة من ماء فتمضض بها و استنشق ثم اخذ غرفة من ماء فجعل بها هكذا اضافها الى يده الاخرى فغسل بها وجهه ثم اخذ غرفة من ماء فغسل بها يده اليمنى ثم اخذ غرفة من ماء فغسل بها يده اليسرى ثم مسح براسه ثم اخذ غرفة من ماء فرش على رجله اليمنى حتى غسلها ثم اخذ غرفة اخرى فغسل بها رجله اليسرى ثم قال هكذا رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم توضعاً۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وضو فرمایا تو چہرہ کو دھویا، ایک چلو پانی لے کر اس سے کلی کی اور ناک میں چڑھلایا پھر ایک چلو لیکر اسی طرح کر کے دوسرے ہاتھ کے ساتھ ملا کر (یعنی دونوں ہاتھوں کے لپ سے) چہرہ دھویا پھر ایک چلو سے داہنے ہاتھ کو دھویا پھر ایک چلو سے بائیں ہاتھ کو پھر سر کا مسح کیا پھر ایک چلو لے کر داہنے پیر پر چھڑکنے لگے یہاں تک کہ اس کو دھولیا پھر دوسرے چلو سے بائیں پیر کو دھویا پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۵۷“ بارق النور۔ (بخاری ۱/۲۶، باب غسل الوجه بالیدین من غرفة واحدة)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میٹھی چیزیں مرغوب ہیں حدیث میں ہے۔

۸۱۔ کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يحب الحلواء والعسل. كما اخرجہ

الستة عن ام المؤمنين رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حلوا اور شہد پسند فرماتے تھے۔ (مولف) "فتویٰ

رضویہ، ج ۱، ص ۱۵۹ "بارق النور۔ (بخاری دوم، ص ۸۱، باب الحلواء والعسل)

شک وارتیاب کی باتیں منع ہیں حدیث میں ہے :

۸۲۔ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دع ما یریک الی مالا یریک فان الصدق

طمانية و ان الکذب ريبة. رواه الائمة احمد و الترمذی و ابن حبان بسند جيد عن

الحسن المجتبیٰ ریحانة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو عند ابن قانع عنه

بلفظ فان الصدق ینجی۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ شک کی بات چھوڑ کر وہ کام کر جس میں

شک نہ رہے کیونکہ صدق یقین اور کذب شک ہے۔ (مولف) اور دوسری روایت میں ہے کہ

صدق نجات دیتا ہے (ترمذی دوم، ص ۷۸، باب من ابواب صفة القيمة)

طریقہ غسل پر مشتمل تین حدیثیں :

۸۳۔ عن ابی اسحاق حدثنا ابو جعفر انه کان عند جابر بن عبد اللہ هو و ابوہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم و عنده قوم فسألوه عن الغسل فقال یکفیک صاع فقال رجل

ما یکفینی فقال جابر کان یکفی من هو اوفی منك شعرا و خیرا منك ثم امنافی ثوب۔

حضرت ابو جعفر اور ان کے والد حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس تھے

اور ان کے پاس اور دوسرے لوگ بھی تھے لوگوں نے ان سے غسل کے بارے میں پوچھا فرمایا کہ

تمہیں ایک صاع پانی کافی ہے تو ایک آدمی نے کہا مجھ کو کفایت نہیں کرتا ہے حضرت جابر نے فرمایا

کہ اتنا پانی ان کو کافی ہوتا تھا جو تم سے زیادہ زلف والے اور تم سے بہتر تھے یعنی حضور پھر آپ نے

ایک کپڑے میں ہماری امامت فرمائی۔ (مولف) "فتویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۶۰ "بارق النور۔ (بخاری

اول، ص ۳۹، باب الغسل بالصاع و نحوه)

۸۴۔ حدیث الحسن بن محمد علی ما فی الصحیحین هكذا عن ابی جعفر

قال لی جابر اتانی ابن عمک یعرض بالحسن بن محمد بن الحنفیة قال کیف الغسل

من الجنابة فقلت كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ياخذ ثلث اكف فيفضيها على راسه ثم يفيض على سائر جسده فقال لي الحسن اني رجل كثير الشعر فقلت كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اكثر منك شعرا. هذا لفظ خ۔

حضرت ابو جعفر سے مروی ہے کہ جابر نے مجھ سے کہا کہ میرے پاس آپ کے چچا کے بڑے آئے ان کی مراد حسن بن محمد بن حنفیہ سے تھی اور پوچھا کہ جنابت کا غسل کس طرح کیا جائے میں نے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین لپ پانی لے کر سر مبارک پر بہاتے پھر پورے جسم اطہر پر تو حسن نے مجھ سے کہا کہ میں زیادہ بال والا مرد ہوں تو میں نے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم سے زیادہ زلف والے تھے۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۲۹۹، باب من افاض علی راسه ثلثا) ونحوه عندم و فيه قال جابر فقلت له يا ابن اخي كان شعر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اكثر من شعرك و اطيب۔

دوسری روایت یہ ہے کہ جابر نے کہا اے بھتیجے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک تم سے کثیر اور عمدہ تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۶۰" بارق النور۔ (مسلم اول، ص ۱۳۹، باب استحباب افاضة الماء على الرأس)

۸۵۔ اخرج النسائي عن ابي اسحاق عن ابي جعفر قال تمارينا في الغسل عند جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهما فقال جابر يكفي من الغسل من الجنابة صاع من ما قلنا ما يكفي صاع و لا صاعان قال جابر قد كان يكفي من كان خيرا منكم و اكثر شعرا صلى الله تعالى عليه وسلم۔

ابو جعفر نے کہا کہ غسل کے بارے میں باہم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ہم جھگڑا کر رہے تھے اس پر جابر نے فرمایا کہ غسل جنابت کے لئے ایک صاع پانی کافی ہے ہم نے کہا نہ ایک صاع کافی ہے اور نہ دو صاع حضرت جابر نے کہا ان کو کافی ہوتا تھا جو تم سے زیادہ بہتر اور کثیر بال والے تھے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۶۰" بارق النور۔ (نسائی اول، ص ۳۶، باب ذكر القدر الذي يكفي به الرجل)

شافعیہ کے نزدیک ایک چلوپانی سے کلی کرنا اور ناک میں چڑھانا سنت ہے مگر احناف کے نزدیک الگ الگ پانی لے کر کلی کرنا اور ناک میں چڑھانا سنت ہے :

۸۶۔ رواه ابن ماجه عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابن عباس رضي الله

تعالیٰ عنہما وهذا هو مخرج الحديث. رواه البخاری عن سليمان بن بلال عن زيد و النسائی عن ابن عجلان عن زيد مطولا و قال ابن ماجه حدثنا عبدالله بن الجراح و ابوبکر بن خلاد الباهلی ثنا عبدالعزیز بن محمد عن زيد فاخرجه مقتصرا علی قوله ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم مضمض و استشق من غرفة واحدة۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چلوپانی سے کلی فرمائی اور ناک میں چڑھایا۔  
(مؤلف) (بخاری اول، ص ۳۱، باب من مضمض و استشق من غرفة واحدة)

۸۷۔ و من هذا الطريق اخرجہ النسائی فقال اخبرنا الہیثم بن ایوب الطالقانی قال عبدالعزیز بن محمد قال ثنا زيد وفيه رأيت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم توضأ فغسل يديه ثم مضمض و استشق من غرفة واحدة. الحديث۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کے لئے ہاتھوں کو دھویا پھر ایک چلوپانی سے کلی فرمائی اور ناک میں چڑھایا۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۶۳، باریق النور" (نسائی اول، ص ۲۹، باب مسح الاذنین)

اعضائے وضو ایک ایک مرتبہ دھونے کے بارے میں چار حدیثیں :

۸۸۔ لعبد الرزاق عن عطاء بن يسار عن ابن عباس رضي الله تعالیٰ عنہما انه توضحاً فغسل كل عضو منه غسلة واحدة ثم ذكر ان النبي صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم كان يفعله۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وضو فرمایا تو ہر عضو کو ایک ایک مرتبہ دھویا پھر فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔ (مؤلف) (مصنف عبدالرزاق باب کم الوضوء من غسلة الخ بیروت ۳۱/۱)

۸۹۔ و لسعيد بن منصور في سننه بلفظ توضحاً النبي صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم فادخل يده في الاناء فمضمض و استشق مرة واحدة ثم ادخل يده فصب على وجهه مرة و صب على يده مرة مرة و مسح براسه و اذنيه مرة ثم اخذ ملاً كفه من ماء فرش على قدسيه وهو متعل۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرماتے وقت دست اقدس برتن میں داخل فرمایا اور ایک ایک مرتبہ کھن کی اور ناک میں پانی پھینچا پھر دست اقدس داخل فرما کر چہرہ مبارک پر ایک بار

بہلیا اور ایک ایک بار ہاتھ پر اور سر اور کانوں کا مسح ایک ایک بار فرمایا پھر ایک لپ پانی لیکر قدموں پر چھڑکا کہ پیروں میں موزے تھے۔ (مولف) (یعنی خنک پر مسح فرمایا پیروں کو دھویا۔ مولف) (کنز العمال، ص ۷۱، ج ۹)

۹۰۔ روی البخاری قال حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفین عن زيد بلفظ  
توضاً النبي صلى الله تعالى عليه وسلم مرة مرة۔  
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک بار اعضائے وضوء دھوئے۔ (مولف)  
(بخاری اول، ص ۷۲ باب الوضوء مرة مرة)

۹۱۔ قال ابو داؤد حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن سفین حدثني زيد و قال النسائي  
اخبرنا محمد بن مثنى حدثنا يحيى عن سفین ثنا زيد و قال الامام الطحاوی حدثنا ابن  
مرزوق حدثنا ابو عاصم عن سفین عن زيد و لفظ الاولين فيه الاخير کم بوضوء رسول  
الله صلى الله تعالى عليه وسلم فوضوا مرة مرة. و بمعناه لفظ الطحاوی۔  
بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر عضو کو ایک ایک بار دھویا۔ (مولف) "فتاویٰ  
رضویہ ج ۱، ص ۱۶۳ بارق النور" (ابوداؤد ۱۸ باب الوضوء مرة مرة)

مسواک موجود نہ ہونے کی صورت میں انگلیاں اس کے قائم مقام ہیں :

۹۲۔ سنن بیہقی میں ہے عن عبدالله بن المثنى قال حدثني بعض اهل بيتي عن  
انس بن مالك رضي الله تعالى عنه ان رجلا من الانصار من بني عمرو بن عوف قال  
يا رسول الله انك رغبتا في السواك فهل دون ذلك من شيء قال اصبعك سواك عند  
وضوئك تمر بها على اسنانك انه لا عمل لمن لانية له و لا اجر لمن لا خشية له۔

ایک انصاری نے عرض کی یا رسول اللہ حضور نے مسواک کی طرف ہمیں ترغیب فرمائی کیا  
اس کے سوا بھی کوئی سورت ہے فرمایا وضوء کے وقت تیری انگلی مسواک ہے کہ اپنے دانتوں پر پھیر  
لے بیشک بے نیت کے کوئی عمل نہیں اور بے خوف الہی کے ثواب نہیں۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص  
۱۵۳ بارق النور" (السنن الكبرى للبيهقي باب الاستياك بالاصابع بيوت / ۳۱)

وضوء جزء ایمان اور مسواک جزء وضوء ہے :

۹۳۔ حدیث مرسل میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الوضوء  
شطر الايمان و السواك شطر الوضوء. رواه ابو بكر بن ابي شيبة عن حسان بن عطية

ورستہ فی کتاب الایمان عنہ بنلفظ السواک نصف الوضوء و الوضوء نصف الایمان۔  
سواک نصف وضو ہے اور وضو نصف ایمان۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۵۳“ بارق النور۔  
(کنز العمال، ص ۱۸۷-۱۹۱، ج ۹)

صرف پاجامہ یا لنگی سے نماز مکروہ تحریمی ہے :

۹۴۔ ابو داؤد و الحاکم عن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی ان یصلی الرجل فی سراویل و لیس علیہ رداء۔  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی بے چادر اوڑھے صرف پاجامے میں نماز پڑھے۔ (ابوداؤد اول، ص ۹۳، باب من قال یتزربہ اذا کان ضیقاً)

۹۵۔ مسند احمد و صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لا یصلین احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیہ منہ شیء۔  
ہرگز کوئی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے کہ دونوں شانے کھلے ہوں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۵۸ بارق النور“۔ (بخاری اول، ص ۵۲، باب اذا صلی فی الثوب الواحد)

وضو میں غرہ تجلیل کا بڑھانا مستحب ہے حدیث میں ہے :

۹۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان امتی یدعون یوم القیمة غرا محجلین من آثار الوضوء فمن استطاع منکم ان یطیل غرته فلیفعل۔ رواہ الشیخان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۱/۲۵۵، باب فضل الوضوء الغر المحجلون)

و فی لفظ لمسلم عنہ انتم الغر المحجلون یوم القیمة من اسباغ الوضوء فمن استطاع منکم فلیطیل غرته و تحجیلہ۔

یعنی میری امت کے چہرے اور چاروں ہاتھ پاؤں روز قیامت وضو کے نور سے روشن و منور ہوں گے تو تم میں جس سے ہو سکے اسے چاہئے کہ اپنے اس نور کو زیادہ کرے۔ (یعنی چہرہ کے اطراف میں جو حدیں شرعاً مقرر ہیں اس سے کچھ زیادہ دھوئے اور ہاتھ نصف بازو اور پاؤں نیم ساق تک۔ منہ) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۵۹ بارق النور“ (مسلم اول، ص ۱۲۶، باب استحباب الغرۃ الخ)  
راہ خدا میں جتنا بھی خرچ کیا جائے تو اسراف نہ ہوگا بخلاف معصیت کے کہ اس میں ایک ذرہ خرچ کرنا بھی اسراف ہے۔

۹۷۔ ابن ابی حاتم نے امام مجاہد تلمیذ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی لو انفق مثل ابی قیس ذہبا فی طاعة اللہ لم یکن اسرافا و لو انفق صاعا فی معصیة اللہ کان اسرافا۔

اگر تو پہاڑ برابر سونا طاعت الہی میں خرچ کر دے تو اسراف نہیں اور اگر ایک صاع جو گناہ میں خرچ کرے تو اسراف ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۱، ص ۱۸۰ باریق النور“ (تفسیر کبیر، ج ۱۳، ص ۲۱۲) صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے خدا اور اس کے رسول کافی ہیں :

۹۸۔ صحاح کی حدیث جلیل ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصدق کا حکم فرمایا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہوئے کہ اگر میں کبھی ابو بکر صدیق پر سبقت لے جاؤں گا تو یہی بار ہے کہ میرے پاس مال بسیار ہے اپنے جملہ اموال سے نصف حاضر خدمت اقدس لائے حضور نے فرمایا اہل و عیال کے لئے کیا رکھا عرض کی اتنا ہی، اتنے میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور اپنا کل مال لائے گھر میں کچھ نہ چھوڑا ارشاد ہوا اہل و عیال کے لئے کیا رکھا عرض کی اللہ اور اللہ کا رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس پر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں میں وہی فرق ہے جو تمہارے ان جوابوں میں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۸۱ باریق النور“

غسل میں سب سے پہلے سر پر پانی ڈالنا مستحب ہے :

۹۹۔ روی البخاری عن ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فیما حکت غسلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم یصب علی راسہ ثلث غرف یدیدہ۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقہ غسل میں روایت فرماتی ہیں کہ سر مبارک پر تین لپ پانی ڈالتے تھے۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۳۹، باب الوضوء قبل الغسل)

عورتوں کے بالوں کی جڑوں تک اگر پانی پہنچ جائے تو چوٹیاں کھولنا ضروری نہیں :

۱۰۰۔ ولابی داؤد عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اما المرأة فلا علیہا ان لا تنقضہ لتغرف علی راسہا ثلث غرفات بکفیہا۔

عورت کو کچھ ضرور نہیں کہ اپنا گندھا سر کھولے بس تین لپ پانی ڈال لے۔ (مولف)

(ابوداؤد اول، ص ۳۴، باب المراقع تنقض شعرها عند الفسل)

چلو یا لپ سے پانی لے کر وضو کرنے کے بارے میں چار حدیثیں:

۱۰۱۔ و حدیث ابی داؤد و الطحاوی عن محمد بن اسحاق عن محمد بن طلحة عن عبید اللہ الخولانی عن عبد اللہ بن عباس عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفيه ثم ادخل يديه جميعاً فاخذ حفنة من ماء فضرب بها على رجله و فيها النعل فغسلها بها ثم الاخرى مثل ذلك۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں سے پانی لے کر ایک پیر پر ڈال کر اسے دھویا اور اس میں نعل مقدس تھی پھر دوسرے میں بھی اسی طرح کیا۔ (مؤلف) (ابوداؤد اول، ص ۱۶، باب صفة وضوء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

۱۰۲۔ و لفظ الطحاوی ثم اخذ بيديه جميعاً حفنة من ماء فمسك بها على قدمه اليمنى و اليسرى كذلك. و اخرجه ايضاً احمد و ابو يعلى و ابن خزيمة و ابن حبان و الضياء۔

طحاوی کے لفظ یہ ہیں کہ دونوں ہاتھوں سے ایک لپ پانی لے کر دائیں قدم اقدس پر ڈالا اور اسی طرح بائیں پر بھی۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۶۴، باریق النور“ (شرح معانی الآثار ۲۱/۱، باب فرض الرجلین النخ)

۱۰۳۔ ابن ماجہ حدثنا ابوبکر بن خلاد الباهلی حدثنا يحيى بن سعيد القطان عن سفین عن زيد و فيه رأيت رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضع غرفة غرفة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک چلو سے وضو فرمایا۔ (مؤلف) (ابن ماجہ اول، ص ۳۳، باب ماجا فی الوضوء مرة مرة)

۱۰۴۔ حدیث ابن عساکر عن ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضع غرفة غرفة و قال لا يقبل الله صلاة الابہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک چلو سے وضو فرمایا اور فرمایا کہ اس کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔ (مؤلف) (کنز العمال، ص ۲۵۴، ج ۹)



اعضائے وضو ایک ایک مرتبہ دھونے سے متعلق ایک حدیث پاک :

۱۰۵۔ والدار قطنی فی غرائب مالک عن زید بن ثابت و ابی ہریرة معاً رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضع مرة مرة وقال هذا وضوء لا يقبل الله صلاة الا به۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعضائے وضو ایک ایک بار دھو کر فرمایا کہ یہ وضو ہے کہ جس کے بغیر نماز مقبول نہیں ہوتی۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۶۵ بارق النور“ (کنز العمال، ص ۱۷۱، ج ۹)

بڑے برتن سے پانی لے کر وضو کرنے کے بارے میں تین حدیثیں :

۱۰۶۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایضا عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ادخل یدہ الیمنی فافرغ بہا علی الاخری ثم غسل کفہ ثم تمضمض و استنثر ثم ادخل یدہ فی الاناء جمیعاً فاخذ بہما حفنة من ماء فضرب بہا علی وجہہ ثم الثانية ثم الثالثة مثل ذلك۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست راست (بئب وغیرہ کسی بڑے برتن میں) داخل فرمایا تو اس سے دوسرے ہاتھ پر پانی ڈالا پھر دونوں ہتھیلیوں کو دھویا پھر کلی فرمائی اور ٹاک میں پانی چڑھایا پھر دونوں ہاتھ ایک ساتھ برتن میں داخل فرما کر ایک لپ پانی لیا اور اسے چہرہ اقدس پر بہایا پھر دوسری اور تیسری بار اسی طرح کیا۔ (مولف) (ابوداؤد ۱/۱۶، باب صفة وضوء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

۱۰۷۔ و رواہ الطحاوی مختصراً فقال اخذ حفنة من ماء بیدہ جمیعاً فصک بہما وجہہ ثم الثانية مثل ذلك ثم الثالثة۔

طحاوی نے مختصراً اسی طرح روایت کیا کہ دونوں ہاتھوں سے ایک ساتھ ایک لپ پانی لیا اور چہرے پر بہایا پھر دوسری اور تیسری بار اسی طرح کیا۔ (مولف)

۱۰۸۔ الامام احمد و ابی داؤد و ابن خزیمة و ابی یعلی و الامام الطحاوی و ابن حبان و الضیاء عن ابن عباس عن علی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخذ بکفہ الیمنی قبضة من ماء فصبا علی ناصیة فترکھا تستن علی وجہہ ثم غسل ذراعیه الی المرفقین ثلاثاً . الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے داہنے ہاتھ سے ایک لپ پانی لے کر پیشانی پر بہا دیا اور چہرہ کو سیراب کیا پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تین تین بار دھویا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۶۵“ بارق النور۔

امور و معاملات میں میانہ روی بہتر ہے حدیث میں ہے :

۱۰۹۔ قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیر الامور اوساطھا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امور و معاملات کی اچھائی اس کی درمیانی راہ ہے۔

(مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۶۷“ بارق النور۔ (کنز العمال، ص ۲۱، ج ۳)

نماز میں کن انکھیوں سے دیکھنا :

۱۱۰۔ انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یلاحظ اصحابہ فی صلواتہ بمؤق عینہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو نماز میں کن انکھیوں سے دیکھتے تھے۔

(مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۷۱“ بارق النور۔

اسراف و تبذیر کی تفصیل و تحقیق پر دو حدیثیں :

۱۱۱۔ الفریابی وسعید بن منصور و ابوبکر بن ابی شیبہ و البخاری فی الادب

المفرد و ابنا جریر و المنذر و ابی حاتم و الطبرانی و الحاکم و صحیحہ و البیہقی فی

شعب الایمان و اللفظ لابن جریر کلہم عنہ (عبداللہ بن مسعود) رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فی قولہ تعالیٰ ولا تبذر تبذیرا قال التبذیر فی غیر الحق و هو الاسراف۔

سیرنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کا فرمان ولا تبذر تبذیرا کے بارے

میں فرمایا کہ تبذیر کا معنی ہے بے جا یعنی ناحق خرچ اور اسی کو اسراف کہتے ہیں۔ (مولف) ”فتاویٰ

رضویہ، ج ۱، ص ۱۸۰“ بارق النور۔ (تفسیر ابن جریر ۱۵/۵۰۔ مینہ مصر)

۱۱۲۔ ابن جریر و ابوالشیخ عن سفین بن حسین عن ابی بشر قال اطاف الناس

بایاس بن معویۃ فقالوا ما السرف قال ماتجاوزت بہ امر اللہ فہو سرف۔

ابو بشر نے کہا کہ لوگوں نے ایاس بن معویہ کے پاس آکر سوال کیا کہ اسراف کیا ہے ایاس نے

فرمایا جو امر خداوندی سے تجاوز کرے وہ اسراف ہے۔ (مولف) (تفسیر ابن جریر ۸/۳۲ مینہ مصر)

حاجت مند قریبی رشتہ دار کو صدقہ دینا زیادتی ثواب کا باعث ہے۔ بلکہ صدقہ دیتے وقت

انہیں نہ دینا غمب رب کا سبب ہے حدیث میں ہے۔

۱۱۳۔ اخراج الطبرانی بسند صحیح عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا امة محمد والذی بعثنی بالحق لا یقبل اللہ صدقة من رجل وله قرابة محتاجون الی صلتہ ویصرفها الی غیرہم والذی نفسی یدہ لا ینظر اللہ الیہ یوم القیمة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام قسم اس ذات کی کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کا صدقہ قبول نہیں فرماتا ہے جس کے قریبی رشتہ دار محتاج ہوں اور وہ دوسرے کو دیتا ہو قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔  
(مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۸۱" بارق النور۔ (مجمع الزوائد بیروت ۱۱۷۳/۳)

معنی اسراف و تبذیر سے متعلق چار حدیثیں :

۱۱۳۔ ابن جریر نے روایت کی کنا اصحاب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نتحدث ان التبذیر النفقة فی غیر حقہ۔

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپس میں کہتے تھے کہ مال کا غیر حق میں خرچ کرنا تبذیر یعنی فضول خرچی ہے۔ (مؤلف) (تفسیر ابن جریر مینہ مصر ۵۱/۱۵)

۱۱۵۔ سعید بن منصور اور بخاری ابوب مفر و اور ابن جریر و ابن منذر تفسیر اور بیہقی شعب الایمان میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی المبذر المنفق فی غیر حقہ۔  
مبذروہ شخص ہے جو مال کو غیر حق میں صرف کرے۔ (مؤلف) (تفسیر ابن جریر مینہ مصر ۵۱/۱۵)

۱۱۶۔ ابن جریر کی ایک روایت ان سے یہ ہے لا تنفق فی الباطل فان المبذر هو المسرف فی غیر حق۔

بیکار میں خرچ نہ کر کیونکہ غیر حق میں خرچ کرنے والا فضول خرچ ہے۔ (مؤلف) (تفسیر ابن جریر مینہ مصر ۵۱/۱۵)

۱۱۷۔ ابن جریر عبد الرحمن بن زید بن اسلم مولائے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی لا تبذر تبذیرا لاتعط فی المعاصی۔

نہ بیجا خرچ کرنے معصیت میں دے۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۸۳" بارق

النور۔ (تفسیر ابن جریر میمنہ مصر ۱۵/۵۱)

گھوڑے کے گوشت سے متعلق حدیث میں ہے :

۱۱۸۔ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذن فی اکل لحم الخیل  
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔ (مولف)  
(امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک گھوڑے کا گوشت کھانا مکروہ تحریمی ہے۔ مولف) ”فتاویٰ رضویہ،  
ج ۱، ص ۱۹۰“ بارق النور۔

وضو میں بلا ضرورت زیادہ پانی بہانا اسراف ہے حدیث میں ہے :

۱۱۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فی الوضوء اسراف و فی کل  
شیء اسراف۔

وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے اور ہر کام میں اسراف کو دخل ہے۔ رواہ سعید بن  
منصور عن یحییٰ بن عمرو الشیبانی الثقة مرسلًا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۸۲“ بارق النور۔  
(کنز العمال، ص ۱۹۶، ج ۹)

تین چیزیں مکروہ ہیں :

۱۲۰۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ تعالیٰ کرہ لکم ثلاثا قیل و قال و کثرة السوال  
واضاعة المال۔

بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے لئے مکروہ رکھتا ہے فضول بک بک اور سوال کی کثرت اور مال کی  
اضاعت۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۸۳“ بارق النور۔ (بخاری اول، ص ۲۰۰، باب قول اللہ تعالیٰ  
لا یسألون الناس الحافا الخ)

ہمیشہ با وضو ہنارب عزوجل کے ساتھ کمال ادب کی دلیل ہے حدیث قدسی میں ہے۔

۱۲۱۔ بحوالہ مقدمہ غزنویہ و خلاصہ الحقائق انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے من احدث و لم يتوضأ  
فقد جفانی۔

جسے حدیث ہو اور وضو نہ کرے اس نے میرا کمال ادب جیسا چاہئے ملحوظ نہ رکھا :  
وضو پر وضو کے فضائل پر تین احادیث کریمہ۔

۱۲۲۔ رزین نے عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضع مرتین مرتین وقال هو نور علی نور۔  
یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو میں اعضائے کریمہ دو دو بار دھوئے اور فرمایا یہ نور پر نور ہے۔ (مشکوٰۃ ۱/ ۷۳ باب سنن الوضو)

۱۲۳۔ رزین کی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الوضو علی الوضو نور علی نور۔

وضو پر وضو نور ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۸۶“ بارق النور۔ (احیاء العلوم ۱/ ۱۳۵، فضیلة الوضوء قاهرہ) (الترغیب و الترہیب ۱/ ۱۶۳، الترغیب فی المحافظة علی الوضوء)  
۱۲۴۔ ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من توضع علی طہر کتب لہ عشر حسنات۔  
جو پاؤ وضو کرے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۸۶“  
بارق النور۔ (ابو داؤد لول، ص ۹، باب الرجل یجدد الوضوء)

بجہ سب سے زیادہ قربت رب کا سبب ہے :

۱۲۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اقرب ما یكون العبد من ربه وهو ساجد فاکثروا الدعاء۔

سب حالتوں سے زیادہ سجدہ میں بندہ اپنے رب سے قریب ہوتا ہے تو اس میں دعاء بکثرت کرو۔ رواہ مسلم و ابو داؤد و النسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۸۸“ بارق النور۔ (مسلم اول، ص ۱۹۱، باب ما یقال فی الركوع و السجود)  
جسے نماز میں شک واقع ہو وہ کم پر بناء کرے :

۱۲۶۔ صحیح مسلم شریف میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا شک احدکم فی صلاتہ فلم یدر کم صلی ثلثا او اربعاً فلیطرح الشک و لیبن علی ما استیقن ثم یسجد سجدتین قبل ان یسلم فان کان صلی خمسا شفعن لہ صلاتہ و ان کان صلی اتماما لاربع کانتا ترغیما للشیطان۔

جب تم میں کسی کو اپنی نماز میں شک پڑے یہ نہ جانے کہ تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو جتنی بات مشکوک ہے اسے چھوڑ دے اور جس قدر پر یقین ہے اس پر بناء کر رکھے۔ (یعنی عورت

مذکورہ میں تین ہی رکعتیں سمجھے کہ اس قدر پر یقین ہے اور چوتھی میں شک ہے تو چار نہ سمجھے لہذا ایک رکعت اور پڑھ کر (سلام سے پہلے سجدہ سو کر لے اب اگر واقع میں اس کی پانچ رکعتیں ہوئیں تو یہ دونوں سجدے (گویا ایک رکعت کے قائم ہو کر) اس کی نماز کا دوگانہ پورا کر دیں گے (ایک رکعت اکیلی نہ رہے گی جو شرعاً باطل ہے بلکہ ان سجدوں سے مل کر گویا ایک نفل دوگانہ جداگانہ ہو جائے گا) اگر واقع میں چار ہی ہوئیں تو یہ دونوں سجدے شیطان کی ذلت و خواری ہوں گے (اس نے شک ڈال کر نماز باطل کرنی چاہی تھی اس کی نہ چلی) (مسلم اول، ص ۲۱۱، باب النہی عن نشد الضالۃ فی المسجد الخ)

۱۲۷۔ سند احمد میں سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلی صلاۃ یشک فی النقصان فلیصل حتی یشک فی الزیادۃ۔

جسے نماز میں کامل و ناقص کا شک ہو وہ اتنی پڑھے کہ کامل و زائد میں شک ہو جائے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۹۳" بارق النور۔ (سند احمد ۱۹۵)

بالوں کی جڑوں تک اگر پانی پہنچ جائے تو عورت کو چوٹی کھول کر پانی ڈالنا ضروری نہیں ہے اس پر چار حدیثیں۔

۱۲۸۔ صحیح مسلم و سنن اربعہ میں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں سرگندھواتی ہوں کیا نہاتے میں کھول دیا کروں فرمایا انما یکفیک ان تحشی علی راسک ثلث حیثیات۔

سر پر تین لپ پانی ڈال لیا کرو یہی کافی ہے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۹۵" بارق النور۔ (مسلم اول، ص ۱۵۰، باب حکم صفات المغتسلۃ)

۱۲۹۔ حدیث ابی داؤد ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اما المرأة فلا علیہا ان لا تنقضہ لتغرف علی راسہا ثلث غرفات بکفیہا۔ عورت کو کچھ ضرور نہیں کہ اپنا گندھا سر کھولے بس تین لپ پانی ڈال لے۔ (ابوداؤد ۳۳۱، باب المرأة هل تنقض شعرها عند الغسل)

۱۳۰۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقہ غسل میں روایت فرماتی ہیں ثم یصب علی راسہ ثلث غرفات بیدہ

پھر سر مبارک پر تین لپ ڈالتے تھے۔ روایہ عنہا رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (بخاری

۳۹/۱، باب الوضوء قبل الغسل)

اور خود اپنا فرماتی ہیں لقد كنت اغتسل انا و رسول الله صلى الله تعالى عليه

وسلم من انا و احد و ما ازید علی ان افرغ علی راسی ثلاث افراغات۔

میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے نہلیا کرتے اور میں اپنے سر پر تین

بے بارپانی ڈالتی یعنی جمعہ مبارک نہ کھولتیں۔ رواہ احمد و مسلم۔ (مسلم اول، ص ۱۵۰، باب حکم

صفات المغتسل)

۱۳۱۔ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کان رسول الله صلى الله

تعالى عليه وسلم يتوضأ وضوءه للصلاة ثم يفيض على راسه ثلاث مرار و نحن نفيض

على رؤسنا خمسا من اجل الضفر۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کا سا وضو کر کے سر اقدس پر تین بارپانی بہاتے تھے

اور ہم بیبیاں سر گندھے ہونے کی وجہ سے اپنے سروں پر پانچ بارپانی بہاتی ہیں۔ رواہ ابو داؤد۔ ”فتاویٰ

رضویہ، ج ۱، ص ۱۹۵“ بارق النور۔ (ابوداؤد اول، ص ۳۲، باب فی الغسل من الجنابة)

وضو میں بے ضرورت پانی زیادہ خرچ کرنا اسراف ہے :

۱۳۲۔ امام احمد و ابن ماجہ و ابو یعلیٰ اور بیہقی شعب ازایمان میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہما سے روای ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مر بسعد وهو يتوضأ فقال

ما هذا السرف فقال في الوضوء اسراف قال نعم و ان كنت على نهر جار۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گزرے وہ وضو کر رہے تھے

ارشاد فرمایا یہ اسراف کیا، عرض کی کیا وضو میں اسراف ہے فرمایا ہاں اگرچہ تم نہرواں پر ہو۔ (ابن

ماجہ ۳۳/۱، باب ماجا فی القصد فی الوضوء الخ)

۱۳۳۔ سنن ابن ماجہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رأی رسول الله

صلى الله تعالى عليه وسلم رجلا يتوضأ فقال لا تسرف لا تسرف۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا فرمایا اسراف نہ کر

اسراف نہ کر۔ (ابن ماجہ ۳۳/۱، باب ماجاء فی القصد الخ)

۱۳۴۔ سعید بن منصور سنن اور حاکم کنی اور ابن عساکر تاریخ میں ابن شہاب زہری سے

مرسلار اوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا فرمایا عبد اللہ  
لاتسرف۔

اللہ کے بندے اسراف نہ کر انہوں نے عرض کی یا نبی اللہ و فی الوضوء اسراف  
قال نعم (زاد الاخیران) و فی کل شیء اسراف۔

یا رسول اللہ کیا وضو میں بھی اسراف ہے فرمایا ہاں اور ہر شیء میں اسراف کو دخل ہے۔ ”فتویٰ  
رضویہ، ج ۱، ص ۱۹۶“ بارق النور۔ (کنز العمال، ص ۱۹۷، ج ۹)  
وضو کے شیطان کو ولہان کہا جاتا ہے :

۱۳۵۔ ترمذی و ابن ماجہ و حاکم حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان للوضوء شیطانا یقال له الولہان  
فاتقوا و سواس الماء۔

بیشک وضو کے لئے ایک شیطان ہے جس کا نام ولہان ہے تو پانی کے وسواس سے بچو۔ (ابن  
ماجہ ۱/۳۳، باب ماجا فی القصد فی الوضوء الخ)

وضو میں زیادہ پانی صرف کرنا شیطانی بات ہے :

۱۳۶۔ مسند احمد و سنن ابی داؤد و ابن ماجہ و صحیح ابن حبان و متدرک حاکم میں عبد اللہ بن  
مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انه سیکون فی  
ہذہ الامۃ قوم یعتدون فی الطہور و الدعاء۔

بیشک عنقریب اس امت میں وہ لوگ ہوں گے کہ طہارت و دعاء میں حد سے بڑھیں گے۔  
”فتویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۹۷“ بارق النور۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۳، باب الاسراف فی الوضوء)

۱۳۷۔ ابو نعیم حلیہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی لآخر فی صب الماء الكثير  
فی الوضوء و انه من الشیطان۔

وضو میں بہت سا پانی بھپانے میں کچھ خیر نہیں اور وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ ”فتویٰ  
رضویہ، ج ۱، ص ۱۹۷“ بارق النور۔ (کنز العمال، ص ۱۹۷، ج ۹)  
اعضائے وضو تین تین بار سے زیادہ ہونا برا ہے :

۱۳۸۔ احمد و سعید بن منصور و ابن ابی شیبہ و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ و علی بن عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ایک اعرابی نے خدمت اقدس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ



و سلم میں حاضر ہو کر وضو کو پوچھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں وضو کر کے دکھایا جس میں ہر عضو تین تین بار دھویا فرمایا ہکذا الوضو فمن زاد علی هذا او نقص فقد اساء او ظلم او ظلم و اساء۔ هذا لفظ د، و مثله لفظ الامام الطحاوی و مقتصر علی قولہ اساء و ظلم۔ و لفظ س وق۔ فمن زاد علی هذا فقد اساء و تعدی و ظلم۔ و لفظ سعید و ابی بکر فمن زاد او نقص فقد تعدی و ظلم۔

وضو اس طرح ہے جس نے اس پر بڑھایا یا گھٹایا اس نے برا کیا اور حد سے بڑھا اور ظلم کیا۔  
 ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۹۷“ بارق انور۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۸، باب الوضوء ثلثا ثلثا) (نسائی اول، ص ۳۳، الاعتناء فی الوضوء)

لا یعنی باتوں میں پڑنا منع ہے :

۱۳۹۔ حدیث صحیح۔ من حسن اسلام المرء ترک ما لا یعنید۔

انسان کے اسلام کی خوبی سے ہے یہ بات کہ غیر مہم کام میں مشغول نہ ہو۔  
 لا یعنی بات ترک کرے۔ رواہ الترمذی و ابن ماجہ و الیہقی فی الشعب عن ابی ہریرة و الحاکم فی الکنی عن ابی بکر الصلیق و فی تاریخہ عن علی المرتضیٰ و احمد و الطبرانی فی الکبیر عن السید ابن السید الحسن بن علی و الشیرازی فی الالقباب عن ابی ذر و الطبرانی فی الصغیر عن زید بن ثابت و ابن عساکر عن الحارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حسنہ النووی و صححہ ابن عبدالبر و الہیثمی۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۰۵“ بارق انور۔ (ابن ماجہ ۲۹۵/۲، باب کف اللسان فی الفتنة)

بدن کے غیر ضروری بال نورہ سے دور کرنا جائز ہے :

۱۴۰۔ ابن ماجہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ان النبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا طلی بداء بعورتہ فطلاھا بالنورۃ و سائر جسدہ اھلہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نورہ کا استعمال فرماتے تو ستر مقدس پر اپنے دست

مبارک سے لگاتے اور باقی بدن منور پر ازواج مطہرات لگا دیتیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بارک و

سلم ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۱۰“ بارق، النور (ابن ماجہ ۲/۲۷۴، باب الاطلاء بالنورۃ)

و سوسہ شیطان دفع کرنے کے بارے میں تین حدیثیں

۱۴۱۔ ایک صاحب نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سوسہ کی شکایت کی نماز میں پتہ

نہیں چلتا دوپڑھیں یا تین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا وجدت ذلك فارفع اصبعك السبابة اليمنى فاطعنه في فخذك اليسرى وقل بسم الله فانها سكن الشيطان۔  
جب تو ایسا پائے تو اپنی انگشت شہادت اٹھا کر اپنی بائیں ران میں مار اور بسم اللہ کہہ کہ شیطان کے حق میں چھری ہے۔ رواہ البزار و الطبرانی عن والد ابی الملیح و رواہ ایضا الحکیم الترمذی۔ (مجمع الزوائد ۲/۱۵۱، بیروت)

۱۲۲۔ عبد اللہ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ماوسوسۃ باولع فمن یراها تعمل فیہ۔

شیطان جسے دیکھتا ہے کہ میرا وسوسہ اس میں کارگر ہوتا ہے سب سے زیادہ اسی کے پیچھے پڑتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ۔

۱۲۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان احدکم اذا کان فی المسجد جا الشیطان فابس بہ کما یبس الرجل بدابته فان اسکن له وثقه (زنقہ) او الجمہ۔

جب تم میں کوئی مسجد میں ہوتا ہے شیطان آکر اس کے بدن پر ہاتھ پھیرتا ہے جیسے تم میں کوئی اپنے گھوڑے کو رام کرنے کیلئے اس پر ہاتھ پھیرتا ہے پس اگر وہ شخص ٹھہرا رہا یعنی اس کے وسوسہ سے فوراً الگ نہ ہو گیا تو اسے باندھ لیتا یا لگام دیدیتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو روایت کر کے فرمایا و انتم ترون ذلك اما الموثوق فتراه مائلا کذا لایذکر اللہ و اما الملجم ففاتح فاه لایذکر اللہ عزوجل۔

یعنی حدیث کی تصدیق تم آنکھوں دیکھ رہے ہو وہ جو بندھا ہوا ہے اسے تو دیکھے گا یوں جھکا ہوا کہ ذکر الہی نہیں کرتا اور وہ جو لگام دیا ہوا ہے وہ منہ کھولے ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۱۱" بارق النور۔ (مسند احمد ۶۳۲، ج ۲)

وضو کے بعد رومالی پر چھینٹا دینا سنت ہے :

۱۲۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا توضأت فانتضح۔

جب تو وضو کرے تو چھینٹا دے لے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۱۲" بارق النور۔ (ابن ماجہ ۱/۳۶، باب ماجا فی النضح بعد الوضوء)

امت مزحومہ کی خطا و بھول پر مواخذہ نہیں حدیث میں ہے :

۱۲۵۔ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم رفع (وضع) عن امتي الخطا و

النسيان۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری امت کی بھول پر مواخذہ نہیں۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۹۸“ بارق النور۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۳۸، باب طلاق المکرہ والناسی)

دین میں بے جا سختی ناپسندیدہ ہے حدیث میں ہے :

۱۲۶۔ حضور سید اکرم رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الہوا و العبوا

فانی اکرہ ان یری فی دینکم غلظة۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن المطلب بن عبد اللہ المنخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ہو و لعب بھی کرو کہ میں دین میں زیادہ سختی کو ناپسند کرتا ہوں۔ (مولف) (راحت قلب لور حصول تازگی کے لئے وہ لہو مباح ہے جس کی اجازت شارع کی جانب سے ہے۔ مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۰۱، بارق النور، (کنز العمال، ص ۱۵۳، ج ۱۹)

مدار اعمال نیتوں پر ہے حدیث میں ہے :

۱۲۷۔ قال صلى الله تعالى عليه وسلم انما الاعمال بالنيات و انما لكل

امری ما نوى۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لئے نیت کے مطابق جزاء ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۰۱“ بارق النور۔ (بخاری اول، ص ۲، باب کیف کان بدء الوحي الخ)

نماز میں پسینہ سے اگر دل بٹے تو اس کا صاف کرنا جائز ہے حدیث میں ہے :

۱۲۸۔ روى انه صلى الله تعالى عليه وسلم عرق في صلاته ليلة فسلت العرق

عن جبينه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک شب کی نماز میں پسینہ آیا تو جبین اقدس سے پسینہ پونچھ دیا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۰۲“ بارق النور۔

۱۲۹۔ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه سلت العرق عن جبينه و كان

اذا قام من سجوده نفض ثوبه يمنة ويسرة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیشانی اقدس سے پسینہ پونچھتے اور جب سجدہ سے کھڑے ہوتے تو دائیں بائیں کپڑا جھاڑ دیتے۔ (مولف) (سجدہ میں ماتھے پر لگی ہوئی چیز اگر ضرر دے تو مطلقاً اسے پونچھنے میں حرج نہیں۔ مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۰۳" بارق النور۔  
(خلاصۃ الفتاویٰ فیما یکرہ فی الصلوٰۃ لکمنوار ۵۷)

تین چیزیں اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں :

۱۵۰۔ حدیث میں ہے ان اللہ کرہ لکم ثلثا العبث فی الصلاة و الرفث فی الصیام

و الضحک فی المقابر۔ رواہ القضاعی عن یحییٰ بن ابی کثیر مرسلًا۔

پیشک اللہ تعالیٰ کو تین چیزیں ناپسند ہیں نماز میں کھیلنا، اور حالت روزہ میں دوائی جماع (مباشرت فاحشہ وغیرہا) اور قبرستان میں ہنسنا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۰۳" بارق النور۔ (بحر الرائق، ج ۲، ص ۲۰، ما یفسد الصلوٰۃ)

کثرت نماز کی فضیلت پر ایک حدیث :

۱۵۱۔ الصلاة خیر موضوع فمن استطاع ان یتکثر منها فلیتکثر۔ رواہ

الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نماز بہترین موضوع ہے جو جتنی زیادہ کر سکتا ہے تو کرے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱،

ص ۲۰۵" بارق النور۔ (کنز العمال، ص ۱۸۸، ج ۷)

تمت کی جگہ سے بچنے کی تاکید پر ایک حدیث :

۱۵۲۔ عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ و الیوم الآخر فلا

یقفن مواقف التهم۔ و فی البیاب عن امیر المؤمنین الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ تمہمت کی جگہ ہرگز کھڑا نہ ہو کرے۔ (مولف)

"فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۰۷" بارق النور۔ (مراقی الفلاح مع الطحطاوی باب سجود السهو

کراچی، ص ۲۳۹)

صرف خروج ریاح کے شگ سے نماز نہ چھوڑے، جو تمہیکہ نکلنے کا یقین کامل نہ ہو جائے اس

پر چند احادیث کریمہ :

۱۵۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا وجد احدکم فی بطنہ شیاً فاشکل علیہ اخرج منه شیء ام لا فلا یخرج من المسجد حتی یسمع صوتاً او یجد ریحاً۔ رواہ مسلم و الترمذی عن ابی ہریرۃ۔

جب تم میں کوئی شخص اپنے پیٹ میں کچھ پائے اور اسے شک میں ڈال دے کہ کچھ نکلا یا نہیں تو مسجد سے ہرگز نہ نکلے یہاں تک کہ آواز سے یا بو پائے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۱۱“ بارق النور۔ (مسلم اول، ص ۱۵۸، باب اللیل علی ان من یقن الخ)

۱۵۴۔ ولاحمد و الترمذی و ابن ماجہ و الخطیب عنہ مختصراً بلفظ لا وضوء الا من صوت او ریح۔

آواز یا بو کے بغیر وضو نہیں ٹوٹتا۔ (مولف) (یعنی شک و شبہ نافع وضو نہیں۔ مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۱۲“ بارق النور۔ (ابن ماجہ، ۳۹، باب لا وضوء الا من حدث)۔

۱۵۵۔ ولاحمد و الشیخین و ابی داؤد و النسائی و ابن ماجہ و خزیمہ و حبان و عباد بن تمیم عن عمہ عبداللہ بن زید بن عاصم قال شکى الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرجل یخیل الیہ انہ یجد الشئ فی الصلاة قال لا تنصرف حتی تسمع صوتاً او تجد ریحاً۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی نے یہ شکایت کی کہ اس کو نماز میں کچھ (یعنی ریح) پانے کا خیال ہوتا ہے حضور نے فرمایا آواز یا بو کے بغیر نماز مت توڑ۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۱۲“ بارق النور۔ (مسلم اول، ص ۱۵۸، باب الدلیل عن من یقن الطہارة الخ)

۱۵۶۔ ولاحمد و ابی یعلی عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الشیطان لیأتی احدکم وهو فی صلاتہ فیاخذ بشعرة من دبرہ فیمدھا فیری انہ قد احدث فلا یصرف حتی یسمع صوتاً او یجد ریحاً۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تمہارے پاس وقت نماز آکر دبر کا ایک بال کھینچتا ہے تو تم سمجھتے ہو کہ وضو ٹوٹ گیا تو کوئی آواز یا بو کے بغیر نماز نہ توڑے۔ (مولف) (مسند احمد، ص ۵۲۲، ج ۳)

۱۵۷۔ ورواہ عنہ سعید بن منصور مختصراً نحو المرفوع من حدیث عباد و للبخاری عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأتی احدکم الشیطان فی

الصلاة فينفخ في مقلدته فيخيل انه احدث و لم يحدث فاذا وجد ذلك فلا ينصرف حتى يسمع صوتا او يجد ريحا۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تمہارے پاس نماز میں آکر مقعد میں پھونک مارتا ہے تو تم کو خیال ہوتا ہے کہ وضو ٹوٹ گیا حالانکہ وضو نہیں ٹوٹا تو جب ایسا محسوس ہو تو بغیر آواز و بو کے نماز نہ توڑے۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۲۲۳، ج ۱)

۱۵۸۔ و رواه عنه الطبرانی في الكبير مختصراً بلفظ من خيل له في صلاته انه قد احدث فلا ينصرف حتى يسمع صوتا او يجد ريحا۔

جس کو نماز میں وضو ٹوٹنے کا گمان ہو تو آواز و بو کے بغیر نماز نہ توڑے۔ (مولف) (کنز العمال،

۲۰۰، ج ۹)

۱۵۹۔ و لعبد الرزاق و ابن ابى الدنيا عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان الشيطان يطيف باحدكم في الصلاة ليقطع عليه صلاته فاذا اعياه ان ينصرف نفخ في دبره يريد انه قد احدث فلا ينصرف احدكم حتى يجد ريحا او يسمع صوتا۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شیطان تمہاری نماز توڑنے کے لئے گھومتا رہتا ہے جب توڑنے سے عاجز ہو جاتا ہے تو دبر میں پھونک مارتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وضو ٹوٹ گیا تو تم میں کوئی آواز یا بو پائے بغیر نماز نہ چھوڑے۔ (مولف) (مصنف عبدالرزاق باب الرجل يشبه عليه في الصلوة، بیروت ۱/۱۳۱)

۱۶۰۔ و في رواية اخرى عنه رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتى انه يأتي احدكم وهو في الصلاة فينفخ في دبره و يبيل احليله ثم يقول قد احدثت فلا ينصرف احدكم حتى يجد ريحا و يسمع صوتا و يجد بللا۔

انہیں سے مروی ہے کہ شیطان تمہارے پاس وقت نماز آکر دبر میں پھونک مارتا ہے اور اس کو تر کر کے کہتا ہے کہ تمہارا وضو ٹوٹ گیا تو کوئی نماز نہ چھوڑے یہاں تک کہ بو پائے اور آواز سنے اور تری پائے۔ (مولف) (مصنف عبدالرزاق مفہوما ۱/۱۳۱)

۱۶۱۔ و لعبد الرزاق و ابن ابى شيبة في مصنفيهما و ابن ابى داؤد في كتاب الوسوسة عن ابراهيم النخعي قال كان يقال ان الشيطان يجري في الاحليل و في الدبر فيرى الرجل انه قد احدث فلا ينصرف احدكم حتى يسمع صوتا او يجد ريحا

و یجد بللا۔

امام نخعی نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ شیطان احمیل و دبر میں داخل ہو جاتا ہے تو آدمی محسوس کرتا ہے کہ وضو ٹوٹ گیا تو کوئی نماز نہ چھوڑے یہاں تک کہ آواز سن لے یا بو اور تری پائے۔  
(مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۱۲“ بارق النور۔ (مصنف عبدالرزاق ۱/۱۲۱)

دجال سے دور رہنے اور اس کی باتیں نہ سننے کی تاکید پر ایک حدیث :

۱۶۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یكون في آخر الزمان دجالون كذابون ياتونكم من الاحاديث بما لم تسمعوا انتم و لا آباؤكم فاياكم و اياهم لا يضلونكم و لا يفتونكم۔

آخر زمانے میں دجال کذاب لوگ ہوں گے کہ وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں نہ تمہارے باپ دادا نے تو ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۱۶“ بارق النور۔ (مسلم اول، ص ۱۰، باب النهی عن الروایة عن الضعفاء الخ)

دس باتیں سنت ہیں حدیث میں ہے :

۱۶۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر من الفطرة قص الشارب و اعفاء اللحية و السواك و استنشاق الماء و قص الاظفار و غسل البراجم و نتف الابط و حلق العانق و انقاص الماء، قال الراوی و نسبت العاشرة الا ان تكون المضمضة۔

دس باتیں قدیم سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہیں، لبیں کترنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، وضو غسل میں پانی سونگھ کر اوپر چڑھانا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑے (یعنی جہاں جہاں میل جمع ہونے کا محل ہے) دھونا، بغل اور زیر ناف بالوں سے صاف کرنا، شرمگاہ پر پانی ڈالنا، رلوی نے کہا دسویں میں بھول گیا شاید کلی ہو۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۱۳“ بارق النور۔ (مسلم لول، ص ۱۲۹، باب خصال الفطرة)

وضو کے بعد رومالی پر چھینٹا دینا سنت ہے اس پر پانچ حدیثیں :

۱۶۴۔ ابوداؤد نسائی ابن ماجہ حکم بن سفین یا سفین بن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا بال تواضاً و نضح فرجه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب پیشاب فرماتے وضو فرماتے اور شرمگاہ اقدس پر چھینٹا دیتے۔ (ابوداؤد اول، ص ۳۶، باب الانتضاح)

۱۶۵۔ ابن ماجہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال تو ضاً رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فنضح فرجہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرما کر ستر مبارک پر چھینٹا دیا۔ (ابن ماجہ، ص ۳۶، باب ماجا فی النضح)

۱۶۶۔ احمد وابن ماجہ و دارقطنی و حاکم و -مارث بن ابی اسامہ حضرت محبوب بن المحبوب سیدنا و ابن سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما وہ اپنے والد ماجد حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتانی جبرئیل فی اول ما وحی الی فعلمنی الوضوء و الصلوٰۃ فلما فرغ الوضوء اخذ غرفة من الماء فنضح بها فرجہ۔

یعنی اول اول جو مجھ پر وحی اتری ہے جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر مجھے وضو و نماز کی تعلیم دی جبرئیل نے وضو خود کر کے دکھایا جب وضو کر چکے ایک چلو پانی لے کر اپنی اس صورت مثالیہ کے موضع شرمگاہ پر چھڑک دیا۔ (ابن ماجہ، ص ۳۶، باب ماجا فی النضح)

۱۶۷۔ و لفظ ق علمنی جبرئیل الوضوء و امرنی ان انضح تحت ثوبی لما ینخرج من البول بعد الوضوء۔

جبرئیل علیہ السلام نے وضو سکھانے کے بعد بتایا کہ میرانی میں چھینٹا دیدوں اس سبب سے کہ جو وضو کے بعد پیشاب میں سے نکلتا ہے۔ (مولف) (دارقطنی ماجا فی النضح ملتان ۱/۱۱۱)

۱۶۸۔ ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جانی جبرئیل فقال یا محمد اذا توضأت فانضح۔

جبرئیل نے حاضر ہو کر مجھ سے عرض کی یا رسول اللہ جب حضور وضو فرمائیں چھینٹا دے لیا کریں۔ (جبرئیل کا اپنی صورت مثالیہ کے ستر پر چھڑکنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور طریقہ وضو عرض کرنے کے لئے تھا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فعل تعلیم امت کے لئے۔ منہ) (ترمذی اول، ص ۷۱، باب فی النضح بعد الوضوء)

جب کوئی شیطانی وسوسہ خیال میں آئے تو اسے یہ کہہ کر ٹھکرا دو کہ تو جھوٹا ہے۔



۱۶۹۔ ابن حبان و حاکم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا جاء احدکم الشیطان فقال انک احدثت فلیقل انک کذبت، ولا بن حبان فلیقل فی نفسه۔

جب تم میں سے کسی کے پاس شیطان آکر وسوسہ ڈالے کہ تیرا وضو جاتا رہا تو فوراً اسے جواب دے کہ تو جھوٹا ہے۔ (اور اگر مثلاً نماز میں ہے تو) دل میں وہی کہہ لے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۱۳“ بارق النور۔ (موارد الظمان باب فیمن کان علی طہارة، سلفیہ، ص ۷۳)

۱۷۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اللہ کی پناہ مانگ شیطان آدمیوں اور شیطان جنوں کے شر سے عرض کی کیا آدمیوں میں شیطان ہیں فرمایا ہاں۔ رواہ احمد و ابن ابی حاتم و الطبرانی عن ابی امامة و احمد و ابن مردویة و البیہقی فی الشعب عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (مسند احمد ۱۷۸/۵)

و جال سے دور بھاگنا واجب ہے حدیث میں ہے :

۱۷۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سمع بالدجال فینأ منه (عنه) فوالله ان الرجل لیأتیه وهو یحسب انه مومن فیتبعه مما یبعث به من الشبهات۔

جو دجال کی خبر سنے اس پر واجب ہے کہ اس سے دور بھاگے کہ خدا کی قسم آدمی اس کے پاس جائے گا اور یہ خیال کرے گا کہ میں تو مسلمان ہوں یعنی مجھے اس سے کیا نقصان پہنچے وہاں اس کے دھوکوں میں پڑ کر اس کا پیرو ہو جائے گا۔ رواہ ابو داؤد عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن الصحابة جمیعا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۱۵“ بارق النور۔ (ابوداؤد، ج ۲، ص ۵۹۳، باب خروج الدجال)

# تعارف

ارتفاع الحجب عن وجوه قراءة الحجب

(بحالت جنابت قرآن پڑھنے والے کی قرأت کی مختلف صورتوں سے پردہ اٹھانا)

۲۲ / محرم ۱۳۲۸ھ کو سوال ہوا کہ جنب کو قرآن کی پوری آیت پڑھنی منع ہے یا کوئی جزو آیت بھی اور کسی مہم کے لئے حسنا اللہ و نعم الوکیل یا کسی تکلیف پر انا للہ و انا الیہ راجعون کہہ سکتا ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ قرآن عظیم کی وہ آیات جو ذکر و ثنا و مناجات اور دعاء ہوں اگرچہ پوری آیت ہو تو بہ نیت ذکر و دعاء، تلاوت کی نیت کے بغیر جنب و حائض و نفاسب کو پڑھنا جائز ہے۔ جیسے آیۃ الکرسی۔

یا متعدد آیات کاملہ جیسے سورۃ حشر کی اخیر تین آیتیں..... یا پوری سورت جیسے الحمد

شریف۔

اسی لئے کھانے یا سبق کی ابتداء میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ سکتے ہیں اگرچہ یہ ایک آیت مستقلہ ہے کہ اس سے مقصود تبرک و افتتاح ہوتا ہے نہ کہ نیت تلاوت۔ تو حسنا اللہ و نعم الوکیل اور انا للہ و انا الیہ راجعون کہ کسی مہم یا مصیبت پر بہ نیت ذکر و دعا پڑھے جاتے ہیں تو کوئی مضائقہ نہیں اگرچہ پوری آیت ہو۔ ہاں آیۃ الکرسی یا سورۃ فاتحہ اور ان کے مثل ایسی قرأت کہ سننے والا جسے قرآن سمجھے ان عوام کے سامنے جن کو اس کا جنب ہونا معلوم ہو بلند آواز سے بہ نیت ثنا و دعاء بھی پڑھنا مناسب نہیں کہ کہیں وہ بحال جنابت تلاوت جائز نہ سمجھ لیں یا اس کا عدم جواز جانتے ہوں تو اس پر گناہ کی تہمت نہ رکھیں۔ اور آگے چل کر فرماتے ہیں کہ۔

آیت طویلہ کا پارہ کہ ایک آیت کے برابر ہو جس سے نماز میں فرض قرأت مذہب سیدنا امام اعظم کی روایت صحیحہ امام قدوری و امام زبلیعی پر ادا ہو جائے، جس کے پڑھنے والے کو عرفاتالی قرآن نہ کہیں، جنب کو بہ نیت قرآن اس سے ممانعت محل منازعت نہ ہونی چاہئے۔ یعنی ایسی آیت کا کوئی جزو جنب کو پڑھنے کی اجازت نہیں جس سے نماز میں قرأت کی فرضیت ادا ہو جائے۔

ہاں جو پارہ آیت ایسا قلیل ہو کہ عرفا اس کے پڑھنے کو قرأت قرآن نہ سمجھیں اور اس سے ایک آیت پڑھنے کی فرضیت ادا نہ ہوا تے کو بہ نیت قرآن پڑھنے میں اختلاف ہے۔  
 لیکن قول ممانعت ہی بوجہ کثیرہ اقویٰ وارح ہے کہ اسی میں احتیاط اور قرآن کی تعظیم ہے۔  
 امام احمد رضا نے اس رسالے میں وہ جلیل القدر تحقیقات پیش کیں جو اسی رسالہ کا حصہ ہیں، یہ تحقیقات کسی دوسری کتاب میں نہیں ملیں گی، ارباب علم و تحقیق کے لئے اس میں وسیع علمی ذخیرہ ہے۔

اور پانچ حدیثیں بھی اس تحقیقی رسالے کی زینت ہیں۔

## احادیث

ارتفاع الحجب عن وجوه قراءة الجنب

جنب و حائض کو بہ نیت قرآن ایک حرف بھی پڑھنے کی اجازت نہیں حدیث میں ہے

۱۷۲۔ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يقراء الجنب ولا الحائض شيئاً من القرآن. رواه الترمذى و ابن ماجة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جنب اور حائض قرآن کی کوئی چیز نہ پڑھے۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۲۳“ ارتفاع الحجب۔ (ترمذی اول، ص ۳۳، باب ماجاء فی الجنب و الحائض لا یقرء القرآن)

۱۷۳۔ امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں اقرؤا القرآن ما لم یصب احدکم جنابة فان اصابه فلا ولا حرفاً واحداً۔

قرآن پڑھو جب تک تمہیں نہانے کی حاجت نہ ہو اور جب حاجت غسل ہو تو قرآن کا ایک حرف بھی نہ پڑھو۔ رواہ الدار قطنی وقال هو صحیح عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۲۳“ ارتفاع الحجب۔ (دار قطنی فی النهی للجنب و الحائض، ملتان ۱۱۸)

قرآن سے شفا اور اس پر اجرت لینے کے بارے میں ایک حدیث جلیل :

۱۷۴۔ ان بعض الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم لما رقی السليم بالفاتحة على شأ وجأ بها الى اصحابه كرهوا ذلك و قالوا اخذت على كتاب الله اجرا حتى قدموا المدينة فقالوا يا رسول الله اخذ على كتاب الله اجرا فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان احق ما اخذتم عليه اجرا كتاب الله . كما في الجامع الصحيح عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جب بنو سلیم کے ایک آدمی پر بکری کے عوض سورہ فاتحہ پڑھی اور بکری لے کر اپنے اصحاب کے پاس آئے تو ان لوگوں نے اس کو مکروہ جانا اور کہا کہ تم

نے قرآن پر اجرت لی ہے یہاں تک کہ جب مدینہ آئے تو عرض کی یا رسول اللہ اس نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جن کاموں پر تم اجرت لیا کرتے ہو قرآن کا حق ان سے زیادہ ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۳۳“ ارتفاع الحجب۔ (بخاری

دوم، ص ۸۵۳، باب الشرط فی الرقیة بقطع الغنم)

ثنائے الہی وہی اتم واکمل ہے جو خود اس نے اپنے نفس کریم پر کی حدیث میں ہے :

۱۷۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا احصى ثناء عليك انت كما

اثبت على نفسك۔

الہی میں تیری تعریف نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے، جیسی تو نے خود اپنی ثنا کی۔ ”فتاویٰ

رضویہ، ج ۱، ص ۲۳۰“ ارتفاع الحجب“ (ترمذی دوم، ص ۱۸۷، باب ماجا فی عقد التسیح)

سورۃ غافر کی فضیلت و برکت :

۱۷۶۔ سورۃ غافر کا آغاز حم تنزیل الکتب من اللہ العزیز العلیم ☆ غافر الذنب و

قابل التوب شدید العقاب ذی الطول لا الہ الا هو الیہ المصیر ☆ تک پڑھنے کو حدیث

میں ارشاد ہوا ہے کہ جو صبح پڑھے شام تک ہر بلا سے محفوظ رہے اور شام پڑھے تو صبح تک۔ رواہ

الترمذی و البزار و ابنا نصر و مردویة و البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرة

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (سورۃ غافر کو سورۃ مؤمن بھی

کہتے ہیں۔ مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۳۲“ ارتفاع الحجب۔

# تعارف

الطرس المعدل فی حد الماء المستعمل

(استعمال شدہ پانی کی تعریف میں منصف صحیح)

۵ ربیع الاخر ۱۳۲۰ھ میں سوال پیش ہوا کہ آب مستعمل کی کیا تعریف ہے؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں جہازی سائز کے ۲۴ صفحات پر مشتمل اٹھارہ احادیث مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے سوا جو تحقیقات ایقہ اور ماء مستعمل کی تعریف و تشریح کی ہے وہ یقیناً جلیل القدر اور لائق صد ستائش ہے۔

امام احمد رضا نے اس رسالے میں ماء مستعمل کی تعریف یوں کی ہے کہ

ماء مستعمل وہ قلیل پانی ہے جس نے یا تو تطہیر نجاست حمیہ سے کسی واجب کو ساقط کیا یعنی انسان کے کسی ایسے پارہ جسم کو مس کیا جس کی تطہیر وضو یا غسل سے بالفعل لازم تھی۔

یا ظاہر بدن پر اس کا استعمال خود کار ثواب تھا اور استعمال کرنے والے نے اپنے بدن پر اسی امر ثواب کی نیت سے استعمال کیا اور یوں اسقاط واجب بطور تطہیر یا اقامت قربت کر کے عضو سے جدا ہوا اگرچہ ہنوز کسی جگہ مستقر نہ ہو بلکہ روانی میں ہے اور بعض نے زوال حرکت و حصول استقرار کی بھی شرط لگائی ہے۔

ماء مستعمل کی اس تعریف کو امام احمد رضا نے جتنی قیودات و شرائط سے مرصع و مزین فرمایا ہے اس کے پیش نظر اس کی ۷۲ صورتیں نکلتی ہیں۔

ان میں سے پندرہ صورتوں میں پانی مستعمل ہو جاتا ہے۔

اور بارہ صورتیں وہ ہیں جن سے پانی مستعمل نہیں ہوتا۔

اور ماء مستعمل کی اس تعریف کو سہولت حفظ کے لئے اعلیٰ حضرت نے فارسی کے تین اشعار میں بھی نظم فرمایا ہے۔ اور ائمہ شیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سوا چالیس ائمہ و کتب کے نصوص نقل کرنے کے بعد بحث کے اخیر میں فرماتے ہیں کہ بالجملہ یہ وہ نفس و جلیل جامع و مانع و شافی و نافع تعریف ماء مستعمل ہے کہ بفضل الہی خدمت کلمات علماء کرام سے اس فقیر پر القاء ہوئے کہ یہ ان سطروں کے سوا کہیں نہ ملے گی **فلله الحمد**۔

## احادیث

الطرس المعدل فی حد الماء المستعمل

کھانا کھا کر برتن اور انگلیاں چاٹنا سنت ہے اس پر چند احادیث کریمہ

۱۷۷۔ اخرج الامام مسلم فی صحیحہ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان  
النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر بلعق الاصابع و الصحفة و قال انکم لاتدرون  
فی ایہ البرکة۔

بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انگلیاں اور رکابی چاٹنے کا حکم فرماتے اور ارشاد  
فرماتے تمہیں کیا معلوم کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔ یعنی شاید اسی حصے میں ہو جو انگلیوں یا  
برتن میں لگا رہ گیا ہے۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۲۳“ الطرس المعدل۔ (مسلم دوم، ص  
۷۵، باب استحباب لعق الاصابع و القصعة الخ)

۱۷۸۔ وله كاحمد و ابو داؤد و الترمذی و النسائی عن انس رضی اللہ تعالیٰ  
عنه ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امرنا ان نسلت القصعة (الصحفة) و  
قال فانکم لاتدرون فی ای طعامکم البرکة۔  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کھانا کھا کر پیالہ خوب صاف کر دینے کا حکم  
فرمایا کہ تم کیا جانو کہ تمہارے کون سے کھانے میں برکت ہے۔ (مؤلف) (ترمذی دوم، ص ۲، باب  
ما جاء فی اللقمة تسقط)

۱۷۹۔ و للامام احمد و الترمذی و ابن ماجة عن نبشة الخیر الہذلی رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اكل فی قصعة ثم  
لحسها استغفرت له القصعة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی پیالے میں کھانا کھائے پھر اسے چاٹ  
لے وہ پیالہ اس کے لئے دعائے مغفرت کرے۔ (مؤلف) (ترمذی دوم، ص ۲، باب ماجاء فی  
اللقمة تسقط)

۱۸۰۔ زادالحکیم الترمذی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ و صلت علیہ۔

اور وہ برتن اس پر درود بھیجے یعنی نزول رحمت کی دعا کرے۔ (مؤلف) (کنز العمال، ۱۹/۱۸۳)

۱۸۱۔ و زاد الدیلمی عنہ فتقول اللهم اعتقه من النار كما اعتقني من الشيطان۔

وہ پیالہ یوں کہے الہی اسے آتش دوزخ سے بچا جس طرح اس نے مجھے شیطان سے بچایا۔

(مؤلف) (کنز العمال، ۱۹/۱۸۳)

۱۸۲۔ و الحاکم و ابن حبان فی صحیحہما و البیہقی فی الشعب عن جابر بن

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی حدیث یرفعہ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یرفع القصعة حتی یلعقہا او یلعقہا فان فی آخر الطعام البرکة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کھانا کھا کر برتن نہ اٹھائے جب تک اسے خود نہ

چاٹ لے یا (کسی بچے یا خادم کو) چٹا دے کہ کھانے کے پچھلے حصے میں برکت ہے۔ (مؤلف)

(کنز العمال، ۱۹/۱۸۳)

۱۸۳۔ و للحسن بن سفین عن رائطة عن ابیہا رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لان العق القصعة احب الی من ان تصدق بمثلها طعاما۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیالہ چاٹ لینا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے

کہ اس پیالے بھر کھانا تصدق کروں۔ (مؤلف) (کنز العمال، ۱۹/۱۸۳)

۱۸۴۔ و الطبرانی فی الکبیر عن العرباض بن ساریة رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من لعق الصفحة و لعق اصابعه اشبعه اللہ تعالیٰ فی الدنيا والاخرة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو رکابی اور اپنی انگلیاں چاٹے اللہ تعالیٰ دنیا و

آخرت میں اس کا پیٹ بھرے۔ (مؤلف) "قادی رضویہ، ج ۱، ص ۲۳۳" الطرس المعدل۔

(کنز العمال، ۱۹/۱۸۰)

صدقہ مال کا میل ہے حدیث میں ہے :

۱۸۵۔ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الصدقات انما هی اوساخ للناس۔

رواہ احمد و مسلم عن عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

صدقات کے بارے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ وہ لوگوں کے ہاں کا



میل ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۴۴" الطرس المعدل۔ (مسلم اول، ص ۳۳۳، باب  
تحريم الزكوة على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و على آله الخ)  
آداب وضو ملحوظ رکھ کر وضو کرنے سے گناہ دھلتے ہیں :

۱۸۶۔ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم من توضع فاحسن الوضوء خرجت  
خطايا من جسده حتى تخرج من تحت اظفاره. رواه الشيخان عن امير المؤمنين  
عثمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو اچھی طرح وضو کرے اس کے جسم  
سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱،  
ص ۲۴۴" الطرس المعدل۔ (مسلم اول، ص ۱۲۵، باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء)

۱۸۷۔ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا توضع العبد المسلم او المؤمن  
فغسل وجهه فخرج من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينه مع الماء او مع آخر قطر  
الماء فاذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها بداه مع الماء او مع آخر  
قطر الماء فاذا غسل رجليه خرج كل خطيئة مشتها رجلاه مع الماء او مع آخر قطر الماء  
حتى يخرج نقيا من الذنوب. رواه مسلم عن ابى هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب مسلمان بندہ وضو کرتا ہے پھر  
جب چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ چہرہ کے وہ سب گناہ نکل جاتے ہیں جن کو  
اس نے آنکھوں سے دیکھا ہے پھر جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ  
ہاتھوں کے پورے گناہ نکل جاتے ہیں جن کو اس نے پکڑا ہے۔ پھر جب پیروں کو دھوتا ہے تو  
پیروں کے سارے گناہ نکل جاتے ہیں جہاں پیر چلے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک و صاف  
ہو جاتا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۴۴" الطرس المعدل۔ (مسلم اول، ص ۱۲۵، باب  
خروج الخطايا مع ماء الوضوء)

مسلمانوں کو پانی پلانے سے گناہ معاف ہوتے ہیں :

۱۸۸۔ اخرج الخطيب عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی  
الله تعالى عليه وسلم اذا كثرت ذنوبك فاسق الماء على الماء تنثر كما يتناثر الورق  
من الشجر في الريح العاصف۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو پانی پر پانی پلا گناہ جھڑ جائیں گے جیسے سخت آندھی میں پیڑ کے پتے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۳۶" الطرس المعدل۔ (کنز العمال، ص ۱۲۰، ج ۳)

بسم اللہ کہہ کر وضو کرنے سے پورا جسم پاک ہوتا ہے ورنہ صرف اعضائے وضو اس پر پانچ حدیثیں:

۱۸۹۔ حدیث اذا تطهر احدکم فذکر اسم اللہ علیہ فانہ يطهر جسده كله فان لم يذكر اسم اللہ تعالیٰ علی طهوره لم يطهر الا ما مر علیہ الماء۔ رواہ الدار قطنی والبیہقی فی سننہ و الشیرازی فی الالقاب عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جب تم میں کوئی پاکی حاصل کرے تو بسم اللہ پڑھے کہ اس سے پورا جسم پاک ہو جاتا ہے اور اگر بسم اللہ نہ پڑھے تو صرف وہی حصہ پاک ہوتا ہے جس پر پانی گزرتا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۵۳" الطرس المعدل۔ (کنز العمال، ص ۱۷۱، ج ۹)

۱۹۰۔ رواہ الدار قطنی و البيهقی ایضا عن ابن عمر و هما و ابو الشیخ عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہم و لفظہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من توضع و ذکر اسم اللہ علی وضوہ تطهر جسده كله و من توضع و لم يذكر اسم اللہ علی وضوہ لم يطهر الا موضع الوضوء۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بسم اللہ کہہ کر وضو کرے اس کا پورا جسم پاک ہو جاتا ہے اور جو بغیر بسم اللہ کے وضو کرے تو صرف مقام وضو پاک ہوتا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۵۵" الطرس المعدل۔ (کنز العمال، ص ۱۷۱، ج ۹)

۱۹۱۔ و رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ عن الحسن الضبی الکوفی مرسلاینمیہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ذکر اللہ عند الوضوء طهر جسده كله فان لم يذكر اسم اللہ لم يطهر منه الا ما اصاب الماء۔

جو وضو کے وقت بسم اللہ پڑھے اس کا پورا جسم پاک ہو جائے اور اگر نہ پڑھے تو صرف وہ جگہ پاک ہوگی جہاں پر پانی پہنچا ہے۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۱۷۸، ج ۹)

۱۹۲۔ و اخرج ابوبکر بن ابی شیبہ فی مصنفہ عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه قال اذا توضع العبد فذكر اسم اللہ طهر جسده كله و ان لم يذكر لم

يطهر الا ما اصابه الماء۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بندہ جب بسم اللہ کہہ کر وضو کرے تو پورا جسم پاک ہو جائے اور اگر نہ پڑھے تو صرف وہ حصہ پاک ہو جہاں پانی پہنچا۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۲۵۷، ج ۹)

۱۹۳۔ و روی سعید بن منصور فی سننہ عن مکحول قال اذا تطهر الرجل و ذکر اسم اللہ طهر جسده کله و اذا لم يذكر اسم اللہ حين يتوضأ لم يطهر منه الامکان الوضوء۔

مکحول نے کہا کہ جب آدمی بسم اللہ پڑھ کر طہارت حاصل کرے تو پورا جسم پاک ہو جائے اور اگر وضو کرتے وقت بسم اللہ نہ پڑھے تو صرف جائے وضو پاک ہو۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۵۵“ الطرس المعدل۔ (کنز العمال، ۲۵۷/۹)

بغیر طہارت کے قرآن چھونا منع ہے حدیث میں ہے :

۱۹۴۔ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يمسه القرآن الا طاهر۔

پاک آدمی ہی قرآن کو ہاتھ لگائے۔ یعنی ناپاک آدمی قرآن کو نہ چھوئے۔ (مولف) ”فتاویٰ

رضویہ، ج ۱، ص ۲۵۶“ الطرس المعدل۔ (کنز العمال، ص ۵۳۳، ج ۱)

# تعارف

النمیقة الانقی فی فرق الملاقی و الملقى  
(ملنے والے اور ڈالے گئے پانی کے فرق میں ایک پاکیزہ تحریر)

رجب ۳۲ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ اگر بے وضو یا جنب کا ہاتھ یا انگلی یا ناخن وغیرہ لوٹے یا گھڑے میں پڑ جائے تو پانی وضو کے قابل رہتا ہے یا نہیں؟  
اس کے جواب میں ارشاد ہوا کہ :

مكلف پر جس عضو کا دھونا کسی نجاست حمیہ (جیسے حدث، جنابت، انقطاع حیض و نفاس) کے سبب بالفعل واجب ہے وہ عضو یا اس کا کوئی حصہ (اگرچہ ناخن یا ناخن کا کنارہ) آب قلیل میں بے ضرورت پڑ جائے تو پانی قابل وضو غسل نہیں رہتا۔  
یعنی پانی مستعمل ہو جاتا ہے کہ خود تو پاک ہے مگر دوسری چیز کو نجاست حمیہ سے پاک نہیں کر سکتا۔

لیکن نجاست حقیقیہ کا ازالہ اس سے ہو سکتا ہے۔

اور اس رسالے میں امام احمد رضا نے چار فصلیں بھی قائم فرمائی ہیں۔

پہلی فصل، میں ماء کثیر اور ماء مستعمل کی تعریف و تشریح پر علامہ قاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ کے کلام میں بعض تسامحات پر ۲۵ وجوہ سے گرفت فرمائی ہے۔

دوسری فصل، میں ماء کثیر کی تحدید اور ماء مستعمل کی تمثیل و توضیح پر علامہ زین کے کلام میں جو کہ بحر اور رسالہ میں ہے ۳۹ وجوہ سے تنقید کی ہے۔

تیسری فصل، میں علامہ ابن الشنہ کے کلام میں ۲۶ وجوہ سے بحث کی ہے کہ یہ جواز وضو میں ملتی اور ملاقی کی برابری کے قائل ہیں اور انہوں نے عدم جواز میں بھی دونوں کی برابری کا قول کیا ہے۔

جب کہ امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

ماء مستعمل کو قابل وضو غسل بنانے کے دو طریقے ہیں :

ایک یہ کہ اپنی مقدار سے زائد آب طاہر (یعنی مستعمل) آب مطہر میں ملا دیا جائے تو سارا پانی قابل وضو ہو جائے گا۔

یعنی ملنے والے پانی کا غلبہ اگر ماء مستعمل ہی کی مثل ہو تو اس کی مقدار کا اعتبار ہوگا کہ ماء مطلق نصف سے زیادہ ہے تو سب سے پاکی حاصل کرنا جائز ہے ورنہ نہیں۔

دوسرے یہ کہ اس میں طاہر مطہر پانی ڈالتے رہیں یہاں تک کہ اس کا برتن بھر کر اہل جائے اور بہنا شروع ہو تو سب طاہر مطہر ہو جائے گا۔

کہ اس طرح پاک پانی کے ساتھ بہانے سے ناپاک پانی پاک ہو جاتا ہے۔

اور چوتھی فصل میں مختلف دس فوائد اور چھوٹے حوض سے وضو کا حکم اور اس کے چند طریقے بیان کئے گئے ہیں کہ

۱- چھوٹے حوض کے باہر وضو اس طرح کیا جائے کہ دھوون حوض میں گرے خواہ زمین پر بہہ کر جائے۔ یہ ملتی ہے۔

اس صورت میں جب تک دھوون پانی کے برابر نہ ہو یا اس پر غالب نہ ہو پانی کو فاسد نہ کرے گا۔

۲- وضو اس طرح کیا جائے کہ حوض میں اعضا ڈبوئے جائیں۔ یہ ملاتی ہے۔

اس صورت میں پانی اگر کثیر نہیں ہے تو مستعمل ہو جائے گا۔

۳- حوض کے باہر بیٹھ کر حوض سے چلو بھر پانی لیں اس طرح کہ دھوون حوض تک نہ پہنچے۔ اس صورت میں اگر پانی برتن سے لیا یا برتن نہ ہونے کے سبب پانی لینے کے لئے بقدر ضرورت ہاتھ ڈالا تو پانی مستعمل نہ ہو گا ورنہ مستعمل ہو جائے گا۔

ماء مستعمل کی تحقیق و تدقیق میں دلائل قویہ اور اقوال ائمہ سے مملو پینتالیس<sup>۲۵</sup> صفحے کے اس رسالے میں تین احادیث کریمہ رونق تحریر ہیں۔

## احادیث

النمیقة الانقی فی فرق الملقى و الملقى  
 ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے اور وہ دردہ سے کم پانی میں غسل  
 جنابت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۱۹۵۔ حدیث میں ہے۔ لایبولن احدکم فی الماء الدائم و لایغتسلن (یغتسل) فیہ  
 من الجنابة۔

تم میں سے کوئی راکد پانی میں پیشاب نہ کرے اور نہ اسی جگہ غسل جنابت کرے۔  
 (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۷۰“ النمیقة الانقی۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۰، باب البول  
 فی الماء الراکد)

چھوٹے تالاب کا پانی لے کر کنارے میں غسل کرنا چاہئے :

۱۹۶۔ اخرج ابن ابی شیبہ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کنا  
 نستحب ان نأخذ من ماء الغدیر و نغتسل به ناحیة۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم تالاب کا پانی لے کر کنارے میں غسل کرنا  
 مستحب جانتے تھے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۷۰“ النمیقة الانقی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ  
 الرجل ینتھی الی البئر ۱/ ۱۳۱)

عورت و مرد ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل کر سکتے ہیں حدیث میں ہے :

۱۹۷۔ اخبرنا مالک حدثنا نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه قال  
 لابس بان یغتسل الرجل بفضل وضوء المرأة ما لم تکن جنبا او حائضاً۔ (موطا  
 امام محمد)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو غسل  
 کرنے میں کوئی حرج نہیں جب تک وہ جنب یا حائض نہ ہو۔ (یعنی اگر عورت اجنبیہ نہیں ہے تو اس  
 کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے میں حرج نہیں۔ مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۷۱“  
 النمیقة الانقی۔ (موطا امام محمد، ص ۸۳، باب الرجل یغتسل او یتوضوء بسور المرأة)

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد اول

حالت جنابت میں وضو کے بعد کھانا وغیرہ کھایا جاسکتا ہے :

۱۹۸۔ امام طحاوی شرح معانی الآثار میں مالک بن عبادہ عافقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ انہوں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حاجت غسل میں کھانا تناول فرمایا انہوں نے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے اس کا ذکر کیا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اعتبار نہ آیا! نہیں کھینچتے ہوئے بارگاہ انور میں حاضر لائے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ کہتے ہیں کہ حضور نے بحالت جنابت کھانا تناول کیا فرمایا۔ نعم اذا توضأت اكلت و شربت و لكنی لا اصلی ولا اقراء حتی اغتسل۔

ہاں جب میں وضو فرماؤں تو کھانا پیتا ہوں مگر نماز و قرآن بے نہائے نہیں پڑھتا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۰۰“۔ (شرح معانی الآثار ۱/ ۵۳، باب قراءة الجنب و الحائض الخ)

نبی، ولی یا کسی معظم شخصیت کا جھوٹا تبرک کی نیت سے کھانا جائز ہے :

۱۹۹۔ صحیح حدیث میں ہے جب حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت فرما کر سیدنا ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں مقیم ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اولش جب ان کے گھر جاتا وہ اور ان کے گھر والے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگلیں مبارک کے نشان کی جگہ سے کھاتے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۳۱۹“

نصرانی کے یہاں کا کھانا کھانا منع ہے :

۲۰۰۔ سنن ابی داؤد و جامع ترمذی و مصنف ابوبکر بن ابی شیبہ و مسند امام احمد میں بلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ و اللفظ لابی بکر قال رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن طعام النصرانی فقال لا یتخلجن فی صدرك طعام ضارعت فیہ نصرانیة۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ طعام نصرانی سے نہی فرمائی اور ارشاد کیا ز تمہارے سینے میں وہ کھانا جنبش نہ کرے جس میں نصرانیت کا میل ہو۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص

۳۳۲۔ (ابوداؤد دوم، ص ۵۳۱، باب کراهية التقذر للطعام)

کافروں کے برتن دھونے کے بعد استعمال کئے جاسکتے ہیں حدیث میں ہے :

۲۰۱۔ ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قلت یا رسول اللہ انا نغزو ارض العدو فنحتاج الی آیتهم فقال استغنوا عنها ما اسنطعتم فان لم تجدوا غیرها فاغسلوها وکلوا منها واشربوا۔

میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم دشمن کے ملک میں جہاد کو جاتے ہیں ان کے برتنوں کی حاجت پڑتی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک بن پڑے ان برتنوں سے دور رہو اور اگر لور برتن نہ ملے تو انہیں دھو کر پاک کر لو اس کے بعد ان میں کھاؤ پیو۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۳۳۲“ (مصنف ابن ابی شیبہ الاکل فی آئیة الکفار کراچی ۸/۹۷)

بلاوجہ شرعی وہ بات نہ کی جائے جو سننے سے بری معلوم ہو، عذر کی حاجت پڑے اور مسلمانوں کو نفرت دلائے اس پر تین حدیثیں۔

۲۰۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاک و مایسؤ الاذن۔

اس بات سے بچ جو کان کو بری لگے۔ رواہ الامام احمد عن ابی العادیة و الطبرانی فی الکبیر و ابن سعد فی الطبقات و العسکری فی الامثال و ابن مندہ فی المعرفة و الخطیب فی المؤلف کلہم عن ام العادیة عمہ العاص بن عمرو الطفاوی و عبد اللہ بن احمد الامام فی زوائد المسند و ابونعیم و ابن مندہ کلاہما فی المعرفة عن العاص المذكور مرسلًا و ابونعیم فیہا عن حیب بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (مسند احمد، ص ۲۹، ج ۵)

۲۰۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاک و کل امر یعتذر منہ۔

ہر اس بات سے بچ جس میں عذر کرنا پڑے۔ رواہ الضیاء فی المختارۃ و الدیلمی کلاہما بسند حسن عن انس و الطبرانی فی الاوسط عن جابر و ابن منیع و من طریقہ العسکری فی امثاله و القضاعی فی مسنده معاً و البغوی و عن طریقہ الطبرانی فی اوسطہ و المخلص فی السادس من فوائده و ابو محمد الابرہیمی فی کتاب الصلاة و ابن النجار فی تاریخہ کلہم عن ابن عمر و الحاکم و البیہقی فی الزہد و العسکری فی الامثال و ابونعیم فی المعرفة عن سعد بن ابی وقاص و احمد و ابن



ماجة و ابن عساکر عن ابی ایوب الانصاری کلہم رافعیہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم و البخاری فی تاریخہ و الطبرانی فی الکبیر و ابن مندہ عن سعد بن عمارۃ  
 من قولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (کنز العمال، ص ۲۸۳، ج ۲)

۲۰۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشرُوا و لا تنفروا۔

بشارت دو اور وہ کام نہ ہو جس سے لوگوں کو نفرت پیدا ہو۔ رواہ الائمة احمد و

البخاری و مسلم و النسائی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۳۳۳“

(بخاری اول، ص ۱۶، باب ما کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحولہم بالموعظة الخ)

# تعارف

اجلی الاعلام ان الفتویٰ مطلقاً علی قول الامام  
(اس امر کی تحقیق عظیم کہ فتویٰ ہمیشہ قول امام پر ہے)

۱۳۳۲ھ میں امام احمد رضا نے یہ رسالہ خالص عربی زبان میں تصنیف فرمایا۔ ایسے ان کی دیگر تصنیفات کا بھی یہ حال ہے کہ اگرچہ بعض اردو زبان میں ہوتی ہے مگر اس کے بیشتر مندرجات عربی زبان میں ہوتے ہیں، جو آپ کے عربی میں ماہر و عابر و بارع ہونے کی شہادت دے رہے ہیں۔

یہ رسالہ کسی سوال کا جواب نہیں ہے جیسا کہ دیگر رسالوں کا حال ہے کہ ہر رسالہ عموماً کسی نہ کسی سوال کا مفصل جواب ہوتا ہے بلکہ اس رسالے کے وجود میں آنے کا پس منظر یہ ہے جو امام احمد رضا نے ایک مقام پر خود ہی بیان فرمایا ہے کہ

”اس سے پہلے (یعنی رسالہ ہبۃ الجبیر فی عمق ماء کثیر میں) بحر الرائق کا جو قول بیان ہوا کہ عمل اور فتویٰ ہمیشہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر ہے اگرچہ مشائخ اس کے خلاف پر فتویٰ دیں۔

علامہ شامی نے متعدد مقامات میں اس قول کی تائید کی اور کئی جگہوں میں اس سے اختلاف کیا۔ میرا ارادہ تھا کہ اس بحث کو اس جگہ ذکر کرتا پھر خیال ہوا کہ کلام طویل ہو جائے گا اور غیر متعلق گفتگو سے فاصلہ بڑھ جائے گا، لہذا اس جگہ میں نے گفتگو سمیٹ لی اور بحمد اللہ تعالیٰ اسے اہم رسالے کی صورت میں انگ کر دیا۔“

امام احمد رضا نے ۲۷ صفحات پر مبسوط اس رسالے میں دلائل و براہین اور اقوال ائمہ کی روشنی میں یہ ثابت کیا ہے کہ

ہمیشہ فتویٰ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر ہوتا ہے، اگرچہ مشائخ کرام اس کے خلاف فتویٰ دیں۔

یعنی جب تصحیح اقوال میں اختلاف ہو تو سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کو اختیار

کیا جائے گا کہ وہ صاحب مذہب ہیں۔

اور چھ باتیں ایسی بیان فرمائی ہیں جن کے سبب قول امام بدل جاتا ہے لہذا قول ظاہر کے خلاف عمل ہوتا ہے۔ وہ چھ باتیں یہ ہیں۔

ضرورت، دفع حرج، عرف، تعامل، دینی ضروری مصلحت کی تحصیل، کسی فساد موجود یا منظون بظن غالب کا ازالہ۔

لیکن امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ ان سب صورتوں میں بھی حقیقہ قول امام ہی پر عمل ہے، کیونکہ اگر یہ امور حضور سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں ہوتے تو آپ کا قول ان کے مقتضاً ہوتا ان کے خلاف میں نہیں ہوتا، تو ایسی صورت میں ان کے ضروری قول پر عمل جو آپ سے منقول نہ ہو آپ ہی کے قول پر عمل ہے۔

ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ فتویٰ کی دو قسمیں ہیں۔ حقیقی اور عرفی۔

**فتویٰ حقیقی**..... یہ ہے کہ دلیل تفصیلی کی معرفت کے بعد فتویٰ دیا جائے انہیں کو اصحاب فتویٰ کہا جاتا ہے جیسے فقہ ابو جعفر اور فقہ ابو اللیث وغیرہ۔

**فتویٰ عرفی**..... یہ ہے کہ عالم، لوگوں کو امام کی تقلید کرتے ہوئے ان کے اقوال بتادے اور انہیں دلیل تفصیلی کا علم نہ ہو، جیسے کہا جاتا ہے فتاویٰ ابن نجیم، غزی، طوری، اور فتاویٰ خیر یہ وغیرہ اور بعد کے زمانے میں فتاویٰ رضویہ۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے قول پر کسی کو فتویٰ دینا جائز نہیں جب تک اسے یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کی دلیل کیا ہے۔ یہ قول فتویٰ حقیقی پر محمول ہے۔

اور غیر مجتہد صرف بطریق حکایت فتاویٰ دے سکتا ہے ورنہ عرفی فتویٰ حرام کے مترادف ہو جائے گا۔ اس لئے اب ہمارے زمانے میں مفتی کو صرف ان کے اقوال یاد کر لینا کافی ہے اور امام کے قول پر فتویٰ دینا حلال بلکہ واجب ہے اگرچہ اس کی دلیل معلوم نہ ہو۔

امام احمد رضا نے اس رسالہ جلیلہ میں آداب افتاء مفتی کی وضاحت کرنے کے ساتھ ساتھ روح تقلید اور مقلد کی حیثیت کو بھی واضح فرمایا ہے کہ کسی بھی مقلد کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے امام کے قول کو ترک کر دے۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالے میں سات مقدمات وضع فرمائے اور اپنے دعویٰ پر ۴۵ نصوص پیش کئے ہیں۔

اور علامہ خیر رملی کے ساتھ آٹھ وجوہ سے کلام فرمایا۔

اور علامہ شامی کے ساتھ سر شہد وجوہات سے کلام کیا اور ان وجوہات کی توجیہات بھی کیں ہیں اور بحر العلوم کیساتھ سنی تقلید میں آٹھ وجوہ سے کلام کیا ہے۔

امام احمد رضا نے تقلید ائمہ کی تائید و توثیق میں جہاں بے شمار دلیلیں فراہم کی ہیں وہیں ایک مقلد ہونے کی حیثیت سے اپنے امام کی مدح سرائی بھی کی ہے، چنانچہ اس سلسلے میں چند اقوال بغرض افادہ ناظرین پیش کرتے ہیں کہ۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں ابن شبرمہ نے فرمایا،  
اے ابو حنیفہ! عورتیں تم جیسے شخص کو جننے سے عاجز ہو گئیں، آپ کے علم میں کسی قسم کا تکلف نہیں۔

ابو سلیمان نے فرمایا:

ابو حنیفہ عجائب روزگار میں سے ایک تھے ان کے کلام سے وہی شخص اعراض کرے گا جو اس کو سمجھ نہ سکے۔

سفیان ثوری نے فرمایا:

ابو حنیفہ کی مخالفت وہی کر سکتا ہے جو قدر و منزلت میں ان سے بلند تر ہے اور ایسا شخص ملنا مشکل ہے۔

علی بن عاصم سے منقول ہے کہ

اگر روئے زمین کے آدھے انسانوں کے ساتھ ابو حنیفہ کی عقل کو تولا جائے تو ابو حنیفہ کی عقل وزنی نکلے گی۔

امام شافعی نے فرمایا:

عورتوں نے ابو حنیفہ جیسا کوئی اور نہ جتا۔

بکر بن حبیب نے فرمایا:

اگر ابو حنیفہ اور ان کے تمام معاصرین کی عقلوں کا موازنہ کیا جائے تو ابو حنیفہ کی عقل وزنی نکلے گی۔

اس کے بعد امام احمد رضا خیر میں فرماتے ہیں کہ

لوگ اپنی کتہ کو شاہان دنیا کے نام سے معنون کرتے ہیں مگر میں اس رسالہ کو امام ائمہ

الجبھدین حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کرتا ہوں، اگر یہ قبول ہو جائے تو میری امیدوں اور آرزوؤں کی انتہا ہو جائے گی۔

اس لئے انہوں نے اس رسالے کا نام ”اجلی الاعلام ان الفتویٰ مطلقاً علی قول الامام“ رکھا۔ اور اس محققانہ رسالے میں صرف دو حدیثیں ہیں۔

## احادیث

اجتنبی الاعلام ان الفتویٰ مطلقا علی قول الامام  
عورتوں کا جماعت و جمعہ اور عیدین میں حاضر ہونا کہ زمانہ رسالت میں حکم تھا  
اور اب مطلقا منع ہے۔

۲۰۵۔ قد امر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باخراج الحيض و ذوات الخدور  
يوم العیدین فیشهدن جماعة المسلمين و دعوتهم و تعتزل الحيض المصلی قالت  
امرأة یا رسول اللہ احذنا لیس لها جلباب قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لتلبسها  
صاحبها من جلبابها۔

ہم کو حکم ہوا کہ عیدین کے دن حیض والیاں اور پردہ نشین کواریاں بھی برکت جماعت و  
دعاء مسلمین لینے کو نکلیں اور مصلی سے الگ بیٹھیں ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ ہم میں  
سے بعض کو چادر نہیں فرمایا ساتھ والی اسے اپنی چادر میں لے لے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱،  
ص ۳۸۶“ اجلی الاعلام۔ (بخاری اول، ص ۱۳۳، باب اذا لم یکن لها جلباب فی العید) (مسلم اول،  
ص ۲۹۱، کتاب صلاة العیدین)

۲۰۶۔ حدیث۔ لاتمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ۔ رواہ احمد و مسلم عن ابن عمر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں سے منع نہ کرو۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص  
۳۸۶“ اجلی الاعلام۔ (مسلم اول، ص ۱۸۳، کتاب الجمعة)

# تعارف

النور و النورق لاسفار الماء المطلق  
(آب مطلق کا حکم روشن کرنے کیلئے نور اور رونق)

۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۳ھ کو سوال ہوا کہ آب مطلق کہ وضو غسل کے لئے ضروری ہے اس کی کیا تعریف ہے؟ اور آب مقید کسے کہتے ہیں؟

امام احمد رضا بریلوی اس سوال کا جواب شروع کرنے سے قبل آغاز بحث میں فرماتے ہیں کہ یہ سوال بظاہر چھوٹا اور اس کا جواب طول چاہتا ہے یہ مسئلہ نہایت معرکہ آرا ہے پھر اصل جواب کی طرف توجہ فرمائی۔ لہذا اس رسالہ میں کل پانچ فصلیں ہیں، اور فصل اول میں تین قسمیں ہیں۔

قسم اول میں ان پانیوں کا بیان ہے جن سے طہارت ہو جائے گی وہ کل ایک سو ساٹھ قسموں کے پانی ہیں۔

قسم دوم میں ان پانیوں کا ذکر ہے جن سے وضو غسل درست نہیں ان کی تعداد ایک سو چوبیس ہے۔

قسم سوم میں ۱۲۳ ایسے پانیوں کا ذکر ہے جن سے وضو غسل جائز ہونے میں ائمہ کا اختلاف ہے۔

فصل پنجم میں جزئیات جدیدہ کے تحت پانی کی ۲۳ قسمیں مذکور ہیں۔

ان میں سے ۷ قسموں کے پانی سے وضو غسل جائز ہے اور ۲۶ قسموں سے جائز نہیں۔

اس طرح ماء مطلق و ماء مستعمل وغیرہ کی کل تین سو پچاس قسمیں نکلتی ہیں۔

فصل دوم میں ماء مطلق و ماء مقید کی تعریف و توضیح ہے۔

امام احمد رضا عبارات ائمہ و علماء سے ماء مطلق کی بارہ تعریفات درج کرنے کے بعد بطور

خلاصہ کلام فرماتے ہیں کہ

”بالجملہ تحقیق فقیر غفرلہ میں ماء مطلق کی تعریف یہ ہے کہ وہ پانی کہ اپنی رقت طبعی پر باقی

ہے اور اس کے ساتھ کوئی ایسی شے مخلوط و ممتزج نہیں جو اس سے مقدار میں زائد یا مساوی ہے نہ ایسی جو اس کے ساتھ مل کر مجموع، ایک دوسری شے کسی جدا مقصد کے لئے کہلائے۔ جیسے ماء النھر ماء البئر وغیرہ اور اس تعریف کو تعریف رضوی سے موسوم کیا ہے۔  
ماء مطلق میں اضافت تعریف ہوتی ہے اور ماء مقید میں اضافت تعقید۔

اضافت تعقید کے تحت سات اضافات بیان کرنے کے بعد ماء مقید کی تعریف اس طرح فرماتے ہیں کہ

ماہ مقید وہ پانی ہے جس کی طرف مطلق آب کہنے سے افہام سبقت نہ کریں۔ جیسے ماء العسل ماء الشعیر وغیرہ۔

فصل سوم میں چند مسائل اجماعیہ ذکر کئے گئے ہیں۔

اور فصل چہارم میں ماء مطلق و ماء مقید کی تشریح و توضیح میں چند ائمہ کے ضابطے بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً

اول ضابطہ یوسفیہ، دوم ضابطہ شیبانیہ، سوم ضابطہ برجندیہ، چہارم ضابطہ زیلعیہ، پنجم ضابطہ صفیہ، اور ششم ضابطہ رضویہ۔

اور اس ضخیم رسالہ جلیلہ کے اندر دو ضمنی رسالے بھی ہیں۔

۱- عطاء النبی لافاضة احکام ماء الصبی۔ (بچے کے حاصل کردہ پانی کے احکام کے متعلق نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عطیہ)

اس رسالے میں نابالغ بچے کے بھرے ہوئے پانی کا حکم بیان کیا گیا ہے یعنی بچہ کا بھرا ہوا پانی اک بھی ہے اور مباح بھی یعنی پانی کی تین قسمیں ہیں۔

۱- مباح غیر مملوک۔ جیسے دریاؤں اور نہروں کا پانی۔

۲- مملوک غیر مباح۔ جیسے برتنوں کا پانی۔

۳- مباح مملوک۔ جیسے سبیل یا سقاہ کا پانی۔

نابالغ کا بھرا ہوا پانی اگرچہ مباح ہے مگر مملوک بھی ہونے کی بناء پر اس کا استعمال جائز نہیں۔

اور اسی مسئلے کی تحقیق و تفصیل میں کثیر صورتوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اور اس رسالے میں دو حدیثیں ہیں۔

۴- الدقة و التبیان لعلم الرقة و السیلان۔ (پانی کی رقت و سیلان کا واضح بیان)



اس رسالے میں پانی کی رقت و سیلان کے معانی پر جامع اور محققانہ بحث کی گئی ہے۔  
 زیر نظر رسالہ (النور والنورق) کے اختتام بحث میں پانیوں کی افضلیت کا ذکر آیا ہے کہ آب  
 کو ثرا فضل ہے یا آب زمزم؟

تو امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ  
 سب پانیوں میں افضل وہ پانی ہے جو اس بحر بے پایان کرم و نعم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
 نمشتان مبارک سے بارہا نکلا اور ہزاروں کو سیراب و طاہر کیا۔  
 اس کے بعد کوثر زمزم میں کون افضل ہے کے جواب میں فرماتے ہیں کہ کوثر افضل ہے  
 اور اس کی افضلیت کو دلائل زاہرہ سے ثابت کیا ہے۔ یہ معرکہ الآراء رسالہ جمادی سائز کے ۱۳۵  
 صفحات پر پھیلا ہوا ہے جس میں امام احمد رضا بریلوی کی شان تحقیق اور فقہی بصدت کی کھلی ہوئی  
 شہادتیں موجود ہیں۔

اور اس محققانہ رسالے میں ۲۸ احادیث کریمہ شامل تحقیق ہیں۔

# احادیث

النور و النورق لاسفار الماء المطلق

سمندر کے پانی سے وضو غسل کرنا بلاشبہ جائز ہے اور وہ برکت والا ہے

۲۰۷۔ رواہ احمد و الاربعة و ابن حبان و الحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح و احمد و ابن ماجة و الاخیران و الدار قطنی و الطبرانی فی الکبیر عن جابر و ابن ماجة عن ابی الفراسی و الدار قطنی و الحاکم عن علی و عن ابن عمرو و عبدالرزاق عن انس و الدار قطنی عنہ و ایضا عن ابن عمر و ایضا عن جابر عن ابی بکر الصدیق و ابنا مردویة و النجار عن ابی الطفیل عن الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم کلہم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و فی اخرى کابن مردویة کالدار قطنی عن ابی الطفیل عن الصدیق من قوله و لعبد الرزاق و ابن ابی بکر بن ابی شیبہ عن عکرمة ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سئل عن الوضوء من ماء البحر فقال سبحن اللہ فای ماء اطهر من ماء البحر و فی لفظ اطیب۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریا کے پانی سے وضو کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا سبحان اللہ کونسا پانی دریا کے پانی سے زیادہ طیب و طاہر ہوگا۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۳۰۹" النور و النورق۔ (مصنف عبدالرزاق الوضوء من ماء البحر، ۱/۹۵۔ بیروت)

۲۰۸۔ و ابن عبدالحکم فی فتوح مصر و البیهقی عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اغتسلوا من ماء البحر فانه مبارك۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سمندر کے پانی سے غسل کرو کہ وہ برکت والا ہے۔ (مؤلف) (کنز العمال، ۹/۳۲۲)

نبیذ تمر سے وضو کرنے کے بارے میں ایک حدیث :

۲۰۹۔ فی البدائع روی عن ابی العالیة الریاحی انه قال کنت فی جماعة من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سفینة فی البحر فحضرت الصلاة ففنی ماؤهم و معهم نبیذ التمر و کره التوضوء بماء البحر و توضأ بعضهم

بماء البحر و کرہ التوضوء بنیذ التمر۔

ابوالعالیہ نے کہا میں صحابہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک جماعت کے ساتھ سمندر میں کشتی پر تھا نماز کا وقت ہوا تو ان کا پانی ختم ہو گیا اور ان لوگوں کے ساتھ نیذ تمر تھی بعض نے نیذ سے وضو کیا۔ سمندر کے پانی سے وضو کرنا مکروہ جانا اور بعض نے سمندر کے پانی سے وضو کیا اور نیذ سے مکروہ جانا۔ (مولف) (یعنی صرف نیذ تمر پائے تو تیمم کا حکم ہے اور اس سے وضو کر لینا بھی مستحب ہے۔ مولف)

بلا ضرورت شرعیہ سمندر میں سوار ہونا نہ چاہئے کہ اس کے نیچے آگ ہے :

۲۱۰۔ حدیث ابن عمر انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لا یرکب البحر الاحاج او معتمر او غازی فی سبیل اللہ فان تحت البحر نارا و تحت النار بحرا۔  
تفرد بہ ابو داؤد۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دریا میں سوار نہیں ہوتا ہے مگر حاجی یا عمرہ کرنے والا یا راہ خدا میں جہاد کرنے والا کہ دریا کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے دریا۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۳۳۷، باب فی رکوب البحر و الغزو)

۲۱۱۔ فی مسند الفردوس عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رفعہ تحت البحر نار و تحت النار بحر و تحت البحر نار۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ دریا کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے دریا اور دریا کے نیچے آگ۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۴۰۹“ النور و النورق۔  
سمندر کا پانی پاک ہے اور مردہ مچھلی حلال ہے حدیث میں ہے۔

۲۱۲۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی صفة البحر هو الطهور ماء الحل میتہ۔

صفت دریا کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ دریا کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار یعنی مچھلی حلال ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۴۱۰“ النور و النورق۔  
(ترمذی اول، ص ۲۱، باب ماجاء فی ماء البحر انہ طهور)

گرم پانی سے وضو جائز ہے اور اگر اتنا گرم ہو کہ ادائیگی سنت میں کوتاہی ہو تو منع ہے اور اگر اس سے فرض بھی نہ لو ا ہو سکے تو وضو ہی نہ ہوگا۔

۲۱۳۔ فی صحیح البخاری توضحاً عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالحمیم۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گرم پانی سے وضو فرمایا۔ (مولف) (بخاری اول، ص

۳۲، باب وضوء الرجل مع امراته و فضل وضوء المرأة الخ)

دھوپ کے گرم کردہ پانی سے وضو کرنا یا نہانا مکروہ ہے :

۲۱۴۔ قط (ای الدار قطنی) عن عامر و العقیلی عن انس مرفوعاً قط و الشافعی

عن عمر الفاروق موقوفاً لا تغسلوا بالماء المشمس فانه یورث البرص۔

دھوپ کے گرم شدہ پانی سے غسل نہ کرو کہ وہ برص لاتا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ،

ج ۱، ص ۳۱۲ "النور و النورق۔ (کنز العمال، ۹/۳۲۲) (مشکوٰۃ بحوالہ دار قطنی، ص ۵۲، باب احکام

المیاء فصل ثالث)

۲۱۵۔ قط و ابونعیم عن ام المؤمنین انها سختت للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم ماء فی الشمس فقال لا تفعلی یا حمیراء فانه یورث البرص۔

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے

دھوپ میں پانی گرم کیا تو حضور نے فرمایا کہ اے حمیرا ایسا نہ کرو کہ وہ برص لاتا ہے۔ (مولف)

"فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۳۱۲ "النور و النورق۔ (کنز العمال، ص ۱۹۷، ج ۹)

اجنبیہ عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو طہارت مکروہ ہے۔

۲۱۶۔ رواہ الخمسة انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی ان یتوضاء الرجل

بفضل طهور المرأة۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے

منع فرمایا۔ یعنی جب کہ عورت اجنبیہ ہو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۳۱۳ "النور النورق۔

(ترمذی اول، ص ۱۹، باب کراهیة فضل طهور المرأة)

۲۱۷۔ حدیث مسلم۔ ان میمونة قالت اغتسلت من جفنة فیها فضلة فجاء

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغتسل فقلت انی قد اغتسلت منه فقال الماء

لیس علیہ جنابة۔

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ایک ٹب سے غسل کیا اس میں کچھ

پانی بچ رہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لاکر غسل فرمانے لگے میں نے کہا کہ میں

نے اس سے غسل کیا ہے حضور نے فرمایا پانی میں کوئی ناپاکی نہیں آگئی۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۳۱۳“ النور و النورق۔

۲۱۸۔ روی احمد و ابو داؤد و النسائی عن رجل صحب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اربع سنین وابن ماجہ عن عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان تغسل المرأة بفضل الرجل او یغتسل الرجل بفضل المرأة۔

احمد و ابو داؤد و لور نسائی نے ایک ایسے آدمی سے روایت کی جو چار سال نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا اور ابن ماجہ نے عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورت کو مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے سے منع فرمایا اور مرد کو عورت کے فضلہ سے۔ یعنی اجنبی مرد یا اجنبیہ عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنا منع ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۳۱۳“ النور و النورق۔ (ابو داؤد اول، ص ۱۱، باب النہی عن ذلك)

کسی بچے کو معمولی سا کام بتانے کے ثبوت پر ایک حدیث :

۲۱۹۔ صحیح مسلم شریف میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔ قال كنت العب مع الصبيان فجأ رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتواريت خلف باب فجأ فحطاني حطاة و قال اذهب ادع لي معوية۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے میں دروازے کی آڑ میں چھپ گیا تو حضور نے میری پیٹھ میں تھکی مار کر فرمایا کہ جا و سمویہ کو بلا لاؤ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۳۳۱“ عطا النبی رسالہ ضمنیہ۔ (مسلم ۲/۳۲۵، باب من لعنہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ)

خمیر کئے ہوئے برتن میں اگر پانی ہو تو اس سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے حدیث میں ہے۔ ۲۲۰۔ اغتسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم الفتح من قصعة فیہا اثر العجین۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک ایسے کوٹھے سے غسل فرمایا جس میں خمیر کا اثر تھا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۳۳۲“ النور و النورق۔ (نسائی اول، ص

۳، باب ذکر الاغتسال فی القصعة الخ)

وقت غسل صرف خطمی سے سردھونے سے غسل ہو جائے گا حدیث میں ہے :

۲۲۱۔ فی التبیین اغتسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و غسل رأسه بالخطمی وهو جنب و اکتفی به و لم یصب علیہ الماء۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غسل جنابت فرمایا اور سر اقدس صرف خطمی سے دھویا اور پانی نہیں اٹھایا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۴۳۸" النور والنورق۔ (تبین الحقائق کتاب الطہارۃ بولاق مصر ۱/۲۱)

نبیذ تمر کے بارے میں ایک حدیث :

۲۲۲۔ فی صدر الحدیث عند ابن ابی شیبۃ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال له (بن مسعود) هل معک من وضوء قال قلت لا قال فما فی ادواتک قلت نبیذ تمر قال تمرۃ حلوة و ماء طیب۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن مسعود سے فرمایا کیا تمہارے ساتھ آب وضو ہے عرض کی نہیں حضور نے فرمایا تمہارے برتن میں کیا ہے ابن مسعود نے عرض کی نبیذ تمر ہے فرمایا کھجور شیریں اور پانی پاک ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۳۵۰" النور والنورق۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ وضو بالنبیذ کراچی ۱/۲۶)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ میری عمر زیادہ ہو گئی یعنی بعد از ضعف و پیرانہ سالی موت کی دعا مانگی۔

۲۲۳۔ حدیث امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے اللهم کبر منی ورق عظمی فاقبضنی الیک غیر عاجز و لاملوم۔

اے اللہ میری عمر زیادہ ہو گئی اور میری ہڈیاں رقیق ہو گئیں تو مجھے بغیر عاجزی اور بغیر خوف ورنجیدگی کے وقات دیدے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۳۸۸" النور والنورق۔

جب تک پانی کے اوصاف نہ بدلیں تو وہ پاک ہے :

۲۲۴۔ ابن ماجہ نے ابو امامہ ہاملی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الماء طهور لا ینجسه الا ما غلب علی ریحہ و طعمہ و لونہ۔

بیشک پانی ایسی پاک چیز ہے کہ اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ بجز اس میں مقدار نجاست کے کہ جو پانی کی بویا مزے یا رنگ پر غالب آجائے۔ (یعنی جب تک پانی کے اوصاف طعمہ میں سے کوئی وصف نجاست کے اثر سے نہ بدل جائے اس وقت تک پانی پاک ہے ہرگز ناپاک نہیں)

(مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۵۴۷" النور و النورق۔ (ابن ماجہ، ص ۳۰، باب الحياض)

۲۲۵۔ سنن دار قطنی میں ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فرماتے ہیں الماء طهور الا ما غلب علی طعمه او ريحه او لونه۔

پانی پاک ہے ہاں اگر اس کے رنگ بو اور مزہ پر کچھ غالب ہو جائے تو ناپاک ہو جائے گا۔

(مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۵۴۸" النور و النورق۔ (کنز العمال، ص ۲۳۵، ج ۹)

۲۲۶۔ امام طحاوی مرسل راشد بن سعد سے راوی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

الماء لا ينجسه شيء الا ما غلب علی ريحه او طعمه او لونه۔

پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی سوائے اس کے کہ اس کے رنگ بو اور مزہ پر کچھ غالب

آجائے۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۵۴۸" النور و النورق۔ (کنز العمال، ص ۲۳۵، ج ۹)

آتش دوزخ کے بارے میں دو حدیثیں :

۲۲۷۔ البزار و الحاکم و صححه عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال نار جهنم سوداء مظلمة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کی آگ سخت اندھیری رات کی طرح

کالی تاریک ہے۔ (مؤلف) (الترغیب و الترهیب، ۲/۳۶۵، فصل فی ظلمتها الخ)

۲۲۸۔ رروی البیهقی فی البعث و ابوالقاسم الاصبہانی عنہ قال تلا رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم هذه الاية وقودها الناس و الحجارة فقال او قد علیها

الف عام حتی احمرت و الف عام حتی ابيضت و الف عام حتی اسودت فہی سوداء

مظلمة لا یضی (یطفی) لہبها۔ وروی الترمذی و ابن ماجہ و البیهقی عن ابی ہریرة

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثله و فی آخره فہی سوداء

مظلمة كاللیل المظلم جعل الترمذی وقفہ اصح۔

ابوالقاسم اصبہانی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت وقودها الناس

و الحجارة پڑھ کر فرمایا کہ آتش دوزخ ایک ہزار سال تک روشن کی گئی یہاں تک کہ سرخ ہو گئی اور

ایک ہزار برس تک بھڑکائی گئی یہاں تک کہ سفید ہو گئی اور ایک ہزار سال تک مشتعل رکھا کہ کالی

ہو گئی تو اب وہ سیاہ تاریک ہے اس کے شعلے میں روشنی نہیں ہے یا اس کا شعلہ خاموش نہیں ہوگا۔

(مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۵۵۰" النور و النورق۔ (کنز العمال، ص ۱۵۷، ج ۱۸) (ترمذی ۲/۸۳،

( صفة جہنم )

جنت کے دو پرٹالے کوثر میں گر رہے ہیں :

۲۲۹۔ قال صلى الله تعالى عليه وسلم يغث (يفت) فيه ميزابان يمد انه من الجنة

احدهما من ذهب و الاخر من ورق. رواه مسلم عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کوثر میں جنت سے دو پرٹالے گر رہے ہیں

ایک سونے کا اور ایک چاندی کا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۵۵۲" النور و النورق۔ (مسلم

دوم، ص ۲۵۱ باب اثبات حوض نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

جنت اللہ کا مال ہے اور وہ قیمتی ہے حدیث میں ہے :

۲۳۰۔ قال صلى الله تعالى عليه وسلم الا ان سلعة الله غالبية الا ان سلعة

الله الجنة۔

فرماتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سن لو اللہ کا مال بیش بہا ہے سن لو اللہ کا مال جنت ہے۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۵۵۲" النور و النورق۔ (ترمذی دوم، ص ۷۱، باب ماجاء فی صفة

اوانی الحوض)

حوض کوثر کی توصیف پر ایک حدیث :

۲۳۱۔ صحیحین میں عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حوضی مسیرة شهر ماؤہ ابيض من اللین و ریحہ

اطیب من المسک۔

میرا حوض ایک مہینے کی راہ تک ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور دوسری روایت میں

فرمایا ابيض من الورد، چاندی سے بڑھ کر اجلا اور اس کی خوشبو مشک سے بہتر۔ "فتاویٰ رضویہ،

ج ۱، ص ۵۳۸" النور و النورق۔ (بخاری دوم، ص ۹۷۳، کتاب الحوض)

جہنم کی آگ کالی اور تاریک ہے :

۲۳۲۔ مالک و بیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم فرماتے ہیں اترونها حمراء ککنار کم هذه لہی اشد سوادا من النار۔

کیا تم اسے اپنی اس آگ کی طرح سمجھتے ہو بیشک وہ توقیر سے بڑھ کر سیاہ ہے۔ (قار، سیاہ

رنگ کی ایک چیز جس کو کشتی پر ملتے ہیں تاکہ پانی اندر نہ آئے۔ مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص



۵۴۸ "النور و النورق۔ (موطا مالک، ص ۳۸۹، ماجا فی صفة جہنم)

کاشائے نبوت میں دودھ مینے آگ روشن نہ ہوتی صرف خرے اور پانی پر اہل بیت اطہار کی گزر رہتی حدیث میں ہے :

۲۳۳۔ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا واللہ یا ابن اختی انا کنا لننظر الی الهلال ثم الهلال ثم الهلال ثلثة اہلۃ فی شہرین و ماوقد فی ایات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نار قلت یا خالۃ فما کان یعیشکم قالت الاسود ان التمر و الماء۔

اے میرے بھانجے خدا کی قسم ایک ہلال دیکھتے پھر دوسرا پھر تیسرا دو مہینوں میں تین چاند اور کاشائے نبوت میں آگ روشن نہ ہوتی عروہ نے عرض کی اے خالہ پھر اہل بیت کرام مہینوں کیا کھاتے تھے فرمایا بس دو سیاہ چیزیں چھوہارے اور پانی۔ رواہ الشیخان فی صحیحہما عن عروہ عن ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۵۵۰" النور و النورق۔ (مسلم دوم، ص ۴۱۰، کتاب الزہد)

جس بستی پر عذاب اترا وہاں کا پانی استعمال کرنا مکروہ ہے ہاں زمین ثمود کا وہ کنواں جس سے نافع صالح علیہ السلام پانی پیتا اس کا پانی مستثنیٰ ہے۔

۲۳۴۔ صحاح میں ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمین ثمود پر اترے وہاں کے کنوؤں سے پانی بھر اس سے آگے گوندھے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ پانی پھینک دیں اور آٹالوتوں کو کھلا دیں چاہ نافع سے پانی لیں۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۴۱۶" النور و النورق۔ (بخاری، ج ۸، ص ۴۷۸، باب قول اللہ عزوجل و الی ثمود اخام الخ)

تین چیزوں کی اباحت پر ایک حدیث :

۲۳۵۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الناس شرکاء فی ثلث لا یفرق بین

قصد و قصد۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان کہ لوگ تین چیزوں (آگ، پانی اور نمک) میں (برابر کے) شریک ہیں۔ ایک کے قصد اور دوسرے کے قصد میں فرق نہیں کیا جائے گا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۴۲۲" رسالہ ضمنیہ عطاء النبی)

# تعارف

حسن التعمم لبيان حد التيمم  
(تيمم کی ماہیت و تعریف کا بہترین بیان)

۱۱ / محرم الحرام ۱۳۲۵ھ کو سوال ہوا کہ تيمم کی تعریف و ماہیت شرعیہ کیا ہے؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں عبارت ائمہ سے منقول چھ تعریفات درج کرنے کے بعد تيمم کی ایسی جامع اور مانع تعریف فرمائی ہے جو تمام شقوق کو حاوی و محیط ہے اور اس تعریف کو تعریف رضوی سے موسوم کیا ہے۔ تعریف یہ ہے۔

**تيمم کی تعریف:** فرض طہارت کے لئے کافی پانی سے عجز کی حالت میں مسلمان عاقل کا اپنے بدن سے نجاست حمیہ حقیقہ یا صورتہ یا میت مسلم کے بدن سے نجاست موت حقیقہ یا دوسرے قول پر حمیہ دور کرنے کے لئے اپنے یا اس میت کے منہ اور ہاتھوں سے اتنے حصہ پر جس کا دھونا وضو میں فرض ہے جنس زمین سے کسی کامل الطہارۃ چیز کو خود یا اپنی نیت مذکورہ سے دوسرے کو حکم دے کر اس کے واسطے سے یوں استعمال کرنا کہ یا تو اس فعل سے ان دونوں عضووں کے ہر جز کو اس جنس ارض سے مس واقع ہو یا اپنے خواہ اپنے مامور کے وہ کف کہ اس کی نیت مذکورہ کے ساتھ جنس ارض سے اتصال دیئے گئے ہوں، ان کے اکثر کاجد اجد اتصالاتوں سے منہ اور کہنیوں کے اوپر ہاتھ سے اس طرح مس ہونا کہ کوئی حصہ ایسا نہ رہے جسے خود جنس ارض یا اس کف سے اتصال نہ ہو۔

تيمم کی اس تعریف میں کل تیرہ قیودات ہیں اور ہر قید کے تحت کثیر فوائد ہیں :

ازاں جملہ ایک یہ کہ قید اول کے ضمن میں پانی سے عجز کی ۵۷ صورتیں بیان کی گئی ہیں۔ اور فقہائے کرام کی تصانیف میں ان چیزوں کی تعداد ۷۴ بیان کی گئی جن سے تيمم جائز ہے جب کہ امام احمد رضا بریلوی نے اس پر ۷۰ اشیاء کا اضافہ کیا ہے۔ اور جن چیزوں سے تيمم جائز نہیں ان کی تعداد کتب سابقہ میں ۵۸ بیان کی گئی ہے۔

اس رسالہ میں ان پر ۷۲ چیزوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ کل ۳۱۱ چیزوں کی تعداد بیان کرنے

کے بعد امام احمد رضا بریلوی خود ہی فرماتے ہیں کہ :

یہ ۳۱۱ چیزوں کا بیان ہے۔ ۱۸۱ سے تیمم جائز، جن میں ۷۴ منصوص (یعنی کتب سابقہ میں بیان کی گئی ہیں) اور ۷۰ زیادات فقیر۔ اور ۱۳۰ سے ناجائز، جن میں ۵۸ منصوص اور ۷۲ زیادات فقیر۔ پھر اس کے بعد اخیر میں فرماتے ہیں کہ ایسا جامع بیان اس تحریر کے غیر میں نہ ملے گا بلکہ زیادات درکنار اتنے منصوصات کا استخراج بھی سہل نہ ہو سکے گا اور اس ضخیم رسالے کے اندر چار رسائل ضمیمہ ہیں اور چار ملحقہ۔

رسائل ضمیمہ یہ ہیں :

۱- سمح الدماء فیما یورث العجز عن الماء۔ (جو چیزیں پانی سے عجز پیدا کریں ان کے لئے سمندر کی سخاوت)

پانی سے عجز کی ۵۷۱ صورتیں اس رسالہ کے خواص سے ہیں کہ اس کے غیر میں نہ ملیں گی۔

۲- الظفر لقول زفر۔ (وقت کی تنگی کے باعث جواز تیمم کے بارے میں امام زفر کے قول

کی تقویت کا بیان۔

جواز تیمم کی صورتوں میں سے ایک صورت یہ ہے کہ ہر نماز موقت کہ فوت ہونے کے بعد جس کی قضا ہے جیسے نماز ہجگانہ و جمعہ و وتر، اگر پانی سے طہارت حاصل کرنے میں وقت ختم ہو جائے تو تیمم کر کے وقت کے اندر پڑھ لے کہ قضا نہ ہو جائے پھر پانی سے طہارت کر کے اعادہ کرے۔ ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک نماز فوت ہونے کے خوف سے تیمم کرنا جائز نہیں بلکہ اگر پانی سے طہارت کرنے میں وقت نکل جائے تو قضا پڑھے۔ لیکن امام زفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مذہب کے برخلاف وقت فوت ہونے کے اندیشہ سے تیمم کو جائز کہتے ہیں۔

امام زفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کی تائید و توثیق کرتے ہوئے امام احمد رضا نے فرمایا کہ۔

ائمہ ثلاثہ سے ایک روایت مذہب امام زفر کے موافق بھی آئی ہے، متعدد جزئیات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، کچھ بزرگوں نے اسے اختیار بھی کیا ہے اور کئی محققین نے ان کی دلیل کو تقویت بھی دی ہے۔

اسی مسئلہ کے پس منظر میں یہ رسالہ وجود میں آیا اور اسی کی مناسبت سے اس کا نام ”الظفر

لقول زفر“ تجویز کیا۔ اور اس رسالے میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

۳- المطر السعيد على نبت بنس الصعيد۔ (جنس صعيد کی نبات پر باران مسعود)  
اس رسالے میں جنس ارض کی وہ نادر تحقیقات رفیعہ ہیں جو امام احمد رضا کا خاص حصہ ہیں اور  
اس میں چار مقامات ہیں۔

مقام اول، میں جنس ارض کی تعریف و تحدید ہے۔

مقام دوم، میں وہ اشیاء مذکور ہیں جو جنس ارض سے ہیں۔

مقام سوم، میں ان اشیاء کا ذکر ہے جو جنس ارض سے نہیں۔

اور مقام چہارم میں ان چیزوں کا بیان ہے جن کے جنس ارض سے ہونے میں ائمہ کا  
اختلاف ہے۔ یہ رسالہ جنس ارض سے متعلق امام احمد رضا بریلوی کی تحقیقات کا ایک وسیع اور  
گراں قدر شاہکار ہے۔

۴- الجدل السديد في نفى الاستعمال عن الصعيد۔ (جنس زمین کے مستعمل نہ

ہونے میں بہت عمدہ بیان) اور اصل اس رسالے میں ایک سوال ہے کہ جس طرح طہارت سے  
پانی مستعمل ہو جاتا ہے کہ دوبارہ وضو کے قابل نہیں رہتا۔ کیا تیمم سے مٹی بھی یوں مستعمل  
ہو جاتی ہے؟

اس کے جواب میں ارشاد ہوا کہ طہارت حمیہ سے تو پانی مستعمل ہو جاتا ہے کہ دوبارہ وضو  
کے قابل نہیں رہتا مگر تیمم سے جنس ارض مستعمل نہیں ہوتی۔ اس کے بعد دلائل قاطعہ سے اس  
کی صراحت و وضاحت کی گئی ہے۔

رسائل ملحقہ یہ ہیں :

اسباب العقائد و الکلام (عقائد و کلام کا بیان)

کوئی کافر اگرچہ کتنا ہی بڑا عالم و عابد کہلائے اور قال اللہ و قال الرسول کا ورد رکھے وہ اللہ تعالیٰ  
کو اصلاً نہیں جانتا۔

اس رسالہ میں اس پر ایک شبہ، پھر دلائل قاہرہ سے اس کا ازالہ کیا گیا ہے۔

اور تمثیلاً چند فرقوں کے نام شمار کئے گئے ہیں پھر ہر فرقہ باطلہ پر متعدد وجوہ سے الگ الگ

ضرر میں لگائی گئی ہیں، اور ہر فرقہ کا عقیدہ مختصر بھی بیان کیا گیا ہے۔ یعنی

فلاسفہ پر ۶، آریہ پر ۳۰، مجوس پر ۱۲، یہود پر ۱۲، نصاریٰ پر ۳۱، نیچریوں پر ۲۰، چکڑالوی پر

۱۰، قادیانی پر ۲۵، رافضیوں پر ۳۵، زہابیوں پر ۱۰۱، دیوبندیوں پر ۸۲، اور غیر مقلدوں پر ۱۰۰،

ضر میں لگائی گئی ہیں۔

۲- قوانین العلماء فی متیمم علم عند زید ماء۔ (علماء کے قوانین اس تیمم کرنے والے کے بارے میں جسے معلوم ہوا کہ زید کے پاس پانی ہے)

امام احمد رضا اس رسالے کے آغاز میں فرماتے ہیں کہ تیمم کہ دوسرے کے پاس پانی پائے، یہ مسئلہ بہت معرکہ الآرا و طویلة الاذیال ہے، اکثر کتب میں اس کے بعض جزئیات مذکور ہیں، لیکن ہم بقیض قدیر کلام شافی عرض کریں گے۔

پھر پہلے اظہار حکم کے لئے بارہ مسائل کی تمہید بیان کی گئی ہے اور علماء کے چار قوانین بھی بیان کئے گئے ہیں۔ یعنی

قانون اول، امام صدر الشریعہ کا ہے اس کو قانون صدری بھی کہتے ہیں۔

امام احمد رضا نے اس پر تین وجوہ سے کلام کیا ہے۔

قانون دوم، صاحب بحر الرائق کا ہے اسے قانون بحر بھی کہا جاتا ہے۔

اس پر امام احمد رضا بریلوی نے گیارہ وجوہات سے کلام کیا ہے۔

قانون سوم، علامہ محقق ابراہیم حلہی کا ہے اس کو قانون حلہی بھی کہتے ہیں۔

امام احمد رضا نے اس پر نو وجوہ سے کلام فرمایا ہے۔

قانون چہارم، امام احمد رضا بریلوی کا وضع کردہ ہے اور وہ قانون رضوی کہلایا۔

امام احمد رضا نے اس قانون کے اندر ۳۲۶ قسموں کو دس قسموں میں جمع کر دیا ہے اور اسی ضمن

میں انہیں قاعدے بھی بیان فرمائے ہیں۔ اس رسالہ میں جو مختلفہ الشقوق مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ :

تیمم کرنے والے نے اگر دوسرے کے پاس پانی پایا اور نہ مانگا اور تیمم سے نماز پڑھ لی پھر مانگا اور

اس نے دے دیا تو نماز نہ ہوئی نہ دیا تو ہو گئی، اسی مسئلے کی تفصیل و تحقیق کے آئینے میں ۱۳۸۰

قسموں کا بیان اور ان کے جملہ احکام کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اور اس کے علاوہ بے شمار دیگر قسموں کی

طرف اشارہ بھی کیا گیا ہے۔ جو امام احمد رضا کی دقت نظر اور وسعت علم کا بین ثبوت ہے۔

۳- الطلبة البدیعة فی قول صدر الشریعہ۔ (کلام صدر الشریعہ سے متعلق انوکھا مطلوب)

امام احمد رضا اس رسالہ کے آغاز بحث سے پہلے فرماتے ہیں کہ :-

جواز تیمم کیلئے پانی سے عجز کی صورتوں میں سے ایک صورت یہ تھی کہ، نہانا ہو اور پانی صرف

وضو کے قابل ہے تو فقط تیمم کرے۔ یہاں شرح و قایہ امام صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک

بابت نے اس مسئلہ کو معرکہ الار آء کر دیا۔ اسی کے پیش نظر اس رسالے میں جو مسئلہ زیر بحث ہے وہ یہ ہے کہ :

اگر کوئی شخص جنب ہو اور اس کے ساتھ کوئی ایسا حدث بھی ہو جو وضو واجب کرے، مثلاً پیشاب کیا تھا اس کے بعد جماع کیا اور حالت یہ ہو کہ نہانہ سکے بلکہ صرف وضو کر سکے، خواہ جنگل میں ہے کہ پانی صرف وضو کے قابل ہے یا مریض ہے کہ نہانا مضر ہے اور وضو سے ضرر نہیں۔ یا صبح کو اس قدر تنگ وقت میں اٹھا کہ نہانے کا تو وقت نکل جائے گا مگر اتنا وقت ہے کہ اس میں وضو کی گنجائش ہے اس صورت میں قول امام زفر پر فتویٰ ہے کہ محافظت وقت کے لئے تیمم سے پڑھ لے۔ احتیاطاً اس پر عمل کرے پھر برعایت، اصل مذہب بعد خروج وقت پانی سے طہارت کر کے اعادہ کرے۔

امام احمد رضانی اس مدعا پر سات دلیلیں قائم کی ہیں۔ ان میں سے ایک دلیل بطور نمونہ پیش ہے کہ :

ہمارے ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک ایک طہارت میں پانی اور مٹی دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ مثلاً محدث کے پاس اتنا پانی ہے کہ ہاتھ منہ دھولے، یا جنب کے پاس اتنا پانی ہے کہ وضو کر لے، یا سارے بدن دھولے مگر چند انگل رہ جائے تو اسے حکم ہے کہ صرف تیمم کرے، ان مواضع میں پانی خرچ کرنے کی اصلاح حاجت نہیں کہ جب تک ناخن بھر جگہ بھی باقی رہ جائے گی حدث و جنابت دونوں بدستور باقی رہیں گے۔ ان میں ذرہ بھر بھی کم نہ ہوگا۔

پھر بارہ افادات کے بعد امام صدر الشریعہ کے کلام کی تاویل و تشریح کرنے کے ساتھ ساتھ اظہار حکم اور خلاصہ تحقیقات کے لئے ۱۶ مسائل ایسے بیان کئے گئے ہیں جن سے اس معرکہ الاراء مسئلہ کی وضاحت ہوتی ہے۔

اور یہ رسالہ اگرچہ ملحقہ ہے مگر کلاں سائز کے ۳۲ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

۴- مجلی الشمعة لجامع حدث و لمعة۔ (حدث اور لمعة رکھنے والے سے متعلق

شمع افروز)

اس رسالے میں امام احمد رضانی لمعة کی بحث پر دلائل شرعیہ کی روشنی میں مختلف صورتوں کا استخراج کیا ہے بحث لمعة کا سوال اس طرح ہے کہ، جنب نے بدن کا کچھ حصہ دھویا، کچھ باقی رہا کہ

پانی نہ رہا پھر حدث ہو اجو موجب وضو ہے، اب جو پانی ملے اسے وضو اور رفع حدث میں صرف کرے  
یا بقیہ جنابت کے دھونے میں یا کیا؟

امام احمد رضا بریلوی نے سب سے پہلے لمعہ کی تعریف کی ہے کہ :

لمعہ، وہ حصہ بدن ہے جو بعد جنابت سیلان آب سے رہ گیا ہو۔۔

پھر اصل مسئلہ کے جملہ شقوق مختلفہ کی تین تقسیمیں کی ہیں اور ایک ایسا ضابطہ کلیہ وضع فرمایا  
ہے جو تمام اقسام و احکام کو حاوی و محیط ہے یعنی جنب کہ ابھی بعد جنابت پورا نہ نہایا مگر بعض یا کل  
اعضائے وضو کی تطہیر پانی سے کر چکا یا تیمم کیا اس کے بعد حدث ہو اس صورت میں جو پانی پایا اگر  
اسے بقیہ جنابت اور حدث مستقل دونوں میں صرف کرے گا تو دونوں کو کافی نہ ہو گا بلکہ صرف  
ایک کے لئے کافی ہو گا، تو اسی ایک کے لئے صرف کرے اس ایک کے لئے اگر پہلے تیمم کر چکا تھا تو  
وہ ٹوٹ گیا۔

اور دوسرے کے لئے نہ کیا تھا تو اب کرے، یہ تیمم پانی صرف کرنے سے پہلے کرے خواہ  
بعد میں، اور بعد میں کرنا اولیٰ ہے۔ اور اگر یہ تیمم دوسرے کے لئے پہلے کر چکا تھا تو وہ باقی رہے گا۔  
اور اگر دونوں حدث کے لئے ایک ہی تیمم کیا تھا تو اول کے حق میں ٹوٹ گیا اور ثانی کے حق  
میں باقی رہا۔ اور اگر اتنا پانی ملا کہ لمعہ اور حدث دونوں کو کافی ہے تو لمعہ دھوئے اور وضو بھی کرے  
طہارت ہو جائے گی۔ اگر اتنا کم پانی ملا کہ لمعہ یا حدث کسی کو کافی نہیں تو دونوں کے لئے ایک تیمم  
کرے اس صورت میں پانی ملنے سے پہلے اگر تیمم کر لیا تھا تو وہی تیمم باقی رہے گا۔

اگر پانی لمعہ و حدث مستقل ہر ایک کے لئے جدا جدا کافی ہے تو ان میں سے جس ایک کو چاہے  
دھو لے اگر پانی صرف ایک کے قابل ہے تو اس میں یہ حکم بالاتفاق ہے کہ اس سے لمعہ دھوئے،  
حدث میں صرف نہ کرے کہ جنابت حدث سے سخت تر ہے۔ اس رسالے میں امام احمد رضا نے  
مسئلہ لمعہ کے ضمن میں جنابت و حدث دونوں کے جمع ہونے کی ۹۸ صورتیں ارقام فرمائی ہیں، جو  
اس مسئلہ کے جملہ احکام و مسائل کو واضح کرتی ہیں۔

زیر تبصرہ رسالہ (حسن التعمم) کے اخیر میں ایک اور سوال اس طرح ہے کہ :

مسجد کی دیوار سے تیمم جائز ہے یا نہیں؟ فتاویٰ رشیدیہ (گنگوہی) میں اس سوال کے جواب  
میں لکھا ہے کہ ”تیمم دیوار مسجد سے کرنے کو بعض کتب فقہ میں مکروہ لکھا ہے فقط“ آیا یہ جواب  
صحیح ہے یا نہیں اور کونسی کتاب فقہ میں اسے مکروہ لکھا ہے؟

امام احمد رضا نے گنگوہی جی کا ردِ بلیغ کرتے ہوئے جس انداز سے اس سوال کا جواب تحریر کیا ہے۔ یقیناً اس کا تہہ و تکھنہ کے لائق ہے۔ جواب کا آغاز اس طرح ہے :

تحریر مذکورہ صواب سے بیگانہ، فقہیت سے برکرانہ، محض بے بنیاد کورانہ ہے، مذہبِ حنفی میں اس کی کچھ اصل نہیں نہ کسی کتابِ معتمد میں اس کی کراہت مستہین، نہ ایسی نقلِ مجہول کسی طرح قابلِ قبول، نہ ایسا نقلِ التفات کے قابل، نہ اس پر شرع سے کوئی دلیل اور قول بے دلیل مردود، و ذیل، بلکہ کتبِ معتمدہ سے اس کا بطلان روشن۔

جنسے گرنہ بیند بروز پردہ براقلن

پھر اس پر آٹھ وجوہ سے کلام کرتے ہوئے رشید احمد گنگوہی کے نظریہ کی تردید کی ہے اور دلائل شرعیہ سے جواب کو مبرہن کیا ہے کہ دیوارِ مسجد سے تیمم جائز ہے۔ اور گنگوہی پر دو ضربیں بھی لگائی گئی ہیں۔ اس مناسبت سے کہ تیمم میں دو ضربیں ہوتی ہیں۔

تمام رسائل میں سب سے زیادہ ضخیم جہازی سائز کے ۲۶۴ صفحات پر مبسوط و مشتمل یہ رسالہ امام احمد رضا کی فقہی بصیرت پر شاہدِ عدل ہے۔ اور اس رسالہ جلیلہ میں سترہ احادیثِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شامل بحث ہیں۔



## احادیث

حسن التعمم لبيان حد التيمم

طريقة تيمم پر چند احادیث کریمہ

۲۳۴۔ اخرج الدار قطنی و قاله رجاله كلهم ثقات و الحاكم و قال صحيح الاسناد عن جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال التيمم ضربة للوجه و ضربة للذراعين الى المرفقين۔  
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تيمم کی ایک ضرب چہرہ کے لئے اور دوسری ضرب کہنیوں سمیت کلائیوں کے لئے۔ (مؤلف) (کنز العمال، ص ۲۳۸، ج ۹)

۲۳۵۔ وروياه هما و البيهقي في الشعب من حديث عبد الله بن عمر رضى الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم التيمم ضربتان ضربة للوجه و ضربة لليدين الى المرفقين۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تيمم دو ضرب ہے ایک ضرب چہرہ کے لئے اور دوسری ضرب کہنیوں سمیت ہاتھوں کے لئے۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۵۹۳ حسن التعمم“ (کنز العمال، ص ۲۳۸، ج ۹)

۲۳۶۔ عن عمار بن ياسر رضى الله تعالى عنهما قال كنت في القوم حين نزلت الرخصة فامرنا بضربتين واحدة للوجه ثم ضربة اخرى لليدين الى المرفقين اخرجه البزار باسناد حسن۔

عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں اس وقت قوم میں تھا جب آیت رخصت نازل ہوئی تو ہم کو تيمم کے لئے دو ضرب کا حکم دیا گیا ایک ضرب چہرہ کے لئے اور دوسری ضرب کہنیوں سمیت ہاتھوں کے لئے۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۵۹۸ حسن التعمم“۔

۲۳۷۔ قال له (عمار) (يعني) النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ان كان يكفيك ان تضرب بيدك (الى) الارض ثم تنفخ ثم تمسح بهما وجهك و كفيك. رواه السنن۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تم کو تیمم کے لئے دونوں ہاتھ زمین پر مارنا کافی ہے ہاتھوں کو زمین پر مارنے کے بعد پھونک کر چہرہ اور ہاتھوں کا مسح کرو۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۵۹۹ حسن التعمم“ (ابوداؤد اول، ص ۷۳، باب التیمم) نماز میں کلام کرنا حرام ہے اور وہ مفسد نماز ہے :

۲۳۸۔ روی مسلم عن معویة بن الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان هذه الصلاة لا يصلح فيها شیء من کلام الناس انما هی التسیح والتکبیر وقرآۃ القرآن۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نماز ہے جس میں کلام ناس کی کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ یہ تو تسبیح و تکبیر اور قرأت قرآن ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۵۹۸ حسن التعمم“۔ (مسلم اول، ص ۲۰۳، باب تحريم الکلام فی الصلاة) تیمم میں ہاتھوں کا مٹی سے مس ہونا ضروری ہے ورنہ تیمم نہ ہوگا :

۲۳۹۔ روی الطبرانی فی الصغیر عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمسحوا بالارض فانها بکم برة۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مٹی سے مسح کرو کہ وہ تمہارے لئے نیکی ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۶۰۰۔ حسن التعمم“۔ (المعجم الصغیر باب من اسمه حمله بیروت، ۱۳۸/۱)

نماز کسوف کے بارے میں دو حدیثیں :

۲۴۰۔ روی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (فذكر حدیث الكسوف و فیہ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) صلوا حتی تنجلي۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث کسوف ذکر کر کے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جب سورج گمن ہو تو) اجلاء شمس تک نماز پڑھتے رہو۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۲۹۷۔ کتاب الكسوف)

۲۴۱۔ و فی روایة ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاذا رأیتموها (۵)

فقوموا و صلوا۔

دوسری روایت میں ہے کہ جب سورج گمن دیکھو تو نماز پڑھتے رہو یہاں تک کہ اجلاء شمس

ہو جائے۔ (موقف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۶۲۱ حسن التعمم“ (مسلم اول، ص ۲۹۹۔  
کتاب الکسوف)

چاند و سورج گھن یا زلزلہ و آندھی وغیرہ ہولناک منظر کے وقت نماز پڑھی جائے حدیث  
میں ہے۔

۲۳۲۔ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رأیتہم من هذه الافزاع شیاء  
فافرعو الی الصلاة۔

فرمان نبوی ہے کہ جب تم ہولناکیوں (سوف، خسوف، زلزلہ، آندھی، شدید بارش اور  
دن میں سخت تاریکی وغیرہ) کو دیکھو تو نماز کی طرف رجوع کرو۔ (موقف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱،  
ص ۶۲۲ حسن التعمم“ (بخاری ۱۳۳۱۔ باب هل یقول کسفت الشمس۔ الح)

نماز کے وقت اگر کوئی سویا رہے تو جاگنے پر پڑھ لے حدیث میں ہے :

۲۳۳۔ هذا نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قائلا لیس فی النوم تفریط وانما  
التفریط فی البقطة۔

رواہ مسلم عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیند میں کوئی کمی نہیں بلکہ کمی تو بیداری میں  
ہے۔ یعنی اگر کوئی بیدار رہ کر نماز نہ پڑھے تو بہت بڑا گنہگار ہے اور اگر نماز کے وقت بیدار نہیں  
ہو سکا تو بعد میں قضا پڑھ لے۔ (موقف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۶۲۶“۔ الظفر لقول زفر رسالہ  
ضمنیہ۔ (ابوداؤد اول، ص ۶۳ باب فبمن نام عن صلاة او نسیها)

اندھیری میں مسجد کو جانا بڑی فضیلت رکھتا ہے حدیث میں ہے :

۲۳۴۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشرنا لمشائین فی الظلم الی المساجد  
بالنور التام یوم القیمة

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو اندھیریوں میں حاضری مسجد کے عادی ہیں  
انہیں روز قیامت نور کامل کی بشارت دو۔ (موقف) اخرجہ ابو داؤد و الترمذی بسند حسن  
عن برینة و ابن ماجة و الحاکم عن انس و سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ”فتاویٰ  
رضویہ، ج ۱، ص ۶۳۳ حسن التعمم“ (ابن ماجہ اول، ص ۵۷۔ باب المشی الی الصلاة)

اذان کی آواز سننے والوں کو مسجد میں حاضر ہونا چاہئے اور یہ کہ! جو بجماعت کس درجہ موکد

ہے کہ نابینا کو بھی رخصت نہیں:

۲۲۵۔ اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل اعمی فقال یا رسول اللہ لیس لی قائد یقودنی الی المسجد فسأل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یرخص له فیصلی فی بیتہ فرخص له فلما ولی دعاه فقال هل تسمع النداء بالصلاة قال نعم قال فاجب۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ایک نابینا صحابی خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے کہ یا رسول اللہ میرے پاس کوئی ایسا شخص نہیں جو مجھے ہاتھ پکڑ کر مسجد میں لے آیا کرے، مجھے گھر میں نماز پڑھ لینے کی اجازت عطا ہو، حضور نے اجازت دے دی، جب وہ صحابی جانے لگے تو بلا کر ارشاد فرمایا کیا اذان کی آواز تمہیں پہنچتی ہے عرض کی ہاں فرمایا تو حاضر ہو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۶۳۳ حسن التعمم" (مسلم اول، ص ۲۳۲ باب فضل صلاة الجماعة)

اقامت نماز کے بعد وضو یا غسل نہ ہونا یاد آجائے تو چلا جائے پھر بعد طہارت پڑھے حدیث میں ہے:

۲۲۶۔ فی الصحیحین عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اقیمت الصلاة و عدلت الصفوف (قیاما) فخرج الینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلما قام فی مصلاہ ذکر انہ جنب فقال لنا مکانکم ثم رجع فاغتسل ثم خرج الینا و راسہ یقطر فکبر فصلینا معہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جماعت قائم ہوئی اور صفیں برابر کی گئیں پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لا کر جب مصلیٰ پر کھڑے ہوئے تو خیال آیا کہ جنب ہیں فرمایا اپنی اپنی جگہ رکے رہو پھر واپس گئے اور غسل فرما کر تشریف لائے تو سر اقدس سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے پھر تکبیر کہی اور ہم نے آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۶۳۸۔ حسن التعمم" (بخاری اول، ص ۴۱۔ باب اذا ذکر فی المسجد انہ جنب الخ) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کے سلام کا جواب تیمم کے بعد دیا حدیث میں ہے۔

۲۲۷۔ فی الصحیحین اقبل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من نحو بئر جمل فلقیہ رجل فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی اقبل علی جدار فمسح وجہہ و یدیه

ثم رد عليه السلام۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہ جہل کی طرف تشریف لے گئے تو ایک آدمی نے حضور کو دیکھ کر سلام عرض کیا حضور نے جواب نہیں دیا یہاں تک کہ ایک دیوار کے پاس جا کر چہرہ اور ہاتھوں کا مسح فرمایا پھر سلام کا جواب دیا۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۶۸۔ حسن التعمم“

(بخاری اول، ص ۳۸۔ باب التیمم فی الحضرة اذا لم یجد الماء الخ)

۲۳۸۔ ایک صاحب گزرے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا یہاں تک کہ قریب ہوا کہ وہ گلی سے گزر جائیں حضور نے تیمم فرما کر جواب دیا اور ارشاد فرمایا۔ انه لم یمنعنی ان ارد علیک السلام الا انی لم اکن علی طہر۔

ہم کو جواب دینے سے مانع نہ ہوا مگر یہ کہ اس وقت وضو نہ تھا۔ رواہ ابوداؤد عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۶۱۹ حسن التعمم“ (ابوداؤد ۱/ ۳۷۷ باب التیمم فی الحضرة عند الخلاء)

حیا جس قدر زیادہ ہو بہتر ہے حدیث میں ہے :

۲۳۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الحیاء خیر کلہ۔

حیا سراسر بہتر ہے۔ رواہ البخاری و مسلم و ابوداؤد و النسائی عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن الصحابة جميعا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۶۱۵۔ حسن التعمم“ (مسلم اول، ص ۱۸، باب بیان عدد شعب الایمان الخ)

بے وجہ شرعی مال ضائع کرنا منع ہے حدیث میں ہے :

۲۵۰۔ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه قال و انہی امتی عن

اضاعة المال۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنی امت کو اضعاء مال سے روک دیا

ہوں۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۸۰۸۔ الطلبة البدیعہ“ رسالہ ضمنیہ

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد اول

بدگمانی حرام ہے حدیث میں ہے :

۲۵۱۔ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اياكم و الظن فان الظن اكذب الحديث۔

گمان سے خوب دور رہو کہ گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔ (موقف) روہ لائے  
سائٹ و البحاری و مسلم و ابوداؤد و لترمذی عن ابی ہریرة رضى الله تعالى عنه۔ "فتاویٰ  
رضویہ، ج ۱، ص ۵۵۸" (بخاری دوم، ص ۸۹۶۔ باب ما ينهى عن التحاسد و التدابر الخ)

بعدد باغت چمڑا پاک ہو جاتا ہے حدیث میں ہے :

۲۵۲۔ قال صلى الله تعالى عليه وسلم اياها ابغ دبع فقد طهر۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چمڑا باغت سے پاک ہو جاتا ہے۔ (موقف) "فتاویٰ  
رضویہ، ج ۱، ص ۵۵۹" (مسند احمد، ۱/۲۱۹)

ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنا منع ہے۔ حدیث میں ہے :

۲۵۳۔ رواه الدار قطنی و صححه انه صلى الله تعالى عليه وسلم نهى ان

يستنجى بروث او عظم و قال انها لا يطهران۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا  
کہ ان سے طہارت حاصل نہیں ہوتی۔ (موقف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۵۶۶"۔ (فتح القدیر، ۱/۱۸۹)  
فصل فی الاستجاء)

تمن پتھروں سے استنجا کرنا پاکی لاتا ہے :

۲۵۴۔ اخراج الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن خزيمه بن ثابت رضى الله

تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من استطاب بثلاثة احجار  
ليس فيها رجيع كن له طهورا۔

خزيمه بن ثابت رضى الله تعالى عنه سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ جو ایسے تمن پتھروں سے استنجا کرے جن میں لید یا گوبر کی آمیزش نہ ہو تو وہ اس کے لئے  
پاک کرنے والے ہیں۔ (موقف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۵۶۶" (کنز العمال، ص ۲۱۰، ج ۹)

# تعارف

فتاویٰ رضویہ جلد دوم

علم و تحقیق کا گنجینہ ”فتاویٰ رضویہ جلد دوم“ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدا  
و اوصلاہتوں کا عظیم شہکار ہے۔

اس جلد میں کتاب الطہارت کا بقیہ اور کتاب الصلاۃ کا ابتدائیہ مندرج ہے۔ (چونکہ  
کتاب الطہارت کے بیشتر مسائل فتویٰ رضویہ جلد اول میں بیان ہوئے)  
کتاب الطہارت کے عنوانات و ابواب یہ ہیں۔

باب الوضوء، باب الغسل، پانی کا بیان، کنوئیں کا بیان، موزوں پر مسح کا بیان، حیض کا  
بیان، معذور کا بیان، نجاستوں کا بیان اور باب الاستنجاء۔  
کتاب الصلوٰۃ کے عنوانات یہ ہیں۔

باب الاوقات، باب اماکن الصلوٰۃ اور باب الاذان و الاقامة۔  
مذکورہ اندر ابواب کے ضمن میں دیگر مندرجہ ۲۳ عنوانات پر بھی ہزار ہا مسائل اس جلد  
کی خصوصی زینت ہیں۔

مسائل نماز، جنازہ، مسائل طلاق، قسم، بیع و شراء، دعویٰ، بیہ، اجارہ، حنظل و اباحت، فوائد  
حدیث، حدیث و اصول حدیث، فوائد اصولیہ، فوائد فقہیہ، رسم المہنتی، عقائد و کلام، رد بد مذہبوں،  
طب، توقیت، تاریخ و تذکرہ، اسماء الرجال، فضائل و مناقب، طبعیات، ہندسہ و ریاضی۔  
اور اس جلد کے حاشیہ پر کہیں کہیں علمی فوائد اور فقہی مسائل یا اسماء الرجال پر مشتمل عظیم  
تعلیقات بھی خود حضرت مصنف علیہ الرحمہ نے درج فرمائی ہیں۔

پیش نظر جلد میں ۶۸۵ صفحات پر مبسوط ۳۰۱ فتوؤں کے علاوہ اباحت نفیہ اور نکات لطیفہ  
پر مشتمل سات گرانقدر رسائل بھی شامل ہیں جن کو دیکھنے سے امام احمد رضا بریلوی کی محدثانہ شان  
پورے عروج پر دکھائی دیتی ہے چونکہ ان تمام رسائل سے میں نے احادیث کا استخراج کیا ہے اس  
لئے ان میں سے ہر ایک کا تعارف ان کے اصل مقام پر پیش کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

اور اس جلد میں دیگر تحقیقات علمیہ کے ساتھ ساتھ مع جملہ رسائل کے ۱۷۳ حدیثیں شامل ہیں۔

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد دوم

حضور علیہ السلام ہمہ وقت یاد الہی کرتے :

۱۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یذکر اللہ تعالیٰ علی کل احیانه۔ رواہ الامام احمد و مسلم و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ (و علقہ البخاری)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے تھے۔ (موقف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۳“ (مسلم اول، ص ۱۶۲، باب ذکر اللہ تعالیٰ فی حال الجنابة و غیرہا) حائض کا مسجد میں داخل ہونا منع ہے :

۲۔ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یدنی راسہ الکریم لام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہی فی بیتها وهو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معتکف فی المسجد لتغسله فنقول انا حائض فبقول حیضتک لیست فی یدک۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مسجد میں معتکف ہوتے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھر میں ہوتیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر اقدس کو دھونے کے لئے حضرت عائشہ کے قریب کر دیتے حضرت عائشہ عرض کرتیں میں حائض ہوں تو حضور فرماتے کہ حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ (موقف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۷“ (ترمذی ۱۹۱۱، باب ماجاء فی الحائض الخ)

حالت حیض میں جماع کرنے سے صدقہ کرنے کے حکم پر دو حدیثیں :

۳۔ الدارمی و ابن راہویة و حسنه خاتم الحفاظ عن عبدالحمید بن زید بن الخطاب قال کان لعمر بن الخطاب امرأة تکره الجماع فکان اذا اراد ان یأتیها اعتلت علیہ بالحیض فوقع علیہا فاذا هی صادقة فاتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فامرہ ان یتصدق بخمس دینار۔ ووقع فی کنز العمال و منتخبہ فامرہ ان



یتصدق بخمسين دينار۔

عبدالحمید بن زید بن خطاب نے کہا کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک عورت تھی جو جماع کو ناپسند کرتی تھی جب بھی عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماع کرنے کا ارادہ فرماتے تو وہ حیض کا عذر کرتی ایک بار یہ جماع میں مشغول ہو گئے جب کہ وہ حقیقت میں حائضہ تھی تو حضرت عمر فاروق نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرش کی حضور نے خمس دینا یا پچاس دینار صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۰"

(کنز العمال، ص ۱۲۷، ج ۲۲)

۳۔ عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ اتی جاریة له فقالت انی حائض فوقع بها فوجدھا حائضاً فاتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فذکر ذلك له فقال یغفر اللہ لک یا ابا حفص تصدق بنصف دینار۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ایک باندی کے پاس تشریف لائے باندی نے کہا میں حائضہ ہوں پھر جماع میں مشغول ہوئے تو اس کو حائضہ پایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں آکر اس کا ذکر کیا حضور نے فرمایا اے ابو حفص اللہ تعالیٰ تجھے معاف فرمائے آدھا دینار صدقہ کر دو۔ (مولف) (حیض کی کس حالت میں جماع کرنے سے کتنا صدقہ دینا پڑے گا آنے والی حدیثوں میں اس کا بیان موجود ہے۔ مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۱"

(کنز العمال، ص ۱۲۷، ج ۲۲)

پانی سے طہارت حاصل کرنے پر ایک حدیث :

۵۔ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کی کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیشاب کے بعد پانی سے استنجا فرماتے۔ احمد و الترمذی و صحیحہ و النسائی عنہا رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت مرن ازواجکن ان یغسلوا اثر الغائط و البول فان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یفعلہ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خواتین سے فرمایا کہ تم اپنے شوہروں سے کہو کہ پیشاب، پاخانہ کے بعد پانی سے استنجا کریں کیونکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۶۶" (ترمذی اول، ص ۱۱، باب الاستنجا بالماء) (نسائی اول، ص ۱۸، الاستنجا بالماء)

رفع حاجت کے وقت انگشتری اتار لینے کے بارے میں ایک حدیث :

۶۔ ابو داؤد و الترمذی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء نزع (وضع) خاتمہ،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں جاتے تو انگشتری اتار لیتے تھے۔ (موائف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۶۸“  
(ابوداؤد اول، ص ۳، باب الحاتم یكون فیہ ذکر اللہ تعالیٰ بدخل بہ الخلاء)

شب اسراء رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گئیں :

۷۔ صحیح مسلم عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی خبر الاسراء فاعطی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلاثا اعطی الصلوات الخمس و اعطی خواتیم سورۃ البقرۃ و غفر لمن لم یشرک باللہ من امتہ شیئاً۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث اسراء میں فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گئیں۔ پانچ نمازیں اور سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں اور آپ کی امت میں سے ان کی مغفرت جس نے شرک نہیں کیا۔ (موائف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۹۵“  
(مسلم اول، ص ۵۷، باب الاسراء برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

# تعارف

سلب الثلب عن القائلین بطہارة الکلب

(کتے کی طہارت کے قائلین سے عیب کا دور کرنا)

۸ رجب ۱۳۱۲ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ کتاب طاہر العین ہے یا نجس العین؟ اور سائل نے اپنے سوال میں کتاب کے طاہر العین ہونے میں کچھ دلیلیں جمع کی ہیں اور نجس العین ہونے میں بھی کچھ دلیلیں فراہم کی ہیں۔

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے فرمایا کہ

ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں یہ جانور سائر سباع کے مانند ہے کہ لعاب نجس اور عین طاہر، یہی مذہب ہے، صحیح واضح و معتمد و مؤید بدلائل قرآن و حدیث و مختار و ماخوذ للفتویٰ عند جمہور مشائخ القدیما و الحدیث ہے۔

یعنی جس طرح تمام درندوں کا لعاب نجس اور ناپاک ہے اور جسم طاہر ہے اسی طرح کتے کا لعاب بھی نجس و ناپاک ہے اور جسم طاہر ہے دلیل قطعی و قطعی سے یہی ثابت اور اسی پر عام مشائخ متقدمین و متاخرین کے نزدیک فتویٰ ہے۔ اس کے بعد کتاب کے طاہر العین ہونے کی دلیلوں کو آٹھ وجہوں سے ترجیح دی اور پچاس متداول کتب فقہ کے حوالوں سے ثابت کیا کہ کتاب طاہر العین ہے۔ اور کتاب کے نجس العین ہونے کے دلائل کی پانچ وجوہات سے تضعیف کی اور ثابت کیا کہ کتاب نجس العین نہیں ہے۔

اس رسالے میں کئی حدیثیں ایسی ہیں جن سے کلب کا مال مقوم ہونا طاہر ہو رہا ہے۔

تو امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ جوشی نجس العین ہوگی وہ مال مقوم نہیں اور جو چیز مال مقوم ہوگی وہ نجس العین نہیں، جب کلب مال مقوم ہے تو نجس العین نہیں تو واجب کہ طاہر العین ہو۔

یہ رسالہ اسی مسئلے کی تحقیق میں جہازی سائز کے ۲۵ صفحات پر پھیلا ہوا ہے، اور اس میں

۱۲۲ احادیث کریمہ شامل بحث ہیں۔

# احادیث

## سلب الثلب عن القائلین بطہارۃ الکلب

کتا بیچنا منع ہے حدیث میں ہے :

۸۔ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن ثمن الکلب۔  
 بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا ہے  
 (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۶۳“ سلب الثلب۔ (بخاری اول، ص ۲۹۸، باب ثمن الکلب)  
 کتا قتل کرنے پر چالیس درہم ضمان ہوں گے :

۹۔ ان عبداللہ بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روى عن رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم انه قضی فی کلب باربعین درهما۔  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کتا مار ڈالنے کے جرم میں چالیس درہم ادا  
 کرنے کا حکم سنایا۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۶۳“ سلب الثلب۔ (شرح معانی الآثار ۲/۲۲۸،  
 باب ثمن الکلب)

۱۰۔ حدثنا یونس بن وہب قال سمعت ابن جریج یحدث عن عمرو بن شعیب  
 عن ابيه عن جده عبداللہ بن عمرو انه قضی فی کلب صید قتله رجل باربعین درهما و  
 قضی فی کلب ماشیة بکبش۔

عبداللہ بن عمرو نے ایک شکاری کتا کے لئے چالیس درہم میں فیصلہ کیا جس کو ایک آدمی  
 نے قتل کیا تھا اور آزاد کتا کے لئے ایک مینڈھا۔ (مؤلف) پہلے کتے کا قتل جائز تھا اور اس سے  
 انتفاع حرام، اب کتا سے انتفاع کی رخصت ہے اور اس کے قتل کرنے پر چاہے کتا معلم ہو یا غیر  
 معلم بہر حال ضمان کا حکم ہے۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۶۵“ سلب الثلب۔ (شرح معانی  
 الآثار، ۲/۲۲۸، باب ثمن الکلب)

حرام چیزوں کی خرید و فروخت حرام ہے حدیث میں ہے :

۱۱۔ اخرج الائمة احمد و الستة عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ ورسوله حرم بیع الخمر و المیتة و الخنزیر و الاصنام۔  
نبی برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ اور اس کے رسول نے شراب،  
مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت حرام فرمائی ہے۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۲۹۸، باب بیع  
المیتة و الاصنام)

۱۲۔ ولاحمد و مسلم و الاربعة و الطحاوی و الحاکم عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن ثمن الکلب و السنور۔  
بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے اور ملی کی قیمت لینے سے منع فرمایا ہے۔  
(مولف) (مسلم دوم، ص ۲۰، باب تحريم ثمن الکلب)  
دین میں آسانیاں ہیں حدیث میں ہے :

۱۳۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الدین یسر۔ الحدیث۔ رواہ البخاری  
و النسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔  
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک دین آسان ہے۔ (مولف)  
(بخاری اول، ص ۱۰، باب الدین یسر)

۱۴۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسروا و لاتعسروا۔ رواہ احمد و  
الشیخان و النسائی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسانی کرو اور دقت میں نہ ڈالو۔ ”فتاویٰ  
رضویہ، ج ۲، ص ۷۶“ سلب الثلب۔ (مسلم دوم، ص ۸۲، باب تأمیر الامراء الخ)  
پانچ جانور قاسم ہیں ہر حال میں ان کا قتل کرنا جائز ہے :

۱۵۔ اخرج الائمة مالک و البخاری و احمد و مسلم و ابوداؤد و النسائی و  
ابن ماجة عن ابن عمر و البخاری و مسلم و النسائی و الترمذی و ابن ماجة عن ام  
المومنین الصديقة و ابوداؤد بسند حسن عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ و احمد  
باسناد حسن عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کلہم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم خمس من الدواب و لیس علی المحرم فی قتلہن جناح الغراب و الحدأة  
و العقرب و الفارة و الکلب العقور۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پانچ جانور ایسے ہیں جن کا قتل کرنا

محرم کے لئے بھی گناہ نہیں ہے۔ یعنی کوا، چیل، بچھو، چوہا اور پاگل کتا۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۲۳۶، باب ما یقتل المحرم من الدواب) (مسلم اول، ص ۳۸۲، ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب الخ)

۱۶۔ و فی حدیث ابن عباس خمس کلہن فاسقة یقتلن المحرم و یقتلن فی الحرم. وعد الحیة بدل الحداءة و فی احدى روايات الصديقة الحیة مکان العقرب۔ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے کہ پانچ (مذکورہ) جانور فاسق ہیں ان کو محرم بھی قتل کر سکتا ہے اور وہ حرم میں بھی قتل کئے جاسکتے ہیں۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۱۸، ج ۵)

سانپوں کے قتل کرنے کے بارے میں چند حدیثیں :

۱۷۔ ابو داؤد و النسائی عن ابن مسعود و الطبرانی فی الکبیر عن جریر بن عبد اللہ البجلی و عن عثمان بن العاص بسند صحیح عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقتلوا الحیات کلہن فمن خاف ثأرهن فلیس منا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سانپوں کو قتل کرو اور جو ان کے بدلہ لینے سے ڈرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں (مولف) (یعنی مسلمان کی شان نہیں کہ بدلہ کے خوف سے سانپ کو چھوڑ دے) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۷۸" "سلب الثلب۔ (ابو داؤد دوم، ص ۷۱۲، باب فی قتل الحیات)

۱۸۔ احمد و الشیخان و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقتلوا الحیات اقتلوا ذوالطفیتین و الابتر۔ الحدیث۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مار ڈالا کرو سانپوں کو، مار ڈالو تم اس سانپ کو جس کی پیٹھ پر دو سفید دھاریاں ہوتی ہیں اور اس سانپ کو بھی جو کبود رنگ اور کوتاہ دم ہوتا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۷۸" "سلب الثلب۔ (مسلم دوم، ص ۲۳۳، کتاب قتل الحیات وغیرہا)

۱۹۔ ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن حبان و الحاکم عن ابی ہریرة و الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقتلوا السودین فی الصلاة الحیة و العقرب۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں دو کالی چیزوں کو نماز میں بھی قتل کرو یعنی

سانپ اور بچھو۔ (مولف) (ترمذی اول، ص ۸۹، باب ماجاء فی قتل الاسودین فی الصلاة)

گرگٹ یا چھکلی اور سانپ مارنے کے بارے میں تین حدیثیں :

۲۰۔ و ایضاً هذا عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقتلوا الوزغ و لو

فی جوف الکعبة۔

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ گرگٹ (یا چھکلی) کو قتل کر دو اگرچہ

کعبہ کے اندر ہو۔ (مولف) (المعجم الکبیر بیروت، ۱۱/۲۰۲)

۲۱۔ احمد عن ابن مسعود بسند صحیح عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

من قتل حبة فکانما قتل رجلاً مشرکاً قد حل دمه۔

جس نے سانپ کو قتل کیا اس نے گویا ایک مشرک حلال الدم کو قتل کیا۔ (مولف) (یعنی

سانپوں کا قتل موجب اجر عظیم ہے) (مسند احمد، ص ۶۹۳، ج ۱)

۲۲۔ احمد و ابن حبان بسند صحیح عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم من قتل حبة فله سبع حسنات و من قتل وزغة فله حسنة۔

جو سانپ کو قتل کرے اس کے لئے سات نیکیاں ہیں اور جو چھکلی یا گرگٹ کو مارے اس کے

لئے ایک نیکی۔ (مولف) (مسند احمد، ص ۶۹۳، ج ۱)

ملائکہ رحمت تین شخصوں کے قریب نہیں جاتے ہیں حدیث میں ہے :

۲۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلاثة لا تقربهم الملائكة الجنب و

السكران و المتمضخ بالخلوق۔ رواه البزار باسناد صحیح عن ابن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما۔

فرشتے تین شخص کے قریب نہیں جاتے ہیں جنب، نشہ والا اور زعفران سے رنگ کیا ہوا

کپڑا استعمال کرنے والا۔ (مولف) (مجمع الزوائد باب ماجاء فی الخمر الخ بیروت ۵/۷۲)

نبی درندہ ہے مگر اس کا جو ٹھانا پاک نہیں ہے اس پر چار حدیثیں :

۲۳۔ حدیث۔ انہا لیست بنجس انہا من الطوافین علیکم و الطوافات۔

(صحیح حدیث میں نبی کی نسبت فرمایا) کہ وہ نجس نہیں ہے بیشک وہ تمہارے ارد گرد کثرت

ت گھومنے پھرنے والوں اور والوں میں سے ہے۔ (مولف) (اخرجه الاثمة مالک و احمد و

الاربعة و ابن حبان و الحاکم و ابن خزيمه و ابن منده في صحاحهم عن ابى زرعة ر  
ابوداؤد و الدار قطنى عن ام المومنين الصديقة رضى الله تعالى عنهما عن النبى  
صلى الله تعالى عليه وسلم "قوى رضويه، ج ۲، ص ۷۹" سلب الثلب۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۱، باب  
سور الهرة)

۲۵۔ رواه الاربعة من طريق و كيع عن سعيد بن المسيب عن ابى زرعة عن ابى  
هريرة قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الهه سبع۔  
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نے فرمایا کہ بلی درندہ ہے (مولف) (مسند احمد، ص  
۱۸۸، ج ۳)

۲۶۔ و الحاکم من حديث عيسى بن المسيب ثنا ابوزرعة عن ابى هريرة قال  
قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم السنور سبع۔  
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نے فرمایا کہ بلی درندہ ہے۔ (مولف) (مسند احمد، ص ۳۲۷، ج ۳)  
۲۷۔ و قال العقيلي في ترجمة عيسى بن المسيب من كتاب الضعفاء حدثنا  
محمد بن زكريا البلخي نا محمد بن ابان و محمد بن الصباح قالا حدثنا و كيع نا  
عيسى بن المسيب عن ابى زرعة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله تعالى  
عليه وسلم و ذكر الهه فقال هي سبع۔  
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نے بلی کا ذکر کر کے فرمایا کہ یہ درندہ ہے۔ (مولف)  
"قوى رضويه، ج ۲، ص ۸۰" سلب الثلب۔ (مسند احمد، ص ۱۸۸، ج ۳)  
شیطان کبھی کالے کتے کی شکل اختیار کرتا ہے حدیث میں ہے :

۲۸۔ احمد و الستة الالبخارى عن عبدالله بن الصامت عن ابى ذر رضى الله  
تعالى عنه و فيه فانه يقطع صلاته المرأة و الحمار و الكلب الاسود قلت يا اباذر ما بال  
الكلب الاسود من الكلب الاحمر من الكلب الاصفر قال ابن اخى سألت رسول الله  
صلى الله تعالى عليه وسلم كما سألتنى فقال الكلب الاسود شيطان۔

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ عورت و گدھا اور کالا کتا آدمی کی نماز توڑ  
دیتے ہیں میں (عبداللہ بن صامت) نے کہا اے ابوذر کالے کتے میں کیا بات ہے سرخ اور پیلے کتے  
کے مقابلے میں ابوذر نے کہا اے بھتیجے میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا



تھا جیسا تم نے مجھ سے پوچھا تو فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہے۔ (مؤلف) (نماز ٹوٹنے سے مراد اذکار کا ادھر ادھر مائل ہونا ہے ورنہ عورت وغیرہ کے نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔  
 مؤلف) (مسلم اول، ص ۱۹۷، باب سترۃ المصلیٰ و النذب الی الصلاة الخ)

۲۹۔ ولاحمد عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن النبی صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم الکلب الاسود البہیم الشیطان۔  
 حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہے۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ،  
 ج ۲، ص ۸۱“ صلب القلب۔ (مسند احمد ۲۲۶، ج ۷)

# تعارف

الاحلی من السکر لطلبہ سکر روسر

(روسر کی شکر کا شرعی حکم)

ذیقعدہ ۳۰۳ھ میں سوال کیا گیا کہ روسر کی شکر (روسر انگریزی تاجروں کی ایک جماعت کا نام ہے جس نے شاہجہاں پور میں شکر کا کارخانہ لگایا تھا اور وہ حیوانوں کی ہڈیاں جلا کر اس کے کونکوں سے شکر صاف کرتی تھی۔ تذکرہ علمائے ہند) کہ ہڈیوں سے صاف کی جاتی ہے اور صاف کرنے والے اس بات کی احتیاط نہیں کرتے کہ وہ ہڈیاں پاک ہیں یا ناپاک، حلال جانور کی ہیں یا حرام کی اس شکر کا کیا حکم ہے؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب سے پہلے شرعی اصول و ضوابط کی روشنی میں بطور تمہید دس مقدمات بیان کئے پھر تفصیلی حکم بیان فرمایا کہ :

”شریعت مطہرہ میں طہارت و حلت اصل ہیں اور ان کا ثبوت خود حاصل کہ اپنے اثبات میں کسی دلیل کا محتاج نہیں، اور حرمت و نجاست عارضی کہ ان کے ثبوت کو دلیل خاص کی ضرورت ہے اور محض شکوک و ظنون سے ان کا اثبات ناممکن کہ طہارت و حلت پر بوجہ اصالت جو یقین تھا اس کا زوال بھی اس کے مثل یقین ہی سے متصور ہوگا، صرف ظن ناحق، یقین سابق کے حکم کو رفع نہیں کرتا یہ شرع شریف کا ضابطہ عظیمہ ہے جس پر ہزار ہا احکام متفرع ہوتے ہیں۔“

اس لئے ہر جانور کی ہڈیاں یہاں تک کہ غیر ماکول و نامذبووح کی بھی مطلقاً پاک ہیں جب تک ان پر ناپاک دسومت (چکنائی) نہ ہو سواختزیر کے کہ نجس العین ہے اور اس کا ہر جزو بدن ایسا ناپاک ہے کہ اصلاً طہارت کی صلاحیت نہیں رکھتا مگر حلال و جائز الاکل صرف ان جانوروں کی ہڈیاں ہیں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے اور انہیں ذبح شرعی کے طور پر ذبح کئے جائیں اور حرام جانور یا جو بے ذبح شرعی کاٹا جائے وہ بجمیع اجزائہ ناجائز و حرام ہیں اگرچہ ظاہر ہوں کہ طہارت مستلزم حلت نہیں اس لئے امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ :-

روسر کی شکر کا ہڈیوں سے صاف کیا جانا ایسا یقینی ہے جس کے انکار کی گنجائش نہیں، مگر

اس تصفیہ میں ہڈیوں پر شکر کا صرف مرور و عبور ہوتا ہے بغیر اس کے کہ ان کے کچھ اجزاء شکر میں رہ جاتے ہوں تو اس شکر کی حلت کو صرف ان ہڈیوں کی طہارت درکار ہے اگرچہ حلال و ماکول نہ ہوں۔

جس طرح پانی کو کونوں اور ہڈیوں سے متقاطر کر کے صاف کرتے ہیں کہ برتن میں ستھرا شفاف پانی آجاتا ہے ہڈی اور کولے کا کوئی جز اس میں شریک نہیں ہونے پاتا تو یہ پانی بلاشبہ پاک اور جائز الاستعمال ہے۔

اور اگر اجزائے استخوان پس کر اس میں ملائے اور وہ مخلوط و غیر ممیز ہو کر اس میں رہ جاتے ہیں تو حلت شکر کو ان ہڈیوں کی حلت بھی ضروری ہے صرف طہارت کفایت نہ کرے گی۔  
 اور اگر غیر ماکول یا مردار کے استخوان ہوئے تو اس صورت میں وہ اجزاء بلا امتیاز کے مخلوط ہونے کے سبب شکر کے ساتھ کھانے میں آئیں گے اور ان کا کھانا حرام ہے تو شکر بھی حرام ہو جائے گی۔

لور اخیر میں فرماتے ہیں کہ :

اوہام و خیالات کی بنیاد پر مطلقاً دوسرے شکر کو نجس و حرام کہہ دینا صحیح نہیں بلکہ مقام اطلاق میں طہارت و حلت ہی پر فتویٰ دیا جائے گا تا وقتیکہ کسی صورت کا خاص حال تحقیق نہ ہو، ورنہ مسلمانوں کے معاملات کا ائزہ نہایت تنگ ہو جائے گا اور ہزار ہا چیزیں چھوڑ دینی پڑیں گی۔  
 امام احمد رضا کی جدید تحقیقات سے مملو ۳۹ صفحے کے اس رسالے میں ۳۷ حدیثیں زینت تحقیق ہیں۔

## احادیث

الاحلی من السكر لطلبة سکر روسر  
خیرون القرون کے بعد کا زمانہ شرانگیز ہے حدیث میں ہے

۳۰۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یأتی علیکم زمان الا الذی بعدہ شرمہ حتی تلقوا ربکم۔ اخرجہ احمد و محمد بن اسمعیل و الترمذی و النسائی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی سال یا کوئی زمانہ ایسا نہیں آئے گا مگر یہ کہ اس کا بعد والا زیادہ شرانگیز ہو گا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔ (مولف) (بخاری دوم، ص ۱۰۳، باب لا یأتی زمان الا الذی بعدہ شرمہ)

۳۱۔ اخرج الطبرانی بسند صحیح عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امس خیر من الیوم و الیوم خیر من غلظ كذلك حتی تقوم الساعة۔  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کل گزشتہ آج سے بہتر ہے اور آج کل سے اور قیامت قائم ہونے تک اسی طرح ہوتا رہے گا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۹۹“ الاحلی من السكر۔ (مجمع الزوائد باب فیما مضی من الزمان الخ بیروت ۷/۲۸۶)  
جو تاپین کر نماز پڑھنے کے بارے میں دو حدیثیں :

۳۲۔ اخرج الائمة احمد و الشیخان و الترمذی و النسائی عن سعید بن یزید سألت انسا اکان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی فی نعلیہ قال نعم۔  
سعید بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعلین اقدس ہی میں نماز ادا فرماتے تھے فرمایا ہاں۔ (مولف) (زمانہ رسالت میں جو تاپین کر نماز پڑھنے کا رواج تھا اور وہ جوتے نرم و نازک اور نماز کے لئے مخصوص ہوتے تھے۔ مولف) (بخاری اول، ص ۵۶، باب الصلاة فی المعال)

۳۳۔ اخرج ابو داؤد و الحاکم و ابن حبان و البیہقی باسناد صحیح و

الطبرانی فی الکبیر علی نزع فی صحته عن شداد بن اوس البزار بسند ضعیف عن انس مرفوعاً و هذا حدیث الاوّل خالفوا الیہود (وفی رواية النصارى) فانہم لا یصلون فی نعالمہم و لا خفافہم۔

یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو کیونکہ وہ لوگ نہ جو توں میں نماز پڑھتے ہیں نہ موزوں میں۔  
(مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۰۳“ الاحلی من السکر۔ (ابوداؤد اول، ص ۹۵، باب الصلاة فی النعل)  
حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکمال رافت و رحمت اور تواضع و تالیف کفار کی دعوت قبول فرمائی۔

۳۴۔ الامام احمد عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان یہودیا دعا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی خبز شعیر و اہالة سنخة فاجابہ۔

ایک یہودی نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو کی روٹی اور چربی کی دعوت دی تو حضور نے قبول فرمائی۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۰۳“۔ الاحلی من السکر (مسند احمد، ص ۷۴، ج ۲)

جب تک نجاست کا یقین نہ ہو تو کفار کا برتن استعمال کرنا ناجائز نہیں اس پر چند حدیثیں :

۳۵۔ المسند فی المسند و ابوداؤد فی السنن عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فنصیب من آنية المشرکین و اسقیتمہم و نستمع بہا فلا یعیب ذلک علینا (علیہم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ میں جاتے تو مشرکوں کے برتن اور مشک کی ضرورت پڑتی اور ان سے ہم کام نکالتے تو حضور اس کو ہم پر معیوب نہیں رکھتے (مؤلف) (ابوداؤد دوم، ص ۵۳۶۔ باب فی استعمال آنية اهل الكتاب)

۳۶۔ الشیخان فی حدیث طویل عن عمران بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن جمیع الصحابة ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اصحابہ توضؤوا من مزادة امرأة مشرکة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے ایک مشرکہ عورت کے مشکیزہ کے پانی سے وضو فرمایا۔ یعنی جب کسی پانی کے ٹپاک ہونے کا یقین نہ ہو تو اس سے وضو جائز ہے۔

(مؤلف) (الطريقة المحمدية الباب الثالث لاہور ۲/۳۰۹)

۳۷۔ الشافعی و عبدالرزاق و غیرہما عن سفین بن عینیة عن زید بن اسلم عن ابیہ ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ توضع من ماء فی جرة النصرانية۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نصرانیہ کے گھڑے کے پانی سے وضو فرمایا۔  
(مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۰۵ الاحلی من السکر (الطريقة المحمدية الباب الثالث لاہور ۲/۳۰۹)

اتباع سنت کی تاکید پر ایک حدیث :

۳۸۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدين۔  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر لازم ہے میری سنت کی اور میرے بعد خلفاء راشدین کی سنت کی پیروی (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۱۳" الاحلی من السکر (ترمذی دوم، ص ۹۶، باب الاخذ بالسنة و اجتناب البدعة)

کافروں کا برتن دھونے کے بعد استعمال کرنے میں حرج نہیں اس مضمون پر چار حدیثیں۔

۳۹۔ احمد و الشیخان و ابوداؤد و الترمذی و غیرہم عن ابی ثعلبة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قلت یا رسول اللہ انا بارض قوم اهل الكتاب افناکل فی آنتہم قال و ان وجدتم غیرہا فلا تأکلوا فیہا و ان لم تجدوا فاغسلوها و کلوا فیہا۔  
حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ہم اہل کتاب کی سر زمین میں ہوتے ہیں کیا ان کے برتن میں کھائیں فرمایا اگر دوسرے برتن ملیں تو ان میں کھاؤ ورنہ ان برتنوں کو دھونے کے بعد کھاؤ (مؤلف) (ترمذی اول، ص ۲۸۳، باب ماجا فی الانتفاع بآنية المشرکین)

۴۰۔ و فی لفظ ابی داؤد انہم یا کلون لحم الخنزیر و یشربون الخمر فكيف نصنع بآنتہم و قدورہم۔ الحدیث۔

ابوداؤد کا لفظ یہ ہے کہ وہ لوگ خنزیر کا گوشت کھاتے اور شراب پیتے ہیں تو ان کے برتن اور ہانڈیاں کیسے استعمال کریں۔ (مؤلف) (ابوداؤد دوم، ص ۵۳، باب فی استعمال آنية اهل الكتاب)

۴۱۔ و فی احدی روایتی ابی عیسیٰ سنل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن قدور المجوس فقال انقوها غسلاً و اطبخوا فیہا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ ان کو خوب دھو کر پاک کرنے کے بعد ان میں پکاؤ۔ (مولف) (ترمذی اول، ص ۲۸۳۔ باب ماجا فی الانتفاع بآنیۃ المشرکین)

۳۲۔ و عند احمد عن ابن عمر ان ابا ثعلبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سأل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افتنا فی آنیۃ المجوس اذا اضطررنا الیہا قال اذا اضطررتم الیہا فاغسلوها بالماء و اطبخوا فیہا۔

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مجوسیوں کے برتنوں کے بارے میں فتویٰ پوچھا کہ جب ان برتنوں کی شدید ضرورت محسوس کریں تو کیا کریں فرمایا جب زیادہ ہی مضطرب ہو جاؤ تو ان برتنوں کو پانی سے دھولینے کے بعد پکاؤ۔ (مولف) (مسند احمد، ص ۳۸۲، ص ۲) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۱۳" الاحلی من السکر۔

دین میں شرعاً آسانی مطلوب ہے اور غلو سخت ممنوع و مردود، اس پر چند احادیث کریمہ۔

۳۳۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الدین یسر ولن یشاد الدین احد الاغلبہ فسدوا و قاربوا و ابشروا۔ الحدیث۔ اخرجہ البخاری و النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

پیشک دین، سہل ہے اور دین پر کوئی غلبہ حاصل نہ کر سکے گا تو تم راستی و میانہ روی اختیار کرو اور خوشخبری دو۔ (مولف) (بخاری شریف اول، ص ۱۰، باب الدین یسر)

۳۴۔ و صدورہ عند البیہقی فی شعب الایمان بلفظ ان الدین یسر لن یغالب الدین احد الاغلبہ۔

دین سہل ہے اور دین پر ہرگز کوئی غلبہ نہ پائے گا۔ (مولف) (شعب الایمان القصد فی العبادۃ بیروت ۲۰۱/۳)

۳۵۔ و اخرج احمد و النسائی و ابن ماجہ و الحاکم باسناد صحیح عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایاکم و الغلو فی الدین فانما هلك من کان قبیکم بالغلو فی الدین۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین میں غلو کرنے سے اجتناب کرو کیونکہ تمہارے اگلے دین میں غلو کے سبب سے ہک ہو گئے۔ (مولف) (ابن ماجہ دوم ص ۲۲۳۔ باب قدر

۴۶۔ و اخرج احمد برجال الصحيح والبيهقي في الشعب و ابن سعد في الطبقات عن ابن الاذرع رضى الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انكم لن تدرکوا هذا الامر بالمغالبة۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرگز تم اس امر کو غلبہ سے نہیں پاسکو گے۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۲۲، ج ۳)

۴۷۔ و اخرج احمد في المسند و البخاری في الادب المفرد و الطبرانی في الكبير بسند حسن عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم احب الدين الى الله الحنيفية السمحة۔

یعنی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب تر وہ دین ہے جو ہر باطل سے جد اور نرم و سہل ہے۔ یعنی دین اسلام۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۱۰، باب الدین یسر الخ)

۴۸۔ و اخرج ايضا هولااء فيها بسند جيد عن محجن بن الاذرع الاسلمی و الطبرانی ايضاً في الكبير عن عمران بن حصين و في الاوسط و ابن عدی و الضياء و ابن عبدالبر في العلم عن انس عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم خير دينكم ايسره۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ تمہاری وہی چیزوں میں بہتر وہ ہے جو سہل تر ہو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۱۱۹" الاحلی من السكر۔ (کنز العمال، ص ۲۳، ج ۳)

۴۹۔ و اخرج ابو القاسم بن بشران في اماليه عن امير المؤمنين عمر رضى الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اياكم و التعمق في الدين فان الله قد جعله سهلاً . الحديث۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ دین کی گہرائی میں جانے سے بہت بچو کیونکہ بیشک اللہ نے دین سہل بنایا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۱۹" الاحلی من السكر۔ (کنز العمال، ص ۲۲، ج ۳)

کھانے کی چیزوں سے متعلق ایک حدیث :

۵۰۔ رزين عن بعض الرواة و انی سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول لها ما اخذت في بطونها و ما بقى فهو لنا طهور۔



رزین نے بعض راویوں سے نقل کیا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کھانے کی وہ چیز جو تمہارے پیٹ میں ہے اس پر کوئی مواخذہ نہیں اور جو باقی ہے تو وہ پاک ہے۔ (مولف) (مشکوٰۃ ۱/۵۱ باب احکام المیاء)

وہ درودہ حوض کتا کے چاٹنے سے ناپاک نہیں ہوتا ہے :

۵۱۔ و اخرج الامام الشافعی عن عمر و بن دینار ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورد حوض مجنة فقيل انما ولغ الكلب انفا فقال انما ولغ بلسانه فشرب و توضأ۔

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ڈھکے ہوئے حوض کے پاس تشریف لائے تو ان سے کہا گیا کہ ابھی ابھی کتے نے چاٹا ہے تو فرمایا کہ کتانے زبان سے چاٹا ہے پھر انہوں نے وہی پانی پیا اور اسی سے وضو فرمایا۔ (مولف) (حوض بڑا تھا یا پھر یہ کہ حضرت عمر درندہ کے جھوٹے کو طاہر سمجھتے تھے (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۲۳" الاحلی من السکر۔ (مصنف عبدالرزاق باب الماء ترده الكلاب بیروت ۱/۷۶)

مدارات و محبت کے بارے میں دو حدیث جلیل :

۵۲۔ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعثت بمداراة الناس . الطبرانی فی الکبیر عن جابر۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں لوگوں کی دلجوئی اور مدارات کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۲۳۲، ج ۳)

۵۳۔ وقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راس العقل بعد الايمان بالله التحبب الى الناس . الطبرانی فی الاوسط عن علی و البزار فی المسند عن ابی هريرة و الشیرازی فی الالقباب عن انس و البیهقی فی الشعب عنهم جميعاً رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان باللہ کے بعد عقل مندی یہ ہے کہ لوگوں سے محبت کی جائے۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۵، ج ۳) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۲۶" الاحلی من السکر۔

معصیت میں کسی کی اطاعت نہیں ہوتی حدیث میں ہے :

۵۴۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا طاعة لاحد فی معصية الله و انما الطاعة

فی المعروف. الشیخان و ابو داؤد و النسائی عن علی کرم الله تعالی وجهه (ونحوه  
احمد و الحاکم بسند صحیح عن عمران بن حصین و عن عمر و بن الحکم الغفاری  
رضی الله تعالی عنهم)

ناجائز بات میں کسی کی اطاعت نہیں ہاں اطاعت تو اچھائیوں میں ہے۔ (مولف) (مسلم  
دوم، ص ۱۲۵، باب وجوب اطاعة الامراء الخ)

۵۵۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق. احمد  
الامام و محمد الحاکم عن عمران و الحکم بن عمرو و الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔  
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کے خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت  
نہیں ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۲۷“ الاحلی من السکر۔ (ہذا باب فی الترمذی الثانی،  
ص ۳۰۰) (مکتوٰۃ، دوم ص ۳۲۱، کتاب الامارة و القضاء الفصل الثانی)

حالات زمانہ کی تبدیلی اور انسانی عمل کے بارے میں ایک حدیث :

۵۶۔ حدیث میں آیا، انکم فی زمان من ترک منکم عشر ما امر به هلك ثم یأتی  
زمان من عمل منهم بعشر ما امر به نجا. اخرجه الترمذی و غیرہ عن ابی ہریرة رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(اے صحابیو) تم ایسے زمانہ میں ہو کہ تم میں کوئی مامور بہ کادسواں حصہ ترک کر دے تو  
ہلاک ہو جائے پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان میں کوئی مامور بہ کادسواں حصہ عمل کرے گا تو  
نجات پا جائے گا۔ (مولف) (ترمذی دوم، ص ۵۲۔ ابواب الفتن)

شہ کی چیزوں سے بچنا حفاظت دین و آبرو کے برابر ہے حدیث میں ہے :

۵۸۔ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اتقى الشبهات فقد استبرأ لدينه و عرضه۔

جو شبہات سے بچے اس نے اپنے دین و آبرو کی حفاظت کر لی۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۲،

ص ۱۳۱“ الاحلی من السکر۔ (مسلم دوم، ص ۲۸، باب اخذ الحلال و ترک الشبهات)

ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر کیا کیا حرام ہے :

۵۹۔ لابی داؤد و ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل المسلم علی المسلم حرام ماله و عرضه و دمه حسب

امری من الشر ان یحتقر اخاه المسلم

مسلمان کا سب کچھ دوسرے مسلمان پر حرام ہے اس کا مال اس کی آبرو اس کا خون، آدمی کے شر و بد ہونے کو یہ کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۳۱“ الاحلی من السکر۔ (ابوداؤد دوم، ص ۶۶۹۔ باب فی الغیبة)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی صحابی کو کسی امور پر مقرر فرماتے تو آسانیاں اور خوشخبری دینے کی تاکید فرماتے :

۶۰۔ لمسلم و ابی داؤد عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا بعث احد امن اصحابہ فی بعض امر قال بشروا ولا تنفروا و یسروا و لاتعسروا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی صحابی کو کسی کام کے لئے بھیجے تو فرماتے کہ

خوشخبری دو نفرت نہ ڈالو اور آسانی کرو وقت میں نہ ڈالو۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۳۲“ الاحلی من السکر۔ (مسلم دوم، ص ۸۲۔ باب تامیر الامراء علی البعوث الخ)

شیطانی باتیں کس طرح پھیلتی ہیں اس پر ایک حدیث :

۶۱۔ مسلم فی مقدمۃ الصحیح عن عامر بن عبدۃ قال قال عبداللہ ان الشیطن

لیعمل فی صورة الرجل فیاتی القوم فیحدثہم بالحديث من الکذب فیترقون فیقول الرجل منهم سمعت رجلاً اعرف وجهه ولا ادری ما اسمه یحدث۔

شیطان آدمی کی شکل بن کر لوگوں میں جھوٹی بات مشہور کر دیتا ہے سننے والا اوروں سے

بیان کرتا اور کہتا ہے مجھ سے ایک شخص نے ذکر کیا جس کی صورت پہچانتا ہوں نام نہیں جانتک

”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۰۰“ الاحلی من السکر۔ (مسلم اول، ص ۱۰، باب النہی عن الروایۃ الخ)

جب کہیں دعوت میں جائے تو کھانے پینے کے بارے میں سوال نہ کرے :

۶۲۔ اخرج الحاکم فی المستلک و الطبرانی فی الاوسط و البیہقی فی

الشعب باسناد لا بأس بہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم اذا دخل احدکم علی اخیه المسلم فاطعمہ من طعامہ فلیأکل و لا یسأل

عنه و ان سقاہ من شرابہ فلیشرب و لا یسأل عنہ۔

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی جب تم میں کوئی اپنے بھائی مسلمان

کے یہاں جائے اور وہ اسے اپنے کھانے میں سے کھلائے تو کھالے اور کچھ نہ پوچھے اور اپنے پینے کی

چیز سے پلائے تو پی لے اور کچھ دریافت نہ کرے۔ (شعب الایمان باب فی المطاعم بیروت ۶۷/۵)

ایک حوض سے متعلق عمر فاروق کا فرمان :

۶۳۔ مالک فی موطاہ عن یحییٰ بن عبدالرحمن ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خرج فی ركب فیہم عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتی وردوا حوضاً فقال یا صاحب الحوض هل ترد حوضک السباع فقال عمر بن الخطاب یا صاحب الحوض لا تخبرنا فانا نرد علی السباع و ترد علینا۔

امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حوض پر گزرے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتھ تھے حوض والے سے پوچھنے لگے کیا تیرے حوض میں درندے بھی پانی پیتے ہیں امیر المومنین نے فرمایا اے حوض والے ہمیں نہ بتا کیونکہ ہم درندوں کی جگہ جاتے ہیں اور وہ ہماری جگہ آتے ہیں۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۲۰“ الاحلی من السکر۔ (موطا مالک، ص ۸۔ الطہور للوضوء)

آسانی اور خوشخبری دینے کے بارے میں ایک حدیث :

۶۴۔ احمد و البخاری و مسلم و النسائی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً یسروا و لا تعسروا و بشروا و لا تنفروا۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں آسانی کرو اور دقت میں نہ ڈالو اور خوشی دو اور نفرت نہ دلاؤ۔ (بخاری اول، ص ۱۶۔ باب ما کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتخولہم الخ)

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت آسانیوں کے لئے ہوئی ہے حدیث میں ہے :

۶۵۔ احمد و الستة ما خلا مسلماً عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما بعثتم میسرین و لم تبعثوا معسرین۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم آسانی کرنے والے بھیجے گئے ہو نہ دشواری میں

ڈالنے والے۔ (بخاری دوم، ص ۹۰۵۔ باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسروا و لا تعسروا)

دین حنیف اور اتباع سنت پر ایک حدیث :

۶۶۔ الخطیب فی التاریخ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم بعثت بالحنیفة السمحة و من خالف منتی فلیس منی۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نزم شریعت ہر باطل سے کنارہ کرنے والی لے کر بھیجا گیا جو میرے طریقے کا خلاف کرے میرے گروہ سے نہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۳۲“

الاحلی من السکر۔ (کنز العمال، ص ۱۵۹ ج ۱)

طعن و تشنیع منع ہے :

۶۷۔ احمد و مسلم و ابو داؤد عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم هلك المتطعون۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہلاک ہوئے غلو و تشدد والے۔ ”فتاویٰ

رضویہ، ج ۲، ص ۱۳۲“ الاحلی من السکر۔ (ابوداؤد و مسلم، ص ۶۳۵۔ باب فی لزوم السنة)

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد دوم

حالت حیض میں بیوی سے صحبت کرنے سے صدقہ دینے کے بارے میں چند احادیث کریمہ :

۶۸۔ سنن دارمی و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا وقع الرجل باہلہ وہی حائض فلیتصدق نصف دینار۔

جب آدمی اپنی عورت سے حالت حیض میں صحبت کرے تو چاہئے کہ نصف دینار صدقہ دے۔ (ابوداؤد اول، ص ۳۵۔ باب فی ایقان الحائض)

۶۹۔ سنن نسائی و ابن ماجہ میں انہیں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یتصدق بدینار او نصف دینار۔

ایک یا نصف دینار تھمق کرے۔ (امین ماجہ، ص ۳۷۔ باب فی کفارة من اتی حائضا) ۷۰۔ مسند احمد و دارمی و ترمذی میں انہیں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا کان دما احمر فدینار و اذا کان اصفر فنصف دینار۔

جب سرخ خون ہو تو ایک دینار لور زرد ہو تو آدھا۔ (ترمذی اول، ص ۳۵۔ باب ماجاء فی الکفارة فی ذلك)

۷۱۔ طبرانی نے معجم کبیر اور حاکم نے باقادہ تصحیح انہیں سے یوں روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من اتی امرأته فی حیضها فلیتصدق بدینار و من اتاها وقد ادبر الدم عنها و لم تغسل فنصف دینار۔

جس نے اپنی عورت سے حیض میں صحبت کی وہ ایک اشرفی تھمق کرے اور اگر خون بند ہو چکا اور ابھی نہائی نہ تھی تو آدمی۔ (معجم کبیر طبرانی بیروت ۱۱/۳۰۲)

۷۲۔ مسند میں انہیں سے یوں ہے۔ تصدق بدینار فان لم تجد دینارا فنصف دینار۔ ایک اشرفی صدقہ کرو اور نہ ہو سکے تو آدمی۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۹"۔ (کنز العمال، ج ۲۱،

ہاتھی دانت کا گنگھا کرنا جائز ہے :

۷۳۔ اخرج البيهقي عن بقیة بن عمر و بن خالد عن قتادة عن انس بن مالك  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یمتشط بمتشط من عاج  
یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عاج (ہاتھی دانت) کا گنگھا کرتے۔ ”فتاویٰ  
رضویہ، ج ۲، ص ۴۲۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی باب المنع من الادھان الخ بیروت ۱/۲۶)

گھی میں اگر چوہا گر جائے تو اس کے پاک کرنے کے طریقہ پر ایک حدیث :

۷۴۔ احمد و ابو داؤد ابو ہریرہ لور دارمی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روای  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا وقعت الفارة فی السمن فان کان جامدا  
فالتقوها ما حولها۔

اگر جھے ہوئے گھی میں چوہا گر جائے تو چوہا اور اس کے آس پاس کا گھی نکال کر پھینک دو۔  
”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۶۳۔ (ابو داؤد دوم، ص ۷۵۳، باب فی الفارة تقع فی السمن)  
وضو کا بقیہ پانی کھڑے ہو کر پینا چاہئے۔

۷۵۔ جامع ترمذی میں سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے مروی کہ انہوں نے کھڑے  
ہو کر بقیہ وضو پیا پھر فرمایا احببت ان اریکم کیف کان طہور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم

میں نے چاہا کہ تمہیں دکھا دوں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ وضو کیوں کر تھا۔  
”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۶۳۔ (ترمذی اول، ص ۷۱۔ باب فی وضوء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کیف کان)

پانی سے استنجاء کرنا افضل ہے۔ مگر حضور نے امت پر سنت ہونے کے خوف سے اسے کبھی  
ترک بھی فرمایا ہے :

۷۶۔ ابو داؤد و ابن ماجہ بسند حسن عن ام المومنین عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
قالت بال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقم عمر خلفه بکوز من ماء فقال ما هذا یا  
عمر قال ماء تتوضوء به قال ما امرت کلما بلت ان اتوضاء و لو فعلت لکانت سننہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے پیشاب فرمایا امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانی لے کر کھڑے ہوئے فرمایا کیا ہے عرض کی استنجہ کے لئے پانی فرمایا مجھ پر واجب نہیں کیا گیا کہ ہر بار پیشاب کے بعد پانی سے طہارت کروں۔ اور اگر ایسا کروں تو سنت ہو جائے۔ (مولف) (یہاں پر وضو سے مراد پانی سے استنجہ کرنا ہے۔ منہ) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۶۶"۔ (ابوداؤد اول، ص ۷، باب فی الاستبراء)

ہڈی سے استنجہ کرنا منع ہے کہ وہ جنوں کی خوراک ہے حدیث میں ہے :

۷۷۔ قوم جن کے وفد جو بارگاہ اقدس حضور پر نور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اپنے اور اپنے جانوروں کے لئے خوراک طلب کی ان سے ارشاد ہوا لکم کل عظم ذکر اسم اللہ علیہ یقع فی ایدیکم او فر ما یكون لحمًا و کل بعرة علف لدوابکم۔ تمہارے لئے ہر ہڈی ہے جس پر اللہ عزوجل کا نام پاک لیا جائے یعنی حلال مذکی جانور کی ہڈی ہو وہ تمہارے ہاتھ میں اس حال پر ہوگی جیسی اس وقت تھی جب اس پر گوشت پورا اور کامل تھا (یعنی گوشت چھڑائی ہوئی ہڈی تمہیں مع گوشت ملے گی) اور ہر میٹھی تمہارے چوپاؤں کے لئے چارہ ہے۔ پھر انسانوں سے ارشاد ہوا فلا تستنجوا بہما فانہما طعام اخوانکم۔ ہڈی اور میٹھی سے استنجاء نہ کرو کہ وہ تمہارے بھائیوں کی خوراک ہے۔ رواہ مسلم فی صحیحہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۷۰" (کنز العمال، ص ۲۱۱، ج ۹)

پیشاب کی چھینٹوں سے احتراز نہیں کرنے سے عذاب قبر ہوتا ہے حدیث پاک میں ہے۔

۷۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تنزهوا من البول فان عامة عذاب

القبر منہ۔

پیشاب سے بچو کہ اکثر عذاب قبر اسی سے ہے۔ رواہ الدار قطنی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صالح، و للحاکم بلفظ استنزهوا و قال صحیح علی شرطہما۔ (کنز العمال، ص ۲۰۶، ج ۹)

۷۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو شخصوں پر عذاب قبر ہوتے دیکھا تو فرمایا۔

کان احدهما لا یستر من بوله و کان الآخر یمشی بالنمیمۃ۔

ان میں ایک تو پیشاب سے آڑ نہ کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا۔ رواہ السنۃ عن ابن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (بخاری دوم، ص ۸۹۳، باب النمیمۃ من الكبائر)

بے عذر شرعی ستر دیکھنا کھانا حرام ہے :



۸۰۔ حدیث میں ہے لعن اللہ الناظر و المنظور الیہ۔

جو (ستر) دیکھے اس پر بھی لعنت اور دکھائے اس پر بھی لعنت۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص

۱۷۱“ (مشکوٰۃ ۲/۳۰۷۰ باب النظر الی المخطوبۃ)

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منع ہے اس پر چند حدیثیں :

۸۱۔ امام احمد و ترمذی و نسائی اور ابن حبان صحیح میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے راوی من حدثکم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یبول قائماً فلا تصدقوہ  
ما کان یبول الا قاعداً۔

جو تم سے کہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے

اسے سچانہ جانا حضور پیشاب نہ فرماتے تھے مگر بیٹھ کر۔ (ترمذی اول، ص ۹، باب النہی عن البول قائماً)

۸۲۔ یہی حدیث صحیح ابو عوانہ و مستدرک حاکم میں ان لفظوں سے ہے۔ ما بال قائماً منذ

انزل علیہ القرآن۔

جب سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن مجید اترا کبھی کھڑے ہو کر پیشاب

نہ فرمایا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۷۲“۔ (المستدرک للحاکم البول قائماً و قاعداً۔ ۱۸۱/۱ بیروت)

۸۳۔ بزار اپنی مسند میں بسند صحیح بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلاث من الجفاء ان یبول الرجل قائماً او یمسح

جہتہ قبل ان یفرغ من صلاتہ او ینفخ فی مسجودہ۔

تین باتیں جفاوے اولیٰ سے ہیں یہ کہ آدمی کھڑے ہو کر پیشاب کرے یا نماز میں اپنی

پیشانی سے (مثلاً مٹی یا پسینہ) پونچھے یا سجدہ کرتے وقت (زمین پر مثلاً غبار صاف کرنے کو)

پھونکے۔ (کنز العمال صفحہ ۷، ج ۳)

۸۴۔ ترمذی و ابن ماجہ و بیہقی امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال

رأی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و انا ابول قائماً فقال یا عمر لا تجل قائماً فما

بلت قائماً بعد۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا

فرمایا اے عمر کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو اس دن سے میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا۔

(ابن ماجہ اول صفحہ ۲۶ باب فی البول قاعداً)

۸۵۔ ابن ماجہ و بیہقی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی نہیں رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم ان یبول الرجل قائماً۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ امام خاتم

الکھاظ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ (ابن ماجہ صفحہ ۷۲ باب فی البول قائماً)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عذر کے سبب ایک مرتبہ کھڑے ہو کر پیشاب

فرمایا اس پر دو حدیثیں۔

۸۶۔ حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سباطة

قوم فبال قائماً۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر تشریف لے گئے اور وہاں کھڑے ہو کر پیشاب

فرمایا۔ رواہ الشیخان۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۷۳“ (بخاری اول صفحہ ۳۵ باب البول قائماً و قاعداً)

۸۷۔ حاکم و دارقطنی و بیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان النبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم بال قائماً من جرح۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (زانوئے مبارک میں) زخم کے باعث کھڑے ہو کر

پیشاب فرمایا۔ (مؤلف) (کسی عذر کے باعث کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں حرج نہیں ہے

ورنہ بے عذر شرعی کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز نہیں بلکہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا نصاریٰ کا

طریقہ ہے۔ مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۷۳“ (المستدرک علی الصحیحین البول قائماً و قاعداً

۱۸۲/۱ بیروت)

نماز بجگانہ اور روزہ رمضان کے بارے میں ایک طویل حدیث پاک :

۸۸۔ نقل الامام الفقیہ ابواللیث السمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ فی تنبیہ الغافلین

عن کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قرأت فی بعض ما انزل اللہ تعالیٰ علی

موسیٰ علیہ الصلاة والسلام یا موسیٰ رکعتان یصلیہما احمد و امته و ہی صلاة

الغداة من یصلیہما غفرت له ما اصاب من الذنوب من لیلہ و یومہ ذلك و یكون فی

ذمتی یا موسیٰ اربع رکعات یصلیہا احمد و امته و ہی صلاة الظهر اعطیہم باول

رکعة منها المغفرة و بالثانية اثقل میزانهم و بالثالثة اوکل علیہم الملئكة یسبحون و

یستغفرون لهم و بالرابعة افتح لهم ابواب السماء و یشرفن علیہم الحور العین یا

موسیٰ اربع رکعات یصلیہا احمد و امتہ وہی صلاة العصر فلا یبقی ملک فی السموات والارض الا استغفر لهم و من استغفر له الملكة لم اعذبه یا موسیٰ ثلاث رکعات یصلیہا احمد و امتہ حین تغرب الشمس افتح لهم ابواب السماء لا یسألون من حاجة الا قضیتها لهم یا موسیٰ اربع رکعات یصلیہا احمد و امتہ حین یغیب الشفق ہی خیر لهم من الدنيا و مافیہا ینخرجون من ذنوبہم کیوم ولدتهم امہم یا موسیٰ یتوضوء احمد و امتہ کما امرتهم اعطیہم بكل قطرة تقطر من الماء حنة عرضہا کعرض السماء و الارض یا موسیٰ یصوم احمد و امتہ شہرا فی کل سنة و هو شہر رمضان اعطیہم بصیام کل یوم مدینة فی الجنة و اعطیہم بكل خیر یعملون فیہ من التطوع اجر فريضة و اجعل فیہ لیلۃ القدر من استغفر منهم مرة واحدة نادما صادقا من قلبہ ان مات من لیلہ او شہرہ اعطیتہ اجر ثلثین شہیدا یا موسیٰ ان فی امة محمد رجالا یقومون علی کل شرف یشہدون بشہادة ان لا اله الا اللہ فجزائہم بذلك جزاء الانبیاء علیہم الصلاة و السلام و رحمتی علیہم و اجبة و غضبی بعید منهم و لا احجب باب التوبة عن واحد منهم ماداموا یشہدون ان لا اله الا اللہ

امام فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا میں نے توریت مقدس کے کسی مقام میں پڑھا اے موسیٰ فجر کی دو رکعتیں احمد اور اس کی امت لو اکرے گی جیسا نہیں پڑھے گا اس دن رات کے سارے گناہ بخش دوں گا اور وہ میرے ذمہ میں ہوگا۔ اے موسیٰ ظہر کی چار رکعتیں احمد اور اس کی امت پڑھے گی انہیں پہلی رکعت کے عوض بخش دوں گا اور دوسری کے بدلے ان کا پلہ بھاری کر دوں گا اور تیسری کے عوض فرشتے موکل کر دوں گا کہ تسبیح کریں گے اور انکے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے اور چوتھی کے بدلے ان کے لئے آسمان کے دروازے کشادہ کر دوں گا بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ان پر مشتاقانہ نظر ڈالیں گی، اے موسیٰ عصر کی چار رکعتیں احمد اور ان کی امت لو اکرے گی تو ہفت آسمان و زمین میں کوئی فرشتہ باقی نہ بچے گا۔ ب ہی ان کی مغفرت چاہیں گے میں اسے ہرگز عذاب نہ دوں گا۔ اے موسیٰ مغرب کی تین رکعت ہیں انہیں احمد اور اس کی امت پڑھے گی آسمان کے سارے دروازے ان کے لئے کھول دوں گا جس حاجت کا سوال کریں گے اسے پورا ہی کر دوں گا۔ اے موسیٰ شفق ڈوب جانے کے وقت یعنی عشاء کی چار رکعتیں ہیں پڑھیں گے انہیں احمد اور اس کی

امت و دنیا و مافیہا سے ان کیلئے بہتر ہیں وہ انہیں گناہوں سے ایسا نکال دیں گی جیسی اپنی ماؤں کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ اے موسیٰ وضو کرے گا احمد اور اس کی امت جیسا کہ میرا حکم ہے میں انہیں عطا فرماؤں گا ہر قطرہ کے عوض کہ آسمان سے ٹپکے ایک جنت جس کا عرض آسمان و زمین کی چوڑائی کے برابر ہوگا۔ اب موسیٰ ایک مہینے کے سالانہ روزے رکھے گا احمد اور اس کی امت اور وہ ماہ رمضان ہے میں عطا فرماؤں گا ہر روزان کے روزوں کے عوض ایک شہر جنت میں اور عطا کروں گا اس میں غنم کے عوض فرش کا ثواب اور اس میں لیلۃ القدر کروں گا جو اس مہینے میں شرمساری و صدق قلب سے ایک بار استغفار کرے گا اگر اسی شب یا اس مہینے بھر میں مر گیا اسے تیس شہیدوں کا ثواب عطا فرماؤں گا اے موسیٰ امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کچھ ایسے مرد ہیں کہ ہر شرف پر قائم ہیں لا الہ الا اللہ کی شہادت دیتے ہیں تو ان کی جزاء اس کے عوض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ثواب ہے اور میری رحمت ان پر واجب اور میرا غضب ان سے دور اور ان میں سے کسی پر بابت توبہ بند نہ کروں گا جب تک وہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے رہیں گے۔ (ترجمہ من حاشیہ الکتاب) ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۹۷-۱۹۸۔“ (تنبیہ الغافلین باب فضل امة محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیروت صفحہ ۴۰۳)

نماز دین اسلام کی دلیل خیر ہے حدیث میں ہے :

۸۹۔ فی الحدیث عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا خیر فی دین لا صلاة فیہ۔  
 فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مذہب میں بھلائی نہیں جس میں نماز نہیں ہے۔  
 (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۹۵“ (ابوداؤد ۲۲/۷۲ باب ماجاء فی خبر الطائف)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت میں آٹھ چیزوں پر مشتمل ایک حدیث جلیلہ :  
 ۹۰۔ ابن جریر و ابویعلیٰ و البزار عن ابی ہریرۃ و البیہقی عنہ و عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما (فیہ قولہ عزوجل لنبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین ذکر ما اعطی الانبیاء السابقین علیہم الصلاة و التسليم من الفضائل) اعطیتک انیۃ اسہم الاسلام و الهجرة و الجهاد و الصلاة و الصدقة و صوم رمضان و الامر بالمعروف و النهی عن المنکر۔

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی (اس میں یہ ہے کہ جب انبیاء سابقین علیہم الصلاة والسلام کے فضائل و مناقب کا ذکر اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا) تو فرمایا کہ میں نے تم کو آٹھ حصے عطا فرمائے۔ اسلام اور ہجرت و جہاد اور نماز و صدقہ اور رمضان کے

روزے و امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۹۶" (شرح الزرقانی علی المواہب المقصد الخامس فی المعراج و الاسراء۔ لعمره مصر۔ ۱۲۰۶/۶۔ ۱۲۱۱)

ارکان وضو اور کرنے کے بعد حضور کے فرمان پر مشتمل ایک حدیث :

۹۱۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم هذا وضوئی و وضوء الانبیاء من قبلی۔  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرا وضو اور انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام کا وضو ہے۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۱۹۸" (مشکوٰۃ اربع باب سن الوضوء)۔  
نماز عشاء امت مرحومہ کی خصوصیت ہے اس پر چند حدیثیں :

۹۲۔ حدیث سیدنا معاذ الصحیح المار فی العشاء انکم فضلتم بہا علی سائر الامم۔  
سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نماز عشاء کی وجہ سے تم تمام امتوں پر فضیلت والے ہو۔ (مؤلف) (ابوداؤد اول صفحہ ۶۱۔ باب وقت العشاء الاخرہ)

۹۳۔ قال الامام السیوطی فی الباب المزبور اخرج البخاری عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اعتم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیلۃ بالعشاء حتی ابھار اللیل ثم خرج فصلى فلما قضی صلاتہ قال لمن حضرہ ابشروا ان من نعمۃ اللہ علیکم انه لیس احد من الناس یصلی هذه الساعة غیرکم او قال ماصلی هذه الساعة احد غیرکم۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز میں آدمی رات تک تاخیر فرمائی پھر تشریف لائے اور نماز پڑھی نماز پوری کرنے کے بعد فرمایا جو حاضر ہے اس کو بشارت دے دو کہ اللہ تعالیٰ کی تم پر یہ نعمت ہے کہ اس وقت تمہارے علاوہ کوئی دوسرا نماز نہیں پڑھ رہا ہے یا یہ فرمایا کہ اس وقت تمہارے علاوہ کسی نے نماز نہیں پڑھی۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۹۹" (بخاری اول صفحہ ۸۰۔ باب فضل العشاء)

۹۴۔ قال (الامام السیوطی) رحمہ اللہ تعالیٰ و اخرج احمد و النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اخر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلاة العشاء ثم خرج الى المسجد فاذا الناس ينتظرون الصلاة فقال اما انه لیس من اهل هذه الاديان احد يذكر اللہ تعالیٰ هذه الساعة غیرکم۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

عشاء میں تاخیر فرمائی پھر جب مسجد میں تشریف لائے تو لوگ نماز کا انتظار کر رہے تھے فرمایا کے ان دین والوں میں تمہارے سوا کوئی اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر رہا ہے۔ (مولف) (منہاج صفحہ ۱۵۳ ج ۱)

۹۵۔ للبخاری و مسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما لیس احد من اهل الارض۔

بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ روئے زمین میں کوئی نہیں ہے۔ (مولف) (بخاری اول صفحہ ۸۱۔ باب النوم قبل العشاء لمن غلب)

۹۶۔ زاد مسلم اللیلۃ ينتظر انصلاۃ غیر کم۔

مسلم نے اور زیادہ کیا کہ رات کو سوائے تمہارے کوئی نماز کا انتظار کر رہا ہو۔ (مولف) (مسلم اول صفحہ ۲۲۹۔ باب وقت العشاء و تاخیرھا)

۹۷۔ ونہما عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا و فیہ ما ينتظرھا احد من اهل الارض غیر کم۔

انہیں میں ہے کہ روئے زمین میں تمہارے علاوہ کوئی منتظر نماز نہیں ہے۔ (مولف) "فتویٰ رضویہ ج ۲ صفحہ ۲۰۰" (بخاری اول صفحہ ۸۱۔ باب النوم قبل العشاء لمن غلب)

قرآن عظیم چھوٹی تقطیع میں لکھنا عظمت قرآن کے خلاف اور مکروہ ہے :

۹۸۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کے پاس قرآن مجید باریک لکھا ہوا دیکھا اسے مکروہ رکھا اور اس شخص کو مارا اور فرمایا عظموا کتاب اللہ کتاب اللہ کی عظمت کرو۔ رواہ ابو عبیدہ فی فضائل القرآن۔

امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم مسح کو چھوٹا بنانا مکروہ رکھتے۔ رواہ عنہ

عبد الرزاق فی مصنفہ و بمعناہ ابو عبیدہ فی فضائلہ۔ "فتویٰ رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۹۲"

پہلے پچاس نمازیں فرض کی گئی تھیں اب ان میں سے پانچ باقی ہیں اور بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض ہوئی تھیں۔

۹۹۔ سنن نسائی شریف۔ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم حدیث معراج مبارک میں ارشاد فرماتے ہیں۔ ثم ردت الی خمس صلوات قال فارجع الی ربك فاسأله التخفيف فانه فرض علی بنی اسرائیل صلاتین فما قاموا بہما۔

یعنی پھر پچاس نمازوں کی پانچ رہیں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی کہ حضور پھر جائیں اور اپنے رب سے تخفیف چاہیں کہ اس نے بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض فرمائی تھیں وہ انہیں بھی بجانہ لائے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۹۳“ (نسائی اول صفحہ ۷۸۔ کتاب الصلوٰۃ فرض الصلوٰۃ الخ)

نماز عشاء کے سبب امت مرحومہ صاحب فضیلت ہے :

۱۰۰۔ ابن ابی شیبہ مصنف اور ابو داؤد و بیہقی سنن میں بسند حسن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء کی نسبت فرمایا۔ اعتموا بہذہ الصلوٰۃ فانکم قد فضلتم بہا علی سائر الامم و لم تصلھا امة قبلکم .

اس نماز کو دیر کر کے پڑھو کہ تم اس سے تمام امتوں پر فضیلت دیئے گئے ہو تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہ پڑھی۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۹۳“ (ابو داؤد اول صفحہ ۶۱۔ باب وقت العشاء الاخرۃ) امت مرحومہ سے پہلے دو نبیوں نے نماز ہجگانہ ادا کی ہیں :

۱۰۱۔ اخرج ابن سعد ان ابراہیم و اسمعیل اتیا منی فصليا الظهر و العصر و

المغرب و العشاء و الصبح۔

حضرت ابراہیم و اسمعیل علیہما الصلوٰۃ و التسلیم نے منیٰ میں پانچوں نمازیں پڑھیں۔ (شرح

الزرقانی علی المواہب المفصّل الرابع خصائص امتہ۔ العامرہ مصر ۵/۲۲۶)

نماز عشاء حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاص طور سے عطا کی گئی ہے :

۱۰۲۔ امام اجل ابو جعفر طحاوی نے شرح معانی الآثار میں امام عبید اللہ بن محمد بن عائشہ

سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا۔ اول من صلی العشاء الاخرۃ نبینا صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم۔

سب سے پہلے عشاء ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھی۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ صفحہ

۲۰۱۔“ (شرح معانی الآثار ۱۰۴ باب الصلوٰۃ الوسطی)

اوقات نماز کی تعیین پر ایک حدیث مبارک :

۱۰۳۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ حدیث صحیح کہ جبرئیل امین علیہ

الصلوٰۃ والسلام نے دو روز حضور کی امامت کی ایک دن پانچوں نمازیں لول وقت دوسرے دن آخر وقت

پڑھیں پھر حضور پر نور صلوات اللہ و تسلیمات علیہ سے عرض کی ہذا وقت الانبیاء من قبلنا۔

یہی وقت حضور سے پہلے انبیاء کے تھے۔ رواہ ابو داؤد و سکت علیہ و الترمذی و حسنه و احمد و ابن خزیمہ و الدار قطنی و الحاکم و صحیحہ ابن عبدالبر و ابوبکر بن العربی۔ (ابوداؤد اول صفحہ ۵۶۔ باب الموفیت)

نماز عشاء کی فضیلت پر ایک اور حدیث پاک :

۱۰۴۔ امام فقیہ ابواللیث سمرقندی حنبلیہ الغنمین میں بروایت سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ تاقلاً کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا و اما صلاة العتمة فانها الصلاة التي صلاحها المرسلون قبلي۔

نماز عشاء وہ نماز ہے کہ مجھ سے پہلے پیغمبروں نے پڑھی۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۲۰۲“ (حنبلیہ الغنمین بیروت صفحہ ۳۰۳)

۱۰۵۔ کونسی نماز کس نبی نے پہلے پڑھی

اس پر وہ حدیث کہ امام اجل رافعی نے شرح منہ میں ذکر فرمائی کہ صبح آدم، ظہر داؤد، عصر سلیمان، مغرب یعقوب، عشاء یونس علیہم السلام سے ہے۔ ذکرہ عنہ الزرقانی فی شرح المواہب و الحلبي تماما فی الحلبة۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ صفحہ ۲۰۸“

خواب میں جمال جہاں آراء کی زیارت کرنا بیشک حضور ہی کا دیدار کرنا ہے کہ شیطان لعین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شبیہ اختیار نہیں کر سکتا۔

۱۰۶۔ حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ فرماتے ہیں من رأی فی المنام فقد رأی فان الشیطن لا یتمثل بی۔

جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھ ہی کو دیکھا کہ شیطان میری مثال بن کر نہیں آسکتا۔ رواہ احمد و البخاری و الترمذی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ صفحہ ۲۲۳“ (بخاری دوم صفحہ ۱۰۳۶ باب من رأى النبی فی المنام) مسلم دوم ۲۲۲ کتاب الرؤیا

۱۰۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من رأی فقد رأی الحق فان الشیطن لا یتزیأ بی۔

جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا کہ شیطان میری وضع نہ بنائے گا۔ رواہ احمد و الشیخان عن ابی قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ صفحہ ۲۲۳“ (بخاری دوم ۱۰۳۶۔ باب من رأى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی المنام)



# تعارف

جمان التاج فی بیان الصلوٰۃ قبل المعراج

(معراج سے پہلے نماز کا بیان)

۲۲ محرم الحرام ۱۳۱۶ھ کو سوال پیش ہوا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد نبوت قبل شب معراج جو دو وقتوں میں نماز پڑھتے تھے وہ کس طور پر ادا فرماتے تھے۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں فرمایا کہ :

شب اسراء سے پہلے دو وقت یعنی قبل طلوع شمس و قبل غروب کے نمازیں مقرر ہونے میں علماء کو خلاف ہے اور اصح یہ ہے کہ اس سے پہلے صرف قیام لیل کی فرضیت ثابت ہے باقی پر کوئی دلیل صریح قائم نہیں۔

تاہم اس قدر یقیناً معلوم ہے کہ معراج مبارک سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نمازیں پڑھتے تھے، اور احادیث اس بات میں بکثرت ہیں اور ان کی جمع و تلفیق کی حاجت نہیں بلکہ نماز شروع روز بعثت شریفہ سے مقرر و مشروع ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اول بار جس وقت وحی اتری اور نبوت کریمہ ظاہر ہوئی اس وقت حضور نے بتعلیم جبریل امین علیہ الصلوٰۃ و التسلیم نماز پڑھی اور اسی دن بہ تعلیم اقدس حضرت ام المؤمنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پڑھی، دوسرے دن علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی نے حضور کے ساتھ پڑھی کہ ابھی سورۃ مزل نازل بھی نہ ہوئی تھی تو ایمان کے بعد پہلی شریعت نماز ہے۔ (یعنی سب سے پہلا شرعی حکم)

بالجملہ یہ سوال ضرور متوجہ ہے کہ معراج سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز

کس طرح پڑھتے تھے۔

تو امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ :

ملاحظہ آیات و احادیث سے ظاہر کہ وہ نماز اسی انداز کی تھی یعنی اس میں طہارت ثوب نہی

تھی، وضو بھی تھا، استقبال قبلہ بھی تھا، تکبیر تحریمہ بھی تھی، قیام بھی تھا، قرأت جی تھی،

رکوع و سجود بھی تھے، جماعت بھی تھی، جہر بھی تھا۔

اس سے ظاہر ہوا کہ معراج سے پہلے دور کعتیں اسی طرح کی تھیں جیسی اب ہیں۔

مگر بعض علماء فرماتے ہیں کہ معراج سے پہلے رکوع اصلانہ تھا نہ اس شریعت میں نہ اگلے شرائع میں۔ رکوع ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی امت مرحومہ کے خصائص سے ہے کہ بعد اسراء عطا ہوا بلکہ معراج مبارک کی صبح کو جو پہلی نماز ظہر پڑھی گئی اس تک رکوع نہ تھا اس کے بعد عصر میں اس کا حکم آیا اور حضور و صحابہ نے ادا فرمایا۔

غرضیکہ امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالے میں متعدد وجوہ سے ثابت کیا کہ نماز سابق و لاحق باہم یکساں و متوافق ہیں اور اس رسالہ جلیلہ میں ۱۵ احادیث مبارکہ شامل ہیں۔

# احادیث

## جمان التاج فی بیان الصلاة المعراج

نزول سورت قرآنیہ کی ترتیب پر ایک حدیث :

۱۰۸۔ روی ابن الضریس فی فضائل القرآن عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی حدیث ترتیب نزول السور قال کان اول ما نزل من القرآن اقراء باسم ربک ثم ن (فذكر الحدیث. الی ان قال) ثم بنی اسرائیل ثم یونس ثم ہود ثم یوسف ثم الحجر ثم الانعام ثم الصفت ثم لقمان ثم سبا ثم الزمر ثم حم المؤمن. الحدیث۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نزول سورت کی ترتیب والی حدیث میں فرمایا کہ سب سے پہلے قرآن سے جو نازل ہوا وہ اقراء باسم ربک ہے پھر سورہ ن (پھر حدیث ذکر کر کے فرمایا) پھر سورہ بنی اسرائیل، پھر سورہ یونس (اسی طرح) ہود، یوسف، حجر، انعام، صفت، لقمان، سبا، زمر، حم المؤمن۔ (مولف)

شب معراج جملہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے بیت المقدس میں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتداء کی۔

۱۰۹۔ روی ابن حاتم فی تفسیرہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حدیث الاسراء و اتیانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت المقدس لم البث الا سیرا حتی اجتمع ناس کثیر ثم اذن مؤذن و اقيمت الصلاة قال فقمنا صفوفًا ننظر من یؤمنا فاخذ جبریل علیہ الصلاة و السلام بیدی فقد منی فصلیت بهم فلما انصرفت قال لی جبریل اتلری من صلی خلفک فقلت لا قال صلی خلفک کل نبی بعثہ اللہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث اسراء اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیت المقدس تشریف لے جانے میں مروی ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھوڑی دیر ہی ٹھہرے تھے کہ بہت سارے لوگ جمع ہوئے پھر اذان ہوئی اور اقامت کہی گئی حضور نے فرمایا کہ ہم صفوں میں کھڑے ہو کر انتظار کرنے لگے کہ امامت کون کرے گا تو جبریل علیہ الصلوٰۃ و

السلام نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آگے کر دیا میں نے نماز پڑھی جب میں سلام پھیر کر نماز سے باہر ہوا تو جبریل نے عرض کی کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے پیچھے کس نے نماز پڑھی فرمایا نہیں جبریل نے عرض کی آپ کی اقتداء میں تمام انبیاء سابقین نے نماز پڑھی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۱۲-۲۱۳"۔ جمان التاج۔ (شرح الزرقانی علی المواہب الخامس فی المعراج و الاسراء۔ العامرہ مصر۔ ۶۲/۶)

۱۱۰۔ روی مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حدیث الاسراء حانت الصلاة فامتهم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث اسراء میں مروی ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ جب نماز کا وقت ہوا تو میں نے سب کی امامت فرمائی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۱۳"۔ جمان التاج۔ (مسلم اول، ص ۹۶۔ باب الاسراء برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حضرت جبریل نے حضور علیہ السلام کو طریقہ وضو نماز دکھایا۔

۱۱۱۔ اخراج احمد و ابن ماجہ و الحارث فی مسنده وغیرہ عن اسامة بن زید عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان جبریل اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی اول ما اوحی الیہ فارأہ الوضوء و الصلاة فلما فرغ من الوضوء اخذ غرفة من ماء فنضح بها فرجہ۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام وحی کے روز اول تشریف لائے اور وضو نماز کا طریقہ دکھایا پھر وضو سے فارغ ہونے کے بعد ایک چلو پانی لے کر اس صورت مثالیہ کی شرم گاہ پر چھڑک دیا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۱۳"۔ جمان التاج۔ (مسند احمد، ص ۲۶۳، ج ۶)

فرضیت نماز کے بعد سب سے پہلے کس نے نماز پڑھی حدیث میں ہے۔

۱۱۲۔ اخراج الطبرانی عن ابی دافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال صلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول ما اوحی الیہ وصلت الخدیجة آخرہ و صلی علی یوم الثلاثاء۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے پہل اساعت میں نماز پڑھی اور حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی دن کی آخری گھڑی میں اور صلی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منگل

کے دن نماز پڑھی۔ (مولف) (المعجم الکبیر للعلبرانی حدیث ۹۵۲۔ بیروت ۱/۳۲۰) نماز و قرآن اسلام عمر کے معاون ہیں :

۱۱۳۔ روی ابن اسحق فی سیرتہ قال حدثنی عبداللہ بن ابی نجیح المکی عن اصحابہ عطاء و مجاہدا و عمن روی ذلك فساق حدیث اسلام عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و فیہ فجعلت امشی رویدا و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قائم یصلی یقرء القرآن حتی قمت فی قبلتہ مستقبلہ ما بینی و بینہ الا ثیاب الکعبۃ قال فلما سمعت القرآن رق لہ قلبی۔ الحدیث۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے واقعہ میں ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں آہستہ آہستہ چلنے لگا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز میں قرآن پڑھ رہے تھے کہ میں جانب قبلہ ان کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑا ہوا کہ میرے اور ان کے درمیان صرف غلاف کعبہ تھا حضرت عمر نے فرمایا کہ جب میں نے قرآن سنا تو میرے دل میں رقت پیدا ہو گئی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۱۵"۔ جمان الناج۔

ایذائے کفار سے متعلق دو حدیثیں :

۱۱۴۔ فی حدیث ایذاء ابی جہل وغیرہ من الکفرۃ لعنہم اللہ تعالیٰ حین صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عند الکعبۃ فرمقوا سجودہ فالقوا علیہ ما القوا بہ فی قلب بدر ملعونین۔

ابو جہل اور دوسرے کفار کی ایذا والی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کعبہ شریف کے پاس نماز پڑھتے تو کفار حضور کے سجدہ کو ٹکٹکی لگا کر دیکھتے رہتے پھر آپ کے اوپر ڈال دیتے وہ چیز جس کے بدلے پھینکے گئے وہ ملعونین چاہ بدر میں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۱۶"۔ جمان الناج۔

۱۱۵۔ فی الصحیحین و غیرہما عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ و فیہ من قول الکفار یجئ بہ ثم یمہلہ حتی اذا سجد وضع بین کتفہ قال فانبعث اشقاہم فلما سجد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضع بین کتفہ و ثبت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ساجدا۔ الحدیث۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں کفار کی باتوں میں سے یہ ہے کہ سرکار علیہ

الصلاة والسلام جب کعبہ کے پاس آتے تو کفار حضور کو کچھ مہلت دیتے جب حضور سجدے میں ہوتے تو دونوں مونڈھوں کے درمیان ڈال دیتے۔ راوی نے کہا کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ ریز ہوتے تو کسی بڑے شقی کو بھیجا جاتا وہ حضور کی پشت انور پر ڈال دیتا اور حضور کافی دیر تک سجدے ہی میں رہتے۔ (مؤلف) جن چیزوں کو کفار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پشت انور پر ڈالتے ان چیزوں کا ذکر اس حدیث کے الفاظ میں ازراہ اب راوی نے ذکر نہیں کیا ہے۔ (مؤلف) (بخاری اول، ص ۷۳۔ باب المرأة تطرح عن المصلى الخ)

حضرت جبریل علیہ السلام نے طریقہ امامت دکھایا:

۱۱۶۔ عند ابن اسحق ثم قام به جبريل فصلى به و صلى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بصلاته (الى ان قال في خديجة) صلى بها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كما صلى به جبريل فصلت بصلاته۔

ابن اسحاق کے نزدیک ہے کہ جبریل علیہ الصلاة والسلام حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے پھر نماز پڑھائی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی ان کی طرح نماز پڑھی۔ (یہاں تک کہ کہاں لوی نے حضرت خدیجہ کے بارے میں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو نماز پڑھائی جس طرح حضور کو جبریل نے پڑھائی تھی۔ پھر حضرت خدیجہ نے (تھا) حضور علیہ السلام کی سی نماز پڑھی۔ (مؤلف)

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں جنات سب سے پہلے نماز فجر کے وقت آئے۔

۱۱۷۔ اخرج الشيخان عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی حدیث مجبی الجن الیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول البعث انہم اتوا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو یصلی باصحابہ صلاة الفجر۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جنات کے آنے کی حدیث میں ہے کہ جنوں کی سب سے پہلی بھیجی ہوئی جماعت حضور کی خدمت میں اس وقت آئی تھی کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ساتھ نماز فجر پڑھ رہے تھے۔ (مؤلف) "فادی رضویہ، ج ۲، ص ۲۱۶"۔ جمان التاج۔ (بخاری دوم، ص ۷۳۲۔

ب و د و ذ و اسواعا و لایعوق الخ سورة جن)

انجاز قرآن نے اسلام عمر کی راہ ہموار کر لی :

۱۱۸۔ روی ابن سنخبر فی مسنده عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خرجت اتعرض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبل ان یسلم فوجدته قد سبقنی الی المسجد فقتت خلفه فاستفتح سورة الحاقہ فجعلت اتعجب من تالیف القرآن فقلت هو شاعر کتنا قالت قریش فقراً انه لقول رسول کریم. و ما هو بقول شاعر فقلیلاً ماتؤمنون. فقتت کاهن علم ما فی نفسی فقراء ولا بقول کاهن فقلیلاً ماتذکرون. الی آخر السورة فوقع الاسلام فی قلبی کل موقع۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اسلام لانے سے قبل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھیڑنے کے لئے نکلا تو دیکھا کہ وہ مجھ سے پہلے مسجد جا چکے ہیں میں ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا انہوں نے سورۃ الحاقہ شروع کیا تو میں تالیف قرآن کے حسن و خوبی سے متعجب ہو گیا میں نے اپنے دل میں کہا کہ وہ شاعر ہیں جیسا کہ قریش نے کہا تو حضور نے تلاوت کی کہ بیشک یہ قرآن ایک کرم والے رسول سے باتیں ہیں، اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں کتنا کم یقین رکھتے ہو، میں نے کہن یہ کاہن ہیں۔ میرے دل کی بات جان لی تو پھر تلاوت کی کہ اور نہ کسی کاہن کی بات کتنا کم دھیان کرتے ہو، آخر سورہ تک پڑھا تو میرے دل میں اسلام پورا پورا اتر گیا (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۱۷۔ جمان التاج۔"

نماز عصر میں سب سے پہلے رکوع کرنے کا حکم ہوا اس پر ایک حدیث :

۱۱۹۔ اخرجه البزار و الطبرانی فی الاوسط عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال

اول صلاة رکعنا فیها العصر فقلنا یا رسول اللہ ما هذا قال بهذا امرت۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس نماز میں ہم نے سب سے پہلی بار رکوع کیا وہ

نماز عصر ہے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ یہ کیا ہے فرمایا مجھے یہی حکم ہوا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج

۲، ص ۲۱۸۔ جمان التاج۔ (الخصائص الکبریٰ باب اختصاصه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالرکوع

سکھ ۲/۲۰۵)

فرضیت ہجگانہ سے پہلے بھی مسلمان نمازیں پڑھا کرتے تھے :

۱۲۰۔ حدیث میں ہے : ان المسلمون قبل ان تفرض الصلوات الخمس يصلون

الضحیٰ و العصر فكان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اصحابه اذا صلوا آخر

النهار تفرقوا في الشعاب فصلوها فرادى۔

فرضیت ہجگانہ سے پہلے مسلمان چاشت اور عصر پڑھا کرتے تھے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابائے کرام جب آخر روز کی نماز پڑھتے گھاٹیوں میں متفرق ہو کر نماز پڑھتے۔ رواہ ابن سعد وغیرہ عن عزیزة بنت تحرة رضى الله تعالى عنها۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۱۳"۔ حدیث ۲۳۔ (لاصبیہ فی تمییز الصحابہ حدیث ۲۳۔ بیروت ۱۳۶۳)۔

تین نفوس قدسیہ کی نماز پر مشتمل ایک ایمان افروز حدیث پاک :

۱۲۱۔ اخرجہ ابن عدی فی الکامل و ابن عساکر فی التاریخ عن عقیف الکندی رضى الله تعالى عنه قال جنت فی الجاهلیة الی مکة و انا ارید ان اتباع لاهلی من ثیابها و عطرها فاتیت العباس و کان رجلاً تاجراً فانی عنده جالس انظر الی الکعبة و قد کلفت الشمس و ارتفعت فی السماء فذهبت اذا قبل شاب فنظر الی السماء ثم قام مستقبل الکعبة فلم البث الا یسیرا حتی جا غلام فقام عن یمینه ثم لم یلبث الا یسیرا حتی جأت امرأة فقامت خلفها فرکع الشاب فرکع الغلام و المرأة فرقع الشاب فرقع الغلام و المرأة فسجد الشاب فسجد الغلام و المرأة فقلت یا عباس امر عظیم فقال امر عظیم تدری من هذا الشاب هذا محمد بن عبدالله ابن اخی تدری من هذا الغلام هذا علی ابن اخی تدری من هذه المرأة هذه خدیجة بنت خویلد زوجته ان ابن اخی هذا حدثنی ان ربه رب السموات و الارض امره بهذا الدین و لم یسلم معه غیر هؤلاء الثلاثة۔

عقیف کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں زمانہ جاہلیت میں مکہ معظمہ آیا اور ارادہ کرتا تھا کہ اپنے اہل و عیال کے لئے کپڑا اور عطر وغیرہ خریدوں تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا وہ ان دنوں تاجر تھے تو میں ان کے پاس بیٹھا ہوا کعبہ کو دیکھ رہا تھا ان خوب چڑھ گیا تھا کہ ایک جوان تشریف لائے اور آسمان کو دیکھ کر رو بجعبہ کھڑے ہو گئے ذرا دیر میں ایک لڑکے تشریف لائے وہ ان کے داہنے ہاتھ پر قائم ہوئے تھوڑی دیر میں ایک بی بی تشریف لائیں وہ پیچھے کھڑی ہوئیں پھر جوان نے رکوع فرمایا تو یہ دونوں رکوع میں گئے پھر جوان نے سر مبارک اٹھایا تو ان دونوں نے اٹھایا جوان بندے میں گئے تو یہ دونوں بھی گئے تو میں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حال پوچھا کہ یہ جوان میرے بھتیجے محمد بن عبد اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



ہیں اور یہ لڑکے میرے بھتیجے علی اور یہ بی بی خدیجہ الکبریٰ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما میرے یہ بھتیجے کہتے ہیں کہ آسمان و زمین کے مالک نے انہیں اس دن کا حکم دیا ہے اور ان کے ساتھ ابھی یہی دو مسلمان ہوئے ہیں۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۱۹"۔ جمان الناج۔ (تاریخ الطبری ۱/ ۵۳۷

(کتاب فی تصنیف، رجال ترجمہ بس بن عقیب کندی مکتبہ ثریہ شینویہ، دار ۱۰/ ۲۱۰)

شب معراج تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے مسجد اقصیٰ میں نمازیں ادا کیں :

۱۲۲۔ حدیث شب معراج میں ہے ثم دخلت المسجد فعرفت النبین مابین قائم و

راکع و ساجد۔ رواہ الحسن بن عرفة و ابو نعیم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں جب مسجد اقصیٰ میں داخل ہوا تو تمام

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ملاحظہ فرمایا کہ کوئی قیام میں، کوئی رکوع میں اور کوئی سجدے میں

تھے۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۲۰"۔ جمان الناج۔ (شرح الزرقانی المقصد الخامس فی

المعراج و الاسراء، عمرة مصر ۱/ ۵۶)

# احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد دوم

ترک نماز کی وعید و تمہید پر مشتمل چند احادیث کریمہ :

۱۲۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یرون شیاً من الاعمال ترکہ کفراً (کفر) غیر الصلاة۔  
اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے سوا کسی عمل کے ترک کو کفر نہ جانتے۔ رواہ الترمذی و الحاکم و قال صحیح علی شرطہما وروی الترمذی عن عبد اللہ بن شقیق العضلی مثله۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۲۵"۔ (ترمذی دوم، ص ۹۰، باب ماجاء فی ترک الصلاة)  
۱۲۴۔ سیدنا امیر المؤمنین مولیٰ علی مرتضیٰ مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں من لم یصل فهو کافر۔

جو نماز نہ پڑھے وہ کافر ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ و البخاری فی التاریخ۔ (الترغیب و الترهیب ۱/ ۳۸۵ من ترک الصلوٰۃ نعد)

۱۲۵۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں من ترک الصلاة فقد کفر۔  
جس نے نماز چھوڑ دی وہ بیشک کافر ہو گیا۔ رواہ محمد بن نصر المروزی و ابو عمر و بن عبد البر۔ (الترغیب و الترهیب بحوالہ مذکور ۱/ ۳۸۶)

۱۲۶۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں من ترک الصلاة فلا دین له۔  
جس نے نماز ترک کی وہ بے دین ہے۔ رواہ المروزی۔ (کنز العمال، ص ۲۶۹، ج ۷)

۱۲۷۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں من لم یصل فهو کافر۔  
بے نماز کافر ہے۔ رواہ المروزی۔ (الترغیب و الترهیب ۱/ ۳۸۵ بحوالہ مذکور)

۱۲۸۔ ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ لا ایمان لمن لا صلاة له۔

بے نماز کے لئے ایمان نہیں۔ رواہ ابن عبد البر۔ (الترغیب و الترهیب ۱/ ۳۸۶ بحوالہ مذکور)

۱۲۹۔ امام اسحاق فرماتے ہیں صحیح عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان تارک

الصلاة کافر۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بصحت ثابت ہوا کہ حضور نے تارکِ صلاة کو کافر فرمایا۔ (الترغیب و الترهیب بحوالہ مذکورہ ص ۳۸۶)

۱۳۰۔ ابن حزم کہتا ہے قد جا عن عمر و عبدالرحمن بن عوف و معاذ بن جبل و ابی ہریرہ و غیرہم من الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان من ترک صلاة فرض واحد متعمداً حتى یخرج وقتها فهو کافر مرتد و لا یعلم لہولاء مخالفاً۔

امیر المؤمنین فاروق اعظم و حضرت عبدالرحمن بن عوف احد العشرة المبشرہ و حضرت معاذ بن جبل امام العلماء و حضرت ابو ہریرہ حافظ الصحابہ و غیرہم اصحاب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے وارد ہوا کہ جو شخص ایک نماز فرض قصد اچھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا وقت نکل جائے وہ کافر مرتد ہے۔ ابن حزم کہتا ہے اس حکم میں ان صحابہ کا خلاف کسی صحابی سے معلوم نہیں۔  
”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۲۶۔“ (الترغیب و الترهیب ص ۳۹۳ بحوالہ مذکور)

۱۳۱۔ حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خمس صلوات کتبہن اللہ علی العباد۔

پانچ نمازیں خدا نے بندوں پر فرض کیں، الی قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من لم یأت بہن فلیس لہ عند اللہ عہد ان شاء عذبه وان شاء ادخلہ الجنة۔

جو انہیں نہ پڑھے اس کے لئے خدا کے پاس کوئی عہد نہیں اگر چاہے تو اسے عذاب فرمائے اور چاہے تو جنت میں داخل کرے۔ رواہ الامام مالک و ابو داؤد و النسائی و ابن حبان فی صحیحہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۲۸۔“ (نسائی اول، ص ۸۰، باب المحافظة علی الصلوات الخمس)  
دیوان تین ہیں حدیث میں ہے :

۱۳۲۔ حضور اکرم سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الدوا دین ثلثة فدیوان لا یغفر اللہ منہ شیاً و دیوان لا یعبأ اللہ منہ شیاً و دیوان لا یترک اللہ منہ شیاً فاما الدیوان الذی لا یغفر اللہ منہ شیاً فالاشراک باللہ و اما الدیوان الذی لا یعبأ اللہ منہ شیاً فمظالم العبد نفسہ فیما بینہ و بین ربہ من صوم یوم ترکہ او صلاة ترکہا فان اللہ تعالیٰ یغفر ذلک ان شاء و یتجاوز و اما الدیوان الذی لا یترک اللہ منہ شیاً فمظالم العباد بینہم القصاص لا محالہ۔

دو تین ہیں، ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ بخشے گا اور ایک دفتر کی اللہ عزوجل کو کچھ پرواہ نہیں اور ایک دفتر میں سے اللہ تبارک و تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا وہ دفتر جس میں سے اللہ

عزوجل کچھ نہ بخشے گا دفتر کفر ہے اور وہ جس کی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں وہ بندے کا اپنی جان پر ظلم کرنا ہے اپنے اور اپنے رب کے معاملے میں مثلاً کسی دن کاروزہ ترک کیا یا کوئی نماز چھوڑ دی کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے معاف کر دے گا اور درگزر فرمائے گا اور وہ دفتر جس میں سے کچھ نہ چھوڑے گا وہ حقوق العباد ہیں اس کا حکم یہ ہے کہ ضرور بدلہ ہوتا ہے۔ رواہ الامام احمد و الحاکم عن ام السومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۲۹"۔ (مسند احمد، ص ۳۲۲، ج ۷) (کنز العمال، ص ۷۱۳، ج ۳)

انتظار نماز میں رہنا نماز میں رہنے کے برابر ہے :

۱۳۳۔ اخرجہ احمد و البخاری و مسلم و النسائی و ابن ماجہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ و فیہ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد صلی الناس و ناموا و انکم فی صلاة ما انتظرتموها۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم نماز ہی میں ہو جب تک انتظار میں ہو۔ (مؤلف) (بخاری اول، ص ۸۱۔ باب وقت العشاء الی نصف اللیل) زمانہ ہجرت کی ابتدا میں صرف مدینہ طیبہ میں نماز ہوتی تھی :

۱۳۴۔ للبخاری و النسائی عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا و لاتصلی یومئذ الا بالمدينة۔

ان دنوں صرف مدینہ منورہ ہی میں نماز ہوا کرتی تھی۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۰۰"۔ (بخاری ۱۱۹/۱ باب خروج النساء الی المساجد الخ) نماز عشاء میں تاخیر مستحب ہے :

۱۳۵۔ احمد و مسلم و النسائی عن جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یؤخر العشاء الاخرة۔ جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشاء کی نماز تاخیر سے ادا فرماتے تھے۔ (مؤلف) (لسان اول، ص ۹۲، باب ما یستحب من تاخیر العشاء) وقت عشاء کے آغاز پر ایک حدیث :

۱۳۶۔ و للترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اول وقت العشاء الاخرة حین یغیب الافق۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ عشا آخرہ کا اول وقت افق یعنی کنارہ آسمان غائب ہونے تک ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۰۳"۔ (ترمذی اول، ص ۳۰) باب ما جأ فی موقیت (فصلۃ۔ باب منہ)

نفس نبوت میں تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام برابر ہیں اس لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ۔

۱۳۷۔ حدیث میں ہے ما ینبغی لاحد ان یقول انا خیر من یونس بن متی۔

کن کے لئے یہ کہتا مناسب نہیں ہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں (مولف)

(بخاری ۶۶۶/۲ باب قونہ و یونس و لوط۔ الخ)

استوائے شمس کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے :

۱۳۸۔ روایۃ ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انہ نہی عن الصلاۃ نصف النہار حتی تزول الشمس۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے استوائے شمس کے وقت نماز پڑھنے سے منع

فرمایا۔ یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۵۰"

شنیہ کے بودمانند دیدہ حدیث میں ہے :

۱۳۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس الخیر کالمعائنة۔

خبر معائنہ کی طرح نہیں ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۶۳"۔ (مسند احمد، ص ۳۳۷)

(ج ۱) (کیسائے سعادت، ص ۱۳۱ ایمان طلب علم)

وقت افطار غروب آفتاب کے بعد ہے اس پر چار حدیثیں :

۱۴۰۔ حدیث مؤطا مالک عن ابن شہاب عن حمید بن عبدالرحمن ان عمر بن

الخطاب و عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کانا بصلیان المغرب حین ینظران

الی اللیل الاسود قبل ان یفطرا ثم یفطران بعد الصلاۃ و ذلك فی رمضان۔

عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما مغرب کی نماز گہری سیاہی شب دیکھ کر قبل افطار

پڑھتے تھے پھر نماز کے بعد افطار کرتے اور یہ رمضان میں ہوتا تھا۔ (مولف) (مؤطا مالک، ص ۸۷)

(ما جأ فی تعجیل الفطر)

۱۴۱۔ حدیث صحیحین اذا رأیتم اللیل قد اقبل من ہہنا فقد افطر الصائم۔

جب اوہ سے رات آتے ہوئے دیکھو تو جان لو کہ رورہ دور کارو ہو چکا ہے۔ (مولف)

(بخاری اول، ص ۲۶۲ باب متی بحل فطر الصائم)

۱۲۲۔ دوسری روایت میں ہے اذا غابت الشمس من ههنا فقد افطر الصائم۔

جب اوہر سے سورج پورا ڈوب جائے تو سمجھ لو کہ روزہ پورا ہو چکا۔ (مولف) (مسلم اول، ص

۳۵۱ باب بیان وقت انقضاء الصوم الخ)

۱۲۳۔ تیسری روایت میں ہے اذا غابت الشمس من ههنا وجأ الليل من ههنا فقد

افطر الصائم۔

جب اوہر سے سورج پورا غروب ہو جائے اور رات آجائے تو سمجھو کہ روزہ پورا ہو چکا۔

(مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۶۸۔“ (مسلم اول، ص ۳۵۱ باب بیان وقت انقضاء الصوم)

نماز فجر میں اسفار مستحب ہے :

۱۲۴۔ امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے نماز صبح میں مروی امام طحاوی بطریق داؤد

بن یزید الاودی عن ابیہ روایت فرماتے ہیں۔ قال کان علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ

عنه یصلی بنا الفجر و نحن نترأى الشمس مخافة ان تكون طلعت۔

مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ہمیں نماز صبح پڑھایا کرتے اور ہم سورج کی طرف دیکھا کرتے

تھے اس خوف سے کہ کہیں طلوع نہ کر آیا ہو۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۷۱۔“ (شرح معانی

الانار ۱۰۶/۱ باب وقت الفجر)

نشہ آور چیزوں کی وعید و ممانعت پر ایک حدیث :

۱۲۵۔ طبرانی نے بسند حسن سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من شرب مسکراً ما کان لم تقبل له صلاة اربعین يوماً

جو کوئی نشہ کی چیز پئے چالیس دن اس کی نماز قبول نہ ہو۔ (یہ وعید مقید مشیت ہے) ”فتاویٰ

رضویہ، ج ۲، ص ۲۳۶“ (کنز العمال، ص ۱۹۱، ج ۵)

امر بالمعروف سے متعلق ایک حدیث :

۱۲۶۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لان یهدی اللہ بک رجلاً خیر لک مما

طلعت علیه الشمس۔

اللہ تعالیٰ ایک شخص کو تیرے ذریعے سے ہدایت فرماوے تو یہ تیرے لئے تمام روئے زمین

کی سلطنت ملنے سے بہتر ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۳۹“ (کنز العمال، ص ۸۹، ج ۱۰)

ترکِ صلاۃ کی وعید پر ایک حدیث :

۱۳۷۔ صحیح حدیث میں ارشاد ہوا (قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) من ترک الصلاة متعمداً

فقد کفر جہاراً۔

جس نے قصداً نماز ترک کی وہ عاناً کافر ہو گیا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۴۳۔“

(کنز العمال، ص ۱۸۳، ج ۷)

موسم گرما میں تاخیر ظہر مستحب ہے :

۱۳۸۔ صحیح بخاری شریف کی حدیث باب الاذان للمسافر میں ہے کہ ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ

عنه نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب اقدس تھے موذن نے

اذان ظہر دینی چاہی فرمایا ابرو وقت ٹھنڈا کر دیر کے بعد پھر موذن نے اذان دینی چاہی فرمایا ابرو وقت

ٹھنڈا کر دیر کے بعد موذن نے سہ بارہ اذان کا ارادہ کیا فرمایا ابرو وقت ٹھنڈا کر اور یونہی تاخیر کا حکم

فرماتے رہے حتیٰ ساوی الظل التلول یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا اس وقت اذان

کی اجازت فرمائی اور ارشاد فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی سانس سے ہے، تو جب گرمی سخت ہو تو ظہر

ٹھنڈے وقت پڑھو۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۵۵۔“ (بخاری اول، ص ۸۷، باب مذکور)

قرآن کریم میں بے انتہا عجائبات ہیں حدیث میں ہے :

۱۳۹۔ الترمذی عن امیر المؤمنین علی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا

تنقضی عجائبہ۔

عجائب قرآن منتہی نہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۶۳۔“ (ترمذی دوم، ص ۱۱۸۔ باب

ما جاء فی فضل القرآن)

وقت افطار غروب آفتاب کے بعد ہے :

۱۵۰۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و جامع ترمذی و مسند امام احمد میں امیر المؤمنین

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا قبل

اللیل من ہنا و ادبر النہار من ہنا و غربت الشمس فقد افطر الصائم۔

جب اوہر سے رات آئے اور اوہر سے دن پیٹھ دکھائے اور سورج پورا ڈوب جائے تو روزہ

دار کاروزہ پورا ہو چکا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۶۵۔“ (بخاری اول، ص ۲۶۳ باب تعجیل الافطار)

نمازیں قضا کرنا حرام ہے اس پر دو حدیثیں :

۱۵۱۔ بزار و ابو یعلیٰ و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم اور طبرانی اوسط اور ابن مرود یہ تفسیر اور بیہقی سنن اور محی السنۃ بغوی معالم میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن قول اللہ تعالیٰ الذین ہم عن صلاحہم ساہون قال ہم الذین یؤخرون الصلاة عن وقتہا۔

میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا وہ کون لوگ ہیں جنہیں اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے۔ خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں فرمایا وہ لوگ جو نماز وقت گزار کر پڑھیں۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی باب الترغیب فی حفظ الصلوٰۃ الخ بیروت ۲/۲۱۳)

۱۵۲۔ بغوی کی روایت یوں ہے عن مصعب بن سعد عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه قال سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الذین ہم فی صلاحہم ساہون قال اضاۃ الوقت۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آیت کے بارے میں سوال ہوا فرمایا اس سے مراد وقت کھونا ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۲۶۹“۔ (تفسیر البغوی مع تفسیر الخازن زیر آیت الذین ہم عن صلاحہم ساہون۔ الباب مصر ۷/۲۹۹)

نماز عصر میں تاخیر مستحب ہے :

۱۵۳۔ دار فطنی سنن اور حاکم صحیح مستدرک میں بطریق عباس بن زریح زیاد بن عبداللہ قحی سے راوی قال کنا جلوسا مع علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی المسجد الاعظم فجاء المؤذن فقال یا امیر المؤمنین فقال اجلس فجلس ثم عاد فقال له ذلك فقال رضی اللہ تعالیٰ عنہ هذا الکلب یعلمنا السنة فقام علی فصلی بنا العصر ثم انصرفنا فرجعنا الی المكان الذی کنا فیہ جلوسا فجلسنا للربک لنزول الشمس للغروب فقرأها۔

ہم کوفہ کی مسجد جامع میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے ساتھ بیٹھے تھے مؤذن آیا اور عرض کی یا امیر المؤمنین (یعنی نماز عصر کو تشریف لے چلے) امیر المؤمنین نے فرمایا بیٹھ وہ بیٹھ گیا پھر دوبارہ حاضر ہوا اور وہی عرض کی مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا یہ کتا ہمیں سنت سکھاتا ہے بعدہ موبلی علی کھڑے ہوئے اور ہمیں عصر پڑھائی پھر ہم نماز کا سلام پھیر کر مسجد میں جہاں بیٹھے تھے وہیں آئے تو گھنٹوں کے بل کھڑے ہو کر سورج کو دیکھنے لگے اس لئے کہ وہ ڈوبنے کو اتر گیا تھا۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۲۷۰“۔ (سنن الدار قطنی باب ذکر بیان المواقیب الخ ملتان ۱/۲۵۱)



# تعارف

حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین

(دو نمازوں کو جمع کرنے کا شرعی حکم)

کیم رجب ۱۳۱۳ھ میں ایک استفتاء آیا کہ سفر شرعی میں دو نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے

یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کا وہ مبسوط و مفصل جواب لکھا جو اس جلد کے ۱۲۳ صفحات پر پھیلا ہوا ہے آپ آغاز جواب میں رقمطراز ہیں کہ :

اللہ عزوجل نے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے ارشادات سے ہر نماز فرض کا ایک خاص وقت جداگانہ مقرر فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے نماز کی صحت نہ اس کے بعد تاخیر کی اجازت۔ ظہرین عرفہ و عشائین مزدلفہ کے سوا دو نمازوں کا قصد ایک وقت میں جمع کرنا سفر اضرأ ہرگز کسی طرح جائز نہیں قرآن مجید و احادیث صحاح سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی ممانعت پر شاہد عدل ہیں۔

یہی صحابہ : تابعین کا مذہب، پھر تائید مذہب میں ۲۷ صحابہ و تابعین کرام کے اسماء گرامی درج فرمائے ہیں اس کے بعد فرماتے ہیں کہ جمع کی دو صورتیں ہیں جمع صوری جمع حقیقی جمع صوری : یہ ہے کہ ایک نماز اس کے آخری وقت اور دوسری نماز اس کے وقت کی ابتداء میں پڑھی جائے اور یہ بالاتفاق جائز ہے۔

جمع حقیقی : یہ ہے کہ دو نمازیں ایک وقت میں ادا کی جائیں اس کی بھی دو صورتیں ہیں جمع تقدیم جمع تاخیر

جمع تقدیم : مثلاً ظہر اور عصر دونوں ظہر کے وقت میں پڑھی جائیں، ایسی صورت میں عصر کی نماز نہیں ہوئی کیونکہ اس کا وقت ہی شروع نہیں ہوا۔

جمع تاخیر : مثلاً دونوں عصر کے وقت میں پڑھی جائیں، اس صورت میں ظہر قضا ہوگی نہ کہ ادا۔ ائمہ احناف کے نزدیک یہ دونوں صورتیں ناجائز ہیں۔ اور یہ رسالہ چار فصلوں پر منقسم ہے

فصل اول : جمع صوری کے اثبات میں

فصل دوم: جمع تقدیم کے شبہات کے ابطال میں

فصل سوم: جمع تاخیر کی تھعیف میں

فصل چہارم: پابندی اوقات کی بدایت اور جمع کرنے کی ممانعت میں

در اصل اس مسئلے میں غیر مقلدین کے ہندی امام میاں نذیر حسین دہلوی، معیار الحق میں ائمہ مالکیہ اور شافعیہ سے استفادہ کرتے ہوئے مذہب حنفی کی تردید میں تفصیلی کلام کیا تھا۔

تو امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالہ میں اس پر سخت تنقید کی اور اس کے ہر ایک شبہ کا جواب اتنے مضبوط و مدلل حوالوں سے دیا ہے کہ مخالفین اس کی حدیث دانی کے دعوے کے باوجود آج تک اس کا جواب دینے کی ہمت نہیں کر سکے۔

میاں نذیر حسین دہلوی کے خلاف موقف جو حدیث نکلی تو اس کے راوی کو انہوں نے کسی نہ کسی اعتبار سے متہم قرار دیا پھر کذاب کہا یا وضاع لکھا۔

امام احمد رضا بریلوی جو ثن اساء الرجال میں مہارت تامہ رکھتے ہیں ان کا ایسا تعاقب فرمایا کہ ان کی حدیث دانی کا بخیہ ادھیڑ دیا مثلاً امام نسائی حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا وہ تیزی کے ساتھ سفر کر رہے تھے شفق غروب ہونے والی تھی کہ اتر کہ نماز مغرب ادا کی پھر عشاء کی تکبیر اس وقت کہی جب شفق غروب ہو چکی تھی۔

اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حقیقتاً دو نمازیں ایک وقت میں جمع نہیں کیں بلکہ صورتاً اور عملاً جمع کیں، یہ بات میاں صاحب کے موقف کے خلاف تھی اس لئے انہوں نے اس پر اعتراض کر دیا کہ امام نسائی کی روایت میں ایک راوی ولید بن قاسم ہیں اور ان سے روایت میں خطا سرزد ہوتی تھی تقریب میں ہے صدوق مخطی۔

اس اعتراض پر امام احمد رضا نے متعدد وجوہ سے گرفت فرمائی:

۱۔ یہ تحریف ہے، امام نسائی نے ولید کا فقط نام ذکر کیا تھا، میاں صاحب نے ازراہ چالاکی اسی نام اور اسی طبقے کا ایک راوی متعین کر لیا جو امام نسائی کے راویوں میں سے ہے اور جس پر کسی قدر تنقید بھی کی گئی ہے حالانکہ یہ راوی ولید بن قاسم نہیں بلکہ ولید بن مسلم ہیں جو صحیح مسلم کے رجال اور ائمہ ثقہ اور حفاظ اعلام میں سے ہیں۔

ہاں وہ تدلیس کرتے ہیں لیکن اس کا کیا نقصان کہ اس جگہ وہ صاف حدیثی نافع فرما رہے ہیں۔

۲۔ اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ وہ ابن قاسم ہی ہیں تاہم وہ مستحق رد نہیں، امام احمد نے ان کی توثیق کی ہے ان سے روایت کی محدثین کو ان سے حدیث لکھنے کا حکم دیا، ابن عدی نے کہا جب وہ کسی ثقہ سے روایت کریں تو ان میں کوئی عیب نہیں ہے۔

۳۔ صحیح بخاری و مسلم میں کتنے راوی وہ ہیں جن کے بارے میں تقریب میں فرمایا صدوق مخطی کیا آپ قسم کھا بیٹھے ہیں کہ صحیحین کی روایات کو بھی رد کر دو گے؟  
پھر امام احمد رضا بریلوی نے حاشیہ میں قلم برداشتہ صحیحین کے ۱۳۱ ایسے راویوں کے نام گنوا دیئے جن کے بارے میں اسماء الرجال کی کتابوں میں اخطأ یاثیر الخطا کے الفاظ وارد ہیں۔

۴۔ حسان بن حسان بصری صحیح بخاری کے راوی ہیں ان کے بارے میں تقریب میں ہے صدوق مخطی۔

ان کے بعد حسان بن حسان واسطی کے بارے میں لکھا، ابن مندہ نے انہیں وہم کی بناء پر حسان بصری سمجھ لیا حالانکہ حسان واسطی ضعیف ہیں دیکھئے پہلے حسان بصری کو صدوق مخطی کہنے کے بوجود واضح طور پر کہہ دیا کہ وہ ضعیف نہیں ہیں۔ اسی طرح امام نسائی نے فرمایا تھا خبرنا اسمعیل بن مسعود عن خالد عن شعبۃ۔

ملاحی نے بے دھڑک حکم لگا دیا کہ اس سے مراد خالد بن مخلد رافضی ہے۔ اس کے جواب میں امام احمد رضا نے پندرہ حوالوں سے یہ ثابت کیا کہ یہاں پر خالد سے مراد خالد بن خالد ہے نہ کہ خالد بن مخلد رافضی۔

یہ محققانہ رسالہ حدیث و اصول حدیث اور اسماء الرجال کے علوم و معارف کا بہتا ہوا سمندر ہے جسے پڑھ کر ارباب علم و فن انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں اور مذہب حنفی کی حقانیت آفتاب نیروز سے زیادہ روشن ہو جاتی ہے اور اس رسالہ مبارکہ میں ۱۶۰ حدیثیں شامل تحقیق ہیں۔

# احادیث

## حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین

احناف کے نزدیک دو نمازیں سورہ ملا کر پڑھنا جائز ہے کہ ایک اپنے اخیر وقت میں اور دوسری ابتدائے وقت میں ورنہ سوائے عرفہ و مزدلفہ کے دو نمازیں ہی جمع کر کے پڑھنا جائز نہیں۔ اسی کے ثبوت میں ۶۳ احادیث جلیلہ۔

۱۵۴۔ ابوداؤد میں بسند صحیح ہے حدثنا محمد بن عیید المحاری نا محمد بن فضیل عن ایہ عن نافع و عبداللہ بن واقد ان مؤذن ابن عمر قال الصلاة قال سر حتی اذا کان قبل غیوب الشفق نزل فصلی المغرب ثم انتظر حتی غاب الشفق فصلی العشاء ثم قال ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا عجل به امر صنع مثل الذی صنعت فسار فی ذلك الیوم واللیلة مسیرة ثلاث۔

یعنی نافع و عبداللہ بن واقد دونوں تلامذہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مؤذن نے نماز کا تقاضا کیا فرمایا کہ چلو یہاں تک کہ شفق ڈوبنے سے پہلے اتر کر مغرب پڑھی پھر انتظار فرمایا یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی اس وقت عشاء پڑھی پھر فرمایا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوئی جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے جیسا میں نے کیا ابن عمر نے اس دن رات میں تین رات دن کی راہ قطع کی۔ ابوداؤد نے فرمایا رواہ ابن جابر عن نافع نحو هذا باسنادہ حدثنا ابراہیم بن موسی الرازی انا عیسیٰ عن ابن جابر بهذا المعنی۔ (ابوداؤد لول ص ۱۷۱، باب الجمع بین الصلاتین)

۱۵۵۔ رواہ عبداللہ بن العلاء عن نافع قال حتی اذا کان عند ذهاب الشفق نزل فجمع بینہما۔

یعنی جب شفق ڈوبنے کے نزدیک ہوئی اتر کر دونوں نمازیں جمع کیں۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۸۹“ حاجز البحرین (ابوداؤد اول ۱۷۱، باب الجمع بین الصلاتین)

۱۵۶۔ نسائی کی روایت بسند صحیح یوں ہے اخبرنا محمود بن خالد ثنا الولید ثنا ابن

جابر ثنی نافع قال خرجت مع عبد الله بن عمر في سفر يريد ارضاله فاتاه آت فقال ان صفة بنت ابي عبيد لما بها فانظر ان تدرکها فخرج مسرعا ومعه رجل من قریش يسايره وغابت الشمس فلم يصل الصلاة وكان عهدي به وهو يحافظ على الصلاة فلما ابطاء قلت الصلاة یرحمک الله فالتفت الی ومضى حتى اذا كان فی آخر الشفق نزل فصلی المغرب ثم اقام العشاء وقد تواری الشفق فصلی بنا ثم اقبل علينا فقال ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كان اذا عجل به السير صنع هكذا۔

یعنی نافع فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر اپنی ایک زمین کو تشریف لجاتے تھے کسی نے آکر کہا آپ کی زوجہ صفیہ بنت ابی عبید اپنے حال میں مشغول ہیں شاید ہی آپ انہیں زندہ پائیں۔ یہ سن کر بسرعت چلے اور ان کے ساتھ ایک مرد قریشی تھا سورج ڈوب گیا اور نماز نہ پڑھی اور میں نے ہمیشہ ان کی عادت یہی پائی تھی کہ نماز کی محافظت فرماتے تھے جب دیر لگائی میں نے کہا نماز، خدا آپ پر رحم فرمائے میری طرف پھر کر دیکھا اور آگے روانہ ہوئے جب شفق کا اخیر حصہ رہا تر کر مغرب پڑھی پھر عشاء کی تکبیر اس حال میں کہی کہ شفق ڈوب چکی اس وقت عشاء پڑھی پھر ہماری طرف منہ کر کے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی ایسا ہی کرتے۔ اسی طرح امام طحاوی نے روایت کی فقال حدثنا ربيع المؤذن حدثنا بشر بن بكر ثنی ابن جابر ثنی فذكره۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۹۰ حاجر البحرین" (نسائی اول ص ۹۹ باب الوقت الذی یجمع فیہ المسافرین المغرب والعشاء)

۱۵۷۔ نسائی نے بسند حسن بطریق اخبارنا کتیبہ بن سعید حدیث العطف اور ابو جعفر نے بطریق حدیثنا یزید بن سنان ثنا ابو عامر العقدي ثنا العطف بن خالد الخزومي اور امام فقیہ نے حج میں بلا واسطہ روایت کی کہ اخبرنا عطف بن خالد المخزومي المدیني قال اخبرنا نافع قال اقبلنا مع ابن عمر من مكة حتى اذا كان ببعض الطريق استصرخ علي زوجته فقيل له انها في الموت فامر السير وكان اذا نودي بالمغرب نزل مكانه فصلی فلما كان تلك الليلة نودی بالمغرب فسار حتى امسينا فظننا انه نسي فقلنا الصلاة فسار حتى اذا كان الشفق قرب ان يغيب نزل فصلی المغرب وغاب الشفق فصلى العشاء ثم اقبل علينا فقال هكذا صنع مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم اذا جد بنا السير۔

یعنی امام نافع فرماتے ہیں کہ راہ مکہ میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب شفق ڈوبنے کے

قریب ہوئی اتر کر مغرب پڑھی اور شفق ڈوب گئی اب عشاء پڑھی پھر ہماری طرف منہ کر کے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ جب چلنے میں کوشش ہوتی تھی۔ امام عیسیٰ بن ابان نے اسے روایت کر کے فرمایا وھکذا قال ابو حنیفہ فی الجمع بین الصلاتین ان یصلی الاول منھما فی آخر وقتھا الاخری فی اول وقتھا کما فعل عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما ورواہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یعنی دو نمازیں جمع کرنے میں یہی طریقہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے کہ پہلی کو اس کے آخر وقت اور پچھلی کو اس کے اول وقت میں پڑھے جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے خود کیا اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت فرمایا۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۹۱، حجاز البحرین“ (نسائی اول ص ۹۹، باب الوقت الذی یجمع فیہ المسافر بین المغرب والعشاء)

۱۵۸۔ امام طحاوی نے اور طریق سے یوں روایت کی حدثنا فہد ثنا الحماني ثنا عبداللہ بن المبارک عن اسامة بن زید اخبرنی نافع وفيه حتى اذا كان عند غيوبة الشفق فجمع بينهما وقال رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصنع هكذا اذا جد به السير.

یعنی جب شفق ڈوبنے کے نزدیک ہوئی اتر کر دونوں نمازیں جمع کیں اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یوں ہی کرتے دیکھا جب حضور کو سفر میں جلدی ہوتی۔ (شرح معانی الآثار ۱/ ۹۷، باب الجمع بین الصلاتین)

۱۵۹۔ صحیح بخاری ابواب التعمیر باب مل یؤذن او یقیم اذا جمع بین المغرب والعشاء میں یوں ہے حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعيب عن الزهري قال اخبرني سالم عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا اعجله السير في السفر يؤخر صلاة المغرب حتى يجمع بينها وبين العشاء قال سالم وكان عبداللہ يفعلہ اذا اعجله السير يقيم المغرب فيصليها ثلاثا ثم يسلم ثم قلما يلبث حتى يقيم العشاء فيصليها ركعتين الحديث (بخاری اول ص ۱۳۹، باب مذکور)

۱۶۰۔ اسی کے باب یصلی المغرب ثلاثا فی السفر میں بطریق مذکور وکان عبداللہ يفعلہ اذا اعجله السير تک روایت کر کے فرمایا وزاد الليث قال حدثني يونس عن ابن باب قال قال سالم كان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما یجمع بین المغرب والعشاء

بالمزدلفة قال سالم واخر ابن عمر المغرب و كان استصرخ على امرأة صفية بنت ابي عبيد فقلت له الصلاة فقال سر فقلت له الصلاة فقال سر حتى سار ميلين او ثلاثة ثم نزل فصلى ثم قال هكذا رأيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يصلي اذا اعجله السير . وقال عبدالله رأيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا اعجله السير (يقيم) يؤخر المغرب فيصلحها ثلاثا ثم يسلم ثم قلما يلبث حتى يقيم العشاء فيصلحها ركعتين . الحديث .

ان دونوں روایتوں کا حاصل (بطورہ ترجمہ) یہ کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایام حج میں ذی الحجہ کی دسویں رات مزدلفہ میں مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھتے اور جب اپنی بی بی کی خبر گیری کو تشریف لے گئے تھے تو یوں کیا کہ مغرب کو آخر کیا میں نے کہا نماز فرمایا چلو پھر کہا نماز فرمایا چلو دو تین میل چل کر اترے اور نماز پڑھی پھر فرمایا میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی ہوتی ایسا ہی کرتے مغرب اخیر کر کے تین رکعت پڑھتے پھر سلام پھیر کر تھوڑی دیر انتظار فرماتے پھر عشاء کی اقامت فرما کر دو رکعت پڑھتے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۹۲، حاجر البحرین" (بخاری اول ص ۳۸ باب نہ کور)

۱۶۱۔ نسائی کے یہاں یوں ہے اخبرنی محمد بن عبدالله بن زریع حدثنا یزید بن زریع حدثنا کثیر بن قاروندا قال سألت سالم بن عبدالله عن صلاة ابيه في السفر وسألناه هل كان يجمع بين شئ من صلاته في سفره فذكر ان صفية بنت ابي عبيد كانت تحته فكتبت اليه وهو في زراعة له اني في آخر يوم من ايام الدنيا واول يوم من الآخرة فركب فاسرع السير اليها حتى اذا حانت صلاة الظهر قال له المؤذن الصلاة يا ابا عبدالرحمن فلم يلتفت حتى اذا كان بين الصلاتين نزل فقال اقم فاذا سلمت فاقم فصلى ثم ركب حتى اذا غابت الشمس قال له المؤذن الصلاة فقال كفعلك في صلاة الظهر والعصر ثم سار حتى اذا اشتبكت النجوم نزل ثم قال للمؤذن اقم فاذا سلمت فاقم فصلى ثم انصرف فالتفت الينا فقال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا حضر احدكم الامر الذي يخاف فوته فليصل هذه الصلاة۔

خلاصہ یہ کہ جب صفیہ کا خط پہنچا کہ اب میرا دم واپس ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم شتاباں چلے نماز کے لئے ایسے وقت اترے کہ ظہر کا وقت جانے کو تھا اور عصر کا وقت آنے کو اس

وقت ظہر پڑھ کر عصر پڑھی اور مغرب کے لئے اس وقت اترے جب تارے خوب کھل آئے تھے (جس وقت تک بلا عذر مغرب میں دیر لگانی مکروہ ہے) اسے پڑھ کر عشاء پڑھی اور کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کو ایسی ضرورت پیش آئے جس کے فوت کا اندیشہ ہو تو اس طرح نماز پڑھے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۹۳، حاجر البحرین" (نسائی اول ص ۹۸، باب الوقت الذى يجمع فيه للمسافر بين الظهر والعصر)

۱۶۲۔ اس حدیث میں دوسرے طریق سے یوں زائد کیا اخبارنا عبدة بن عبدالرحیم ثنا ابن شميل ثنا كثير بن قاروندا قال سألنا سالم بن عبدالله عن الصلاة في السفر فقلنا اكان عبدالله يجمع بين شئ من الصلاة في السفر فقال لا الا يجمع یعنی ہم نے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سوال کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر میں کسی نماز کو دوسری کے ساتھ جمع فرماتے تھے کہا نہ سوا مزدلفہ کے (جہاں کا ملا تا سب کے نزدیک بالاتفاق ہے) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۹۳ حاجر البحرین" (نسائی اول ص ۹۹، باب الوقت الذى يجمع فيه المسافر بين المغرب والعشاء)

۱۶۳۔ امام اجل احمد بن حنبل مسند اور ابو بکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم مصنف میں بسند حسن بطریق اپنے شیخ و کعب بن الجراح کے اور امام طحاوی معانی الآثار میں بطریق حدثنا فهد حدثنا الحسن بن البشر حدثنا المعانی بن عمر ان كلاهما عن مغيرة بن زياد الموصلي عن عطا بن ابي رباح ام المؤمنين صديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السفر یؤخر الظهر ویقدم العصر ویؤخر المغرب ویقدم العشاء۔

حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں ظہر کو دیر فرماتے عصر کو اول وقت پڑھتے مغرب کی تاخیر فرماتے عشاء کو اول وقت پڑھتے (شرح معانی الآثار ۱/ ۹۷، باب الجمع بین الصلاتین) ۱۶۴۔ ابو داؤد اپنی سنن باب متی تیم المسافر اور ابو بکر بن ابی شیبہ اپنے مصنف میں بسند حسن جید متصل حضرت عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب وہ اپنے والد ماجد محمد بن عمر بن علی وہ اپنے والد ماجد عمر بن علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کرتے ہیں ان علیا کان اذا سافر سار بعد ما تغرب الشمس حتی نکاد ان نظلم ثم ينزل فیصلی (فصلی، المغرب) ثم يدعو بعشائه فيتعشى ثم یصلی العشاء ثم یرنحل ویقول هكذا کان رسول اللہ



صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصنع.

یعنی امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی جب سفر فرماتے سورج ڈوبنے پر چلتے رہتے یہاں تک کہ قریب ہوتا کہ تاریکی ہو جائے پھر اتر کر مغرب پڑھتے پھر کھانا منگا کر تناول فرماتے پھر عشاء پڑھ کر کوچ کرتے اور کہتے اس طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۹۳ - حواشی بحرین" (ابوداؤد اول ص ۷۳ باب مذکور)

۱۶۵۔ طحاوی بطریق ابی خیشمہ عن عاصم الاحول عن بی عثمان راوی قال وفدت انا وسعد بن مالک ونحن ینادی للحج فکنا نجمع بین الظهر والعصر نقدم من هذه وتؤخر من هذه ونجمع بین المغرب والعشاء نقدم من هذه وتؤخر من هذه حتی قدمنا مکة۔

یعنی میں اور حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما حج کی جلدی میں مکہ معظمہ تک ظہر اور عصر اور مغرب و عشاء کو یوں جمع کرتے گئے کہ ظہر و مغرب دیر کر کے پڑھتے اور عصر و عشاء جلدی۔ (شرح معانی الآثار ۱/۹۹، باب الجمع بین الصلاتین)

۱۶۶۔ نیز امام ممدوح عبدالرحمن بن یزید سے راوی صحبت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حجه فکان يؤخر الظهر ويعجل العصر ويؤخر المغرب ويعجل العشاء ويسفر بصلاة الغداة۔

میں حج میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ رکاب تھا ظہر میں دیر فرماتے اور عصر میں تعجیل مغرب میں تاخیر کرتے عشاء میں جلدی اور صبح روشن کر کے پڑھتے۔ امام ممدوح ان احادیث کو روایت کر کے فرماتے ہیں وجميع ما ذهبنا اليه من كيفية الجمع بين الصلاتين قول ابی حنیفة و ابی یوسف و محمد رحمهم اللہ تعالیٰ نمازیں جمع کرنے کا یہ طریقہ جو ہم نے اس باب میں اختیار فرمایا یہ سب امام اعظم و امام ابو یوسف اور امام محمد کا مذہب ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۹۵، حواشی بحرین" (شرح معانی الآثار ۱/۹۹، باب الجمع بین الصلاتین)

۱۶۷۔ عبدالرزاق صفوان بن سلیم سے راوی قال جمع عمر بن الخطاب الظهر والعصر فی يوم مطير

امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مینہ کے دن ظہر و عصر جمع کی۔ (مصنف عبدالرزاق، باب جمع بین الصلاتین فی الحصر۔ بیروت ۲/۵۵۶)

۱۶۸۔ طبرانی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یجمع بین المغرب والعشاء یؤخر هذه فی آخر وقتها ویعجل هذه فی اول وقتها۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب وعشاء کو جمع فرماتے مغرب کو اس کے آخر وقت میں پڑھتے اور عشاء کو اس کے اول وقت میں۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۱۳ حاجر البحرین“ (معجم الکبیر للطبرانی حدیث ۹۸۸۰، بیروت ۱۰/۱۷۷)

۱۶۹۔ بطریق لیث بن سعد عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الطفیل ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان فی غزوة تبوک اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظهر حتی یجمعها الی العصر فیصلیها جمیعا اذا ارتحل بعد زیغ الشمس صلی الظهر والعصر جمیعا ثم سار وکان اذا ارتحل قبل المغرب اخر المغرب حتی یصلیها مع العشاء واذا ارتحل بعد المغرب جعل العشاء فصلاها مع المغرب۔ رواه احمد و ابوداؤد والترمذی وابن حبان والحاکم والدارقطنی والبیہقی۔ زاد الترمذی بعد قوله اذا ارتحل بعد زیغ الشمس عجل العصر الی الظهر و صلی الظهر والعصر جمیعا۔ الحدیث

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوة تبوک میں جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر میں دیر کرتے یہاں تک کہ اسے عصر سے ملائے تو دونوں کو ساتھ پڑھتے اور جب دوپہر کے بعد کوچ فرماتے تو عصر میں تعجیل کرتے اور ظہر وعصر ساتھ پڑھتے پھر چلتے اور جب مغرب سے پہلے کوچ کرتے مغرب میں تاخیر فرماتے یہاں تک کہ عشاء کے ساتھ پڑھتے اور مغرب کے بعد کوچ فرماتے تو عشاء میں تعجیل کرتے اسے مغرب کے ساتھ پڑھتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۱۹ حاجر البحرین“ (ابوداؤد اول

ص ۱۷۲، باب الجمع بین الصلاتین، ترمذی اول ص ۱۲۳، باب ماجاء فی الجمع بین الصلاتین)

۱۷۰۔ احمد بخاری مسلم ابوداؤد ونسائی طحاوی وغیر ہم بطریق عمرو بن دینار عن جابر بن زید حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی وهذا لفظ مسلم قال صلیت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثمانیا جمیعا قلت یا ابا العشاء اظنه اخر الظهر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء قال وانا اظن ذلك

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پوری آٹھ رکعات اور پوری سات رکعات اکٹھی کر کے پڑھی ہیں میں نے کہا اے ابو شعشاء میں سمجھتا ہوں کہ ظہر کو مؤخر اور عصر میں تجلت فرمائی اور مغرب میں تاخیر اور عشاء میں تجلت کی ابو شعشاء نے کہا کہ مجھے بھی یہ گمان ہو رہا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۱۰ حاجز نبحرین" (مسلم اول ص ۲۳۶، باب جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر)

۱۷۱۔ مالک احمد مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی طحاوی وغیرہم اسی جناب سے بطریق شتی والفاظ عدیدہ راوی و هذا حدیث مسلم بطریق زہیرنا ابو الزبیر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الظهر والعصر جميعا بالمدينة في غير خوف ولا سفر قال ابو الزبیر فسألت سعیدا لم فعل ذلك فقال سألت ابن عباس كما سألتني فقال اراد ان لا يخرج احد من امته.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر و عصر دونوں نمازیں ایک ساتھ مدینہ شریف میں بغیر کسی خوف اور غیر حالت سفر کے پڑھیں، ابو زبیر نے کہا کہ میں نے سعید سے سوال کیا کہ حضور نے ایسا کیوں کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے بھی ابن عباس سے تمہاری طرح سوال کیا تھا تو انہوں نے فرمایا تھا کہ حضور نے ایسا اس لئے کیا تھا تاکہ ان کی امت میں کوئی حرج میں نہ پڑ جائے۔ یعنی ظہر کی نماز اخیر وقت اور عصر کی نماز اول وقت میں ادا فرمائی۔ (مولف) (مسلم اول ص ۲۳۶، باب جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر)

۱۷۲۔ وفي اخرى له وللترمذی بطریق حبيب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال جمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء بالمدينة في غير خوف ولا مطر.

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء مدینہ شریف میں بغیر کسی خوف و بارش کے جمع فرمائیں، یہ جمع صوری تھی نہ کہ جمع حقیقی۔ (مولف) (ترمذی اول ص ۳۷، باب ماجاء فی الجمع بین الصلاتین)

۱۷۳۔ وللطحاوی عن صالح مولى التوامة عن ابن عباس في غير سفر ولا مطر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دوسری روایت میں ہے کہ بغیر سفر و بارش کے (جمع فرمائیں) (مولف) (شرح معانی الآثار ۱/۹۵؛ باب الجمع بین الصلاتین)

۱۷۴۔ وفي لفظ للنسائي اخبرنا قتيبة حدثنا سفين عن عمرو بن جابر بن زيد عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال صليت مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بالمدينة ثمانيا جميعا وسبعا جميعا اخر الظهر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء.

حضرت ابن عباس رضي الله تعالى عنهما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ شریف میں نماز پڑھی، آٹھ رکعات جمع کر کے اور سات رکعات جمع کر کے جن میں ظہر میں تاخیر اور عصر میں تعجیل اور مغرب میں تاخیر اور عشاء میں تعجیل فرمائی۔ (مولف) (نسائی اول ص ۹۸، باب الوقت الذي يجمع فيه المقيم)

۱۷۵۔ وفي لفظ له عن عمرو بن هرم عن جابر بن زيد عن ابن عباس انه صلى بالبصرة الاولى والعصر ليس بينهما شئ والمغرب والعشاء ليس بينهما شئ فعل ذلك من شغل وزعم ابن عباس انه صلى مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بالمدينة الاولى والعصر ثمان سجداً ليس بينهما شئ.

ابن عباس رضي الله تعالى عنهما نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء بصرہ میں پڑھی جن کے درمیان کچھ نہیں تھا انہوں نے مشغولیت کی وجہ سے اس طرح کیا، اور ابن عباس رضي الله تعالى عنه نے گمان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ شریف میں ظہر و عصر آٹھ رکعتیں پڑھیں جن کے مابین کچھ نہیں تھا۔ (مولف) (نسائی اول ص ۹۸، باب الوقت الذي يجمع فيه المقيم)

۱۷۶۔ ولمسلم بطريق الزبير بن الخريت عن عبدالله بن شقيق ان التاخير كان لاجل خطبة خطبها.

عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے کہ یہ تاخیر خطبہ کی وجہ سے تھی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۱۱ ح ۳۱۱ حاجز البحرین" (مسلم، ۲۳۶/۱، جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر)

۱۷۷۔ ولمسلم بطريق عمر بن حدير عن عبدالله بن شقيق عن ابن عباس في القصة قال كنا نجمع بين الصلاتين على عهد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ابن عباس رضي الله تعالى عنهما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں دو نمازوں کو جمع کر لیتے تھے۔ (مولف) (مسلم اول ص ۲۳۶، باب جواز الجمع بین

۱۷۸۔ وللطحاوی من هذا الوجه قد كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

ربما جمع بينهما بالمدينة

کبھی کبھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ شریف میں دو نمازوں کو جمع فرماتے تھے۔

(مؤلف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۱۱ ح ۳۱۱ بحر لبحرین" (شرح معنی الآثار ۱، ۹۵، باب لجمع بین الصلاتین)

۱۷۹۔ حدیث مسلم انما التفريط علی من لم یصل الصلاة حتی یجئ وقت

الصلاة الاخری.

قصور تو اس شخص کے لئے ہے جو نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ وہ سری نماز کا وقت آجائے۔

(مؤلف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۱۲ ح ۳۱۲ بحر لبحرین" (مسلم ۱، ۲۳۹، باب قضاء الصلوۃ الفائتة الخ)

۱۸۰۔ عبدالرزاق مصنف میں بطریق عمرو بن شعیب راوی قال قال عبد الله

جمع لنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مقيما غير مسافر بين الظهر والعصر

والمغرب والعشاء فقال رجل لابن عمر لم ترى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

فعل ذلك قال لان لا تخرج امته ان جمع رجل.

عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے لئے حالت اقامت میں

ظہر و عصر اور مغرب و عشاء جمع فرمائیں ایک آدمی نے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے ایسا کیوں کیا تو ابن عمر نے فرمایا کہ ان کی امت میں اگر کوئی آدمی ایسا کرے تو حرج میں نہ

پڑ جائے۔ (مؤلف) (مصنف عبدالرزاق حدیث ۷۷۳۳۔ بیروت ۲/۵۵۶)

۱۸۲۔ ابن جریر اس جناب سے بایں لفظ راوی خرج علينا رسول الله صلى الله تعالى

عليه وسلم فكان يؤخر الظهر ويعجل العصر فجمع بينهما ويؤخر المغرب ويعجل

العشاء فجمع بينهما.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں تشریف آئے پھر ظہر میں تاخیر اور عصر میں

تجلیل فرما کر دونوں کو جمع فرماتے تھے اور مغرب میں تاخیر اور عشاء میں تجلیل فرما کر دونوں کو جمع

فرماتے تھے۔ (مؤلف) (کنز العمال ۸/۲۵۰)

۱۸۳۔ ابن جریر کی دوسری روایت میں اسی جناب سے یوں ہے اذا بادر احدكم الحاجة

فشاء ان يؤخر المغرب ويعجل العشاء ثم يصلهما جميعا فعل.

جب تم میں کسی کو ضرورت پیش آئے تو وہ مغرب میں تاخیر اور عشاء میں تعجیل کر کے پڑھتا

چاہے تو ایسا کرے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۴۳، حجاز البحرین" (کنز العمال ۷/۳۵۰)

۱۸۴۔ بخاری و مسلم و مالک و دارمی و نسائی و طحاوی و بیہقی بطریق

سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم و مسلم و مالک و نسائی و طحاوی  
بطریق نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان انبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یجمع بین المغرب و العشاء اذا جد به السیر۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر کی عجلت رہتی تو مغرب و عشاء کو جمع فرماتے

تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۱۴، حجاز البحرین" (مسلم ج ۱، ص ۲۳۵، باب جواز الجمع

بین الصلاتین فی السفر)

۱۸۵۔ وفي لفظ لمسلم والنسائی من طریق سالم رأیت رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم اذا اعجله السیر فی السفر يؤخر صلاة المغرب حتى یجمع بینہما

وبین الصلاة العشاء۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر کی جلدی رہتی تو مغرب کو مؤخر کر کے عشاء

کے ساتھ جمع فرماتے تھے۔ (مولف) فرواہ البخاری عن ابی الیمان والنسائی عن بقیة

وعثمان کلہم عن شعیب بن ابی حمزة ومسلم عن ابن وہب عن یونس والبخاری

عن علی بن المدینی ومسلم عن یحییٰ وقتیبة بن سعید وابی بکر بن ابی شیبہ وعمرو

الناقد والدارمی عن محمد بن یوسف والنسائی عن محمد بن منصور والطحاوی عن

الحمانی ثمانیتہم عن سفین بن عیینة ثلثتہم اعنی شعیبا ویونس وسفین عن الزہری

عن سالم ومسلم عن یحییٰ بن یحییٰ والنسائی عن قتیبہ والطحاوی عن ابن وہب

کلہم عن مالک والنسائی بطریق عبدالرزاق ثنا معمر عن موسیٰ بن عقبہ والطحاوی

عن ایث والبیہقی فی الخلا فیات من طریق یزید بن ہارون عن یحییٰ بن سعید

اربعتمہم عن نافع کلاہما عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۱۵

حجاز البحرین" (مسلم اول ص ۲۳۵، باب جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر)

۱۸۶۔ حدیث معلق بخاری ووصلہ البیہقی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یجمع بین صلاة الظهر والعصر

اذا كان على ظهر سير ويجمع بين المغرب والعشاء. وهو عند مسلم وآخرين بذكر غزوة تبوك.

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے تو ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع فرماتے۔ امام مسلم اور دوسروں کے نزدیک یہ غزوة تبوک کے ذکر میں ہے۔ (مولف) (بخاری اول ص ۱۳۹، باب الجمع فی السفر بین المغرب والعشاء)

۱۸۷۔ ولابن ماجة من طريق ابراهيم بن اسمعيل عن عبدالكريم عن مجاهد وسعيد بن جبیر وعطاء بن ابی رباح و طاؤس اخبروه عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه اخبرهم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم كان يجمع بين المغرب والعشاء في السفر من غير ان يعجله شئ ولا يطلبه عدو ولا يخاف شئاً.

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغیر عجلت سفر اور بغیر طلب دشمن یا کسی خوف کے مغرب و عشاء کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۱۵ حجاز البحرین" (ابن ماجہ ص ۷۶، باب هل یوذن او یقیم اذا جمع بین المغرب والعشاء)

۱۸۸۔ بخاری، تعلیقا و وصلا و طحاوی و صلا عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم كان يجمع بين هاتين الصلاتين في السفر يعني المغرب والعشاء۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں مغرب و عشاء کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۱۳۹، باب هل یوذن او یقیم اذا جمع بین المغرب والعشاء)

۱۸۹۔ مالك و شافعی و دارمی و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجة و طحاوی مطولا و مختصراً عن عامر بن واثلة ابی الطفیل عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال جمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم في غزوة تبوك بين الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء قال فقلت ما حمله على ذلك قال فقال اراد ان لا يخرج امته. هذا لفظ مسلم في الصلاة ومثله للطحاوی وعند الترمذی صدره فقط وهو احدى لفظي الطحاوی.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوة تبوک میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء جمع

فرمائیں، راوی نے کہا میں نے کہا کہ حضور نے ایسا کیوں کیا فرمایا تاکہ ان کی امت میں کوئی حرج میں نہ پڑ جائے (مولف) (مسلم اول ص ۲۳۶، باب جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر)

۱۹۰۔ ولما لك ومن طريقه عند مسلم في الفضائل خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عام غزوة تبوك فكان يجمع الصلاة فصلي الظهر والعصر جميعا والمغرب والعشاء جميعا حتى اذا كان يوما اخر الصلاة ثم خرج فصلي الظهر والعصر جميعا ثم دخل ثم خرج بعد ذلك فصلي المغرب والعشاء جميعا .  
المحدث بطوله .

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہم غزوة تبوک کے سال نکلے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازوں کو جمع فرماتے تھے تو ظہر و عصر ایک ساتھ اور مغرب و عشاء ایک ساتھ ادا فرمائیں جب دن ہوا تو نماز مؤخر فرمائی پھر تشریف لا کر ظہر و عصر ایک ساتھ پڑھیں پھر تشریف لے گئے اور تشریف لانے کے بعد مغرب و عشاء ایک ساتھ ادا فرمائیں۔ (مولف) (مسلم دوم ص ۲۳۶، باب فی معجزات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

۱۹۱۔ مالک مرسلًا ومسنداً من طریق داؤد بن الحصين عن الاعرج عن ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یجمع بین الظهر والعصر فی سفره الی تبوک .

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر تبوک میں ظہر و عصر کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) ہکذا روی عن یحییٰ مسندا وهو عند محمد وجمهور رواة المؤطا عن عبدالرحمن بن هرم مرسلًا وعبدالرحمن هو الاعرج۔ (مؤطا مالک ص ۵۰، الجمع بین الصلاتین فی الحضر والسفر)

۱۹۲۔ وهو عند البزار عن عطاء بن يسار عن ابی هريرة عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یجمع بین الصلاتین فی السفر .

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت سفر میں دو نمازوں کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) (مسند احمد ص ۱۷۳۵۹)

۱۹۳۔ احمد وابن ابی شيبه بطریق حجاج بن ارطاة مختلف فيه عن عمرو بن شعيب عن ابیه عن جدہ وهو عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال جمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بین الصلاتین فی غزوة بنی المصطلق .



رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوة بنی مصطلق میں دو نمازیں جمع فرمائیں۔  
(مؤلف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۱۶ حاجر البحرین" (مسند احمد ص ۴۱۵ ج ۲)

۱۹۴۔ ترمذی فی کتاب العلل حدثنا ابو السائب عن الجریری عن ابی عثمان عن اسامة بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جد به السير جمع بین الظهر والعصر والمغرب والعشاء. قال الترمذی سألت محمدا یبني البخاری عن هذا الحدیث فقال الصحیح هو موقوف عن اسامة بن زید.

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب چلنے میں عجلت ہوتی تو ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع فرماتے تھے۔ (مؤلف) (ترمذی کتاب العلل ص ۲۳۳)

۱۹۵۔ احمد بطریق ابن لہیعة عن ابی الزبیر قال سألت جابرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ هل جمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء قال نعم عام غزونا بنی المصطلق.

ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مغرب و عشاء کو جمع فرمائی ہیں حضرت جابر نے کہاں ہاں غزوة بنی مصطلق کے سال جمع فرمائی ہیں۔ (مؤلف) (مسند احمد ۳/۳۲۸)

۱۹۶۔ ابن ابی شیبہ و ابو جعفر طحاوی اما الاول فبطریق ابن ابی لیلی عن ہذیل واما الآخر فعن ابی قیس الاودی عن ہذیل بن شرحبیل عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمع ولفظ الآخر کان یجمع بین الصلاتین فی السفر وللطبرانی فی معجمہ الکبیر والاوسط عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بین الظهر والعصر والمغرب والعشاء فقیل له فی ذلك فقال صنعت ذلك لنلا تخرج امتی.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء جمع فرمائیں تو اس کے بارے میں پوچھا گیا حضور نے فرمایا میں نے ایسا اس لئے کیا تاکہ میری امت حرج میں نہ پڑ جائے۔ (مؤلف) (مسند احمد ص ۵۸۳ ج ۱)

۱۹۷۔ طبرانی فی المعجم الاوسط عن ابی نضرۃ عن ابی سعید الخدری رضی

اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یجمع بین الصلاتین فی السفر۔  
 بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں دو نمازوں کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) (مسند  
 احمد ص ۵۹ ج ۱)

۱۹۸۔ مرسل وبلاغ مالک انه بلغه عن علی بن حسین هو ابن علی رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہم انه کان یقول کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اراد ان  
 یر یومہ جمع بین الظهر والعصر واذا اراد ان یر لیلہ جمع بین المغرب  
 والعشاء۔

حضرت علی بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم جب دن کو چلنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر و عصر کو جمع فرماتے تھے اور جب رات کو چلنے  
 کا ارادہ فرماتے تو مغرب و عشاء کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۱۷ حاجز  
 البحرین“ (موطا مالک ص ۵۱، باب الجمع بین الصلاتین فی الحضر والسفر)

۱۹۹۔ عن ابی الطفیل عن معاذ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمع فی  
 غزوة تبوک بین الظهر والعصر و بین المغرب والعشاء۔ رواہ قرۃ بن خالد وسفیان  
 الثوری ومالک وغیر واحد عن ابی الزبیر المکی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوة تبوک میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو  
 جمع فرمایا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۲۰ حاجز البحرین“ (ترمذی اول ص ۱۲۳، باب ماجاء فی  
 الجمع بین الصلاتین)

۲۰۰۔ حدیث صحیحین عن ابی جحیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خرج علینا النبی  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالہاجرۃ الی البطحاء فتوضا فصلی لنا الظهر والعصر۔  
 سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت بطحا تشریف لائے پھر وضو فرما کر ظہر  
 و عصر دونوں ایک ساتھ پڑھائیں۔ (مولف) (مسلم اول ص ۱۹۶، باب سترۃ المصلی والنذب الی  
 الصلاة الخ)

۲۰۱۔ ولفظ البخاری خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 بالہاجرۃ فصلی بالبطحاء الظهر رکعتین والعصر رکعتین۔  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت تشریف لائے اور بطحا میں دو رکعت ظہر

اور دو رکعت عصر پڑھائی (موقف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۲۳ حاجر البحرین“ (بخاری اول ص ۵۰۲،

باب صفة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

۲۰۲۔ صحیح بخاری شریف باب صفة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطریق

شعبة عن الحكم قال سمعت ابا جحيفة قال خرج رسول الله صلى الله تعالى عليه

وسلم بالهاجرة الى البطحاء فتوضأ ثم صلى الظهر ركعتين والعصر ركعتين.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت بطحاء تشریف لائے پھر وضو فرما کر دو

رکعت ظہر اور دو رکعت عصر پڑھیں۔ (موقف) (بخاری اول ص ۵۰۲، باب مذکور)

۲۰۳۔ نیز باب مذکور بطریق مالک بن مغول عن عون عن ابيه وفيه خرج بلال

فنادى بالصلاة ثم دخل فاخرج فضل وضوء رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

فوقع الناس عليه ياخذون منه ثم دخل فاخرج العنزة وخرج رسول الله صلى الله

تعالى عليه وسلم كاني انظر الى وبيض ساقيه فرکز العنزة ثم صلى الظهر ركعتين

والعصر ركعتين.

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکل کر نماز کی ندا دی پھر

جا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضوہ بچا ہوا پانی لائے تو لوگ اس کو لینے کے لئے

جھپٹ پڑے پھر جا کر نیزہ لائے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے، راوی نے

کہا گویا کہ میں حضور کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں پھر نیزہ گاڑ کر دو رکعت ظہر اور دو رکعت

عصر پڑھیں۔ (موقف) (بخاری اول ص ۵۰۳، باب مذکور)

۲۰۴۔ صحیح مسلم شریف بطریق سفین فاعون بن ابی جحيفة عن ابيه وفيه

فخرج النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فتوضأ واذن بلال ثم ركزت العنزة فتقدم

فصلى الظهر ركعتين ثم صلى العصر ركعتين ثم لم يزل يصلى ركعتين حتى رجع الى

المدينة.

مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لا کر وضو فرمایا اور

بھرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان دی اور نیزہ گاڑ دیا حضور نے دو رکعت ظہر اور دو رکعت

عصر پڑھائیں پھر مدینہ شریف کی واپسی تک دو رکعت ہی پڑھتے رہے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۲۷

حاجر البحرین“ (مسلم اول ص ۱۹۶، باب ستره المصلى والندب لى الصلاة الخ)

۲۰۵۔ احمد و شافعی و عبدالرزاق و بیہقی و هذا حدیث احمد اذ یقول حدثنا عبدالرزاق اخبرنا ابن جریج اخبرنی حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس عن عکرمہ و کریب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال الا اخبرکم عن صلاة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السفر قلنا بلی قال کان اذا زاغت الشمس فی منزله جمع بین الظهر والعصر قبل ان یرکب و اذا لم ترغ له فی منزله سار حتی اذا كانت العصر نزل فجمع بین الظهر والعصر۔ و اشار الیہ ابوداؤد تعلیقاً فقال رواہ ہشام بن عروہ عن حسین بن عبداللہ عن کریب عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولم یدکر لفظہ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سفر میں نماز پڑھنے کے بارے میں بتاؤں؟ ہم نے کہا کیوں نہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جب سورج ڈھل جاتا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منزل میں قیام پذیر ہوتے تو سوار ہونے سے پہلے ظہر و عصر کو جمع فرماتے، اور جب سورج نہیں ڈھلتا تو چلتے رہتے یہاں تک کہ جب وقت عصر ہونے کو ہوتا تو اتر کر ظہر و عصر کو جمع فرماتے۔ (مولف) اس حدیث کے راوی حسین مذکور ائمہ شان کے نزدیک ضعیف ہیں۔ عنہ علیہ الرحمہ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۲۹، حاجر البحرین“ (مسند احمد ۱/ ۳۲۷، ابوداؤد ۱/ ۱۷۱، باب الجمع بین الصلاتین)

۲۰۶۔ روایت شافعی یوں ہے اخبرنی ابن ابی یحییٰ عن حسین بن عبداللہ بن عبید اللہ بن عباس عن کریب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فذکر الحدیث وفیہ جمع بین الظهر والعصر فی الزوال۔

اس حدیث میں یہ مذکور ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقت زوال ظہر و عصر جمع فرمائیں۔ (مولف) اس کی سند میں ابن ابی یحییٰ رافضی قدری معتزلی جہمی متروک واقع ہے۔ امام اجل یحییٰ بن سعید قطان و امام اجل یحییٰ بن معین و امام اجل علی بن مدینی و امام یزید بن ہارون و امام ابوداؤد وغیر ہم اکابر نے فرمایا یہ کذاب تھا۔ امام احمد نے فرمایا ساری بلائیں اس میں تھیں، امام مالک نے فرمایا نہ وہ حدیث میں ثقہ ہے نہ دین میں امام بخاری وغیرہ نے فرمایا ائمہ محدثین کے نزدیک متروک ہے۔ منہ علیہ الرحمہ و الرضوان، ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۳۰ اجزا البحرین“۔

۲۰۷۔ حدیث دار قطنی حدثنا احمد بن محمد بن سعید ثنا المنذر بن محمد ثنا ابی ثنا محمد بن الحسن بن علی بن الحسن ثنی ابی عن ابیہ عن جدہ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ارتحل حين تزول الشمس جمع بين الظهر والعصر فاذا جد به السير اخر الظهر وعجل العصر ثم جمع بينهما۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب زوال شمس کے وقت کوچ فرماتے تو ظہر و عصر کو جمع فرماتے پھر جب چلنے کی عجلت رہتی تو ظہر کو مؤخر اور عصر کی تعجیل کر کے دونوں کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) اس میں سوا عمرت طاہرہ کے کوئی راوی ثقہ معروف نہیں عمدۃ القاری میں فرمایا لا یصح اسنادہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۳۱، حجاز البحرین" (سنن الدار قطنی باب الجمع بین الصلاتین فی السفر۔ ملتان ۱/۳۹۱)

۲۰۸۔ حاکم نے اربعین میں بطریق ابی العباس محمد بن یعقوب عن محمد بن اسحاق الصاعانی عن حسان بن عبد اللہ عن الفضل بن فضالہ عن عقیل عن ابن شہاب عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کی فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظهر والعصر ثم ركب۔

۲۰۹۔ فریابی نے ہنر و خود اسحاق بن راہویہ سے روایت کی عن شہاب بن سوار عن اللیث عن عقیل عن الزہری عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کان فی سفر فزالت الشمس صلی الظهر والعصر جميعا ثم ارتحل۔

۲۱۰۔ اوسط طبرانی میں ہے حدثنا محمد بن ابراہیم بن نصر بن سندر الاصبہانی ثنا ہارون بن عبد اللہ الجمال ثنا یعقوب بن محمد الزہری ثنا محمد بن سعد ان ثنا ابن عجلان عن عبد اللہ بن الفضل عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا کان فی سفر فزاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظهر والعصر جميعا۔

ان تینوں حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو سوار ہونے سے پہلے ظہر و عصر کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) روایت اسحاق پر امام ابوداؤد نے انکار کیا، اسمعیل نے اسے معلول بتایا کما فی العمدة وغیرہا۔ منہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۳۲، حجاز البحرین" (مجمع الزوائد باب الجمع بین

۲۱۱۔ روایت مؤطا امام محمد اخبرنا مالک عن نافع ان ابن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہما حین جمع بین المغرب والعشاء (فی السفر) سار حتی غاب الشفق۔  
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مغرب وعشاء کو جمع فرما کر چلتے تو شفق غائب ہو چکی ہوتی۔

(مؤلف) (مؤطا امام محمد ص ۱۳۱، باب الجمع بین الصلاتین فی السفر والمطر)

۲۱۲۔ روایت بخاری حدثنا سعید بن ابی مریم اخبرنا محمد بن جعفر قالہ

اخبرنی زید هو ابن اسلم عن ابیہ قال کنت مع عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
بطریق مکة فبلغہ عن صفیة بنت ابی عبید شدۃ وجع فاسرع السیر حتی اذا کان بعد

غروب الشفق ثم نزل فصلى المغرب والعتمة جمع بينهما فقال انی رأیت رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جد به السیر اخر المغرب وجمع بينهما۔

زید نے اپنے باپ سے روایت کر کے کہا کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ  
مکہ کی راہ میں تھا تو صفیہ بنت ابی عبید کے شدت مرض کی خبر پہنچی تو حضرت ابن عمر نے چلنے میں  
عجلت فرمائی یہاں تک کہ جب افق کی سرخی غائب ہو گئی تو اتر کر مغرب وعشاء ایک ساتھ ادا فرمائی  
پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب چلنے کی عجلت رہتی تو  
مغرب کو مؤخر فرماتے اور مغرب وعشاء دونوں کو جمع فرماتے۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۲

ص ۳۳۷، حجاز البحرین“ (بخاری اول ص ۲۳۳، باب المسافر اذا جد به السیر الخ)

۲۱۳۔ روایت مسلم حدثنا محمد بن مثنیٰ نا یحییٰ عن عبید اللہ عن نافع ان ابن

عمر کان اذا جد به السیر جمع بین المغرب و العشاء بعد ان یغیب الشفق و یقول ان  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا جد به السیر جمع بین المغرب و

العشاء۔ ورواہ الطحاوی فقال حدثنا ابن ابی داؤد ثنا مسدد ثنا یحییٰ بہ سندا و متنا۔

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جب چلنے کی عجلت رہتی تو سرخی غائب

ہونے کے بعد مغرب وعشاء کو جمع فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کو جب چلنے کی عجلت رہتی تو مغرب وعشاء کو جمع فرماتے تھے۔ (مؤلف) (مسلم اول

ص ۲۳۵، باب جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر)

۲۱۴۔ روایت ابی داؤد حدثنا سلیمان بن داؤد العتکی نا حمادنا ایوب عن نافع

ان ابن عمر استصرخ علی صفیة وهو بمكة فسار حتى غربت الشمس وبدت النجوم فقال ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا عجل به امر فی سفر جمع بین ہاتین الصلاتین فسار حتی غاب الشمس (الشفق) فنزل فجمع بینہما۔

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ میں تھے تو حضرت صفیہ کی فریاد رسی کے لئے چلے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے چمکنے لگے تو فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں کسی معاملہ کی جلدی رہتی تو ان دونوں نمازوں کو جمع فرماتے تھے پھر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورج کا اجالا (شفق) غائب ہونے تک چلتے رہتے پھر اتر کر دونوں نمازوں کو جمع فرماتے (مواف) ”فتاویٰ رضویہ ۲ ص ۳۳۷، حاحز البحرین“ (ابوداؤد اول ص ۷۰، باب انجمع بین الصلاتین)

۲۱۵۔ روایت طحاوی حدثنا ابن مرزوق ثنا عازم بن الفضل ثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما استصرخ علی صفیة بنت ابی عید وهو بمكة فاقبل الی المدينة فسار حتى غربت الشمس وبدت النجوم وكان رجل یصحبه یقول الصلاة الصلاة وقال له سالم الصلاة فقال ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا عجل به السیر فی سفر جمع بین ہاتین الصلاتین وانی ارید ان اجمع بینہما فسار حتی غاب الشفق ثم نزل فجمع بینہما۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ میں تھے صفیہ بنت ابی عبید کی فریاد رسی کے لئے مدینہ کو چل پڑے تو غروب ضیائے شمس اور ستارے چمکنے تک چلتے رہے اور ان کے ساتھ ایک آدمی تھا جو کہہ رہا تھا نماز نماز اور سالم نے بھی ان کو کہا کہ نماز تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں چلنے کی عجلت رہتی تو ان دونوں (مغرب و عشاء) نمازوں کو جمع فرماتے تھے اور میں بھی دونوں نمازوں کو جمع کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں پھر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرخی کے غائب ہونے تک چلتے رہے پھر اتر کر دونوں کو جمع فرمائیں۔ (مولف) امام اجل ابو جعفر اس حدیث کو روایت کر کے فرماتے ہیں انما اخبر بذلك من فعل ابن عمر وذكر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الجمع ولم یذكر کیف جمع۔ منه علیہ الرحمة۔ (شرح معانی الآثار ۱/ ۹۶، باب الجمع بین الصلاتین)

۲۱۶۔ روایت ابی داؤد حدثنا عبد الملك بن شعيب نا ابن وهب عن الليث قال

قال ربیعة یعنی کتب الیہ حدثنی عبداللہ بن دینار قال غابت الشمس وانا عند عبداللہ بن عمر فسرنا فلما رأیناه قد امسى قلنا الصلاة فسار حتی غاب الشفق وتصوبت النجوم ثم انه نزل فصلى الصلاتین جمیعاً ثم قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جدہ السیر صلی صلاتی ہذہ یقول بجمع بینہما بعد لیل۔

عبداللہ بن دینار نے کہا کہ سورج غروب ہوتے وقت میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا جب چلے تو دیکھا کہ شام ہونے کو ہے ہم نے کہا نماز پھر بھی غروب شفق اور ستارے چمکنے تک چلتے رہے پھر اتر کر دونوں نمازیں پڑھی اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب چلنے کی جگہ رہتی یہ دونوں نمازیں یعنی مغرب و عشاء ایک ساتھ ادا فرماتے تھے، راوی کہتے ہیں کہ ایک رات کے بعد دونوں کو جمع فرماتے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج: ۲ ص ۳۳۸، حجاز البحرین" (ابوداؤد اول ص ۷۲، باب الجمع بین الصلاتین)

۲۱۷۔ روایت ترمذی حدثنا ہناد نا عبدة عن عیبة اللہ بن عمر عن نافع عن بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ استغیث علی بعض اہلہ فجذبہ السیر و اخر المغرب حتی غاب الشفق ثم نزل فجمع بینہما ثم اخبر ہم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یفعل ذلک اذا جدبہ السیر۔ قال ابو عیسیٰ ہذا حدیث حسن صحیح۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بعض اہل کی فریاد سنی کے لئے چلنے میں عجلت کی اور مغرب کو غروب شفق تک مؤخر فرمایا پھر اتر کر دونوں نمازیں یعنی مغرب و عشاء جمع فرمائیں اس کے بعد اصحاب کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب عجلت رہتی تو ایسا ہی کرتے تھے۔ (مولف) (ترمذی اول ص ۱۲۳، باب ما جاء فی الجمع بین الصلاتین)

۲۱۸۔ روایت نسائی اخبرنا اسحق بن ابراہیم ثنا سفیان عن ابن ابی نجیح عن اسمعیل بن عبدالرحمن شیخ من قریش قال صحبت ابن عمر الی الحمی فلما غربت الشمس هبت ان اقول له الصلاة فسار حتی ذهب بیاض الافق وفحمة العشاء ثم نزل فصلى المغرب ثلث رکعات ثم صلی رکعتین علی اثرہما قال ہکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یفعل۔

قریش کے ایک شیخ اسمعیل بن عبدالرحمن نے کہا کہ میں چراگاہ تک ابن عمر رضی اللہ



تعالیٰ عنما کے ساتھ رہا جب سورج غروب ہو گیا تو میں نے ان کو کہنا چاہا کہ نماز پھر افق کی سفیدی اور عشاء کی سیاہی جانے تک چلتے رہے پھر اتر کر مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعت پڑھ کر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

(مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۳۸، حاجر البحرین“ (نسائی اول ص ۹۹، باب بوقت الادی یجمع فیہ

نمسا فر الخ)

اوقات نماز کی تعیین پر دس احادیث مبارکہ

۲۱۹۔ جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے صبح اسر ا بعد فرضیت نماز اوقات نماز معین کرنے

اور ان کا اول آخر بتانے کے لئے دو روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امامت کی پہلے دن ظہر سے فجر تک پانچوں نمازیں اول وقت پڑھیں اور دوسرے دن ہر نماز آخر وقت اس کے بعد گزارش کی الوقت مابین ہذین الوقتین۔ وقت ان دونوں وقتوں کے بیچ میں ہے۔ اس حدیث

میں ابوداؤد و ترمذی و شافعی و طحاوی و ابن حبان و حاکم کے یہاں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنما سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں صلی بی العصر حین کان ظلہ

مثله فلما کان الغد صلی بی الظہر حین کان ظلہ مثله۔ (جبرئیل نے) مجھے عصر کی نماز اس

وقت پڑھائی جب شئی کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا پھر کل ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب شئی کا

سایہ اس کے ایک مثل ہوا۔ (مؤلف) (ابوداؤد اول ص ۵۶ باب المواقیب)

۲۲۰۔ ترمذی کے لفظیوں میں صلی المرۃ الثانیۃ الظہر حین کان ظل کل شئی مثله

لوقت العصر بالامس۔

دوسری بار ظہر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا کل گزشتہ کی نماز

عصر کے وقت میں (مؤلف) (ترمذی اول ص ۳۸، باب ماجاء فی مواقیب الصلاة عن النبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم)

شافعی کے لفظیوں میں ثم صلی المرۃ الاخری الظہر حین کان ظل کل شئی قدر

ظلہ قدر العصر بالامس۔ پھر دوسری مرتبہ ظہر اس وقت پڑھی جب کہ ہر چیز کا سایہ گزشتہ

عصر کی مقدار کا ہوا۔ (مؤلف) (اس سے مقصود اوقات کی تمیز اور ہر نماز کا اول و آخر وقت جدا جدا

بتانا ہے۔ مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۳۲، حاجر البحرین“ (الام للشافعی جماع مواقیب

نصلوٰۃ، بیروت ۱/۷۱)

۲۲۱۔ نسائی و طحاوی و حاکم و بزار نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہذا جبریل جاء کم يعلمکم دینکم وفيہ ثم صلی العصر حين رأى الظل مثله ثم جاء الغد ثم صلی به الظهر حين كان الظل مثله.

یہ جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے ہیں، اور اسی میں ہے کہ پھر عصر اس وقت پڑھی جب شئی کا سایہ اس کے ایک مثل دیکھا پھر کل تشریف لا کر ظہر اس وقت پڑھی جب شئی کا سایہ ایک مثل ہوا۔ (مولف) (نسائی اول ص ۸۷، باب آخر وقت الظهر)

۲۲۲۔ بزار کے لفظوں میں جاء نی فصلی بی العصر حين كان فيني مثلي ثم جاء ني من الغد فصلی بی الظہر حين كان الفنی مثلی.

جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے پاس آکر عصر اس وقت پڑھائی جب میرا سایہ میرے مثل ہوا پھر کل تشریف لا کر ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سایہ دو چند ہو گیا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۳۳ حاجر البحرین" (کشف الاستار عن زوائد البزار، باب ای حين یصلی۔ بیروت ۱/۱۸۷)

۲۲۳۔ نسائی و امام احمد و اسحاق بن راہویہ و ابن حبان و حاکم جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان جبریل اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حين كان الظل مثل شخصه فصلی العصر ثم اتاه فی اليوم الثانی حين كان ظل الرجل مثل شخصه فصلی الظهر.

جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عصر اس وقت پڑھی جب سایہ آدمی کے مثل ہوا پھر دوسرے دن حاضر ہو کر ظہر کی نماز اسی وقت پڑھی۔ (مولف) (نسائی اول ص ۸۹، باب آخر وقت العصر)

۲۲۴۔ امام اسحاق بن راہویہ اپنی مسند میں حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق حدیث ثابث بن عمرو و النہرانی حدیثی مسلمۃ بن بلال ثابثی بن سعید ثبی ابو بکر بن عمرو بن حزم عن ابی مسعود الانصاری، اور بیہقی کتاب المعرفۃ میں بطریق ایوب بن عقبہ ثابث ابو بکر عمرو بن حزم عن عروۃ بن الزبیر عن ابن ابی مسعود عن ابیہ راوی اور یہ لفظ حدیث اسحاق ہیں قال جاء جبریل الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال قم فصل وذلك لدلوك الشمس حين مالت فقام رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی الظهر اربعا ثم اتاه حين كان ظله مثله فقال قم فصل فقام فصلی العصر اربعا ثم اتاه من الغد حين كان ظله مثله فقال له قم

## فصل فقام فصلی الظهر اربعاً.

حضرت جبرئیل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے زوال شمس کے وقت بارگاہ رسالت میں آکر عرض کی کہ اٹھئے اور نماز پڑھئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں پھر جب سایہ ایک مثل ہو تو جبرئیل نے آکر عرض کی کہ نماز پڑھیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر عصر کی چار رکعتیں پڑھیں پھر دوسرے دن جب سایہ ایک مثل ہو تو آئے اور عرض کی کہ نماز پڑھئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں۔ (مولف)

۲۲۵۔ ابن راہویہ مسند میں عبد الرزاق سے اور عبد الرزاق مصنف میں بطریق اخبارنا معمر عن عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال جاء جبریل فصلی بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالناس حین زالت الشمس الظهر ثم صلی العصر حین کان ظلہ مثله قال ثم جاء جبریل من الغد فصلی الظهر بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالناس الظهر حین کان ظلہ مثله.

جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے آکر زوال شمس کے وقت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظہر پڑھائی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کی امامت فرمائی پھر عصر اس وقت پڑھی جب شکی کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا، رلوی نے کہا کہ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام نے دوسرے دن نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظہر پڑھائی اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کی امامت فرمائی جب کہ شکی کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا۔ یعنی ظہر میں تاخیر اور عصر میں تعجیل فرمائی۔ (مولف) "فتاویٰ"

رضویہ ج ۲ ص ۳۳۳، حجاز البحرین "مصنف عبد الرزاق، باب المواقبت بیروت ۱/۵۳۳"

۲۲۶۔ دارقطنی سنن اور طبرانی معجم کبیر اور ابن عبد اللہ تمہید میں بطریق ایوب بن عقبہ عن ابی بکر بن حزم عن عروۃ بن الزبیر حضرت ابو مسعود انصاری و بشیر بن ابی مسعود دونوں صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی۔ ان جبریل جاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین دلکت الشمس فقال یا محمد صل الظهر فصلی ثم جاء حین کان ظل کل شئی مثله فقال یا محمد صل العصر فصلی ثم جاء ہ الغد حین کان ظل کل شئی مثله فقال صل الظهر۔ الحدیث والکل مختصر۔

جہ الوداع کے مبارک موقع پر منیٰ میں ہر نماز اس کے اپنے وقت پر ادا کی گئی :

۲۳۱۔ جہ الوداع میں حدیث طویل سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحیح مسلم

وغیرہ میں ملاحظہ ہو فرماتے ہیں فلما كان يوم التروية توجهوا الى منى فاهلوا بالحج  
زركب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فصلى بها الظهر والعصر والمغرب  
والعشاء والمغرب

جب آنھویں ذی الحجہ کی (صحیح) ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حج کا احرام باندھ کر منیٰ

چلے اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سارے دنوں میں ظہر و عصر و مغرب و عشاء اور  
نجر پانچوں نمازیں پڑھیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۲۵ حاجز البحرین" (مسلم اول ص ۳۹۶، باب حجة  
نسی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

تعمین اوقات سے متعلق مزید چھ حدیثیں :

۲۳۲۔ مسلم و نسائی و ابن ابان و طحاوی کے یہاں ان لفظوں سے ہے ثم اخر الظهر حتى

كان قريبا من وقت العصر بالامس

پھر ظہر کی تاخیر فرمائی یہاں تک کہ وقت عصر دیروزہ سے قریب ہو گئی۔ (مسلم اول ص ۲۲۳،

باب الصلوات الخمس)

۲۳۳۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے حضور

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وقت الظهر اذا زالت الشمس وكان ظل الرجل  
كطوله ما لم يحضر العصر.

ظہر کا وقت اس وقت ہے جب سورج ڈھلے اور سایہ آدمی کا اس کے قد کے برابر ہو جائے

جب تک عصر کا وقت نہ آئے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۳۵ حاجز البحرین" (مسلم اول ص ۲۲۳، باب

الصلوات الخمس)

۲۳۴۔ امام طحاوی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث امامت جبریل میں

راوی حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ علیہ و سلمہ نے فرمایا صلی الظهر وفنی کل شئ مثلہ

ظہر اس وقت پڑھی کہ سایہ ہر چیز کا اس کے برابر ہو گیا۔ جن کے نزدیک ایک مثل کے بعد

وقت ظہر نہیں رہتا ان حدیثوں میں ایک مثل ہونے کو ایک مثل کے قریب پہنچنے پر عمل کرتے

## فصل فقام فصلی الظهر اربعاً.

حضرت جبرئیل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے زوال شمس کے وقت بارگاہ رسالت میں آکر عرض کی کہ اٹھئے اور نماز پڑھئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں پھر جب سایہ ایک مثل ہوا تو جبرئیل نے آکر عرض کی کہ نماز پڑھیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر عصر کی چار رکعتیں پڑھیں پھر دوسرے دن جب سایہ ایک مثل ہوا تو آئے اور عرض کی کہ نماز پڑھئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں۔ (مولف)

۲۲۵۔ ابن راہویہ مسند میں عبد الرزاق سے اور عبد الرزاق مصنف میں بطریق اخبارنا معتمر عن عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال جاء جبریل فصلی بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالناس حین زالت الشمس الظهر ثم صلی العصر حین کان ظلہ مثلہ قال ثم جاء جبریل من الغد فصلی الظهر بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالناس الظهر حین کان ظلہ مثلہ.

جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے آکر زوال شمس کے وقت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظہر پڑھائی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کی امامت فرمائی پھر عصر اس وقت پڑھی جب شمس کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا، رلوی نے کہا کہ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام نے دوسرے دن نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظہر پڑھائی اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کی امامت فرمائی جب کہ شمس کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا۔ یعنی ظہر میں تاخیر اور عصر میں تعجیل فرمائی۔ (مولف) "فتاویٰ

رضویہ ج ۲ ص ۳۳۳، حجاز البحرین" (مصنف عبد الرزاق، باب المواقیب بیروت ۱/۵۳۳)

۲۲۶۔ دارقطنی سنن اور طبرانی معجم کبیر اور ابن عبد اللہ تمہید میں بطریق ایوب بن عقبہ عن ابی بکر بن حزم عن عروۃ بن الزبیر حضرت ابو مسعود انصاری و بشیر بن ابی مسعود دونوں صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی۔ ان جبریل جاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین دلکت الشمس فقال یا محمد صل الظهر فصلی ثم جاء حین کان ظل کل شئی مثلہ فقال یا محمد صل العصر فصلی ثم جاء ہ الغد حین کان ظل کل شئی مثلہ فقال صل الظهر۔ الحدیث والکل مختصر.

تیمم الوداع کے مبارک موقع پر منیٰ میں ہر نماز اس کے اپنے وقت پر ادا کی گئی :

۲۳۱۔ تیمم الوداع میں حدیث طویل سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحیح مسلم

غیہ میں ملاحظہ ہو فرماتے ہیں فلما كان يوم التروية توجهوا الى منى فاهلوا بالحج  
وركب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فصلى بها الظهر والعصر والمغرب  
والعشاء والمغرب

جب آنٹھویں ذی الحجہ کی (صبح) ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حج کا احرام باندھ کر منیٰ

چلے اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سارے دن تو منیٰ میں ظہر و عصر و مغرب و عشاء اور  
نجر پانچوں نمازیں پڑھیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۲۵ حاحز البحرین" (مسلم اول ص ۳۹۶، باب حجة  
نسی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

تیسرے اوقات سے متعلق مزید چھ حدیثیں :

۲۳۲۔ مسلم و نسائی و ابن ابان و طحاوی کے یہاں ان لفظوں سے ہے ثم اخر الظهر حتى

كان قريبا من وقت العصر بالامس

پھر ظہر کی پانچ فرمائی یہاں تک کہ وقت عصر دیروزہ سے قریب ہو گئی۔ (مسلم اول ص ۲۲۳،

باب الصلوات الخمس)

۲۳۳۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے حضور

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وقت الظہر اذا زالت الشمس و كان ظل الرجل  
كظوله ما لم يحضر العصر.

ظہر کا وقت اس وقت ہے جب سورج ڈھلے اور سایہ آدمی کا اس کے قد کے برابر ہو جائے

جب تک عصر کا وقت نہ آئے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۲۵ حاحز البحرین" (مسلم اول ص ۲۲۳، باب

الصلوات الخمس)

۲۳۴۔ امام طحاوی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث امامت جبریل میں

راوی حضور زالا صلوات اللہ تعالیٰ علیہ و سلامہ نے فرمایا صلی الظہر و فنی کل شئی مثلہ

ظہر اس وقت پڑھی کہ سایہ ہر چیز کا اس کے برابر ہو گیا۔ جن کے نزدیک ایک مثل کے بعد

وقت ظہر نہیں رہتا ان حدیثوں میں ایک مثل ہونے کو ایک مثل کے قریب پہنچنے پر عمل کرتے

ہیں۔ (شرح معنی الآثار، ۸۸، باب موافقت بصلوة)

۲۳۵۔ امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک روز نماز عصر کو بہت اخیر کرنا اور عروہ بن زبیر کا آکر حدیث امامت جبریل سنانا کہ صحیح و غیر بائیں مروی اس میں طبرانی کی روایت یوں ہے دعا المؤذن لصلاة العصر فامسى عمر بن عبدالعزیز قبل ان یصلیہا۔ یعنی عمر نے شام کروئی اور بنو نماز عصر نہ پڑھی۔ حدیث کی مراد یہ ہے کہ تمام قریب آئی۔ یہ کہ شام ہی ہو گئی، خود صحیح بخاری کتاب بدأ الخلق میں ہے حر لعصر منین عصر میں چھ تاخیر کی، افادہ الحافظ فی فتح البرحہ۔ (معجم کبیر طبرانی حدیث ۱۶۱۶۔ بیروت ۱۸۔ ۲۵۹) (بخاری ۴۵۷/۱، کتاب بدأ الخلق)

۲۳۶۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا کہ سحری کھو پو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے، اس پر صحیح بخاری شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے ہے قال کان رجلاً لا ینادی حتی یقال له اصبح اصبح وہ اذان نہ دیا کرتے تھے یہاں تک کہ ان سے کہا جاتا صبح ہو گئی صبح ہو گئی۔ اس قول کے یہ معنی ہیں صبح قریب آئی صبح قریب آئی۔ (بخاری اول ص ۸۶، باب دان الاعسی الحج)

۲۳۷۔ اسی حدیث میں ارشاد اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے فانہ لا یؤذن حتی یطلع الفجر۔

ابن مکتوم اذان نہیں دیتے یہاں تک کہ فجر طلوع کرے۔ ارشاد شافعی کتاب الصوم میں ہے ای حتی یقارب طلوع الفجر یعنی یہاں تک کہ طلوع فجر قریب آئے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۳۶، حجاز البحرین" (بخاری اول ص ۲۵۷، باب قول نبی علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یمنعکم من سحورکم الخ)

جمع صوری کی اور دو حدیثیں :

۲۳۸۔ مسلم حدیثی عمرو الناقد نا شبابة بن سوار المدائنی نالیث بن سعد عن عقیل فذکر وفیہ اخر الظہر حتی یدخل اول وقت العصر ثم یجمع بینہما۔ ظہر کو مؤخر فرماتے یہاں تک کہ عصر کا اول وقت داخل ہو تا پھر جمع کرتے۔ (مسلم ۱۲۳۵، باب جواز الجمع بین الصلاتین)

۲۳۹۔ مسلم حدیثی ابوالظاہر وعمرو بن السواد قالانا ابن وہب ثنی جابر بن

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ورید بن ثابت تسحراً فيما فرعا من سحورهما قام  
بى الله صلى الله تعالى عليه وسلم الى الصلاة فصلى قلت لانس كم كان بين  
فراغهما من سحورهما ودخولهما فى الصلاة قال قدر مايقرا الرجل خمسين آية.

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وزید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سحری تناول فرمائی  
جب کھانے سے فارغ ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز صبح کے لئے کھڑے ہو گئے  
نماز پڑھ لی میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا سحری سے فارغ اور نماز میں داخل ہونے میں  
کتنی فصل ہوا کہا اس قدر کہ آدمی پچاس آیتیں پڑھے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۵۹، حاجر البحرین“  
بخاری اول ص ۸۲ باب وقت الفجر

انتہائے وقت سحر ابتدائے وقت فجر ہے۔

۲۵۰۔ نسائی و طحاوی زر بن حبیش سے راوی قال قلنا لحذيفة اى ساعة تسحرت مع

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال هو النهار الا ان الشمس لم تطلع.  
ہم نے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا آپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کے ساتھ کس وقت سحری کھائی تھی کہا دن ہی تھا مگر یہ کہ سورج نہ چمکا تھا۔ (نسائی ۱/۳۰۳  
تاخیر السحور)

۲۵۱۔ امام طحاوی کی روایت میں یوں صاف تر ہے۔ قلت بعد الصبح قال بعد الصبح

غير ان الشمس لم تطلع

میں نے کہا بعد صبح کے کہا ہاں بعد صبح کے مگر آفتاب نہ نکلا تھا۔ اعلم حضرت امام احمد رضا  
بریروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، رائے فقیر میں ان روایات کا عمدہ محمل یہی ہے کہ سید  
المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم نبوت کے مطابق حقیقی مہمائے لیل پر سحری تناول  
فرمائی کہ فراغ کے ساتھ ہی صبح چمک آئی، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گمان ہوا کہ سحری دن میں  
کھائی بعد صبح، اور واقعی جو شخص سحری کا پچھلا نوالہ کھا کر آسمان پر نظر اٹھائے تو صبح طالع پائے وہ سوا  
اس کے کیا گمان کر سکتا ہے۔ (شرح معانی الآثار ۱/۳۲۳ کتاب الصیام)

وقت زوال ہی ابتدائے ظہر ہے :

۲۵۲۔ ابو داؤد نے اپنی سنن میں باب وضع کیا باب المسافر یصلی و هو یسک فی

الوقت اور اس میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی قال کنا اذا کنا مع رسول الله صلى



ہیں۔ (شرح معنی الآثار ۱/۸۸، باب موقیت نصلوہ)

۲۳۵۔ امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک روز نماز عصر کو بہت اخیر کرنا اور عروہ بن زبیر کا آکر حدیث امامت جبریل سنانا کہ صحیح و غیر با میں مروی اس میں طبرانی کی روایت یوں ہے دعا المؤذن لصلاة العصر فامسى عمر بن عبدالعزیز قبل ان یصلیہا۔ یعنی عمر نے شام کر دی اور بنو نماز عصر نہ پڑھی۔ حدیث کی مراد یہ ہے کہ شام قریب آئی۔ یہ کہ شام ہی ہو گئی، خود صحیح بخاری کتاب بدأ الحقیق میں ہے حر العصر عند عصر من چھ تا اخیر کی، افادہ الحافظ فی فتح الباری۔ (مجموعہ طبرانی حدیث ۱۶، بیروت ۱۸، ۲۵۹) (بخاری ۱/۳۵۷، کتاب بدأ الخلق)

۲۳۶۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا کہ سحری کھاؤ پھر یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے، اس پر صحیح بخاری شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے ہے قال کان رجلا لا ینادی حتی یقال له اصبح اصبح

وہ اذان نہ دیا کرتے تھے یہاں تک کہ ان سے کہا جاتا صبح ہو گئی صبح ہو گئی۔ اس قول کے یہ معنی ہیں صبح قریب آئی صبح قریب آئی۔ (بخاری اول ص ۸۶، باب دان الاعمی الخ)

۲۳۷۔ اسی حدیث میں ارشاد اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے فانہ لا یؤذن حتی یطلع الفجر۔

ابن مکتوم اذان نہیں دیتے یہاں تک کہ فجر طلوع کرے۔ ارشاد شافعی کتاب الصوم میں ہے ای حتی یقارب طلوع الفجر یعنی یہاں تک کہ طلوع فجر قریب آئے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۳۶، حجاز البحرین“ (بخاری اول ص ۲۵۷، باب قول نبی علی اللہ تعالیٰ عبیہ وسلم لا یمنعکم من سحورکم الخ)

جمع صوری کی اور دو حدیثیں :

۲۳۸۔ مسلم حدیثی عمرو الناقد نا شبابة بن سوار المدائنی نالیث بن سعد عن عقیل فذکر وفیہ اخر الظهر حتی یدخل اول وقت العصر ثم یجمع بینہما۔

ظہر کو مؤخر فرماتے یہاں تک کہ عصر کا اول وقت داخل ہو تا پھر جمع کرتے۔ (مسلم ۱/۲۳۵، باب جواز الجمع بین الصلاتین)

۲۳۹۔ مسلم حدیثی ابوالظاہر وعمرو بن السواد قالوا انا ابن وہب ثنی جابر بن

السی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورید بن ثابت تسحراً فما فرعا من سحورهما قام  
بی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی الصلاة فصلی قلت لانس کم کان بین  
فراغهما من سحورهما ودخولهما فی الصلاة قال قدر ما یقرأ الرجل خمین آية.

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وزیر بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سحری تناول فرمائی  
جب کھانے سے فارغ ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز صبح کے لئے کھڑے ہو گئے  
نماز پڑھ لی میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا سحری سے فارغ اور نماز میں داخل ہونے میں  
کتنی فصل ہوا کہا اس قدر کہ آدمی پچاس آیتیں پڑھے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۵۹، حاجر البحرین“  
بخاری اول ص ۸۲ باب وقت الفجر)

انتائے وقت سحر ابتدائے وقت فجر ہے

۲۵۰۔ نسائی و طحاوی زر بن حبیش سے راوی قال قلنا لحذیفة ای ساعة تسحرت مع

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال هو النهار الا ان الشمس لم تطلع.  
ہم نے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا آپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کے ساتھ کس وقت سحری کھائی تھی کہا دن ہی تھا مگر یہ کہ سورج نہ چمکا تھا۔ (نسائی ۱/۳۰۳  
تاخیر السحور)

۲۵۱۔ امام طحاوی کی روایت میں یوں صاف تر ہے۔ قلت بعد الصبح قال بعد الصبح

غیر ان الشمس لم تطلع

میں نے کہا بعد صبح کے کہا ہاں بعد صبح کے مگر آفتاب نہ نکلا تھا۔ اعلم حضرت امام احمد رضا  
بریوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، رائے فقیر میں ان روایات کا عمدہ محل یہی ہے کہ سید  
المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم نبوت کے مطابق حقیقی متہائے لیل پر سحری تناول  
فرمائی کہ فراغ کے ساتھ ہی صبح چمک آئی، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گمان ہوا کہ سحری دن میں  
کھائی بعد صبح، اور واقعی جو شخص سحری کا پچھلا نوالہ کھا کر آسمان پر نظر اٹھائے تو صبح طالع پائے وہ سوا  
اس کے کیا گمان کر سکتا ہے۔ (شرح معانی الآثار ۱/۳۲۳ کتاب الصیام)

وقت زوال ہی ابتدائے ظہر ہے :

۲۵۲۔ ابوداؤد نے اپنی سنن میں باب وضع کیا باب المسافر یصلی وھو یشک فی

الوقت اور اس میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی قال کنا اذا کنا مع رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السفر فقلنا ازال الشمس اولم تنزل صلی الظهر ثم ارتحل۔  
جب ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب سفر میں ہوتے ہم کہتے سورج  
ڈھلایا ابھی ڈھلا نہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت نماز ظہر پڑھ کر کوچ  
فرملا دیتے۔ (ابوداؤد لول، ص ۷۰، باب مذکور)

۲۵۳۔ ابوداؤد اسی باب میں اور نیز نسائی و طحاوی انہیں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی  
کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا نزل منزلا لم يرتحل حتى یصلی الظهر  
فقال له رجل وان كان نصف النهار قال وان كان نصف النهار۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی منزل میں اترتے بے ظہر پڑھے کوچ نہ  
فرماتے کسی نے کہا اگرچہ دوپہر کو فرمایا اگرچہ دوپہر کو۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۶۰، حاجر البحرین“  
(ابوداؤد لول، ص ۷۰، باب مذکور)

۲۵۴۔ نسائی کے لفظ یوں ہیں فقال رجل وان كانت بنصف النهار قال وان كانت  
بنصف النهار۔

یعنی کسی نے پوچھا اگرچہ وہ نماز دوپہر میں ہوتی فرمایا اگرچہ دوپہر میں ہوتی۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲  
ص ۳۶۱، حاجر البحرین“ (نسائی اول ص ۷۸، باب تعجیل الظهر فی السفر)  
گرمی میں تاخیر ظہر مستحب ہے :

۲۵۵۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان شدة الحر من فیح جہنم  
گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے تو اس میں نماز ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔ ”فتاویٰ  
رضویہ ج ۲ ص ۳۶۱، حاجر البحرین“ (بخاری ۱/ ۷۷، باب الابراد بالظہر فی السفر)  
مغرب و عشاء کے درمیان جمع صوری کے بارے میں ایک حدیث :

۲۵۶۔ فی سنن ابی داؤد حدثنا احمد بن صالح نا یحیی بن محمد الجاری وفی  
سنن نسائی اخبرنا المؤمل بن اہاب قال حدثنی یحیی بن محمد الجاری وفی مصنف  
الطحاوی حدثنا علی بن عبدالرحمن حدثنا نعیم بن حماد قال نا عبدالعزیز بن محمد  
(زاد نعیم) الدرا وردی عن مالک عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم غابت له الشمس بمكة فجمع بينهما بسرف۔ (زاد نعیم) یعنی  
الصلاة ولفظ المؤمل غابت الشمس ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمكة

۲۶۳۔ دارمی حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب جل و علا سے روایت فرماتے ہیں وہ ارشاد کرتا ہے من صلی الصلاة لوقتها فاقام حدها کان له علی عهد ادخله الجنة ومن لم یصل الصلاة لوقتها ولم یقم حدها لم یکن له عندی عهد ان شئت ادخلته النار وان شئت ادخلته الجنة

جو نماز اس کے وقت میں ٹھیک ٹھیک ادا کرے اس کے لئے مجھ پر عہد ہے کہ اسے جنت میں داخل فرماؤں اور جو وقت میں نہ پڑھے اور ٹھیک ادا نہ کرے اس کے لئے میرے پاس کوئی عہد نہیں چاہوں اسے دوزخ میں لیجاؤں اور چاہوں تو جنت میں۔ ”قلوی رضویہ ج ۲ ص ۷۷ ۳ حاجر البحرین“  
(سنن الدارمی باب استحباب الصلوة فی اول الوقت۔ ملتان ۱/۲۲۳)

۲۶۴۔ طبرانی بسند صالح عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ایک دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے عرض کی خدا اور سول خوب دانا ہیں فرمایا جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے عرض کی خدا اور سول خوب دانا ہیں فرمایا جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے عرض کی خدا اور سول خوب دانا ہیں فرمایا تمہارا رب جل و علا فرماتا ہے۔ و عزتی و جلالی لا یصلها احد لوقتها الا ادخلته الجنة ومن صلاها لغير وقتها ان شئت رحمته وان شئت عذبتہ۔

مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم جو شخص نماز وقت پر پڑھے گا اسے جنت میں داخل فرماؤں گا اور جو اس کے غیر وقت میں پڑھے گا چاہوں اس پر رحم کروں چاہوں عذاب۔ (المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۱۰۵۵۵ بیروت ۱۰/۲۸۱)

۲۶۵۔ طبرانی اوسط میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلی الصلوات لوقتها و اسبغ لها وضوھا و اتم لها قیامھا و خشوعھا و رکوعھا و سجودھا خرجت و هی بیضاً مسفرة تقول حفظک اللہ کما حفظتی و من صلاھا لغير وقتھا و لم یسبغ لها وضوھا و لم یتم خشوعھا و لا رکوعھا و لا سجودھا خرجت سوداء مظلمة تقول ضیعک اللہ کما ضیعتی حتی اذا کانت حیث شأ اللہ لفت کما یلف الثوب الخلق ثم ضرب بها وجهہ۔

جو پانچوں نمازیں اپنے اپنے وقتوں پر پڑھے ان کا وضو قیام، خشوع اور رکوع و سجود پورا کرے وہ نماز سفید روشن ہو کر یہ کہتی بھلے کہ اللہ تیری نگہبانی فرمائے۔ جس طرح تو نے میری حفاظت کی اور

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السفر فقلنا ازالنا الشمس اولم تنزل صلی الظهر ثم ارتحل۔  
جب ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب سفر میں ہوتے ہم کہتے سورج  
ڈھلایا ابھی ڈھلا نہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت نماز ظہر پڑھ کر کوچ  
فرما دیتے۔ (ابوداؤد لول، ص ۷۰، باب مذکور)

۲۵۳۔ ابوداؤد اسی باب میں اور نیز نسائی و طحاوی انہیں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی  
کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا نزل منزلا لم يرتحل حتى یصلی الظهر  
فقال له رجل وان كان نصف النهار قال وان كان نصف النهار۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی منزل میں اترتے بے ظہر پڑھے کوچ نہ  
فرماتے کسی نے کہا اگرچہ دوپہر کو فرمایا اگرچہ دوپہر کو۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۶۰، حاجر البحرین“  
(ابوداؤد لول، ص ۷۰، باب مذکور)

۲۵۴۔ نسائی کے لفظیوں میں فقال رجل وان كانت بنصف النهار قال وان كانت  
بنصف النهار۔

یعنی کسی نے پوچھا اگرچہ وہ نماز دوپہر میں ہوتی فرمایا اگرچہ دوپہر میں ہوتی۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲  
ص ۳۶۱، حاجر البحرین“ (نسائی لول ص ۸۷، باب تعجیل الظهر فی السفر)  
گرمی میں تاخیر ظہر مستحب ہے :

۲۵۵۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان شدة الحر من فبح جهنم  
گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے تو اس میں نماز ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔ ”فتاویٰ  
رضویہ ج ۲ ص ۳۶۱، حاجر البحرین“ (بخاری ۱/ ۷۷، باب الابراد بالظہر فی السفر)  
مغرب و عشاء کے درمیان جمع صوری کے بارے میں ایک حدیث :

۲۵۶۔ فی سنن ابی داؤد حدثنا احمد بن صالح نا یحیی بن محمد الجاری وفی  
سنن نسائی اخبرنا المؤمل بن اہاب قال حدثنی یحیی بن محمد الجاری وفی مصنف  
الطحاوی حدثنا علی بن عبدالرحمن حدثنا نعیم بن حماد قال نا عبدالعزیز بن محمد  
(زاد نعیم) الدرا وردی عن مالک عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم غابت له الشمس بمكة فجمع بينهما بسرف۔ (زاد نعیم) یعنی  
الصلاة ولفظ المؤمل غابت الشمس ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمكة

۲۶۳۔ دارمی حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب جل و علا سے روایت فرماتے ہیں وہ ارشاد کرتا ہے من صلی الصلاة لوقتها فاقام حدها کان له علی عهد ادخله الجنة ومن لم یصل الصلاة لوقتها ولم یقم حدها لم یکن له عندی عهد ان شئت ادخلته النار وان شئت ادخلته الجنة

جو نماز اس کے وقت میں ٹھیک ٹھیک ادا کرے اس کے لئے مجھ پر عہد ہے کہ اسے جنت میں داخل فرماؤں اور جو وقت میں نہ پڑھے اور ٹھیک ادا نہ کرے اس کے لئے میرے پاس کوئی عہد نہیں چاہوں اسے دوزخ میں لے جاؤں اور چاہوں تو جنت میں۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۷۷ ۷۸ حاجر البحرین“ (سنن الدارمی باب استحباب الصلوة فی اول الوقت۔ ملتان ۱/۲۲۳)

۲۶۳۔ طبرانی بسند صالح عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ایک دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے عرض کی خدا اور سول خوب دانا ہیں فرمایا جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے عرض کی خدا اور سول خوب دانا ہیں فرمایا تمہارا رب جل و علا فرماتا ہے۔ و عزتی و جلالی لا یصلها احد لوقتها الا ادخلته الجنة ومن صلاها لغير وقتها ان شئت رحمته وان شئت عذبتہ۔

مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم جو شخص نماز وقت پر پڑھے گا اسے جنت میں داخل فرماؤں گا اور جو اس کے غیر وقت میں پڑھے گا چاہوں اس پر رحم کروں چاہوں عذاب۔ (المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۱۰۵۵۵ بیروت ۱۰/۲۸۱)

۲۶۵۔ طبرانی اوسط میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلی الصلوات لوقتها و اسبغ لها وضوھا و اتم لها قیامھا و خشوعھا و رکوعھا و سجودھا خرجت و هی بیضاً مسفرة تقول حفظک اللہ کما حفظنی و من صلاھا لغير وقتها و لم یسبغ لها وضوھا و لم یتم خشوعھا و لا رکوعھا و لا سجودھا خرجت سوداء مظلمة تقول ضیعک اللہ کما ضیعتی حتی اذا کانت حیث شاء اللہ لفت کما یلف الثوب الخلق ثم ضرب بها وجهہ۔

جو پانچوں نمازیں اپنے اپنے وقتوں پر پڑھے ان کا وضو قیام، خشوع و رکوع و سجود پورا کرے وہ نماز سفید روشن ہو کر یہ کہتی رہے کہ اللہ تیری نگہبانی فرمائے۔ جس طرح تو نے میری حفاظت کی اور

جو غیر وقت پر پڑھے اور وضو خشوع و رکوع و سجود پورا نہ کرے وہ نماز سیاہ تاریک ہو کر یہ کہتی نکلتی کہ اللہ تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا یہاں تک کہ جب اس مقام پر پہنچے جہاں تک اللہ عزوجل چاہے پرانے چیتھڑے کی طرح لپٹ کر اس کے منہ پر ماری جائے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۳۷۸، حاجر البحرین“۔ (مجمع نروند، باب فی المحافظة علی الصلوٰۃ، وقتہا، ۳۰۲)

۲۶۶۔ ابو داؤد حضرت فضالہ زہرائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فکان فیما علمنی و حافظ علی الصلوات الخمس۔  
مجھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسائل وین تعلیم فرمائے ان میں یہ بھی تعلیم فرمایا کہ نماز ہجگاہ کی محافظت کر۔ (ابو داؤد اول، ص ۶۱، باب المحافظة علی الصلوات)

۲۶۷۔ بخاری مسلم ترمذی نسائی دارمی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای العمل احب الی اللہ قال الصلاة علی وقتہا۔

میں نے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا سب میں زیادہ کیا عمل اللہ عزوجل کو پیارا ہے فرمایا نماز اس کے وقت پر ادا کرنا۔ (بخاری اول، ص ۷۶، باب فضل الصلاة لوقتہا)  
۲۶۸۔ بیہقی شعب الایمان میں بطریق عکرمہ امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ ای شی احب الی اللہ فی الاسلام قال الصلاة لوقتہا و من ترک الصلاة فلا دین له و الصلاة عماد الدین۔

ایک شخص نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ اسلام میں سب سے زیادہ کیا چیز اللہ تعالیٰ کو پیاری ہے فرمایا نماز وقت پر پڑھنی جس نے نماز چھوڑی اس کے لئے دین نہ رہا نماز دین کا ستون ہے۔ (شعب الایمان حدیث، ۲۸۰۷، بیروت ۳۹/۳)

تین چیزوں کی حفاظت کرنے والا سچا ولی ہے :

۲۶۹۔ طبرانی معجم اوسط میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلاث من حفظهن فهو ولی حقاً و من ضیعهن فهو عدو حقاً الصلاة و الصیام و الجنابة۔

تین چیزیں ہیں کہ جو ان کی حفاظت کرے وہ سچا ولی ہے اور جو انہیں ضائع کرے وہ پکا دشمن

۲۸۲۔ ترمذی کے یہاں یوں ہے۔ موافقت الصلاة كما بين هذين،

نماز کے وقت ایسے ہیں جیسے ان دو کے درمیان۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۳۸۱، ح ۱۔

سحرین“ (ترمذی اول، ص ۳۰، ابواب الصلوة باب منه)

۲۸۳۔ مسلم ابو داؤد نسائی ابن ابان طحاوی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

راوی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الوقت بین ہذین

وقت ان دو کے درمیان ہے۔ (مسلم اول، ص ۲۲۳، باب وقایع السنوات الخمس)

۲۸۴۔ طحاوی بطریق عطاء بن ابی رباح بعض صحابہ یعنی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

سے اور امام عیسیٰ بن ابان بلفظ عن عطاء بن ابی رباح قال بلغنی ان رجلاً اتی النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راوی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بین صلاتی

فی ہذین الوقتین وقت کله۔

جن دو وقتوں پر میں نے نمازیں پڑھیں ان کے اندر اندر سب وقت ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲،

ص ۳۸۱ ح ۱۔ (شرح معانی الآثار، ۱/۸۸، باب مراقبت الصلوة)

۲۸۵۔ و لفظ الحجج ثم قال ما بینہما وقت۔

ان دونوں کے درمیان وقت ہے۔ (مجمع الزوائد باب بیان الوقت بیروت ۱/۳۰۵)

۲۸۶۔ مالک و نسائی و بزار حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور انور صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما بین ہذین وقت۔

ان دو کے درمیان وقت ہے۔ وفيه الاقتصار على ذكر الفجر فكانه مختصر قلت فقد

رواه الدار قطنی فی سننہ من حدیث قتادة عن انس مطولاً. (نسائی، ۱/۹۲، کتاب المواقیت)

آخری زمانے میں کچھ امراء ہوں گے جو غیر وقت میں نماز پڑھیں گے اس مضمون پر

تمن حدیثیں۔

۲۸۷۔ مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی احمد دارمی حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال

قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ضرب فخذی کیف انت اذا بقیست فی

قوم یؤخرون انصلاة عن وقتها قال قلت ما تأمرنی قال صل الصلاة لوقتها. الحدیث۔

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری ان پر ہاتھ مار کر فرمایا تیرا کیا حال



جو غیر وقت پر پڑھے اور وضو و خشوع و رکوع و سجود پورا نہ کرے وہ نماز سیاہ تاریک ہو کر یہ کہتی نکلے کہ اللہ تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا یہاں تک کہ جب اس مقام پر پہنچے جہاں تک اللہ عزوجل چاہے پرانے چیتھڑے کی طرح لپٹ کر اس کے منہ پر ماری جائے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص

۳۷۸، حاجر البحرین۔ (مجمع تروند، باب فی المحافظة علی الصلوة وقتہا، ۳۰۲)

۲۶۶۔ ابو داؤد حضرت فضالہ زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال علمنی رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فكان فیما علمنی و حافظ علی الصلوات الخمس۔

مجھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسائل دین تعلیم فرمائے ان میں یہ بھی تعلیم

فرمایا کہ نماز ہجگاہ کی محافظت کر۔ (ابوداؤد اول، ص ۶۱، باب المحافظة علی الصلوات)

۲۶۷۔ بخاری مسلم ترمذی نسائی دارمی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

قال سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای العمل احب الی اللہ قال

الصلاة علی وقتہا۔

میں نے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا سب میں زیادہ کیا عمل اللہ عزوجل کو

پیارا ہے فرمایا نماز اس کے وقت پر ادا کرنا۔ (بخاری اول، ص ۷۶، باب فضل الصلوة لوقتہا)

۲۶۸۔ بیہقی شعب الایمان میں بطریق عکرمہ امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے راوی قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ ای شی احب الی اللہ فی الاسلام قال

الصلوة لوقتہا و من ترک الصلوة فلا دین له و الصلوة عماد الدین۔

ایک شخص نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر

عرض کی یا رسول اللہ اسلام میں سب سے زیادہ کیا چیز اللہ تعالیٰ کو پیاری ہے فرمایا نماز وقت پر پڑھنی

جس نے نماز چھوڑی اس کے لئے دین نہ رہا نماز دین کا ستون ہے۔ (شعب الایمان حدیث، ۲۸۰۷)

بیروت ۳/۳۹)

تین چیزوں کی حفاظت کرنے والا سچا ولی ہے :

۲۶۹۔ طبرانی معجم اوسط میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلاث من حفظهن فهو ولی حقاً و من ضيعهن فهو عدو حقا الصلوة

و الصیام و الجنابة۔

تین چیزیں ہیں کہ جو ان کی حفاظت کرے وہ سچا ولی ہے اور جو انہیں ضائع کرے وہ پکا دشمن

۲۸۲۔ ترمذی کے یہاں یوں ہے۔ موافقت الصلاة كما بين هذين،

نماز کے وقت ایسے ہیں جیسے ان دو کے درمیان۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۸۱، ح ۱۔

سحرین“ (ترمذی اول، ص ۳۰، ابواب الصلوة باب منه)

۲۸۳۔ مسلم ابو داؤد نسائی ابن ابان طحاوی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

راوی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الوقت بین ہذین

وقت ان دو کے درمیان ہے۔ (مسلم اول، ص ۲۲۳، باب وقایع الصلوات الخمس)

۲۸۴۔ طحاوی بطریق عطاء بن ابی رباح بعض صحابہ یعنی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے ابو امام عیسیٰ بن ابان بلفظ عن عطأ بن ابی رباح قال بلغنی ان رجلاً اتی النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راوی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما بین صلاحی

فی ہذین الوقتین وقت کله۔

جن دو وقتوں پر میں نے نمازیں پڑھیں ان کے اندر اندر سب وقت ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲،

ص ۳۸۱ ح ۱۔ (شرح معانی الآثار، ۱/۸۸، باب مزایع الصلوة)

۲۸۵۔ و لفظ الحجج ثم قال ما بینہما وقت۔

ان دونوں کے درمیان وقت ہے۔ (مجمع الزوائد باب بیان الوقت بیروت ۱/۳۰۵)

۲۸۶۔ مالک و نسائی و بزار حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور انور صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما بین ہذین وقت۔

ان دو کے درمیان وقت ہے۔ وفيه الافتصار علی ذکر الفجر فکانہ مختصر قلت فقد

رواہ الدار قطنی فی سننہ من حدیث قتادة عن انس مطولاً. (نسائی، ۱/۹۲، کتاب المواقیب)

آخری زمانے میں کچھ امراء ہوں گے جو غیر وقت میں نماز پڑھیں گے اس مضمون پر

تمن حدیثیں۔

۲۸۷۔ مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی احمد دارمی حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ضرب فخذی کیف انت اذا بیئت فی

قوم یؤخرون انصلا عن وقتها قال قلت ما تأمرنی قال صل الصلاة لوقتها. الحدیث۔

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری ران پر ہاتھ مار کر فرمایا تیرا کیا حال

ہوگا جب تو ایسے لوگوں میں رہ جائیگا جو نماز کو اس کے وقت سے تاخیر کریں گے میں نے عرض کی حضور مجھے کیا حکم دیتے ہیں فرمایا تو وقت پر پڑھ لینا۔ (مسلم اول، ۲۳۰-۲۳۱، باب کراہۃ تاخیر الصلاة عن وقتها الخ)

۲۸۸۔ احمد ابوداؤد وابن ماجہ بسند صحیح عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سیکون علیکم بعدی امراء تشغلهم اشیاء عن الصلاة لوقتها حتی یذهب وقتها فصلوا الصلاة لوقتها. الحدیث.

میرے بعد تم پر کچھ حاکم ہوں گے کہ ان کے کام وقت پر انہیں نماز سے روکیں گے یہاں تک کہ وقت نکل جائے گا تم وقت پر نماز پڑھنا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۸۲ حاجر البحرین" (ابوداؤد، اول ص ۶۲، باب اذا اخر الامام الصلاة عن الوقت)

۲۸۹۔ ابوداؤد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیف بکم اذا اتت علیکم امراء یصلون الصلاة لغير ميقاتها قلت فما تأمرنی اذا ادركنی ذلك یا رسول اللہ قال صل الصلاة لميقاتها و اجعل صلاتك معهم سبحة.

مجھ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب تم پر وہ حکام آئیں گے کہ غیر وقت پر نماز پڑھیں گے میں نے عرض کی یا رسول اللہ جب میں ایسا وقت پاؤں تو حضور مجھے کیا حکم دیتے ہیں فرمایا نماز وقت پر پڑھ اور ان کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جا۔ (ابوداؤد اول، ص ۶۲، باب اذا اخر الامام الصلاة عن الوقت)

ظہر و مغرب کے آغاز و انتہا کا بیان۔

۲۹۰۔ ترمذی و طحاوی بسند صحیح بطریق محمد بن فضیل عن الاعمش عن ابی صالح ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان للصلاة اولا و آخراً و ان اول وقت صلاة الظهر حين تزول الشمس و آخر وقتها حين يدخل وقت العصر و فيه ان اول وقت المغرب حين تغرب الشمس و ان آخر وقتها حين يغيب الشفق.

بیشک نماز کے لئے اول و آخر ہے اور بیشک آغاز وقت ظہر کا سورج ڈھلے سے اور ختم وقت ظہر کا وقت عصر آنے پر ہے اور بیشک ابتدا وقت مغرب کی سورج چھپے ہے اور بیشک انتہا اس کے

وقت کی شفق ڈوبے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۸۳ حاجر البحرین"۔ (ترمذی اول، ص ۳۹، ابواب  
صلوات باب منہ)

۲۹۱۔ مسلم و ابوداؤد و نسائی و عیسیٰ بن ابان حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وقت الظهر مالہ بحضور العصر و  
وقت المغرب مالہ یسقط ثور الشفق:

ظہر کا وقت جب تک ہے کہ عصر کا وقت نہ آئے اور مغرب کا جب تک ہے کہ شفق نہ  
ڈوبے۔ ہذا مختصر۔ (مسلم اول، ص ۲۲۳، باب اوقات الصلوات الخمس)  
نماز اس حد تک مؤخر کرنا کہ دوسری کا وقت آجائے حرام و گناہ ہے:

۲۹۲۔ مسلم و احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ و طحاوی و ابن حبان حضرت ابوقادہ انصاری رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس فی النوم تفريط  
و انما التفريط فی اليقظة ان تؤخر صلاة حتى يدخل وقت صلاة اخرى۔

سونے میں کچھ تقصیر نہیں تقصیر تو جاگتے میں ہے کہ تو ایک نماز کو اتنا پیچھے بٹائے کہ دوسری  
نماز کا وقت آجائے۔ یہ حدیث خود حالت سفر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد  
فرمائی تھی حین فاتنہم صلاة الصبح لیلۃ التعریس و هو عند ابی داؤد و ابن ماجہ من  
دون قوله ان تؤخر۔ یہ حدیث نص صریح ہے کہ ایک نماز کی یہاں تک تاخیر کرنی کہ دوسری کا  
وقت آجائے تقصیر و گناہ ہے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۸۳ حاجر البحرین" (ابوداؤد، اول ص ۶۳۔  
باب فیمن نام عن صلاة او نسیها)

۲۹۳۔ بزار و محی السنۃ بغوی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال  
سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن قول اللہ عزوجل الذین ہم عن صلاحہم  
سأہون، قال ہم الذین یؤخرون الصلاة عن وقتها۔

میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا وہ کون لوگ ہیں جنہیں اللہ عزوجل  
قرآن مجید میں فرماتا ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں ارشاد فرمایا وہ لوگ جو نماز  
کو اس کے وقت سے بٹا کر پڑھیں۔ (کنز الامار عن زوائد البرار باب فی الذین یؤخرون الصلاة  
بیحیرہ ص ۱۹۸)

۲۹۴۔ بغوی کی روایت یوں ہے اخبرنا احمد بن عبداللہ الصالحی (فساق سننہ) عن

مصعب بن سعید عن ابيه رضى الله تعالى عنهما انه قال سئل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن الذين هم فى صلاتهم ساهون قال اضاعة الوقت .

حضور اقدس صلى الله تعالى عليه وسلم سے اس آیت کے بارے میں سوال ہوا فرمایا اس سے مراد وقت کھونا ہے۔ (شرح نسف للامام البغوی باب مراعاة الوقت بیروت ۱/۲۳۶)

اوقات نماز کی ابتدا اور انتہا کا بیان :

۲۹۵۔ امام ابن ابان حضرت عبداللہ بن عباس رضى الله تعالى عنهما سے راوی قال وقت الظهر الى العصر ووقت العصر الى المغرب ووقت المغرب الى العشاء و العشاء الى الفجر .

ظہر کا وقت عصر تک ہے اور عصر کا وقت مغرب تک اور مغرب کا عشا اور عشا کا فجر تک۔ (سنن الكبرى للبيهقى كتاب الصلوة بیروت ۱/۳۶۶)

غیر وقت میں نماز پڑھنا گناہ ہے :

۲۹۶۔ امام طحاوی شرح معانی الآثار میں راوی حضرت ابو ہریرہ رضى الله تعالى عنه سے سوال ہوا ما التفريط فى الصلاة

نماز میں تفریط کیا ہے فرمایا ان تؤخر حتى يجئ وقت الاخرى۔ یہ کہ تو ایک نماز کی تاخیر کرے یہاں تک کہ دوسری کا وقت آجائے۔ (شرح معانی الآثار، ۱/۹۸، باب الجمع بين الصلاتين)

۲۹۷۔ نیز اسی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضى الله تعالى عنهما سے راوی قال لا تفوت صلاة حتى يجئ وقت الاخرى۔

نماز فوت نہیں ہوتی جب تک دوسری کا وقت نہ آجائے، یعنی جب دوسری کا وقت آیا پہلی قضا ہوگئی۔ ”فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۸۳-۳۸۵۔ حاحر البحرین“۔ (شرح معانی الآثار، ۱/۹۸، باب الجمع بين الصلاتين)

دو نمازیں حقیقتہً جمع کر کے پڑھنا گناہ کبیرہ ہے :

۲۹۸۔ مؤطا امام محمد میں ہے قال محمد بلغنا عن عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه انه كتب فى الآفاق ينهاهم ان يجمعوا بين الصلاة و اخبرهم (بخبرهم) ان الجمع بين الصلاتين فى وقت واحد كبيرة من الكبائر. اخبرنا بذلك الثقات عن العلاء بن الحارث عن مكحول .

یعنی امیر المؤمنین امام العادلین ناطق بالحق والصواب عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام آفاق میں فرمان واجب الاذعان نافذ فرمائے کہ کوئی شخص دو نمازیں جمع نہ کرنے پائے اور ان میں ارشاد فرمادیا کہ ایک وقت میں دو نمازیں ملانا گناہ کبیرہ ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۹۳ حاجر البحرین“۔ (موطا امام محمد، ص ۱۳۲۔ باب الجمع بین الصلاتین فی السفر و المطر)

اوقات ظہر و عصر کے بارے میں چار حدیثیں :

۳۹۹۔ حدیث جبریل بروایت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نسائی کے یہاں یوں ہے۔ ان جبریل اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین کان الظل مثل شخصہ فصلی العصر ثم اتاہ فی الیوم الثانی حین کان ظل الرجل مثل شخصہ فصلی الظهر۔ (نسائی، ۸۹/۱، آخر وقت العصر)

۳۰۰۔ دوسری روایت میں ہے ثم مکث حتی اذا کان فی الرجل مثله جاءه للعصر فقال قم یا محمد فصل العصر ثم جاءه من الغد حین کان فی الرجل مثله فقال قم یا محمد فصل فصلی الظهر۔ (نسائی، ۹۱/۱، اول وقت العشاء)

۳۰۱۔ سند اسحاق میں بروایت ابی مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں ہے اتاہ حین کان ظلہ مثله فقال قم فصل فقام فصلی العصر اربعا ثم اتاہ من الغد حین کان ظلہ مثله فقال له قم فصل فقام فصلی الظهر اربعا۔ (دارقطنی باب امامة جبریل ملتان ۲۶۰/۱)

۳۰۲۔ دارقطنی و طبرانی و ابو عمر کے یہاں بروایت عقبہ بن عمرو و بشیر بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یوں ہے۔ جاءه حین کان ظل کل شیء مثله فقال یا محمد صل العصر فصلی ثم جاءه الغد حین کان ظل کل شیء مثله فقال صل الظهر فصلی۔ (دارقطنی باب امامة جبریل ملتان ۲۵۶/۱)

یہ سب حدیثیں تصریح صریح ہیں کہ روح امین علیہ الصلوٰۃ والسلام ظہر کے لئے حاضر اس وقت ہوئے جب سایہ ایک مثل کو پہنچ چکا تھا اس وقت نماز پڑھنے کے لئے عرض کی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھی۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۸۷۔ حاجر البحرین“۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب و عشاء جمع فرمائی :

۳۰۳۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و سنن نسائی و مصنف طحاوی میں بطریق عدیدہ و الفاظ مجملہ و مفصلہ مختصرہ و مطولہ

مروی و هذا لفظ البخاری حدثنا عمر بن حفص بن غياث ثنا ابی ثناء الاعمش حدثنی  
عمارة عن عبد الرحمن عن عبد الله رضى الله تعالى عنه قال ما رأيت النبي صلى الله  
تعالى عليه وسلم صلى صلاة لغير ميقاتها الا صلاتين جمع بين المغرب والعشاء و  
صلى الفجر قبل ميقاتها. (بخاری اول، ص ۲۲۸، باب منی یصلی الفجر بجمع)

۳۰۳۔ و لمسلم حدثنا يحيى بن يحيى و ابوبكر بن ابی شيبة و ابو كريب جميعا  
عن ابی معوية قال يحيى اخبرنا ابو معوية عن الاعمش عن عمارة عن عبد الرحمن بن  
يزيد عن عبد الله رضى الله تعالى عنه قال ما رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
صلى صلاة الا لميقاتها الا صلاتين صلاة المغرب والعشاء بجمع و صلى الفجر يومئذ  
قبل ميقاتها. (مسلم اول، ص ۴۱۷، باب استحباب زيادة التغليس الخ)

۳۰۵۔ وحدثنا عثمان بن ابی شيبة و اسحاق بن ابراهيم جميعاً عن جرير عن  
الاعمش بهذا الاسناد قال قبل وقتها بغلس (مسلم اول، ص ۴۱۷، باب استحباب زيادة التغليس الخ)  
یعنی حضرت حاضر سفر و حضر و مصاحب و ملازم جلوت و خلوت سید البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
و سلم سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ سابقین اولین فی الاسلام و ملازمین خاص حضور  
سید الانام علیہ افضل الصلاة والسلام سے تھے بوجہ کمال قرب بارگاہ البیت رسالت سے سمجھے جاتے  
اور سفر و حضر میں خدمت والا منزلت منزلت بستر گستری و مسواک و مطہرہ داری و کفش برداری  
محبوب باری صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم سے معزز و ممتاز رہتے ارشاد فرماتے ہیں میں نے کبھی نہ دیکھا  
کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے کبھی کوئی نماز اس کے غیر وقت میں پڑھی ہو مگر  
دو نمازیں کہ ایک ان میں سے نماز مغرب ہے جسے مزدلفہ میں عشا کے وقت پڑھا تھا اور وہاں فجر  
بھی روز کے معمولی وقت سے پیشتر تاریکی میں پڑھی۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۹۱ حجاز البحرین“۔

۳۰۶۔ سنن ابی داؤد میں ہے حدثنا قتيبة نا عبد الله بن نافع عن ابی مودود عن  
سليمان بن ابی يحيى عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما قال ما جمع رسول الله  
صلى الله تعالى عليه وسلم بين المغرب والعشاء قط في السفر الا مرة.

یعنی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
و سلم نے کبھی کسی سفر میں مغرب و عشاء ملا کر نہ پڑھی سو ایک بار کے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص  
۳۹۲، حجاز البحرین“ (ابو داؤد اول، ص ۱۷۱، باب الجمع بين الصلاتين)

تین باتیں گناہ کبیرہ ہیں :

۳۰۷۔ امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آثار ماثورہ کتاب الحج عیسیٰ بن ابان میں روایت فرماتے ہیں اخبرنا اسمعیل بن ابراہیم البصری عن خالد الحذاء عن حمید بن ہلال عن ابی قتادة العدوی قال سمعت قراءة كتاب عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه ثلث من الكبائر الجمع بين الصلاتين و الفرار من الزحف و النهبة.

یعنی حضرت ابو قتادہ عدوی کہ اجلہ اکابر و ثقات تابعین سے ہیں بلکہ بعض نے انہیں صحابہ میں گناہ فرماتے ہیں میں نے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شقہ و فرمان سنا کہ تین باتیں کبیرہ گناہوں سے ہیں دو نمازیں جمع کرنا اور جہاد میں کفار کے مقابلے سے بھاگنا اور کسی کا مال لوٹ لینا۔ یہ حدیث اعلیٰ درجہ کی صحیح ہے اس کے سبب رجال اسمعیل بن ابراہیم بن علیہ سے آخر تک ائمہ ثقات عدول رجال صحیح مسلم سے ہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۹۳ حجاز البحرین“۔

(کنز العمال، باب الجمع بین الصلاتین حدیث ۲۲۷۶۵-۲۲۷۶۸)

عرفات و مزدلفہ میں جمع بین الصلاتین جائز ہے اس کے علاوہ کہیں جائز نہیں :

۳۰۸۔ سنن نسائی کتاب المناسک باب الجمع بین الظهر و العصر بعرفة میں ہے۔

اخبرنا اسمعیل بن مسعود عن خالد عن شعبة عن سليمان عن عمارة بن عمير بن عبدالرحمن بن يزيد عن عبدالله رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصلي الصلاة لوقتها الا بجمع و عرفات۔

یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز اس کے وقت ہی میں پڑھتے تھے مگر مزدلفہ و عرفات میں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۴۰۱۔ حجاز البحرین“۔ (نسائی دوم، ص ۳۳، باب مذکور)

۳۰۹۔ حدیث النسائی ایضا فی المناسک باب جمع الصلاتین بالمزدلفة اخبرنا

القاسم بن زكريا ثنا مصعب بن المقدم عن داود عن الاعمش عن عمارة عن عبدالرحمن بن يزيد عن ابن مسعود ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم جمع بين المغرب و العشاء بجمع.

بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزدلفہ میں مغرب و عشاء کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف)

”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۴۰۲، حجاز البحرین“۔ (نسائی ۲/۳۶، باب مذکور)



۳۱۰۔ حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے مخرج مروی صحیح بخاری و سنن نسائی سے سیدنا امام محمد نے آثار مرویہ کتاب الحج میں بسند جلیل و صحیح روایت فرمائی اخبارنا سلام بن سلیمان الحنفی عن ابی اسحاق السبیعی عن عبدالرحمن بن الاسود عن علقمة بن قیس و الاسود بن یزید قال کان عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول لا جمع بین الصلاتین الا بعرفة الظهر و العصر۔

یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے جمع بین الصلاتین جائز نہیں مگر عرفہ میں ظہر و عصر۔ (ظہرین عرفہ و عشائین مزدلفہ کے سوا دو نمازوں کا قصد ایک وقت میں جمع کرنا سزا حاضر اہر گز کسی طرح جائز نہیں احادیث مذکورہ اس کی ممانعت پر شاہد عدل ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۰۳ حاجر البحرین"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت پر چند احادیث کریمہ :

۳۱۱۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت حدیث میں ہے، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمسکوا بعہد بن ام عبد (مسعود) ان کے عہد کو لازم پکڑو۔ رواہ الترمذی عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ترمذی دوم، ص ۲۲۱، مناقب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۱۲۔ یہ وہی ابن مسعود ہیں جنہیں حدیثیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ان اشبه الناس د لا و سمتا و ہدیا برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابن ام عبد۔

بیشک چال و حال روش میں سب سے زیادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہ عبداللہ بن مسعود ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رواہ البخاری و الترمذی و النسائی۔ (بخاری اول، ص ۵۳۱ مناقب عبداللہ بن مسعود) (ترمذی دوم، ص ۲۲۱ مناقب عبداللہ بن مسعود)

۳۱۳۔ وہی ابن مسعود ہیں جنہیں امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے کنیف علیٰ علما۔

ایک گٹھری ہیں علم سے بھری ہوئی۔ (مستدرک علی الصحیحین کتاب معرفة الصحابة کلمات دعا بن مسعود۔ بیروت ۳/۳۱۸)

۳۱۴۔ نہایت یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رضیت لامتی

مارضی لہا ابن م عبد و کرہت لامتی ما کرہ لہا ابن ام عبد۔

میں نے اپنی امت کے لئے پسند فرمایا جو کچھ عبد اللہ بن مسعود اس کے لئے پسند کرے اور اپنی امت کے لئے ناپسند کیا جو اس کے لئے عبد اللہ بن مسعود ناپسند کرے۔ رواہ الحاکم بسند صحیح۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۱۲-۳۱۳، حاجر البحرین“۔ (کنز العمال، ص ۲۸۶، ج ۱۲)

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد دوم

انتظار صلاۃ اور تاخیر جماعت کے بارے میں ایک حدیث :

۳۱۵۔ حدیث میں سنت اقدس یوں مروی ہے کہ جب لوگ جلد حاضر ہوتے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلد نماز پڑھ لیتے اور حاضری میں دیر ملاحظہ فرماتے تو تاخیر فرماتے اور کبھی سب لوگ حاضر ہو جاتے اور تاخیر فرماتے یہاں تک کہ ایک بار نماز عشا میں تشریف آوری کا بہت انتظار طویل صحابہ کرام نے کیا بہت دیر کے بعد مجبور ہو کر امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے در اقدس پر عرض کی عورتیں اور بچے سو گئے اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور فرمایا روئے زمین پر تمہارے سوا کوئی نہیں جو اس نماز کا انتظار کرتا اور تم نماز ہی میں ہو جب تک نماز کے انتظار میں رہو۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۴۲۶“ (بخاری اول،

ص ۸۱، باب وقت العشاء الی نصف اللیل)

فجر میں اسفار مستحب ہے :

۳۱۶۔ ترمذی ابو داؤد و نسائی دارمی ابن عدی طبرانی حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر۔

یعنی صبح کو خوب روشن کرو کہ اسفار میں اجر زیادہ ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۴۳۸“ (ترمذی

اول، ص ۴۰۔ ماجاً بالاسفار بالفجر)

۳۱۷۔ و لفظ الطبرانی فکلما اسفرتم بالفجر فانه اعظم للاجر۔ (المعجم الکبیر

للطبرانی حدیث رافع بن خدیج۔ مہر۔ ۲۵۱/۳)

۳۱۸۔ و لفظ ابن حبان کلما اصبحتم بالصبح فاذنوا اعظم للاجر کم۔

(الاحسان بترتیب صحیح۔ ص ۱۰۰۔ کتاب الصلاۃ شیخویرہ ۲۳/۳)

ان الفاظ کا حاصل یہ ہے کہ جس قدر اسفار میں مبالغہ کرو۔ گناہیں کم ہوں گی۔

۳۱۹۔ طبرانی وابن عدی نے انہیں صحابی سے روایت کیا قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لبلا ل یا بلال ناد بصلاة الصبح الفجر حتى يبصر القوم مواقع نبلهم من الاسفار۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلال سے ارشاد فرمایا اے بلال فجر کی اذان اس وقت دیا کرو جب لوگ اپنے تیر گرنے کی جگہیں دیکھ لیں بسبب روشنی کے۔ (مجمع الزوائد باب وقت صلاة الصبح بیروت ۱/۳۱۶)

۳۲۰۔ ابن خزیمہ اپنی صحیح اور امام طحاوی شرح معانی الآثار میں بسند صحیح حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ما اجتمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی شیء کما اجتمعوا علی التویر۔

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کسی بات پر اتفاق نہ کیا جیسا تویر و اسفار پر۔ حدیث صحیحین سے ثابت کہ نماز فجر اول وقت پڑھنا سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت شریفہ کے خلاف تھا۔ (شرح معانی الآثار ۱/۱۰۹ باب وقت الفجر)

مغرب و فجر کے بارے میں ایک حدیث :

۳۲۱۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزدلفہ میں حضور کے مغرب کو بوقت عشا اور فجر کو اول وقت پڑھنے کی نسبت فرمایا۔ ان ہاتین الصلاتین حولتا عن وقتیہما فی هذا المكان۔

یعنی یہ دونوں نمازیں اپنے وقت سے پھیر دی گئیں۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۳۹" (بخاری

۱/۲۲۸ کتاب الصلوٰۃ منی بصلی الفجر بجمع)

گرمیوں میں تاخیر ظہر مستحب ہے :

۳۲۲۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اذا اشتد الحر فابردوا بالظہر

فان شدة الحر من فيح جهنم۔ متفق علیہ۔

جب گرمی سخت ہو تو ظہر کو ٹھنڈا کرو کہ شدت گرمی وسعت دم دوزخ سے ہے۔ (مسلم اول

۲۱۷۔ باب استحباب الابراد بالظہر الخ)

۳۲۳۔ بخاری ونسائی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی و اللفظ للنسائی قال کان رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کان الحرا براد بالصلاة و اذا کان البرد عجل۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب گرمی ہوتی نماز ٹھنڈی کرتے اور جب سردی ہوتی  
تجیل فرماتے۔ (نسائی اول، ص ۷۸۔ تعجیل الظهر فی البرد)

۳۲۳۔ بخاری مسلم ابوداؤد ابن ماجہ نے سیدنا ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی قال  
اذن مؤذن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الظهر فقال ابرد ابرد او قال انتظر  
انتظر و قال شدة الحر من فيح جهنم فاذا اشتد الحر فابردوا عن الصلاة حتى رأينا  
فی التلول۔

یعنی مؤذن نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان ظہر دی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا ٹھنڈا کر ٹھنڈا کر یا فرمایا انتظار کر انتظار کر اور سختی گرما جہنم کی وسعت نفس سے ہے تو  
جب گرمی زائد ہو نماز ٹھنڈی کرو یہاں تک کہ ہم نے دیکھا ٹیلوں کا سایہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص  
۳۳۲“ (بخاری ۷۶۱ باب الابراد بالظہر فی شدة الحر) (ابوداؤد ۵۸۱ باب وقت صلوة الظہر)

امامت جبرئیل علیہ السلام کے بارے میں ایک حدیث :

۳۲۵۔ اخرج ابوداؤد و الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امنی جبرئیل عند البیت مرتین فصلی بی الظہر  
حين زالت الشمس و كان قدر الشراك. الحدیث۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیت اللہ کے  
پاس دو بار میری امامت کی ظہر کی نماز زوال شمس کے وقت پڑھائی اور سورج کا سایہ پشت قدم پر  
تھا۔ زوال شمس کے بعد وقت ظہر شروع ہو جاتا ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص : ۳۳۳“  
(ابوداؤد لول، ص ۵۶۔ باب المواقیت)

بیجا سوال پوچھنا منع ہے :

۳۲۶۔ حدیث میں ہے نبھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن نفل المسائل۔  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زیادہ اور بے جا سوال پوچھنے سے منع فرمایا ہے۔ ”فتاویٰ  
رضویہ، ج ۲، ص ۳۳۵“ (کنز العمال، ص ۱۶۵، ج ۱۰)

مستورات کے لئے زیارت قبور کرنا منع ہے :

۱۲۷۔ لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زائرت القبور و المتخذین  
علیہا مساجد (مشکوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زیارت قبول کرنے والی عورتوں اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۵۲" (مشکوٰۃ اول، ص ۷۱۔ باب المساجد و مواضع الصلاة فصل الثانی)

قبر کے سامنے نماز پڑھنا منع ہے :

۳۲۸۔ رواہ و کعب بن الجراح فی مصنفہ فیما حکاہ ابن حزم عن سفین بن سعید عن حمید عن انس قال رأی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصلی الی قبر فنہانی فقال القبر امامک۔

۳۲۹۔ قال و عن معمر عن ثابت عن انس قال رأی عمر اصلی عند قبر فقال لی القبر لا تصل الیہ قال ثابت فکان انس یاخذ بیدی اذا اراد ان یصلی فیتحی عن القبور۔  
۳۳۰۔ ورواہ ابو نعیم قال البخاری عن حریث بن السائب قال سمعت الحسن یقول بینا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یصلی الی قبر فناداه عمر القبر القبر و ظن انه یعنی القمر فلما رأی انه یعنی القبر تقدم و صلی و جاز القبر۔

ان حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبر کی طرف نماز پڑھ رہے تھے تو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھ کر فرمایا قبر قبر تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حالت نماز ہی میں آگے بڑھ گئے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۵۲"۔

نماز نفل گھر میں پڑھنا بہتر ہے :

۳۳۱۔ حدیث میں ہے اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم و لا تتخذوها قبورا۔  
نوافل میں سے کچھ اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۵۵" (بخاری ۱۵۸ باب التطوع فی البیت)

نماز فجر کے بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے :

۳۳۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا صلاة بعد الصبح حتی ترتفع الشمس۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز فجر کے بعد ارتفاع شمس تک کوئی نفل نماز نہیں ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۶۱"۔ (بخاری اول، ص ۸۳۔ باب لا تتحرى الصلاة قبل غروب الشمس)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اذان دینا ثابت ہے۔ حدیث میں ہے :

۳۳۳۔ اخرج الترمذی انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذن فی سنہ و صلی باصحابہ.

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سفر میں اذان دی اور صحابہ کی امامت فرمائی۔  
(مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۶۷“

نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں اور جنازہ کی مشروعیت مدینہ طیبہ میں ہوئی :

۳۳۴۔ اخرج الحاکم فی المستدرک و الطبرانی و البیہقی فی سننہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال آخر ما کبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الجنائزہ اربع تکبیرات و کبر عمر علی ابی بکر اربعاً و کبر ابن عمر اربعاً و کبر الحسن بن علی علی اربعاً و کبر الحسين بن علی علی الحسن بن علی اربعاً و کبرت الملكة علی و لم تشرع فی الاسلام الا فی المدینة المنورة.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے اخیر میں نماز جنازہ چار تکبیروں سے پڑھی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ چار تکبیروں سے پڑھی، اور ابن عمر نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چار تکبیروں سے، اور حسن بن علی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چار تکبیروں سے اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چار تکبیروں سے اور فرشتوں نے بھی حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ چار تکبیروں سے پڑھی اور اسلام میں سب سے پہلے جنازہ مدینہ منورہ ہی میں مشروع ہوا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۶۷“ (المستدرک للحاکم التکبیر علی الجنائز اربع بیروت ۱/۳۸۶)

تاخیر ظہر کے استحباب پر دو حدیثیں :

۳۳۵۔ (بخاری مسلم ابوداؤد وغیرہ) کے دوسرے طریق میں ہے۔ کنا مع النبی صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السفر (سفر) فاراد المؤذن ان یؤذن الظهر فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابرد ثم اراد ان یؤذن فقال له ابرد حتی رأینا فنی التلول. الحدیث.

ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے مؤذن نے ارادہ کیا کہ ظہر کی اذان

دے حضور نے ارشاد فرمایا ٹھنڈا کر پھر چاہا کہ اذان دے پھر فرمایا ٹھنڈا کر یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۳۲۔“ (ابوداؤد ار ۵۸ وقت صلوة الظهر)

۳۳۶۔ ابوداؤد و نسائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ قال کان قدر صلاة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الظهر في الصيف ثلثة اقدم الى خمسة اقدم.

گرمی میں نماز حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدار تین قدم سے پانچ قدم تک ہے۔ یعنی جب سایہ ہر چیز کا اس کے ساتویں حصہ کے تین یا پانچ مثل ہو جاتا تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۳۳۔“ (نسائی اول، ص ۸۸، باب الابراد بالظھر)

تعمیر مسجد سے متعلق ایک حدیث جلیل :

۳۳۷۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب مسجد مدینہ طیبہ بنا فرمائی وہ ایک نخلستان تھا جس میں مشرکین دفن ہوتے تھے فامر بقبور المشرکین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مشرکوں کی قبریں کھود دیں۔ اور وہ نجس مٹی پھینک دی گئی پھر وہاں مسجد کریم تعمیر فرمائی۔ کما فی صحیح البخاری وغیرہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۳۶۔“ (بخاری، ج ۱، باب هل ینشر قبور مشرکین الخ)

جہاں کوئی تقصیر واقع ہو وہاں سے ہٹ کر نماز پڑھنی چاہئے :

۳۳۸۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قوم ثمود کی جائے ہلاک میں نماز نہ پڑھی کہ وہاں عذاب نازل ہوا تھا۔

۳۳۹۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب تریس جب نماز فجر سوتے میں قضا ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم فرمایا کہ نماز آگے چل کر پڑھو کہ یہاں تمہارے پاس شیطان حاضر ہوا تھا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۳۷۔“

قبر کے سامنے نماز پڑھنا منع ہ :

۳۴۰۔ صحیح بخاری شریف میں ہے رأی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بصلی عند قبر فقال القبر القبر ولم یأمره بالاعادة۔

امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قبر



کی طرف نماز پڑھتے دیکھا فرمایا قبر قبر وہ نماز ہی میں آگے بڑھ گئے اور اعادہ کا حکم نہیں فرمایا۔

”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۵۳“ (بخاری ۱/۶۱ بل تنبش قبور مشرک کی الجماعیۃ لہج)

الصلاة خیر من النوم سے متعلق حدیث میں ہے کہ

۳۳۱۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان فجر میں الصلاة خیر من النوم

مقرر کرنیکی اجازت عطا فرمائی۔ اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر عن سیدنا بلال

رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۵۸“ (المعجم الکبیر للطبرانی عن بلال بن رباح۔

بیروت ۱/۳۵۵)

مؤذن تکبیر کہنے کا زیادہ مستحق ہے :

۳۳۲۔ مسند امام احمد و سنن اربعہ و شرح معانی الآثار میں زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے مروی میں نے اذان کہی تھی بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تکبیر کہنی چاہی فرمایا یقیم

اخو صداء فان من اذن فهو یقیم۔

قبیلہ صد اکا بھائی اقامت کہے گا کہ جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۶۱“

(ترمذی لول ص ۵۰ باب ما جاء ان من اذن الخ) (شرح معانی الآثار ۱/۸۵ باب اقامة المؤذن وغیرہ)

آغاز اذان کے بارے میں ایک حدیث پاک :

۳۳۳۔ حدیث میں ایک بار کا یہ ذکر آیا ہے کہ جب عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

خواب میں اذان دیکھی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی ارشاد ہوا بلال کو

سکھاؤ کہ ان کی آواز بلند تر ہے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان کہی جب تکبیر کہنی چاہی عبد اللہ

بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مادم ہوئے اور عرض کی خواب تو میں نے دیکھا تھا میں تکبیر کہنا چاہتا

ہوں فرمایا تو تمہیں کہو انہوں نے تکبیر کہی۔ رواہ الامام احمد و ابو داؤد و الطحاوی عنہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ۔ (یعنی افضل یہ ہے کہ مؤذن ہی تکبیر کہے۔ مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۶۲“

(ابوداؤد ۱/۶۷ الرجل یؤذن ویقیم آخر)

شرعی اصول سے جو باتیں متصادم ہوں وہ مردود بدعت سیئہ ہیں حدیث میں ہے :

۳۳۴۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من احدث فی امرنا هذا

لیس منه فیہو رد۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین میں جو نئی چیز نکالا وہ مردود ہے۔



تعالیٰ عنہ قال کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعة علی باب المسجد وابی بکر وعمر۔

یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تشریف رکھتے تو حضور کے سامنے مسجد کے دروازے پر اذان ہوتی اور ایسا ہی ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانے میں۔ اور بھی منقول نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا خلفائے راشدین نے مسجد کے اندر اذان دلوائی ہو، اگر اس کی اجازت ہوتی تو بیان جواز کے لئے کبھی ایسا ضرور فرماتے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۸۹“ (ابوداؤد اول ص ۱۵۵، باب وقت لجمعة)

قطع صفا ممنوع ہے :

۳۴۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قطع صفا قطعہ اللہ جو صفا کو قطع کرے اللہ اسے قطع کر دے۔ رواہ النسائی والحاکم بسند صحیح عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۹۱“ (نسائی اول ص ۳۱ امن وصل صفا) سنتوں کا زندہ کرنے والا جنتی ہے :

۳۵۰۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احیا سنتی فقد احببنی ومن احببنی کان معی فی الجنة۔ جس نے میری سنت زندہ کی بیشک اسے مجھ سے محبت ہے اور جسے مجھ سے محبت ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ رواہ السجزی فی الابانۃ والترمذی بلفظ من احب (ترمذی دوم ص ۹۶، باب الاخذ بالسنة الخ)

۳۵۱۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احیا سنة من سنتی فقد امیت بعدی فان له من الاجر مثل اجور من عمل بها من غیر ان ینقص من اجورہم شیئا۔

جو میری کوئی سنت زندہ کرے کہ لوگوں نے میرے بعد چھوڑ دی ہو جتنے اس پر عمل کریں سب کے برابر اسے ثواب ملے اور ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ ہو۔ رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجہ عن عمر وبن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۹۲“ (ترمذی دوم ص ۹۶، باب الاخذ بالسنة الخ)

کسی مٹی ہوئی سنت پر عمل کرنے والے کو سوشیدوں کے برابر اجر ملے گا :

۳۵۲۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فرماتے ہیں من تمسك بسنتي عند فساد امتي فله اجر مائة شهيد.

جو فساد امت کے وقت میری سنت مضبوط تھامے اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے۔ رواہ

البيهقي في الزهد۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۹۳“ (مشکوٰۃ اول ص ۳۰، باب الاعتصام بالکتاب والسنة،

کتاب الزهد الكبير للبيهقي، دارالعلم لکویت ص ۱۵۱)

• کھڑے ہو کر تکبیر سننا مکروہ ہے حدیث میں ہے :

۳۵۳۔ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لا تقوموا حتى تروني .

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک مجھے آتے ہوئے نہ دیکھو تو

کھڑے نہ ہو۔ (مولف) (کھڑے ہو کر تکبیر سننا مکروہ ہے یہاں تک کہ علماء فرماتے ہیں کہ جو

شخص مسجد میں آیا اور تکبیر ہو رہی ہے وہ اس کے تمام تک کھڑا نہ رہے بلکہ بیٹھ جائے یہاں تک کہ

مکبر حی علی الفلاح تک پہنچے اس وقت کھڑا ہو، یہ اس صورت میں ہے کہ امام بھی وقت تکبیر

مسجد میں ہو اور اگر وہ حاضر نہیں تو مؤذن جب تک اسے آمانہ دیکھے تکبیر نہ کہے نہ اس وقت تک

کوئی کھڑا ہو۔ منہ) ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۴۷۲“ (مسلم ۱/۲۲۰، باب متى يقوم الناس للصلوة)

بقدر استطاعت نمی عن المنکر پر ایک حدیث :

۳۵۴۔ قال صلى الله تعالى عليه وسلم من رأى منكم منكرا فليغيره بيده فان

لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه وذلك اضعف الايمان .

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں جو شخص کوئی بری بات دیکھے تو اسے

چاہئے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اگر ہاتھ سے بدلنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کرے

پھر اگر زبان سے منع نہ کر سکے تو دل سے ضرور برا جانے اور یہ ایمان کا ادنیٰ درجہ ہے۔ (مولف)

”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۹۷“ (مسلم اول ص ۵۱، باب بيان كون النهي عن المنكر من الايمان الخ)

نماز عید کے لئے اذان و اقامت کچھ نہیں ہے :

۳۵۵۔ روى مسلم عن جابر رضى الله تعالى عنه ان لا اذان للصلوة يوم الفطر

ولا اقامة ولا نداء ولا شنى .

مسلم نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ عید الفطر کے دن نہ اذان ہے نہ اقامت

نہ نداء نہ اور کچھ۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۵۰۶“ (مسلم اول ص ۲۹۰، کتاب صلاة

العیدین)

امام کے علاوہ اگر کوئی تکبیر کہے تو اجازت مؤذن کے بغیر نہ کہے :

۳۵۶۔ حدیث میں ہے المؤذن املك بالاذان والامام املك بالاقامة

مؤذن اذان کا مالک ہے اور امام تکبیر کا۔ یعنی تکبیر امام کی اجازت سے کہی جائے۔ (مولف)

”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۵۰۸“ (کنز العمال ۷/ ۳۳۸)

مسجد میں گمشدہ شئی تلاش کرنا دریافت کرنا منع ہے :

۳۵۷۔ صحیح مسلم شریف میں ”ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم فرماتے ہیں من سمع رجلا ینشد ضالة فی المسجد فلیقل لا رادھا اللہ علیک فان المساجد لم تبین لہذا۔

جو گمی ہوئی چیز کو مسجد میں دریافت کرے اس سے کہو اللہ تیری گمی چیز تجھے نہ ملائے کہ

مسجدیں اس لئے نہیں بنیں۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۵۰۲“ (مسلم اول ص ۲۱۰، باب النہی عن نشد

الضالة فی المسجد)

عیدین میں الصلاة جامعہ کہنا جائز ہے :

۳۵۸۔ روى الامام الشافعی عن الزهری قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم یأمر المؤذن فی العیدین فیقول الصلاة جامعہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدین میں مؤذن کو حکم فرماتے کہ الصلاة جامعہ پکارے۔

”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۵۰۶“ (الام للشافعی من قال لا اذان للعیدین بیروت ۱/ ۲۳۵)

امام و مؤذن کے بارے میں ایک حدیث :

۳۵۹۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الامام ضامن والمؤذن مؤتمن۔

امام ذمہ دار ہے اور مؤذن امین ہے رواہ ابوداؤد الترمذی وابن حبان والبیہقی عن ابی

ہریرہ واحمد عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند صحیح۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲

ص ۵۱۵“ (ترمذی اول ص ۵۱، باب ماجاء ان الامام ضامن الخ)

# تعارف

منیر العین فی حکم تقبیل الابهامین

(انگوٹھے چومنے کا مفصل بیان)

۱۳۰۱ھ میں سوال آیا کہ اذان میں کلمہ اشہد ان محمد رسول اللہ سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں

سے لگانا کیسا ہے؟ اس کے جواب میں امام احمد رضا نے ارشاد فرمایا کہ

حضور پر نور شفیع یوم النشور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اذان میں سنتے

وقت انگوٹھے یا انگشتین شہادت چوم کر آنکھوں سے لگانا قطعاً جائز جس کے جواز پر مقام تبرع میں

دلائل کیترہ قائم، اور اگر خود کوئی دلیل خاص نہ بھی ہوتی تو شرع سے منع وارد نہ ہوتا ہی جواز کے

لئے کافی تھا پھر یہاں تو حدیث و فقہ و ارشاد علماء عمل قدیم سلف صالحا سب کچھ موجود ہے۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالہ میں امام علام شمس الدین سخاوی کی کتاب ”المقاصد

الحسنة فی الاحادیث الدائرة علی اللسنة“ سے انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانے کے

ثبوت میں آٹھ حدیثیں پیش کی ہیں اور ثابت کیا گیا ہے کہ یہ بلاشبہ جائز و مستحسن اور سنت صدیقی

ہے۔ اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی اس فعل کا ثبوت عمل کے لئے کافی ہے کہ صدیق

سے کسی شکی کا ثبوت بعینہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثبوت ہے۔ اگرچہ بالخصوص

حدیث مرفوع درجہ صحت تک مرفوع نہ ہو۔

اور امام احمد رضا نے اس رسالے میں حدیث و اصول حدیث پر کلام کرتے ہوئے تمیں

افادات ارقام فرمائے اور ثابت کیا کہ حدیث ضعیف بھی باب فضائل میں قابل حجت اور لائق

عمل ہے اور حدیث موضوع کب قرار پاتی ہے، چنانچہ فرماتے ہیں کہ

”محدثین کرام کا کسی حدیث کو فرمانا کہ صحیح نہیں، اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ غلط

و باطل ہے بلکہ صحیح ان کی اصطلاح میں ایک اعلیٰ درجہ کی حدیث ہے جس کے شرائط کافی سنت اور

دشوار ہیں، محدثین کے نزدیک جب بھی ان شرائط میں کچھ کمی ہوتی ہے تو فرمادیتے ہیں کہ حدیث

صحیح نہیں یعنی یہ حدیث اس درجہ علیا کونہ پہنچی۔

اس سے دوسرے درجہ کی حدیث کو حسن کہتے ہیں یہ بانکہ صحیح نہیں پھر بھی اس میں کوئی قباحت نہیں ہوتی ورنہ حسن ہی کیوں کہلاتی فقط اتنا ہوتا ہے کہ اس کا پایہ بعض اوصاف میں اس بلند مرتبے سے جھکا ہوتا ہے۔

☆ کسی حدیث کی سند میں راوی کا مجہول ہونا اگر اثر کرتا ہے تو صرف اس قدر کہ اسے ضعیف کہا جائے نہ کہ باطل و موضوع۔

☆ اسی طرح سند کا منقطع ہونا مستلزم وضع نہیں، ہمارے ائمہ کرام اور جمہور علماء کے نزدیک تو انقطاع سے صحت و حجیت ہی میں کچھ خلل نہیں آتا۔

☆ انقطاع تو ایک امر سہل ہے، جسے صرف بعض نے طعن جانا، علماء فرماتے ہیں حدیث کا مضطرب بلکہ منکر ہونا بھی موضوعیت سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا۔

☆ جس حدیث میں راوی بالکل مبہم ہو وہ بھی موضوع نہیں کہ یہ صرف مورث ضعیف ہے نہ کہ موجب وضع۔

☆ ضعیف راویان کے باعث حدیث کو موضوع کہہ دینا ظلم و جزاف ہے۔

☆ راوی ایسا غافل ہو کہ حدیث میں دوسرے کی تلقین قبول کر لے اس کی حدیث بھی موضوع نہیں، مثلاً راوی کی اپنی مرویات میں ایسی غفلت کہ دوسرے کی تلقین قبول کر لے یعنی دوسرا جو بتا دے کہ تو نے یہ سنا تھا وہی مان لے۔

کسی راوی پر غفلت کا طعن فسق سے بدتر اور جمالت سے چار درجہ زیادہ سخت ہے۔

پھر امام احمد رضا نے بحوالہ فقہ الفکر کے حوالے سے اسباب طعن کی دس قسمیں بیان فرمائیں۔

(۱) کذب، (۲) تہمت، (۳) کثرت غلط، (۴) غفلت، (۵) فسق، (۶) وہم،

(۷) مخالفت ثقات، (۸) جمالت، (۹) بدعت، (۱۰) سوء حفظ اور تصریح فرمائی کہ ہر پہلا

دوسرے سے سخت تر ہے۔

☆ منکر الحدیث کی حدیث بھی موضوع نہیں۔

☆ متروک کی حدیث بھی موضوع نہیں کہ ضعیفوں میں سب سے بدتر درجہ متروک کا ہے

جس کے بعد صرف تہم بالوضع یا کذاب دجال کا مرتبہ ہے۔

پھر موضوعیت حدیث کس طرح ثابت ہوتی ہے؟ اس سلسلے میں امام احمد رضا رقمطراز ہیں

کہ موضوعیت یوں ثابت ہوتی ہے کہ اس روایت کا مضمون

۱۔ قرآن عظیم، ۲۔ یا سنت متواترہ، ۳۔ یا اجماعی قطعی قطعیات الدلالۃ ۴۔ یا عقل صریح،  
۵۔ یا حسن صریح ۶۔ یا تاریخ یقینی کے ایسا مخالف ہو کہ تاویل و تطبیق کا احتمال نہ رہے۔ ۷۔ یا معنی  
شنیع و قبیح ہوں جن کا صدور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول نہ ہو جیسے معاذ اللہ کسی  
فساد یا ظلم یا عبث یا سفہ یا مدح باطل یا ذم حق پر مشتمل ہوتا۔

۸۔ یا ایک جماعت جس کا عدد حد تو اترا کو پہنچے اور ان میں احتمال کذب یا ایک دوسرے کی تقلید  
کانہ رہے اس کے کذب و بطلان پر گواہی مستند الی الخس دے۔

۹۔ یا خبر کسی ایسے امر کی ہو کہ اگر واقع ہوتا تو اس کی نقل و خبر مشہور و مستفیض ہو جاتی مگر  
اس روایت کے سوا اس کا کہیں پتہ نہیں۔

۱۰۔ یا کسی حقیر فعل کی مدحت اور اس پر وعدہ و بشارت یا صغیر امر کی مذمت اور اس پر وعید  
و تہدید میں ایسے لمبے چوڑے مبالغے ہوں جنہیں کلام معجز نظام نبوت سے مشابہت نہ رہے۔ یہ  
دس صورتیں تو صریح ظہور و وضوح و ضعیف کی ہیں۔

۱۱۔ یا یوں حکم و ضعیف کیا جاتا ہے کہ لفظ رکیک و سلیف ہوں جنہیں سمع دفع اور طبع منع کرے  
اور ناقل مدعی ہو کہ یہ بعینہ الفاظ کریمہ حضور اربع العرب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں یا وہ محل ہی  
نقل بالمعنی کانہ ہو۔

۱۲۔ یا ناقل رافضی حضرات اہل بیت کرام علی سید ہم و علیہم الصلوٰۃ والسلام کے فضائل میں  
وہ باتیں روایت کرے جو اس کے غیر سے ثابت نہ ہوں جیسے حدیث لحمک لحمی و دمک  
دمی (تیرا گوشت میرا گوشت تیرا خون میرا خون)۔

۱۳۔ یا قرآن حالیہ گواہی دے رہے ہوں کہ یہ روایت اس شخص نے کسی طبع سے یا غضب و  
غیر ہما کے باعث ابھی گڑھ کر پیش کر دی ہے جیسے حدیث سبق میں زیادت جناح اور حدیث ذم  
معلمین اطفال۔

۱۴۔ یا تمام کتب و تصانیف اسلامیہ میں استقرائے تام کیا جائے اور اس کا کہیں پتہ نہ چلے۔ یہ  
صرف اجلہ حفاظ ائمہ شان کا کام تھا جس کی لیاقت صدہا سال سے معدوم۔

۱۵۔ یا راوی خود اقرار و ضعیف کر دے خواہ صراحۃ خواہ ایسی بات کہے جو بمنزلہ اقرار ہو، مثلاً  
ایک شیخ سے بلا واسطہ بدعوی سماع روایت کرے پھر اس کی تاریخ و وفات وہ بتائے کہ اس کا اس سے  
سننا معقول نہ ہو۔



موضوعیت حدیث کے ثبوت کی یہ تمام صورتیں رقم کرنے کے بعد امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ :

یہ پندرہ باتیں ہیں شاید اس جمع و تلخیص کے ساتھ ان سطور کے سوانہ ملیں۔ جو حدیث ان پندرہ دلائل سے منزہ ہو محدث اگر اس پر حکم وضع کرے تو اس سے نفس حدیث پر حکم لازم نہیں بلکہ صرف اس سند پر عائد ہو گا جو اس وقت اس کے پیش نظر ہے۔

بالجملہ اس قدر پر اجماع محققین ہے کہ حدیث جب ان دلائل و قرائن قطعہ و غالبہ سے خالی ہو اور اس کا مدار کسی متہم بالکذب پر نہ ہو تو ہرگز کسی طرح اسے موضوع کہنا ممکن نہیں۔

☆ حدیث اگر متعدد طریقوں سے روایت کی جائے اور وہ سب ضعف رکھتے ہوں تو ضعیف ضعیف مل کر بھی قوت حاصل کر لیتے ہیں بلکہ اگر ضعف غایت شدت و قوت پر نہ ہو تو جبر نقصان ہو کر حدیث درجہ حسن تک پہنچتی اور مثل صحیح خود احکام حلال میں حجت ہو جاتی ہے۔

☆ حصول قوت کے لئے کچھ بہت سے ہی طرق کی حاجت نہیں صرف دو بھی مل کر قوت پا جاتے ہیں۔

☆ اہل علم کے عمل کر لینے سے بھی حدیث قوت پاتی ہے اگرچہ سند ضعیف ہو۔

جن باتوں کا ثبوت حدیث سے پایا جائے وہ تین قسم ہیں۔

۱۔ عقائد میں حدیث احاد اگرچہ صحیح ہو کافی نہیں۔ کہ یہ اصول عقائد اسلامیہ ہیں جن میں خاص یقین درکار اور یہ حدیث احاد کا افادہ نہیں بلکہ اس کے لئے حدیث متواتر و مشہور کی ضرورت ہے۔

۲۔ دربارہ احکام حدیث ضعیف کافی نہیں۔ ثبوت احکام کے لئے حدیث کا صحیح لذات یا حسن لذات خواہ لغیرہ ہو ہونا ضروری ہے۔

۳۔ فضائل و مناقب میں باتفاق علماء حدیث ضعیف مقبول و کافی ہے۔ یعنی فضائل اعمال میں حدیث ضعیف پر عمل نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔

اس عظیم و جلیل رسالے میں علم حدیث و اصول حدیث سے متعلق امام احمد رضا بریلوی نے جو تحقیقات بازنہ حوالہ قلم کی ہیں وہ یقیناً انہیں کا حصہ ہیں۔ اور بڑے سائز کے ۱۰۷ صفحات پر پھیلا ہوا یہ گر انقدر رسالہ امام احمد رضا کی حداقت فی الحدیث کا واضح ثبوت ہے اس رسالہ مبارکہ میں ستر احادیث کریمہ زیر بحث ہیں۔

# احادیث

## منیر العین فی حکم تقبیل الالبہامین

حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اذان میں سنتے وقت انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا جائز ہے اس کے ثبوت میں آٹھ احادیث و آثار

۳۶۰۔ امام سخاوی المقاصد الحسنیۃ فی الاحادیث الدائرۃ علی الالسنۃ میں فرماتے ہیں۔ مسح العینین بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلہما عند سماع قول المؤذن اشہد ان محمد رسول اللہ مع قوله اشہد ان محمدا عبده ورسوله رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا و بمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیا۔ ذکرہ الدیلمی فی مسند الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه لما سمع قول المؤذن اشہد ان محمد رسول اللہ قال هذا و قبل باطن الانملتین السبابتین و مسح عینہ فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت علیہ شفاعتی۔ ولا یصح۔

یعنی مؤذن سے اشہد ان محمد رسول اللہ سن کر انگشتان شہادت کے پورے جانب باطن سے چوم کر آنکھوں پر ملنا اور یہ دعا پڑھنا اشہد ان محمدا عبده ورسوله رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا و بمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیا۔ اس حدیث کو دیلمی نے مسند الفردوس میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ جب اس جناب نے مؤذن کو اشہد ان محمد رسول اللہ کہتے سنایہ دعا پڑھی اور دونوں کلمے کی انگلیوں کے پورے جانب زیریں سے چوم کر آنکھوں سے لگائے اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسا کرے جیسا میرے پیارے نے کیا اس پر میری شفاعت حلال ہو جائے۔ اور یہ حدیث اس درجہ کونہ پہنچی جسے محدثین اپنی اصطلاح میں درجہ صحت نام رکھتے ہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۵۱۹، منیر العین“

(المقاصد الحسنیۃ حرف المیم حدیث ۱۰۲۱۔ بیروت، ص ۳۸۳۔)

۳۶۱۔ پھر فرمایا و کذا ما اوردہ ابو العباس احمد بن ابی بکر الرداد الیمانی

المتصوف فی کتابہ ”موجبات الرحمة و عزائم المغفرة“ بسند فیہ مجاہیل مع

انقطاعه عن الخضر عليه السلام انه قال من قال حين يسمع المؤذن يقول اشهد ان محمد رسول الله مرحبا بحبيبي و قرّة عيني محمد بن عبدالله صلى الله تعالى عليه وسلم ثم يقبل ابهاميه و يجعلهما على عينيه لم يرمدا ابدا.

یہی ہے وہ حدیث کہ حضرت ابوالعباس احمد بن ابی بکر رداو یعنی صوفی نے اپنی کتاب "موجبات الرحمہ و عزائم المغفرة" میں ایسی سند سے جس میں مجاہدیل ہیں اور منقطع بھی ہیں حضرت سیدنا خضر علیہ السلام سے روایت کی کہ وہ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص مؤذن سے اشهد ان محمد رسول اللہ بن کر مرحبا بحیبی و قرّة عینی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہے پھر دونوں اٹکھٹے چوم کر آنکھوں پر رکھے اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں۔ (المقاصد الحسنہ حرف المیم حدیث ۱۰۲۱۔ بیروت، ص ۳۸۳)

۳۶۲۔ پھر فرمایا ہم روی بسند فیہ لم اعرفہ عن اخی الفقیہ محمد بن البابی فیما حکى عن نفسه انه هبت ریح فوقت منه حصاة فی عینه و اعیاه خروجها المته اشد الالم و انه لما سمع المؤذن يقول اشهد ان محمد رسول الله قال ذلك فخرجت الحصاة من فوره قال الرداد رحمة الله تعالى و هذا يسیر فی جنب فضائل الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم.

یعنی پھر ایسی سند کے ساتھ جس کے بعض رواۃ کو میں نہیں پہچانتا۔ فقیہ ابن البابا کے بھائی سے روایت کی کہ وہ اپنا حال بیان کرتے تھے ایک بار ہوا چلی ایک کنکری ان کی آنکھ میں پڑ گئی نکالتے تھک گئے ہرگز نہ نکلی اور نہایت سخت درد پہنچایا انہوں نے مؤذن کو اشهد ان محمد رسول اللہ کہتے ہوئے یہی کہا فوراً نکل گئی رداو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل کے حضور اتنی بات کیا چیز ہے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۵۲۰۔ منیر العین" (المقاصد الحسنہ حدیث ۱۰۲۱۔ بیروت، ص ۳۸۳)

۳۶۳۔ پھر فرمایا و حکى الشمس محمد بن صالح المدنی امامها و خطیبها فی تاریخه عن المجد احد القدماء من المصرین انه سمع يقول من صلی علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا سمع ذکر فی الاذان و جمع اصبعه المسبحة و الابهام و قبلهما و مسح بهما عینه لم يرمدا ابدا.

یعنی شمس الدین محمد بن صالح مدنی مسجد مدینہ کے امام و خطیب نے اپنی تاریخ میں مسجد مصری

سے کہ سلف صالح میں تھے نقل کیا کہ میں نے انہیں فرماتے سنا جو شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک اذان میں سن کر کلمہ کی انگلی اور انگوٹھا ملائے اور انہیں بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۵۲۱۔ منیر العین“۔ (المقاصد الحسنہ حدیث ۱۰۲۱۔ بیروت، ص ۳۸۴)

۳۶۳۔ پھر فرمایا قال ابن صالح و سمعت ذلك ايضا من الفقيه محمد بن الزرندی عن بعض شیوخ العراق و العجم و انه يقول عندما يمسح عينه صلى الله عليك يا سيدى يا رسول الله يا حبيب قلبى و يا نور بصرى و يا قرّة عينى و قال لى كل منهما مذفعلته لم ترمد عينى.

یعنی ابن صالح فرماتے ہیں میں نے یہ امر فقیہ محمد بن زرندی سے بھی سنا کہ بعض مشائخ عراق یا عجم سے راوی تھے اور ان کی روایت میں یوں ہے کہ آنکھوں پر مس کرتے وقت یہ درود عرض کرے صلی اللہ علیک یا سیدی یا رسول اللہ یا حبيب قلبى و نور بصرى و یا قرّة عينى۔ اور دونوں صاحبوں یعنی شیخ مجدد و فقیہ محمد نے مجھ سے بیان کیا کہ جب سے ہم یہ عمل کرتے ہیں ہماری آنکھیں نہ دکھیں۔ (المقاصد الحسنہ حدیث ۱۰۲۱۔ بیروت، ص ۳۸۴)

۳۶۵۔ پھر فرمایا قال ابن صالح و انا والله الحمد و الشکر منذ سمعة منهما استعملته فلم ترمد عينى و ارجو ان عافيتهما تدوم و انى اسلم من العمر انشاء الله تعالى.

یعنی امام ابن صالح ممدوح نے فرمایا اللہ کے لئے حمد و شکر ہے جب سے میں یہ عمل ان دونوں صاحبوں سے سنا اپنے عمل میں رکھا آج تک میری آنکھیں نہ دکھیں اور امید کرتا ہوں کہ ہمیشہ اچھی رہیں گی اور میں کبھی اندھانہ ہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ (المقاصد الحسنہ حدیث ۱۰۲۱۔ بیروت، ص ۳۸۴)

۳۶۶۔ پھر فرمایا قال روى عن الفقيه محمد بن سعيد الخولانى قال اخبرنى الفقيه العالم ابو الحسن على بن محمد بن حديد الحسينى اخبرنى الفقيه الزاهد البلالى عن الحسن رضى الله تعالى عنه انه قال من قال حين يسمع المؤذن يقول اشهد ان محمد رسول الله مرحبا بحبى و قرّة عينى محمد بن عبد الله صلى الله تعالى عليه وسلم و يقبل ابهاميه و يجعلهما على عينيه لم يعم ولم يرمد.

یعنی یہی امام مدنی فرماتے ہیں فقیہ محمد بن سعید خولانی سے مروی ہوا کہ انہوں نے فرمایا مجھے

فقہ عالم ابوالحسن علی بن محمد بن حدید حسینی نے خبر دی کہ مجھے فقہ زاہد بلالی نے حضرت امام حسن علی جدہ الکریم وعلیہ الصلاۃ والسلام سے خبر دی کہ حضرت امام نے فرمایا کہ جو شخص مؤذن کو اشہد ان محمد رسول اللہ کہتے سن کر یہ دعا پڑھے مر جبا حبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے نہ کبھی اندھا ہونہ آنکھیں دکھیں۔ ”فتاویٰ رضویہ،

ج ۲، ص ۵۲۱۔ منیر العین“ (المقاصد الحسنہ حدیث ۱۰۲۱۔ بیروت، ص ۳۸۴)

۳۶۷۔ پھر فرمایا وقال الطاؤسی انه سمع من الشمس محمد بن نصر البخاری خواجه حدیث من قبل عند سماعه من المؤذن كلمة الشهادة ظفري ابهاميه و مسهما على عينيه و قال عند المس اللهم احفظ حدقتي و نورهما بركة حدقتي محمد رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و نورهما لم یعم۔

یعنی طاؤسی فرماتے ہیں انہوں نے خواجه شمس الدین محمد بن ابی نصر بخاری سے یہ حدیث سنی کہ جو شخص مؤذن سے کلمہ شہادت سن کر انگوٹھوں کے ناخن چومے اور آنکھوں سے ملے اور یہ دعاء پڑھے۔ اللهم احفظ حدقتي و نورهما بركة حدقتي محمد رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و نورهما اندھانہ ہو۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۵۲۲۔ منیر العین“۔ (المقاصد الحسنہ حدیث ۱۰۲۱، بیروت، ص ۳۸۵)

کھڑے ہو کر جوتے پہننا منع ہے :

۳۶۸۔ کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینہی ان یتعل الرجل قائما۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ (مولف)۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۵۲۵۔ منیر العین“۔ (کنز العمال، ص ۲۹۳، ج ۱۹)

مسلمان کی عمر کے حساب سے بلائیں دور اور درجات میں ترقی ہوتی ہے :

۳۶۹۔ موضوعات ابو الفرج میں یہ حدیث کہ جب مسلمان کی عمر چالیس برس کی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ جنون و جذام و برص کو اس سے پھیر دیتا ہے اور پچاس سال والے پر حساب میں نرمی اور ساٹھ برس والے کو توبہ و عبادت نصیب ہوتی ہے ہفتاد سالہ کو اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے دوست رکھتے ہیں اسی برس والے کی نیکیاں قبول اور برائیاں معاف نوے برس والے کے سب اگلے پچھلے گناہ مغفور ہوتے ہیں وہ زمین میں اللہ عزوجل کا قیدی کہلاتا ہے اور اپنے گھر والوں کا شفیع کیا جاتا ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۵۳۷۔ منیر العین“۔

اون کا لباس استعمال کرنے سے ایمان کی حلاوت ملتی ہے۔

۱۷۰۔ حدیث ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علیکم بلباس الصوف تجدوا

حلاوة الایمان فی قلوبکم۔ الحدیث بطولہ۔

اونی لباس استعمال کرو اپنے دلوں میں ایمان کی لذت و حلاوت پاؤ گے۔ (مولف) ”فتاویٰ

رضویہ، ج ۲، ص ۵۳۳۔ منیر العین“۔ (کنز العمال، ص ۲۱۹، ج ۱۹)

مرد کو سرخ رنگ کے استعمال سے بچنا چاہئے :

۱۷۱۔ کتاب الاصابہ فی تمییز الصحابہ میں حدیث ہے۔ ان الشیطان یحب

الحمرة فایاکم و الحمرة و کل ثوب فیہ شهرة۔

بیشک شیطان سرخ رنگ کو پسند کرتا ہے تو تم سرخی اور ہر اس کپڑے سے بچو جس میں نمود و

شہرت ہو۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۵۳۱۔ منیر العین“۔

مریض کی عیادت سنت ہے مگر تین امراض میں عیادت نہیں ہے حدیث میں ہے۔

۱۷۲۔ ابن علی خشنی نے مرفوعاً حدیث روایت کی ثلثة لیس لهم عیادة الرمد و

الدمل و الضرس۔

تین مرض ہیں جن میں عیادت نہیں ہے آشوب چشم، پھوڑا پھنسی اور دانت کا درد۔

(مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۵۳۱۔ منیر العین“۔

حصول علم کی تاکید پر ایک حدیث :

۱۷۳۔ اطلبوا العلم و لو بالصین۔

علم دین طلب کرو اگر چہ چین جانا پڑے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۵۳۲ منیر

العین“۔ (کنز الایمان ج ۱۰، ص ۷۹)

قریش کے ایک عالم دین کی فضیلت :

۱۷۴۔ حدیث میں ہے عالم قریش یملوء الارض علما۔ (زرقانی شرح مواہب)

قریش کا ایک عالم روئے زمین کو علم سے بھر دے گا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص

۵۳۳، منیر العین“۔ (شرح الزرقانی علی المواہب المقصد الثانی فی اثباتہ بالاشیاء

المغیبات العامرہ مسر ۷ / ۲۵۹)

مسواک کی فضیلت و برکت پر ایک حدیث :

۳۷۵۔ حدیث صلاة بسواك خير من سبعين صلاة بغير سواك.

مسواک کے ساتھ نماز بے مسواک کی بستر نمازوں سے بہتر ہے۔ ابو نعیم نے کتاب السواک میں دو جید و صحیح سندوں سے روایت کی، امام ضیاء نے اسے صحیح مختصر اور حاکم نے صحیح مستدرک میں داخل کیا اور کہا شرط مسلم پر صحیح ہے امام احمد و ابن خزیمہ و حارث بن ابی اسامہ و ابو یعلیٰ و ابن عدی و بزار و حاکم و بیہقی و ابو نعیم و غیر ہم اجلہ محدثین نے بطریق عدیدہ و اسانید متنوعہ احادیث ام المؤمنین صدیقہ و عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن عمر و جابر بن عبد اللہ و انس بن مالک و ام الدرداء و غیر ہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے تخریج کی۔ (منداحمہ، ۲/۲۷۲۔ مندعائشہ) داؤد ہمش کرنے والی خاتون کے بارے میں ایک حدیث :

۳۷۶۔ حدیث حسن صحیح مروی سنن ابی داؤد و نسائی و صحیح مختارہ و غیرہا صحاح و سنن ان رجلاً اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال ان امرأتی لاتدفع بد لامس فقال طلقها قال انی احبها قال استمتع بها.

ایک مرد نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آکر عرض کی کہ میری بیوی کسی کا سوال رد نہیں کرتی ہے فرمایا طلاق دے دو اس نے عرض کی میں اس سے محبت کرتا ہوں حضور نے فرمایا تو اس سے فائدہ حاصل کرو۔ (مولف) (ای کل من سألها شیاً من طعام او مال اعطته و نم ترد هذا هو الراجح عندنا فی معنی الحدیث و اللہ تعالیٰ اعلم) یعنی جو شخص بھی اس عورت سے کھانا یا مال وغیرہ کا سوال کرتا وہ دے دیتی اور کسی کا سوال رد نہیں کرتی، حدیث کا یہی معنی ہمارے نزدیک راجح ہے۔ منہ حاشیہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۵۳۳۔ منیر العین“ (ابوداؤد اول، ص ۲۸۰، باب فی تزویج الایکار) (نسائی دوم، ۱، باب تزویج الزانیة)

تین اولاد میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھنا جہالت و نادانی ہے :

۳۷۷۔ حدیث میں ہے لیث عن مجاہد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ولد له ثلثة اولاد فلم یسم احدہم محمدا فقد جہل.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس کے تین اولاد ہوں اور اس نے کسی کا نام محمد نہیں رکھا تو جہالت و نادانی کا کام کیا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۵۳۷۔ منیر العین“۔ (کنز العمال، ص ۲۵۔ ج ۲۲)

دنبہ یا بکری جنتی جانور ہے اس لئے اس کا اکرام کرو :

۳۷۸۔ حدیث میں ہے۔ اكرموا المعزى و امسحوا برغامها فانها من دواب الجنة.

دنبہ یا بکری کا اکرام کرو اور اس کی ریخت پونچھ دو کہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔

(مؤلف) (الجامع الصغير مع فيض القدير حدیث ۱۳۲۱۔ بیروت، ۹۱/۲)

اکرام علماء پر ایک حدیث۔

۳۷۹۔ جامع صغیر میں ہے اكرموا العلماء فانهم ورثة الانبياء .

علماء کی تعظیم کرو کہ یہ انبیاء کے وارث ہیں۔ (مؤلف) (ابن عساکر و الخطیب فی

التاریخ) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۵۳۸۔ منیر العین“۔ (الجامع الصغير مع فيض القدير حدیث ۱۳۲۸

بیروت ۹۳/۲)

وضو کے بعد تویہ سے پانی صاف کرنا جائز ہے حدیث میں ہے :

۳۸۰۔ روت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت كان للنبي صلى الله تعالى

عليه وسلم خرقة يتنشف بها بعد الوضوء . رواه الترمذی وهو ضعيف و لكن يجوز

العمل بالضعيف في الفضائل.

ترمذی نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی حضور پر نور سید عالم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو کے بعد رومال سے اعضاء مبارک صاف فرماتے۔ یہ حدیث ضعیف ہے

مگر فضائل میں ضعیف پر عمل روا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۵۵۳۔ منیر العین“ (ترمذی، ۹/۱ باب

المنديل بعد الوضوء)

کسی فضیلت والی بات پر شرعاً عمل کرنا جائز ہے اور فضیلت پانے کی دلیل ہے اس پر چند

احادیث کریمہ :

۳۸۱۔ حسن بن عرفہ اپنے جزوہ حدیثی اور ابوالشیخ مکارم الاخلاق میں سیدنا جابر بن

عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دارقطنی اور موہبی کتاب فضل العلم میں سیدنا عبداللہ بن

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور کامل جحدری اپنے نسخہ میں اور عبداللہ بن محمد بغوی ان کے طریق سے

لور ابن حبان اور ابو عمر بن عبدالبر کتاب العلم اور ابواحمد ابن عدی کامل میں سیدنا انس بن مالک

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم اجمعین

فرماتے ہیں من بلغه عن الله عزوجل شی فی فضيلة فاخذ به ایمانا به و رجاء ثوابه



اعطاه الله تعالى ذلك و ان لم يكن كذلك۔

جسے اللہ تبارک و تعالیٰ سے کسی بات میں کچھ فضیلت کی خبر پہنچے وہ اپنے یقین اور اس ثواب کی امید سے اس بات پر عمل کرے اللہ تعالیٰ اسے وہ فضیلت عطا فرمائے اگرچہ خبر ٹھیک نہ ہو۔ یہ لفظ حسن کے ہیں۔ (کنز العمال، بیروت، ۱۵/۱۱/۷۹۱)

۳۸۲۔ اور دار قطنی کی حدیث میں یوں ہے۔ اعطاه الله ذلك الثواب و ان لم يكن

ما بلغه حقا۔

اللہ تعالیٰ اسے وہ ثواب عطا کرے اگرچہ جو حدیث پہنچی حق نہ ہو۔ (کتاب الموضوعات باب

من بلغه ثواب الخ بیروت ۳/۱۵۳)

۳۸۳۔ ابن حبان کی حدیث میں یہ لفظ ہیں کان منی او لم یکن۔

چاہے وہ حدیث مجھ سے ہو یا نہ ہو۔ (کتاب الموضوعات باب من بلغه الخ بیروت ۳/۱۵۳)

۳۸۴۔ ابن عبد اللہ کے لفظ یوں ہے و ان کان الذی حدثه کاذبا۔

اگرچہ اس حدیث کا راوی جھوٹا ہو۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۵۵۶۔ منیر العین۔“

۳۸۵۔ امام احمد و ابن ماجہ و عقیلی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پر نور سید

عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ماجاء کم عنی من خیر قلته اولم اقله فانی اقله و ماجاء کم عنی من شر فانی لا اقول الشر۔

تمہیں جس بھلائی کی مجھ سے خبر پہنچے خواہ وہ میں نے فرمائی ہو یا نہ فرمائی ہو میں اسے فرماتا ہوں اور جس بری بات کی خبر پہنچے تو میں بری بات نہیں فرماتا۔ (مسند احمد ۲/۳۶۷ مرویات ابی ہریرہ)

۳۸۶۔ ابن ماجہ کے لفظ یہ ہیں۔ ما قبل من قول حسن فانا قلته۔

جو نیک بات میری طرف سے پہنچائی جائے وہ میں نے فرمائی ہے۔ (ابن ماجہ اول، ص ۳ باب

اتباع سنة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم)

۳۸۷۔ عقیلی کی روایت یوں ہے خذوا به حدثت به او لم احدث به۔

اس پر عمل کرو چاہے وہ میں نے فرمائی ہو یا نہیں۔ و فی الباب عن ثوبان مولى رسول الله

صلى الله تعالى عليه وسلم و عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (کنز العمال، ص ۱۳۴، ج ۱۰)

۳۸۸۔ خلعی اپنے فوائد میں حمزہ بن عبد الجبید رحمۃ اللہ تعالیٰ سے راوی رأیت رسول الله

صلى الله تعالى عليه وسلم فى النوم فى الحجر فقلت بابى انت و امى يا رسول الله انه

قد بلغنا عنك انك قلت من سمع حديثا فيه ثواب فعمل بذلك الحديث رجاء ذلك الثواب اعطاء الله ذلك الثواب و ان كان الحديث باطلا فقال اي ورب هذا البلد انه لمنى و انا قلته.

میں نے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں حطیم کعبہ معظمہ میں دیکھا عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر قربان ہمیں حضور سے حدیث پہنچی ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے جو کوئی حدیث ایسی سنے جس میں کسی ثواب کا ذکر ہو وہ اس حدیث پر بامید ثواب عمل کرے اللہ عزوجل اسے وہ ثواب عطا فرمائے اگرچہ حدیث باطل ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں قسم اس شہر کے رب کی بیشک یہ حدیث مجھ سے ہے اور میں نے فرمائی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۵۵۷۔ منیر العین۔“

۳۸۹۔ ابو یعلیٰ اور طبرانی معجم اوسط میں سیدنا ابی حمزہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من بلغه عن الله تعالى فضيلة فلم يصدق بها لم ينلها.

جسے اللہ تعالیٰ سے کسی فضیلت کی خبر پہنچے وہ اسے نہ مانے اس فضل سے محروم رہے۔ ابو عمر بن عبدالبر نے حدیث مذکور روایت کر کے فرمایا اهل الحديث بجماعتهم يتساهلون في الفضائل فيروونها عن كل و انما يتشددون في احاديث الاحكام. تمام علمائے محدثین احادیث فضائل میں نرمی فرماتے ہیں انہیں ہر شخص سے روایت کر لیتے ہیں ہاں احادیث احکام میں سختی کرتے ہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۵۵۷۔ منیر العین۔“ (مسند ابو یعلیٰ انس بن مالک حدیث ۳۳۳۰۔ ج ۳، ص ۳۸۷)

بندے کے گمان کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ جزا مرتب فرماتا ہے اس پر تین حدیثیں :

۳۹۰۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب عزوجل و علا سے روایت فرماتے

ہیں کہ مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے انا عند ظن عبدی بی۔

میں اپنے بندہ کے ساتھ وہ کرتا ہوں جو بندہ مجھ سے گمان رکھتا ہے۔ رواہ البخاری و

ترمذی و نسائی و ابن ماجہ عن ابی ہریرہ و الحاکم بمعناہ عن انس بن مالک۔

۳۵۰ کتاب توبۃ (۱۲۸) ج ۲، ص ۲۰۰۔ دعاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ باب منہ

۳۹۱۔ دوسری حدیث میں یہ ارشاد زائد ہے۔ فلیظن بی ماشاء۔

اب جیسا چاہے مجھ پر گمان کرے۔ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر و الحاکم عن واثلة بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ (المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب التوبة بیروت ۲۳۰/۳)

۳۹۲۔ تیسری حدیث میں یوں زیادت ہے۔ ان ظن خیرا فله و ان ظن شرا فله۔  
اگر بھلا گمان کرے گا تو اس کے لئے بھلائی اور برا گمان کرے گا تو اس کے لئے برائی۔ رواہ الامام احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن علی الصحیح و نحوه الطبرانی فی الاوسط و ابونعیم فی الحلیۃ عن واثلة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۵۵۸ منیر العین“۔ (کنز العمال، ص ۸۰، ج ۳)

درود پاک کی فضیلت و برکت پر ایک حدیث جلیل :

۳۹۳۔ کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ میں ارشاد فرمایا کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول من صلی علی طہر قلبہ من النفاق کما یطہر الثوب بالماء و کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول من قال صلی اللہ علی محمد فقد فتح علی نفسه سبعین بابا من الرحمة و القی اللہ محبته فی قلوب الناس فلا یغضه الا من فی قلبہ نفاق۔ قال شیخنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ هذا الحدیث و الذی قبلہ رویناهما عن بعض العارفين عن الخضر علیہ الصلاة والسلام عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهما عندنا صحیحان فی اعلی درجات الصحة و ان لم یثبتہما المحدثون علی مقتضى اصطلاحهم۔

حضور پر نور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے جو مجھ پر درود بھیجے اس کا دل نفاق سے ایسا پاک ہو جائے جیسے کپڑا پانی سے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے جو کہ صلی اللہ علی محمد اس نے ستر و روازے رحمت کے اپنے اوپر کھول لئے اللہ عز و جل اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالے گا کہ اس سے بغض نہ رکھے گا مگر وہ جس کے دل میں نفاق ہو گا۔ ہمارے شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ حدیث اور اس سے پہلی ہم نے بعض اولیاء سے روایت کی ہیں انہوں نے سیدنا خضر علیہ الصلاة والسلام انہوں نے حضور پر نور سید الانام علیہ افضل الصلاة و اکمل السلام سے یہ دونوں حدیثیں ہمارے نزدیک اعلیٰ درجہ کی صحیح ہیں اگرچہ محدثین اپنی اصطلاح کی بنا پر انہیں ثابت نہ کہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۵۶۰ منیر العین“۔ (کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ

فصل فی الامر بالصلوة علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ بیروت ۱/ ۳۲۵)

عقبہ بن حارث نے جس عورت سے نکاح کیا وہ اس کی رضاعی بہن تھی اس کی گواہی جب ان کی رضاعی ماں نے دی تو عقبہ نے انکار کیا اس پر

۳۹۲۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں ارشاد فرمایا کیف و قد قبل۔

کیوں کرنے مانے گا حالانکہ کہا تو گیا۔ (اس کے بعد دونوں میں تفریق کر دی گئی) رواہ

البخاری عن عقبہ بن الحارث النوفلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۱/ ۱۹۱ باب الرحلة فی

المسألة النازلة)

شبهات سے بچنے کے بارے میں دو حدیثیں :

۳۹۵۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دع ما یریک الی ما لا یریک۔

جس میں شبہ پڑتا ہو وہ کام چھوڑ دے اور ایسے کی طرف آ جس میں کچھ دغدغہ نہیں۔ رواہ

الامام احمد و ابوداؤد الطیالسی و الدارمی و الترمذی و قال حسن صحیح والنسائی و

ابن حبان و الحاکم و صححہ و ابن قانع فی معجمہ عن الامام بن الامام سیدنا الحسن

بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند قوی و ابونعیم فی الحلیة و الخطیب فی التاریخ

بطریق مالک بن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۵۶۳ منیر

العین“ (مسند احمد، ۱/ ۲۰۰) (ترمذی دوم، ص ۷۸۔ ابواب القیمة)

۳۹۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اتقی الشبهات فقد استبرأ لدينه و

عرضه و من وقع فی الشبهات وقع فی الحرام کالرأعی حول الحمی یوشک ان یرتع

فیہ الا و ان لكل ملک حمی الا و ان حمی اللہ محارمہ۔

جو شبہات سے بچے اس نے اپنے دین و آبرو کی حفاظت کر لی اور جو شبہات میں پڑے حرام

میں پڑ جائے گا جیسے رمنے کی گرد چرانے والا نزدیک ہے کہ رمنے کے اندر چرائے سن لو ہر بادشاہ کا

ایک رمنہ ہوتا ہے سن لو اللہ عزوجل کا رمنہ وہ چیزیں ہیں جو اس نے حرام فرمائیں۔ رواہ الشیخان

عن النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۵۶۳ منیر العین“۔ (مسلم

دوم، ص ۲۸۸ باب اخذ الحلال و ترک الشبهات)

اذان میں تر میل اور اقامت میں حد رکھے اور اذان و اقامت کے درمیان کچھ فاصلہ رکھے :

۳۹۷۔ روی الترمذی عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم قال لبلال (یا بلال) اذا اذنت فترسل (فی اذانک) و اذا اقامت فاحذر و اجعل بین اذانک و اقامتک قدر ما یفرغ الآکل من اكله فی غیر المغرب و الشارب من شربه و المعتصر اذا دخل لقضاء حاجته.

ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اذان ٹھہر ٹھہر کر کہا کر اور تکبیر جلد جلد اور دونوں میں اتنا فاصلہ رکھو کہ کھانے والا کھانے اور پینے والا پینے اور ضرورت والا قضائے حاجت سے فارغ ہو جائے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۵۶۳ منیر العین“۔ (ترمذی اول، ص ۳۸۔ باب ماجاء فی الترسیل فی الاذان)

نشر لگانے کے بارے میں ایک حدیث :

۳۹۸۔ ایک حدیث ضعیف میں بدھ کے دن چھپنے لگانے سے ممانعت آئی ہے کہ من

احتجم یوم الاربعاء ویوم السبت فاصابه برص فلا یلو من الا نفسه  
جو بدھ یا ہفتہ کے روز چھپنے لگائے پھر اس کے بدن پر سفید داغ ہو جائے تو اپنے ہی آپ کو  
ملامت کرے۔ (مراسل ابوداؤد ص ۱۸، ماجاء فی الطب)

حدیث کو ضعیف سمجھ کر عمل نہ کرنے سے برص میں مبتلا ہو جانے کے بارے میں تین روایتیں :

۳۹۹۔ امام سیوطی لآلی و تعقیبات میں مسند الفردوس دیلمی سے نقل فرماتے ہیں سمعت

ابی یقول سمعت ابا عمرو محمد بن جعفر بن مطر النیشاپوری قال قلت یوما ان هذا  
الحدیث لیس بصحیح فافتصدت یوم الاربعاء فاصابنی البرص فرأیت رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی النوم فشکوت الیہ حالی فقال ایاک والاستهانة  
بحدیثی فقلت تبت یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانتبہت وقد عافانی اللہ  
وذهب ذلك عنی.

ایک صاحب محمد بن جعفر بن مطر نیشاپوری کو فصد کی ضرورت تھی بدھ کا دن تھا خیال  
کیا کہ حدیث مذکور تو صحیح نہیں فصد لے لی فوراً برص ہو گئی خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے حضور سے فریاد کی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا خبردار میری حدیث کو ہلکا نہ سمجھتا انہوں نے توبہ کی آنکھ کھلی تو اچھے تھے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲  
ص ۵۶۵ منیر العین“۔

۴۰۰۔ لآلی میں ہے اخراج ابن عساکر فی تاریخہ من طریق ابی علی مهران بن

ہارون الحافظ الرازی قال سمعت ابا معین الحسین بن الحسن الطبری يقول اردت الحجامة يوم السبت فقلت للغلام ادع لي الحجام فلما ولي الغلام ذكرت خير النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فاصابه وضح فلا يلومن الا نفسه قال فدعوت الغلام ثم تفكرت فقلت هذا حديث في اسناده بعض الضعف فقلت للغلام ادع الحجام لي فدعاه فاحتجمت فاصابني البرص فرأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في النوم فشكوت اليه حالي فقال اياك والاستهانة بحديثي فنذرت لله نذرا لئن اذهب الله مابي من البرص لم اتهاون في خير النبي صلى الله تعالى عليه وسلم صحيحا كان او سقيما فذهب الله عنى ذلك البرص.

ابن عساکر روایت فرماتے ہیں ابو معین حسین بن حسن طبری نے کچھ لگانے چاہے ہفتہ کا دن تھا غلام سے کہا حجام کو بلا لاجب وہ چلا حدیث یاد آئی پھر کچھ سوچ کر کہا حدیث میں تو ضعف ہے عرض لگانے برص ہو گئی خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فریاد کی فرمایا دیکھ میری حدیث کا معاملہ آسان نہ جانتا، انہوں نے منت مانی اللہ تعالیٰ اس مرض سے نجات دے تو اب کبھی حدیث کے معاملہ میں سہل انگاری نہ کروں گا صحیح ہو یا ضعیف اللہ عزوجل نے شفا بخشی۔

”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۵۶۶ منیر العین“

۳۰۱۔ ورد النہی عنہ (عن تقلیم الاظفار) يوم الاربعاء وانه يورث البرص وحكى عن بعض العلماء انه فعله فنهى منه فقال لم يثبت هذا فلحقه البرص من ساعة فرأى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في منامه فشكى اليه فقال له الم تسمع نهى عنہ فقال لم يصح عندى فقال صلى الله تعالى عليه وسلم بكفيك انه سمع ثم مسح بدنه بيده الشريفة فذهب مابه فتاب عن مخالفة ما سمع.

ایک حدیث ضعیف میں بدھ کے دن ناخن کتروانے کو آیا کہ مورث برص ہوتا ہے بعض علماء نے کتروائے کسی نے بر بنائے حدیث منع کیا فرمایا حدیث صحیح نہیں فوراً اجتلا ہو گئے خواب میں زیارت جمال بے مثال حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے شافی کافی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنے حال کی شکایت کی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے نہ سنا تھا کہ ہم نے اس سے نہی فرمائی ہے عرض کی حدیث میرے نزدیک صحت کونہ پہنچی تھی ارشاد ہوا تمہیں اتنا کافی تھا کہ حدیث ہمارے نام پاک سے تمہارے کان تک پہنچی یہ فرما کر حضور

میری الاکمه والا برص محی الموتی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس کہ پناہ دو جہاں  
 دو سنگیر بیکساں ہے ان کے بدن پر لگا دیا فوراً اچھے ہو گئے اور اسی وقت توبہ کی اب کبھی حدیث سن کر  
 مخالفت نہ کروں گا۔ (از علامہ شہاب الدین خفاجی مصری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فی نسیم الریاض  
 شرح امام قاضی عیاض) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۵۶۷ منیر العین"۔ (نسیم الریاض شرح الشفا فصل و اما  
 نظافة حسمه، بیروت ۱۳۴۲)

ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ جو پڑھے اور جس کے لئے پڑھے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی :

۳۰۲۔ قال الشيخ محی الدین ابن العربی انه بلغنی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم انه من قال لا اله الا الله سبعین الفاً غفر الله تعالیٰ له ومن قیل له غفر له له  
 ایضاً فکنت ذکرت التهلیلة بالعدد المروى من غیر ان انوی لاحد بالخصوص  
 فحضرت طعاما مع بعض الاصحاب وفيهم شاب مشهور بالكشف فاذا هو فی اثناء  
 الاکل اظهر البکاء فسألته عن السبب فقال اری امی فی العذاب فوهبت فی باطنی  
 ثواب التهلیلة المذكورة لها فضحک وقال انی اراها الآن فی حسن المآب فقال  
 الشيخ فعرفت صحة الحديث بصحة كشفه وصحة كشفه بصحة الحديث.

سیدی شیخ اکبر امام محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے حضور اقدس صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث پہنچی تھی کہ جو شخص ستر ہزار بار لا اله الا الله کہے اس کی مغفرت  
 ہو اور جس کے لئے پڑھا جائے اس کی مغفرت ہو میں نے لا اله الا الله اتنے بار پڑھا تھا اس میں کسی  
 کے لئے خاص نیت نہ کی تھی اپنے بعض رفیقوں کے ساتھ ایک دعوت میں گیا ان میں ایک جوان  
 کے کشف کا شہرہ تھا کھانا کھاتے کھاتے رونے لگا میں نے سب پوچھا کہا اپنی ماں کو عذاب میں دیکھتا  
 ہوں میں نے اپنے دل میں کلمہ کا ثواب اس کی ماں کو بخش دیا فوراً جوان ہنسنے لگا اور کہا اب میں اسے  
 اچھی جگہ دیکھتا ہوں، امام محی الدین قدس سرہ فرماتے ہیں تو میں نے حدیث کی صحت اس جوان  
 کے کشف کی صحت سے پہچانی اور اس کے کشف کی صحت حدیث کی صحت سے جانی۔ امام سیوطی  
 تعہات میں امام بیہقی سے ناقل تداولها الصالحون بعضهم عن بعض وفي ذلك تقوية  
 للحديث المرفوع اسے صالحین نے ایک دوسرے سے اخذ کیا اور ان کے اخذ میں حدیث مرفوع  
 کی تقویت ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۵۳۸ منیر العین"

سفید مرغ کے بارے میں ایک حدیث :

۳۰۳۔ حدیث الديك الابيض وصدیق صدیقی وعد وعد والله وكان

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹہ معہ فی البیت۔

مرغ سفید میرا خیر خواہ اور میرے دوست کا خیر خواہ اور اللہ تعالیٰ کے دشمن کا دشمن ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے شب کو مکان خواہ گاہ اقدس میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ ابو بکر برقی

نے ابوزید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۵۸۳ منیر العین“

سترہ کے لئے اگر لکڑی وغیرہ نہ ہو تو خط کھینچ دے :

۴۰۴۔ سنن ابی داؤد وابن ماجہ میں بطریق ابو عمر یا ابو محمد بن محمد بن

حریث عن جدہ حریث رجل عن بنی عذرة عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابی القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دربارہ سترہ نمازی مروی ہوا فان لم یکن معہ عصا فلیخط خطا

اگر اس کے پاس لکڑی نہ ہو اپنے سامنے ایک خط کھینچ لے۔ امام ابوداؤد نے کہا امام سفیان

بن عیینہ نے فرمایا لم نجد شیئا نشد بہ هذا الحدیث ولم یجئنا الا من هذا الوجه ہم نے کوئی چیز نہ پائی جس سے اس حدیث کو قوت دیں اور اس سند کے سوا دوسرے طریق سے نہ آئی۔

”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۳۱ منیر العین“ (ابوداؤد اول ص ۱۰۰، باب الخط اذا لم یجد عصا)

زیور کی زکوٰۃ سے متعلق ایک حدیث

۴۰۵۔ حدیث صحیح زکوٰۃ علی مروی سنن ابی داؤد ونسائی امرأة اتت النبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم ومعها ابنتها وفي ید بنتها مسکتان غلیظتان من ذهب فقال تعطین زکوٰۃ هذا قالت لا قال ایسرك ان یسورك اللہ بهما یوم القیمة سوارین من نار قال فخلعتهما فالقتهما الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت هما لله ورسوله۔

یعنی ایک بی بی خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں ان کی بیٹی ان کے ساتھ تھیں دختر کے ہاتھ میں سونے کے کڑے تھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی زکوٰۃ دی گئی عرض کی نہ، فرمایا کیا تجھے پسند ہے کہ اللہ عزوجل قیامت میں ان کے بدلے آگ کے ٹھکانے ان بی بی نے اتار کر ڈال دیئے اور عرض کی یہ اللہ اور اللہ کے رسول کے لئے ہیں جل و علاؤ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جسے امام ابوالحسن ابن العطار و امام ابن الملقن و علامہ سید میرک نے کہا اسناد صحیح اس کی سند ہے۔ امام عبدالحکیم منذری نے مختصر میں فرمایا اسنادہ لامقال فیہ اس کی سند میں کچھ گفتگو نہیں، محقق علی الاطلاق نے فرمایا لا شبہة فی صحته اس کی



صحت میں کچھ شبہ نہیں، امام ترمذی جامع میں روایت کر کے فرمایا لا یصح فی هذا الباب عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شیئ اس باب میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ صحیح نہ ہوا، امام منذری نے فرمایا نعل الترمذی قصد الطریقین الذین ذکرهما والافطریق ابی داؤد لامقال فیہ۔ شاید ترمذی ان دو طریق کو کہتے ہیں جو انھوں نے ذکر کئے ورنہ سند ابی داؤد میں اصلاً جائے گفتگو نہیں، ابن القطان نے فرمایا انما ضعف هذا الحدیث لان عنده فیہ ضعفین ابن لہیعة والمثنی بن الصباح انھوں نے اس وجہ سے تضعیف کی کہ ان کے پاس اس کی سند میں دو راوی ضعیف تھے ذکرہ الامام المحقق فی الفتح ثم العلامة القاری فی المرقاة۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۳۳ منیر العین" (نسائی لول ص ۳۲۳، باب زکوٰۃ الحلی) (ابوداؤد ۲۱۸، باب الکنز ماہو)

حضرت کعب بن مالک نے قبولیت توبہ کے بعد اپنا سارا مال صدقہ کر دیا:

۳۰۶۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم نے حدیث توبہ کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں

روایت کیا کہ جب ان کی توبہ قبول ہوئی عرض کی یا رسول اللہ ان من (تمام) توبتی ان انخلع من مالی صدقة الی اللہ والی رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یا رسول اللہ میری توبہ کی تمامی یہ ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اللہ کے رسول کے لئے

صدقہ کروں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار نہ فرمایا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۳۵

منیر العین" (بخاری لول ص ۱۹۲، باب لاصدقة الا عن ظهر غنی الخ)

حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک مشہور معجزہ:

۴۰۷۔ حدیث روشنس کہ حضور پر نور سید الانوار ماہ عرب ہرجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کے لئے ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا مغرب ہو کر پھر عصر کا وقت ہو گیا یہاں تک کہ امیر المؤمنین

مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے نماز عصر ادا کی۔ جسے طحاوی و امام قاضی عیاض و امام مغلاطائی

و امام قطب خیزی و امام حافظ الشان عسقلانی و امام خاتم الحافظ سیوطی وغیر ہم اجلاء کرام حسن و صحیح

کہا، کما هو مفصل فی الشفاء و شروحه و المواہب و شرحہا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۳۳،

منیر العین" (شفا شریف ج ۱ ص ۱۸۵ فصل فی انشقاق القمر و حبس الشمس من الباب الرابع)

جو طواف کعبہ کے بعد مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھے پھر آپ زمزم پئے تو وہ گناہ

سے پاک ہو جائے:

۴۰۸۔ موضوعات کبیر میں حدیث ہے من طاف بالبيت اسبوعا ثم اتى مقام ابراهيم

فرکع عنده رکعتین ثم اتی زمزم فشرب من مائها اخرجہ اللہ من دنوبہ کیوم ولدته امہ۔

جوسات پھیرے طواف کر کے مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھے پھر زمزم شریف پر جا کر اس کا پانی پیئے اللہ عزوجل اسے گناہوں سے ایسا پاک کر دے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں حیث اخرجہ الواحدی فی تفسیرہ والجنیدی فی فضائل مکة والدیلمی فی مسنده لایقال انه موضوع غایتہ انه ضعیف۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۳۱ منیر العین“ (الاسرار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة حرف المیم بیروت ص ۲۳۶)

صحابہ ستاروں کے مثل ہیں :

۴۰۹۔ میزان مبارک میں حدیث ہے اصحابی کالنجوم باہم اقتدیتم اہتدیتم میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کسی کی تم نے پیروی کی ہدایت یاب ہو جاؤ گے۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۵۶۰، منیر العین“ (المیزان الکبریٰ فصل فان ادعی احد من العلماء الخ البابی مصر ۱/۳۰)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھوڑے کو لہیف کہتے ہیں :

۴۱۰۔ البخاری يقول فی صحیحہ حدثنا علی بن عبداللہ بن جعفر ثنا معن بن عیسیٰ ثنا ابی بن عباس بن سہل عن ابیہ عن جدہ قال کان للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حائطنا فرس یقال له اللہیف۔

ابی بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا ہمارے باغ میں رہتا تھا جسے لہیف کہا جاتا۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۵۷۳ منیر العین“ (بخاری ۱/۳۰۰، باب اسم الفرس والحمار)

امت مرحومہ بارش کی مانند ہے :

۴۱۱۔ امام ابن حجر نے فرمایا منہ ابی یعلیٰ میں ایک حدیث ہے حدثنا جویریة بن اشرس قال اخبرنا عقبہ بن ابی الصہباء الباہلی قال سمعت الحسن بن یقول سمعت علیا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے

نہیں جانا جاتا ہے کہ اس کا اول بہتر ہے یا آخر۔ (موقف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۰۵ منیر العین“  
(ترمذی دوم ص ۱۱۳ باب)

مریض کی عیادت نہ کرنے اور بھوکوں کو کھانا نہیں کھلانے سے اللہ تعالیٰ روز قیامت بندے سے پوچھے گا حدیث میں ہے :

۲۱۲۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل یقول یوم القیمة یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی الحدیث وفیہ یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمتک وانت رب العالمین قال اما علمت انه استطعمتک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت عندی یا ابن آدم استقیتک فلم تسقنی۔ الحدیث المعروف۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا۔ اے ابن آدم میں مریض ہو گیا تھا تم نے میری عیادت نہ کی، اسی میں ہے کہ اے ابن آدم میں نے تم سے کھانا طلب کیا تھا تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ بندہ عرض کرے گا اے میرے رب میں کیسے کھانا کھلاتا تو تو رب العالمین ہے رب فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانا مانگا تھا تو تم نے کھانا نہیں کھلایا تھا سن لو اگر تم اس کو کھانا کھلاتے تو آج میرے پاس پاتے، اے ابن آدم میں نے تم سے پانی مانگا تھا تو تم نے نہیں پلایا تھا۔ (موقف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۱۱، منیر العین“ (مسلم دوم ص ۳۱۸، باب فضل عیادۃ المریض)

نماز میں سترہ بالکل سامنے نہ رکھے بلکہ کچھ اوہر رکھے :

۲۱۳۔ روی ابو داؤد من حدیث ضباعۃ بنت المقداد بن الاسود عن ابیہا رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی الی عود ولا عمود ولا شجرة الا جعلہ علی حاجبہ الایمن او الایسر ولا یصمد له صمدا۔ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی لکڑی یا ستون یا درخت کی طرف بالکل سیدھا نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا ہاں دائیں یا بائیں ابرو کی جانب کر لیتے اور سترہ کو سیدھا اپنے سامنے نہیں رکھتے تھے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۳۱، منیر العین“ (ابوداؤد اول ص ۱۰۰، باب اذا صلی الی ساریۃ او نحوھا الخ)

رکوع سے پہلے قنوت پڑھنے کے بارے میں ایک حدیث :

۲۱۲۔ عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله عن امه انها قالت رأيت رسول الله

صلى الله تعالى عليه وسلم قنت في الوتر قبل الركوع كما في الميزان.

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کو وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے دیکھا ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۷۳،

منیر العین“۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رب کو دیکھنے کے بارے میں ایک حدیث :

۲۱۵۔ حدیث میں ہے رأیت ربی فی صورة شاب له وفرة. صحیح محمول علی

روية المنام او مؤؤل۔

میں نے اپنے رب کو ایک جوان کی شکل میں دیکھا جو اس کے لئے مکمل تھی۔ یہ صرف تعبیر

کے لئے ہے ورنہ وہ شکل و صورت سے پاک ہے۔ (مولف) (کنز العمال ص ۲۰۳ ج ۱)

مومن کی خصلت سے متعلق ایک حدیث :

۲۱۶۔ حدیث میں ہے المومن غر کریم والمنافق خب لثیم موضوع (اخرجه

ابوداؤد والترمذی والحاکم عن ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلفظ الفاجر مکان

المنافق۔ حاشیہ)

مومن بھولا نچی ہوتا ہے اور منافق کینہہ بخیل۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۳۲، منیر

العین“ (ترمذی دوم ص ۷۱ باب ما جاء فی البخل)

کسی کو کافر کہا جائے اور وہ عند الشرع کافر نہ ہو تو قائل کافر ہو جائے گا اس پر تین حدیثیں

۲۱۷۔ حدیث ما شهد رجل علی رجل بکفر الاباء احدهما. ضعیف

جب کوئی آدمی کسی پر کفر کی شہادت دے تو دونوں میں سے ایک کی طرف ضرور رجوع ہو۔

(مولف)

۲۱۸۔ وللبخاری عن ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ رفعا من قال لآخيه یا

کافر فقد بابها احدهما۔

جب کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کو کافر کہے تو ان دونوں میں سے ایک کی رجوع اس طرف

پیشک ہو۔ (مولف) (کنز العمال ص ۳۶۲ ج ۳) (بخاری دوم ص ۹۰۱ باب من اکفر اخاه بغير تاويل الخ)

۳۱۹۔ ولابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح مرفوعاً

ما کفر رجل رجلاً قط الا بآء بها احدهما۔

یعنی کبھی ایسا نہ ہو کہ ایک شخص دوسرے کی تکفیر کرے اور وہ دونوں اس سے نجات

پا جائیں بلکہ ان میں سے ایک پر ضرور گرے گی۔ (مولف) (کنز العمال ص ۶۱ ج ۳)

ضروریات دین کا علم حاصل کرنا فرض ہے :

۳۲۰۔ حدیث میں ہے طلب العلم فریضة علی کل مسلم طرفہا واهیة

والصحيح انه لا ينزل عن الحسن

علم دین کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (مولف) (ابن ماجہ اول ص ۲۰، باب فضل

العلماء والحث علی طلب العلم) (کیمائے سعادت مترجم ص ۱۲ بیان طلب علم)

خیر کی تعلیم دینے والا عابد محض سے افضل ہے :

۳۲۱۔ حدیث میں ہے من ادى الفريضة وعلم الناس الخير كان فضله على

العابد. الحديث ضعيف اسناده لكنهم يتساهلون فى الفضائل۔

جس نے فرائض ادا کئے اور لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دی تو وہ عابد سے افضل ہے۔ (مولف)

”فلوئى رضوي ج ۲ ص ۶۳۲ منير العين“

و حضور ہنے کے باوجود وضو کرنا نور علی نور ہے :

۳۲۲۔ حدیث میں ہے الوضوء علی الوضوء نور علی نور۔ لم يوجد۔

وضو پر وضو کرنا زیادتی نور کا سبب ہے۔ (مولف)

نماز کو ستون دین کہا گیا ہے :

۳۲۳۔ حدیث میں ہے الصلاة عماد الدين ضعيف۔

نماز دین کا ستون ہے (مولف)

سخی بلور بخیل کے کھانے سے متعلق ایک حدیث :

۳۲۴۔ حدیث، طعام الجواد دواء وطعام البخيل داء. فى المقاصد رجال

ثقات وفى المختصر منكر۔

سخی کا کھانا شفا ہے اور بخیل کا کھانا بیماری۔ (مولف) (کنز العمال ص ۲۵۶ ج ۳)

آب زمزم کے فوائد :

۳۲۵۔ حدیث فى المقاصد ماء زمزم لدا شرب له ضعيف لكن له شاهد۔

آب زمزم اسی بات کے لئے ہے جس کے لئے پیا جائے۔ (مولف) (ابن ماجہ دوہ

ص ۲۲۶ باب الشرب من زمزم)

مجدد کے بارے میں ایک حدیث جلیل :

۳۲۶۔ فی مسلم ان اللہ یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ من یجد دلہا

دینہا . صحیحہ الحاکم ورواہ ابوداؤد۔

بے شک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے ختم پر اس امت کے لئے ایک مجدد بھیجے گا کہ امت کے لئے ا

س کا دین تازہ کرے گا۔ (مولف) (ابوداؤد دوہ ص ۵۸۹ کتاب الملاحم باب ما یذکر فی قرن المائۃ)

تین نفوس قدسیہ کی تخلیق ایک مٹی سے ہوئی حدیث میں ہے :

۳۲۷۔ فی الوجیز . انا و ابوبکر و عمر خلقنا من تربة واحدة . فیہ مجاہل لہ

طریق ولہ شاہد .

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم اور ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہما ایک ہی مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں۔ (مولف)

آخری زمانے کے خلفاء سے متعلق ایک حدیث :

۳۲۸۔ حدیث میں ہے یکون فی آخر الزمان خلیفۃ لا یفضل علیہ ابوبکر

ولا عمر۔

آخر زمانے میں ایک خلیفہ ایسا ہوگا کہ اس پر نہ ابو بکر کو فضیلت دی جائے گی نہ عمر کو۔

(مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۳۳، منیر العین“

## تعارف

نہج السلامة فی حکم تقبیل الالبہامین فی الاقامة  
(اقامت کے دوران انگوٹھے چومنے کا شرعی حکم)

۲۶ جمادی الآخر ۱۳۳۳ھ کو فتاویٰ امدادیہ معروف فتاویٰ اشرفیہ سے منقول مع جواب کے ایک سوال آیا کہ جس وقت موذن اقامت میں اشد ان محمد رسول اللہ کے توستنے والا دونوں انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر رکھے یا نہیں؟

اور رکھنا کیسا ہے؟ اور یہ کہ اذان پر قیاس کر کے جواب تحریر نہ کریں۔

صاحب فتاویٰ اشرفیہ نے جو جواب تحریر کیا ہے وہ یہ ہے کہ

”اول اذان ہی میں انگوٹھے چومنا کسی معتبر روایت سے ثابت نہیں اور کچھ بعض لوگوں نے اس بارے میں روایت کیا ہے وہ محققین کے نزدیک ثابت نہیں، مگر اقامت میں تو کوئی ٹوٹی پھوٹی روایت بھی موجود نہیں پس اقامت میں انگوٹھے چومنا اذان کے وقت سے بھی زیادہ بدعت و بے اصل ہے اسی واسطے فقہاء نے اس کا بالکل انکار کیا ہے۔“

امام احمد رضا بریلوی نے سوال و جواب دونوں کا جواب دلائل ساطعہ سے اس طرح لکھا ہے کہ

مسلمان اگر وقت اقامت بھی تقبیل کرے ہرگز کوئی وجہ ممانعت نہیں، اور اسے شرعاً ناجائز نہ کہے گا مگر وہ کہ شرع پر انتر کرنا یا نام و اکرام سید الانام علیہ افضل الصلاۃ والسلام سے جلتا ہے۔

اسی طرح نماز و استماع قرآن مجید و استماع خطبہ جن میں حرکت منع ہے اور ان کے امثال مواضع لزوم محذور کے سوا جہاں کہیں بھی یہ فعل بنظر تعظیم و محبت حضرت رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ ہو جیسا کہ بعض مجاہدین سے مشہور ہے بہر حال محبوب و محمود ہے۔

اور نام اقدس سن کر انگوٹھے چومنا آنکھوں سے لگانا عرفاد لیل تعظیم و محبت ہے۔

پھر امام احمد رضا نے صاحب فتاویٰ اشرفیہ کے جواب بے صواب کی تیس (۳۰) وجوہات

سے تردید کی اور اخیر میں لکھا کہ

بالجملہ منکرین کے پاس کوئی دلیل نہیں، اور ادعائے بے دلیل سے بدتر کوئی شئی  
ذلیل نہیں۔

در بارہ اذان تو احادیث وارد اور اس کا استحباب کتب فقہ میں مصرح تو انکار نہیں مگر جمل  
مبین اور بے منع شرعی منع کرنا ظلم مبین، کہ منع کا ادنیٰ درجہ کراہت ہے اور کراہت کے لئے دلیل  
خاص کی حاجت ہے اور بے دلیل شرعی ادعائے منع شریعت پر افترا و تہمت ہے۔

اقامت میں انگوٹھے چومنے کی تحقیق پر مشتمل ۱۴ صفحے کے اس رسالہ جلیلہ میں آٹھ  
حدیثیں شامل ہیں۔



## احادیث

نهج السلامة في حكم تقبيل الابهامين في الاقامة

انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے انکا سنت صدیق ہے

۴۲۹۔ مسند الفردوس کی حدیث میں بروایت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے کہ انہوں نے اذان میں نام سن کر انگلیوں کے پوروں کو بوسہ دیکر آنکھوں پر پھیرا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت علیہ شفاعتی۔

جو ایسا کرے جیسا میرے اس پیارے نے کیا اس پر میری شفاعت حلال ہو جائے۔

(المقاصد الحسنہ حرف الیم حدیث ۱۰۲۱ بیروت ص ۳۸۴)

۴۳۰۔ جامع الرموز و کتر العباد و غیر ہا میں ہے فانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یكون

له قاندا الى الجنة

جو ایسا کرے گا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے پیچھے پیچھے اسے جنت میں لے

جائیں گے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۵۵ نہج السلامة“ (جامع الرموز باب الاذان ایران ۱/۱۲۵)

سنت کا انکار کرنے والا ملعون ہے حدیث میں ہے :

۴۳۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ستۃ لعنتہم لعنہم اللہ وکل

نبر، مجاب (الی قولہ) والتارک لسنتی۔ رواہ الترمذی عن ام المومنین والحاکم عنہا

وعن علی والطبرانی بلفظ سبعة لعنتہم وکل نبی مجاب عن عمر وبن شغوی رضی

اللہ تعالیٰ عنہم بسند حسن۔

کچھ لوگ ہیں جن پر میں نے لعنت کی اللہ ان پر لعنت کرے اور ہر نبی کی دعا قبول ہے

از نخلہ ایک وہ کہ میری سنت کا منکر ہو۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۵۶ نہج السلامة“ (مشکوٰۃ اول ص ۲۲،

باب الایمان بالقدر)

صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اقتداء کی تاکید پر ایک حدیث :

۴۳۲۔ حدیث میں ارشاد فرمایا اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر

ان دو کی پیروی کرو جو میرے بعد والی امت ہوں گے ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ رواہ احمد و الترمذی و حسنہ و ابن ماجہ و الرویانی و الحاکم و صحیحہ و ابن حبان فی صحیحہ عن حذیفہ و الترمذی و الحاکم عن ابن مسعود و ابن عدی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۵۶، نہج السلامة" (ترمذی اول ص ۲۰۷ مناقب ابو بکر صدیق)

جہاد و روزہ اور حج کے بارے میں ایک حدیث :

۳۳۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اغزوا تغنموا و صوموا تصحوا

و سافروا تستغنوا و فی حدیث حجوا تستغنوا۔

جہاد کرو و غنیمت پاؤ گے اور روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے اور حج کرو غنی ہو جاؤ گے۔ روی

الاولی الطبرانی فی الاوسط بسند صحیح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و الاخری

عبدالرزاق عن صفوان بن سلیم مرسل و وصلہ فی مسند الفردوس۔ (کنز العمال ص ۳ ج ۵

الروایۃ الاخری) (مجمع الزوائد باب اغزوا تغنموا الخ بیروت ۵/۳۲۳)

اللہ تعالیٰ سے دعائے مانگنا اس کے غضب کا باعث ہے اس پر تین احادیث کریمہ :

۳۳۴۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من لم یدع اللہ غضب علیہ۔ رواہ ابن

ابی شیبہ فی المصنف عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال ص ۳۲ ج ۲)

۳۳۵۔ و بلفظ من لم یسأل اللہ یغضب علیہ احمد و البخاری فی الادب

المفرد و الترمذی و ابن ماجہ و البزار و ابن حبان و الحاکم و صححہ

دونوں حدیثوں کا حاصل یہ کہ جو اللہ تعالیٰ سے دعائے کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضب

فرمائے گا۔ (مولف) (ترمذی دوم، ص ۷۵ اباب ماجاء فی فضل الدعاء)

۳۳۶۔ وللعسکری عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی المواعظ بسند حسن عن

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال قال اللہ تعالیٰ من لا یدعوننی اغضب علیہ۔

جو مجھ سے دعائے کرے گا میں اس پر غضب فرماؤں گا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۶۰،

نہج السلامة" (کنز العمال ص ۳۹ ج ۲)

# تعارف

ایذان الاجر فی اذان القبر  
(دفن کے بعد قبر پر اذان کہنے کا ثبوت)

محرم الحرام ۱۴۳۷ھ میں استفتاء پیش ہوا کہ دفن کے وقت قبر پر اذان کہنا جائز ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں فرمایا کہ :

بعض علمائے دین نے میت کو قبر میں اتارتے وقت اذان کہنے کو سنت فرمایا اور حق یہ کہ اذان مذکور فی السؤال کا جواز یقینی ہے ہرگز شرع مطہر سے اس کی ممانعت کی کوئی دلیل نہیں اور جس امر سے شرع منع نہ فرمائے اصلاً ممنوع نہیں ہو سکتا، قائلان جواز کے لئے اسی قدر کافی ہے جو ممانعت کا مدعی ہو دلائل شرعیہ سے اپنا دعویٰ ثابت کرے۔

پھر بھی مقام تبرع میں امام احمد رضا بریلوی نے پندرہ دلیلوں سے ثابت کیا کہ اذان دافع بلا اور دافع شیطان ہے۔ اور حدیث و فقہ سے ثابت ہے کہ میت کے پاس حالت نزع میں کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کہتے رہیں کہ اسے سن کر یاد ہو کیونکہ اس وقت شیطان اس کے پاس آکر بھلا دینے کی کوشش کرتا ہے، اسی طرح سوال نکیرین کے وقت بھی اسے کلمہ پاک سکھانے کی حاجت ہے کہ بعون اللہ تعالیٰ جواب یاد ہو جائے۔ اور شیطان رجم کے بہکانے میں نہ آئے، اور بے شک اذان میں یہی کلمہ لا الہ الا اللہ تین جگہ موجود ہیں بلکہ اس کے تمام کلمات جو اب نکیرین بتاتے ہیں، ان کے سوال تین ہیں۔

من ربك تیر ارب کون ہے۔ ما دینک تیر اوین کیا ہے۔ ما کنت تقول فی هذا الرجل تو اس مرد یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا تھا؟

اب اذان کی ابتداء میں اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اور آخر میں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ، من ربك کا جواب سکھائیں گے ان کے سننے سے یاد آئے گا کہ میرا رب اللہ ہے۔ اور اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان

محمد رسول اللہ، سوال ماكنت تقول في هذا الرجل كاجواب تعليم کریں گے کہ میں انھیں اللہ کا رسول جانتا تھا۔ اور حی علی الصلاة حی علی الفلاح جواب مادینک کی طرف اشارہ کریں گے کہ میرا دین وہ تھا جس میں نماز رکن و ستون ہے کہ الصلوة عماد الدین تو بعد و فن اذان دینا اس ارشاد کی تعمیل ہے جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث صحیح متواتر مذکور میں فرمایا۔

آپ نے اس کے علاوہ اور بھی دلائل کثیرہ سے ثابت فرمایا کہ تدفین میت کے بعد قبر پر اذان کہنا یا تکبیر و دعا کہنا جائز و مسنون ہے پھر امام احمد رضا نے اس رسالے کے اخیر میں اذان کی بدولت ۲۲ فوائد و منافع رقم کئے ہیں جو مردوں اور زندوں کو حاصل ہوتے ہیں۔

اذان قبر کے ثبوت میں جہازی سائز کے ۱۵ صفحات پر مشتمل اس رسالہ نافعہ میں ۳۵

احادیث مبارکہ شامل بحث ہیں۔

# احادیث

## ایذان الاجر فی اذان القبر

جب بندہ قبر میں رکھا جاتا اور سوال نکیرین ہوتا ہے تو شیطان رحیم وہاں بھی خلل انداز ہوتا ہے اور جواب میں برکاتا ہے اس پر ایک حدیث

۴۳۷۔ امام ترمذی محمد بن علی نوادر الاصول میں امام اجل سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں ان المیت اذا سئل من ربك ترى له الشيطان فيشير الى نفسه انى انا ربك ، فلماذا ورد سوال التثبيت له حين يسئل .

یعنی جب مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے شیطان اس پر ظاہر ہوتا اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ میں تیرا رب ہوں اس لئے حکم آیا کہ میت کے لئے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعاء کریں۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۶۶ اذان الاجر“ (نوادر الاصول فی معرفة احادیث الرسول الاصل التاسع والاربعون الخ بیروت ص ۴۲۳)

اذان شیطان کو دفع کرتی ہے :

۴۳۸۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا اذن المؤذن ادبر الشيطان وله حصاص . جب مؤذن اذان کہتا ہے شیطان پیٹھ پھیر کر گوزناں بھاگتا ہے۔ (مسلم اول ص ۱۶۷، باب فضل الاذان الخ)

۴۳۹۔ صحیح مسلم کی حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے واضح کہ چھتیس میل تک بھاگ جاتا ہے۔ (مسلم اول ص ۱۶۷، باب فضل الاذان الخ)

۴۴۰۔ اور خود حدیث میں آیا جب شیطان کا کھٹکا ہو فوراً اذان کہو کہ وہ دفع ہو جائے گا۔ اخرجہ الامام ابوالقاسم سليمان بن احمد الطبرانی فی اوسط معاجمه عن ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ .

حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعائے رحمت کے سبب تنگی قبر دور ہو گئی۔

۳۲۱۔ امام احمد و طبرانی و بیہقی حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روای قال لما دفن سعد بن معاذ (زاد فی روایة) وسوی علیہ سبح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وسبح الناس معہ طویلاً ثم کبر و کبر الناس ثم قالوا یا رسول اللہ لم سبحت (زاد فی روایة) ثم کبرت قال لقد تضایق علی هذا الرجل الصالح قبره حتی فرج اللہ تعالیٰ عنہ۔

یعنی جب سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہو چکے اور قبر درست کر دی گئی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیر تک سکن اللہ سکن اللہ فرماتے رہے اور صحابہ کرام بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے پھر حضور اللہ اکبر اللہ اکبر فرماتے رہے اور صحابہ بھی حضور کے ساتھ کہا کئے پھر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور اول تسبیح پھر تکبیر کیوں فرماتے رہے ارشاد فرمایا اس نیک مرد پر اس کی قبر تنگ ہوئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ تکلیف دور کی اور قبر کشادہ فرمادی۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۶۷، ایذان الاجر“ (مسند احمد ص ۳۵۹ ج ۳)

میت کے پاس حالت نزع میں کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کہتے رہیں کہ اسے سن کر یاد ہو۔

۳۲۲۔ حدیث متواتر میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لقنوا

موتاکم لا الہ الا اللہ۔

اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ سکھاؤ۔ رواہ احمد و مسلم و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ عن ابی سعید الخدری و ابن ماجہ کمسلم عن ابی ہریرة و کالنسائی عن ام المومنین عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۶۸، ایذان الاجر“ (مسلم اول ۳۰۰، کتاب الجنائز)

تکبیر سے آگ خاموش ہو جاتی ہے :

۳۲۳۔ ابو یعلیٰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اطفئوا الحریق بالتکبیر۔

آگ کو تکبیر سے بجھاؤ۔ (مجمع الزوائد باب ما یقول عند الحریق بیروت ۱۰/۱۳۸)

۳۲۴۔ ابن عدی حضرت عبد اللہ بن عباس اور وہ اور ابن السنی و ابن عساکر حضرت

عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فرماتے ہیں اذا رأیتم الحریق فکبروا فانہ یطفئ النار۔

جب آگ دیکھو اللہ اکبر اللہ اکبر کی بکثرت تکرار کرو وہ آگ کو بجھا دیتا ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲

ص ۶۶۹ ایذان الاجر“ (الکامل فی نضعفاء الرجال عبداللہ بن لہیعہ سانگلہ بل ۳/ ۱۳۶۹)

و دفن میت کے بعد دعا کرنے کے بارے میں چند حدیثیں :

۳۲۵۔ ابن ماجہ و بیہقی سعید بن مسیب سے راوی قال حضرت ابن عمر فی جنازة

فلما وضعها فی اللحد قال بسم اللہ وفی سبیل اللہ فلما ائخذ فی تسویة اللحد قال اللهم اجرها من الشیطان ومن عذاب القبر ثم قال سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم هذا مختصر.

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر ہوا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اسے لحد میں رکھا کہا بسم اللہ وفی سبیل اللہ جب لحد برابر کرنے لگے کہا الہی اسے شیطان سے بچا اور عذاب قبر سے امان دے پھر فرمایا میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۷۰ ایذان الاجر“ (ابن ماجہ ص ۱۱۲، باب ماجاء فی ادخال الميت القبر)

۳۲۶۔ امام ترمذی حکیم قدس سرہ الکریم بسند عمرو بن مرہ تابعی سے روایت کرتے ہیں

کانوا یتحبون اذا وضع الميت فی اللحد ان یقولوا اللهم اعذہ من الشیطان الرجیم۔ یعنی صحابہ کرام یا تابعین عظام مستحب جانتے تھے کہ جب میت لحد میں رکھا جائے تو دعا کریں الہی اسے شیطان رجیم سے پناہ دے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۷۰ ایذان الاجر“ (نوادیر الاصول الفصل التاسع الاربعون، بیروت ص ۳۲۳)

۳۲۷۔ اثر، ابن ابی شیبہ استاذ امام بخاری و مسلم اپنے مصنف میں خیرہ سے راوی کانوا

یتحبون اذا دفن الميت ان یقولوا بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلیٰ ملة رسول اللہ اللهم اجرہ من عذاب القبر و عذاب النار ومن شر الشیطان الرجیم۔

مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو دفن کریں یوں کہیں اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملت پر الہی اسے عذاب قبر و عذاب دوزخ اور شیطان ملعون کے شر سے پناہ بخش (مصنف ابن ابی شیبہ ما قالوا اذا وضع الميت فی قبرہ۔ کراچی ۳/ ۳۲۹)

۳۲۸۔ ابودود و حاکم و بیہقی امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کان النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا فرغ من دفن الميت وقف علیہ و قال استغفروا

لاخیکم وسلوا (واسألوا) له بالتنبیت فانه الآن یسأل.

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دفن میت سے فارغ ہوتے قبر پر وقوف فرماتے اور ارشاد کرتے اپنے بھائی کے لئے استغفاد کرو اور اس کے لئے جواب تکبیرین میں ثابت قدم

رہنے کی دعا مانگو کہ اب اس سے سوال ہوگا۔ (ابوداؤد دوم، ص ۴۵۹، باب الاستغفار عند القبر للمیت)

۴۴۹۔ سعید بن منصور اپنے سنن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

راوی قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقف علی القبر بعد ما سوی

علیہ فیقول اللہم نزل بک صاحبنا وخلف الدنیا حلف ظهرہ اللہم ثبت عند السنلہ

نطقہ ولا تبتلہ فی قبرہ بما لا طاقة لہ بہ.

یعنی جب مردہ دفن ہو کر قبر درست ہو جاتی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر پر

کھڑے ہو کر دعا کرتے الہی ہمارا ساتھی تیرا مہمان ہو اور دنیا اپنے پس پشت چھوڑ آیا الہی سوال کے

وقت اس کی زبان درست رکھ اور قبر پر اس پر وہ بلا نہ ڈال جس کی اسے طاقت نہ ہو۔ "فتاویٰ رضویہ

ج ۲ ص ۶۷۱ ایذان الاجر" (الدر المنتور زیر آیت ویثبت اللہ الذین آمنوا الخ قم ایران ۴/۸۳)

دعا سے متعلق دو حدیثیں :

۴۵۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں افضل الدعاء الحمد لله

سب دعائوں سے افضل دعاء الحمد لله ہے اخرجہ الترمذی وحسنہ والنسائی وابن حبان

والحاکم وصححه عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما (ترمذی دوم ص ۶۷۱، باب

ما جاء ان دعوة المسلم مستجابة)

۴۵۱۔ صحیحین میں ہے ایک سفر میں لوگوں نے ہاواز بلند اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا شروع کیا نبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو اپنی جانوں پر نرمی کرو انکم لاتدعون اصم ولا غابا

انکم تدعون سمیعا بصیرا

تم کسی بہرے یا غائب سے دعا نہیں کرتے سمیع و بصیر سے دعا کرتے ہو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲

ص ۶۷۲ ایذان الاجر" (بخاری دوم ص ۹۴۳، باب الدعاء ادا علا عقبہ)

دو دعائیں قبول ہوتی ہیں حدیث میں ہے :

۴۵۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثنتان لاترد الدعاء عند النداء

وعند الباس.



دو دعائیں رد نہیں ہوتیں ایک اذان کے وقت اور ایک جہاں میں جب کفار سے لڑائی شروع

ہو۔ (ابوداؤد اول ص ۳۲۳، باب الدعاء عند اللقاء)

۳۵۳۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا نادى المنادى فتحت ابواب

السماء واستجيب الدعاء.

جب اذان دینے والا اذان دیتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی

ہے اخرجہ ابو یعلیٰ والحاکم عن ابی امامة الباهلی و ابوداؤد الطیالسی و ابو یعلیٰ والضیاء

فی المختارة بسند حسن عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنز العمال ص ۶۳ ج ۲)

حاجی کی دعا اس کے اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے قبول ہوتی ہے :

۳۵۴۔ امام احمد مسند میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا لقيت الحاج فسلم عليه و صافحه و مره ان

يستغفر لك قبل ان يدخل بيته فانه مغفور له۔

جب تو حاجی سے ملے اسے سلام کر اور مصافحہ کر اور قبل اس کے کہ وہ اپنے گھر میں داخل

ہو اس سے اپنے لئے استغفار کر کہ وہ مغفور ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۷۳ ایذان الاجر“ (مسند احمد

ص ۱۸۱ ج ۲)

اذان باعث مغفرت ہے اور مؤذن مغفور ہے حدیث میں ہے :

۳۵۵۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یغفر للمؤذن منتهی اذانه

و یستغفر له کل رطب و یابس سمعه۔

اذان کی آواز جہاں تک جاتی ہے مؤذن کے لئے اتنی ہی وسیع مغفرت آتی ہے اور جس

ترو خشک چیز کو اس کی آواز پہنچتی ہے اذان دینے والے کے لئے استغفار کرتی ہے۔ اخرجہ الامام

احمد بسند صحیح واللفظ له و البزار و الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہما و نحوه عند احمد و ابی داؤد و النسائی و ابن ماجہ و ابن خزيمة و ابن حبان

من حدیث ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ و صدرہ عند احمد و النسائی بسند حسن جید

عن البراء بن عازب و الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامة و له فی الاوساط عن انس بن مالک

رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۷۳ ایذان الاجر“ (مسند احمد ص ۲۹۸ ج ۲)

ذکر اللہ سے عذاب الہی دفع ہوتا ہے اور اس کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں اس پر تین

احادیث مبارکہ :

۳۵۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من شئی انجی من عذاب

اللہ من ذکر اللہ

کوئی چیز ذکر خدا سے زیادہ عذاب خدا سے نجات بخشنے والی نہیں۔ رواہ الامام احمد عن

معاد بن جبل والبن ابی الدنیا والبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲

ص ۶۷۳، ایذان الاجر“ (مسند احمد روایات معاذ بن جبل ۵/ ۲۳۹)

۳۵۷۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحیح حدیث میں ذکر کرنیوالوں کی نسبت

فرماتے ہیں حفتهم الملكة وغشيتهم الرحمة ونزلت عليهم السكينة۔

انہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور رحمت الہی ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ اور چین اترتا ہے۔

رواہ مسلم والترمذی عن ابی ہریرة وابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (مسلم روم

ص ۳۳۵، باب فضل الاجتماع علی تلاوت القرآن)

۳۵۸۔ امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں عند ذکر الصالحین

تنزل الرحمة

نیکیوں کے ذکر کے وقت رحمت الہی اترتی ہے۔ (اتحاف السادة المتقين الفائدة الثانية

التخلص بالعزلة الخ بیروت ۶/ ۶۵۰)

اذان و اذاع وحشت اور باعث اطمینان خاطر ہے :

۳۵۹۔ ابو نعیم وابن عساکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نزل آدم بالهند واستوحش فنزل جبرئیل علیہ الصلاة

والسلام فنادی بالاذان۔ الحدیث

جب آدم علیہ الصلاة والسلام جنت سے ہندوستان میں اترے انہیں گھبراہٹ ہوئی تو جبرئیل

علیہ السلام نے اتر کر اذان دی۔ (حلیۃ الاولیاء مرویات عمرو بن قیس ص ۲۹۹ بیروت ۲/ ۱۰۷)

لیکن مسلمان کی اعانت اللہ عزوجل کو نہایت پسند ہے حدیث میں ہے :

۳۶۰۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ فی عون العبد ما کان

العبد فی عون اخیه۔

اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمانوں کی مدد میں ہے۔ رواہ

مسلم و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ و الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۷۵ ایذان الاجر" (مسلم روم ص ۳۳۵، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن) اذان دافع غم و الم ہے :

۳۶۱۔ سند الفردوس میں حضرت جناب امیر المؤمنین مولیٰ المسلمین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی قال رأی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حزینا فقال یا ابن ابی طالب انی اراک حزینا فمر بعض اهلك یؤذن فی اذنک فانه درء للهم۔ یعنی مجھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غمگین دیکھا ارشاد فرمایا اے علی میں تجھے غمگین پاتا ہوں اپنے کسی گھر والے سے کہہ کہ تیرے کان میں اذان کہے اذان غم و پریشانی کی دافع ہے۔ مولیٰ علی اور مولیٰ علی تک جس قدر اس حدیث کے راوی ہیں سب نے فرمایا فجر بتہ فوجدتہ كذلك۔

ہم نے اسے تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا۔ ذکرہ ابن حجر کما فی المرقاة۔ (مرقاۃ المفاتیح باب الاذان ۲/۳۹۱)

جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف دور فرمائے گا حدیث میں ہے :  
۳۶۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کان فی حاجۃ اخیه کان اللہ فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم فرج اللہ عنہ بہا کربۃ من کرب یوم القیمۃ۔ جو اپنے مسلمان بھائی کے کام میں ہو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں ہو اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالیٰ اس کے عوٹ قیامت کی مصیبتوں سے ایک مصیبت اس پر سے دور فرمائے۔ رواہ الشیخان و ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (بخاری ۱/۳۳۰، باب لا یظلم المسلم المسلم الخ) (ابوداؤد روم ص ۶۷۰، باب المواخاة) مسلمان کا دل خوش کرنا عبادت ہے :

۳۶۳۔ طبرانی معجم کبیر و معجم اوسط میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان احب الاعمال الی اللہ تعالیٰ بعد الفرائض ادخال السرور علی المسلم۔

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرضوں کے بعد سب اعمال سے زیادہ مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۷۶، ایذان الاجر" (کنز العمال ص ۲۶۶ ج ۶)

۳۶۳۔ طبرانی معجم کبیر و معجم اوسط میں حضرت امام ابن الامام سیدنا حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان من موجبات المغفرة ادخالک السرور علی اخیک المسلم

بے شک موجبات مغفرت سے ہے تیرا اپنے بھائی مسلمان کو خوش کرنا۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۷۶ ایذان لاجر“ (کنز العمال ص ۲۶۸ ج ۶)

بکثرت ذکر الہی کرنے کی ترغیب پر چار احادیث کریمہ :

۳۶۵۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اکثر وا ذکر اللہ حتی

يقولوا مجنون

اللہ کا ذکر اس درجہ بکثرت کر کہ لوگ مجنون بتائیں۔ اخرجہ احمد و ابویعلیٰ وابن

حبان والحاکم والبیہقی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد ۲۸۳ ج ۳)

۳۶۶۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذکروا اللہ عند کل حجر وشجر

ہر سنگ و شجر کے پاس اللہ کا ذکر کر۔ اخرجہ الامام احمد فی کتاب الزهد والطبرانی

فی الکبیر عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن (انمعجم الکبیر مرویات معاذ بن

جبل حدیث ۳۳۱ بیروت ۲۰/۱۵۹)

۳۶۷۔ اثر۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں لم یفرض اللہ

علی عبادہ فریضة الا جعل لها حدا معلوما ثم عذر اهلها فی حال العذر غیر الذکر

فانه لم یجعل له حدا انتہی الیہ ولم یعذر احدا ترکہ الا مغلوبا علی عقله وامرہم بہ

فی الاحوال کلہا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کوئی فرض مقرر نہ فرمایا مگر یہ کہ اس کے لئے ایک حد معین

کر دی پھر عذر کی حالت میں لوگوں کو اس سے معذور رکھا سوا ذکر کے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے

کوئی حد نہ رکھی جس پر انتہا ہو اور نہ کسی کو اس کے ترک میں معذور رکھا مگر وہ جس کی عقل سلامت

نہ رہے اور بندوں کو تمام احوال میں ذکر کا حکم دیا۔ (تفسیر البغوی المعروف بہ معالم التنزیل مع تفسیر

خازن البابی معر ۵/۲۶۵)

۳۶۸۔ اثر۔ ان کے شاگرد امام مجاہد فرماتے ہیں الذکر الکثیر ان لا یتناہی ابداء۔

ذکر کثیر یہ ہے کہ کبھی ختم نہ ہو۔ ذکر ہما فی المعالم وغیرہما۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲

ص ۶۷۷ ایذان الاجر“ (تفسیر بغوی مصر ۵/۲۶۵)

مسلمان کو نفع پہنچانا کارِ ثواب ہے حدیث میں ہے :

۳۶۹۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا من استطاع منکم ان ینفع

اخاه فلینفعه.

تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی مسلمان کو کوئی نفع پہنچائے تو لازم و مناسب ہے کہ

پہنچائے۔ رواہ احمد و مسلم عن حابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (مسند احمد ص ۲۵۶

ج ۳) (مسلم ۲/۲۲۳، باب استحباب الرقیۃ من العین الخ)

مومن کی نیت صادقہ اس کے عمل سے افضل ہے حدیث میں ہے :

۳۷۰۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نية المؤمن خیر من عمله

مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ رواہ البیہقی عن انس والطبرانی فی

الکبیر عن سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۸۰ ایذان الاجر“

(کنز العمال ص ۲۳۹ ج ۳)

جہاں اذان کی جاتی ہے وہ جگہ اس دن عذاب سے مامون ہو جاتی ہے :

۳۷۱۔ طبرانی معاجم ثلاثہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا اذن فی قرية امنها اللہ من عذابه فی ذلك اليوم

وشاہدہ عنده۔ فی الکبیر من حدیث معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جب کسی گاؤں میں اذان ہو اللہ تعالیٰ اس کو اس دن اپنے عذاب سے محفوظ رکھے گا اور اسے

اپنے مشاہدہ قربت میں رکھے گا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۷۳ ایذان الاجر“ (المعجم الکبیر

مرویات ابن مالک حدیث ۷۳۶، بیروت ۱/۲۵۷)

# تعارف

فتاویٰ رضویہ جلد سوم

فقہی مسائل کا خزانہ ”فتاویٰ رضویہ جلد سوم“ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فقہیت و اصابت رائے کی زندہ جاوید تصویر ہے۔ اس جلد میں مندرجہ ذیل بیس ابواب و فصول پر مدلل و جامع بحث کی گئی ہے۔

باب شروط الصلوٰۃ، باب اماکن الصلوٰۃ، باب صفة الصلوٰۃ، باب القراءة، باب الامامة، باب الجماعة، فصل المسبوق، فصل الاستخلاف، باب مفسدات الصلوٰۃ، باب مکروہات الصلوٰۃ، باب الوتر والنوافل، باب احکام المسجد، باب ادراک الفریضۃ، باب قضاء الفوائت، باب سجود السہو، باب سجود التلاوة، باب صلاة المسافر، باب الجمعة، باب العیدین، باب الکسوف والاستسقاء۔  
ان ابواب و فصول کے علاوہ اس جلد میں مندرجہ ۳۶ موضوعات پر بھی ضمناً ہزاروں مسائل مذکور ہیں۔

لوقات<sup>۱</sup>، اذان و اقامت<sup>۲</sup>، مسائل لقمہ<sup>۳</sup>، اعتکاف<sup>۴</sup>، احکام قبور<sup>۵</sup>، تفسیر و علوم قرآن، فوائد حدیثیہ، فوائد فقہیہ<sup>۸</sup>، فوائد اصولیہ<sup>۹</sup>، رسم المفتی<sup>۱۰</sup>، اسماء الرجال<sup>۱۱</sup>، عقائد و کلام<sup>۱۲</sup>، مسئلہ تقلید<sup>۱۳</sup>، مناظرہ<sup>۱۴</sup>، رد ید مذہبیاں<sup>۱۵</sup>، بیع و شراء<sup>۱۶</sup>، وقف<sup>۱۷</sup>، اجارہ<sup>۱۸</sup>، غصب<sup>۱۹</sup>، قسم<sup>۲۰</sup>، حدود<sup>۲۱</sup>، حظر و اباحت<sup>۲۲</sup>، مداینات<sup>۲۳</sup>، تنہات<sup>۲۴</sup>، رضاعت<sup>۲۵</sup>، حیاء اسقاط<sup>۲۶</sup>، ذکر اللہ<sup>۲۷</sup>، آداب دعاء<sup>۲۸</sup>، تمدن<sup>۲۹</sup>، سیرت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم<sup>۳۰</sup>، فضائل و مناقب<sup>۳۱</sup>، تدریج نحو تذکرہ<sup>۳۲</sup>، تصوف و اخلاق<sup>۳۳</sup>، منطق<sup>۳۴</sup>، لغت<sup>۳۵</sup>، ہندسہ و ریاضی<sup>۳۶</sup>۔

اس کے علاوہ انتہائی وسیع اور گرانقدر تحقیقات و تدقیقات پر مشتمل سولہ رسائل بھی پیش نظر جلد میں شامل ہیں ان میں سے میں نے ۱۳ رسائل سے احادیث کا استخراج کیا ہے جن کا تعارف ان کے اصل مقام پر آئے گا اور ۳ رسالوں میں حدیث کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ تین رسالے یہ ہیں۔

نعم الزاد لروم الضاد (ضاد پڑھنے کا بہترین طریقہ)

یہ رسالہ فارسی زبان میں ہے اس میں امام احمد رضا بریلوی نے حروف کے مخارج و صفات پر

محققانہ گفتگو کی ہے خصوصاً حرف ضاد کا مخرج متعین کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اس حرف کو اللہ تعالیٰ نے اتنا بلند پیدا کیا ہے کہ کوئی حرف بھی اس کا قرعہ ہی گروانا نہیں جاسکتا، اور یہ کہ تمام حروف آپس میں متبائن اور ان کے مخرج الگ الگ ہیں لہذا ضاد کا کسی بھی حرف کے ساتھ بدل کر پڑھنا مردود اور ناجائز ہے۔

۲۔ القطوف الدانیة لمن احسن الجماعة الثانية (جماعت ثانیہ کے ثبوت میں) امام احمد رضا نے اس رسالے میں جماعت ثانیہ کے ثبوت میں نادر تحقیقات قلمبند کی ہیں اور ایک ضابطہ تحریر کیا ہے کہ جب جماعت لولی اہل مسجد یا اہل مذہب کی نہ ہو یا اپنے مذہب میں فاسدہ یا مکروہہ ہو تو جماعت ثانیہ کی مطلقاً اجازت ہے۔ پھر تکرار جماعت کے جواز و افضلیت کی بارہ صورتیں رقم کی ہیں جن میں نزاع کی اصلاح گنجائش نہیں۔

۳۔ ازہار الانوار من صبا صلوة الاسرار (نماز غوثیہ سے متعلق اہم نکات اور اس کے پڑھنے کا طریقہ)

اس رسالے میں متعدد طریقوں سے اسلاف علماء و صلحاء کرام سے منقول ہے کہ حضرت محبوب سبحانی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس نے کسی مصیبت میں میرا وسیلہ دیا تو اس کی مصیبت ختم ہو گئی، اور جس نے اپنی حاجت کے لئے مجھ سے مدد مانگی تو اس کی حاجت پوری ہو گی اور جس نے نماز مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھ کر صلاۃ و سلام پڑھا اور پھر عراق کی جانب گیارہ قدم میرا نام کہتے ہوئے چلا تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا فرمائے گا۔

امام احمد رضا نے یہ رسالہ مبارکہ خالص عربی زبان میں تالیف فرمایا اور دلائل کثیرہ اور اقوال سلف سے ثابت کیا کہ نماز غوثیہ بزرگان دین کے معمولات میں سے ہے۔

اور مندرجہ ذیل گیارہ رسائل دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے اس جلد میں شامل نہیں ہو سکے ہیں۔

۱۔ حسن البراعة فی تنفيذ حکم الجماعة۔ (جماعت لولی کے بیان میں)

۲۔ جمال الاجمال لتوقیف حکم الصلوة فی النعال۔ (جو تے پہن کر نماز پڑھنے کے بیان میں)

۳۔ ازین کافل لحکم القعدة فی المکتوبة والنوافل۔ (نماز فرض و نفل میں قعدہ کا کیا حکم ہے)

۴۔ الطرة فی ستر العورة۔ (ستر عورت کے بیان میں)

۵۔ شمامة العنبر فی النداء بازاء المنبر۔ (اذان جمعہ بیرون مسجد محاذی منبر ہونی چاہیے۔)

۶۔ لوامع البها فی المصر للجمعة والاربع عقیبھا۔ (جمعہ کے لئے شہر شرط ہونے اور احتیاطی ظہر کے بیان میں)

۷۔ احسن المقاصد فی بیان ماتنزه عند المساجد۔ (مسجد میں کیا کیا کام ناروا ہیں)

۸۔ رعاية المنة فی ان التهجده نفل او سنة۔ (نماز تہجد نفل ہے یا سنت)

۹۔ ما یحلی الاصر عن تحدید المصر (شہر کی تعریف اور جمعہ و عیدین کہاں جائز ہیں)

۱۰۔ الرد الاشد البھی فی ہجر الجماعة الکنگھی۔ (کنگھوی کا رد جماعت ثانیہ کے بیان میں)

۱۱۔ وشاح الجید فی تحلیل معانقة العید۔ (نماز عید کے بعد معانقہ کے جائز ہونے کا بیان) اور اس جلد کے حاشیہ پر کہیں کہیں اہم علمی فوائد و نکات بھی مندرج ہیں۔

جمادی سائز کے ۸۱۵ صفحات پر مشتمل اس جلد میں ۱۰۳۶ سوالوں کے جوابات کے ضمن میں کثیر مسائل فقہیہ اور فوائد نافعہ کے علاوہ مکررات کو چھوڑ کر ۵۶۲ حدیثیں شامل ہیں۔



# تعارف

هدایۃ المتعال فی حد الاستقبال

(استقبال قبلہ کی تعیین میں اللہ جل شانہ کی رہنمائی)

۲۴ رذی الحجہ ۱۳۲۲ھ کو سوال آیا کہ ہندوستان میں قبلہ کی صحیح سمت کیا ہے؟  
امام احمد رضا نے اس کے جواب میں پانچ افادات ذکر کرنے کے بعد جنت قبلہ کی تعیین  
و تحدید کے چند طریقے تحریر کئے۔

۱۔ جب تک مشرق و مغرب نہ بدلیں جنت نہ بدلے گی۔

۲۔ علمہ کتب میں شہرت و افیہ رکھتا ہے کہ اتنا پھر سکتا ہے جس میں منہ یعنی وجہ کا کوئی  
حصہ مقابل کعبہ معظمہ رہے دو سطح چیزوں میں مقابلہ تھوڑے انحراف سے زائل ہو جاتا ہے مگر  
قوس کا مقابلہ بے انحراف کثیر زائل نہ ہوگا، اور حق جل و علانے انسان کا چہرہ مقوس بنایا ہے تو جب  
تک کوئی حصہ رخ مقابل رہے گا استقبال بالوجہ حاصل رہے گا۔

۳۔ وسط اس مقابل ہر دو چشم سے ایک زاویہ بنائے آنکھوں پر گزرتے دو خط نکلیں یہ جہاں  
تک پھیلیں کعبہ جب تک ان کے اندر ہے جنت باقی ہے اور دونوں سے باہر واقع ہو تو نہیں۔

۴۔ کعبہ کی جنت یہ کہ نمازی کی جبین سے نکلنے والا خط کعبہ پر سے گزرنے والے خط سے  
سیدھا اس طرح ملے کہ اس سے دو قائمہ زاویے حاصل ہو جائیں۔

۵۔ نمازی کے چہرہ کی طرف زاویہ قائمہ پر سیدھا خط افق کی طرف فرض کیا جائے تو وہ خط  
کعبہ یا ہوائے کعبہ پر سے گزرے۔

۶۔ اہل مشرق کا قبلہ مغرب ہے، اہل مغرب کا مشرق، اہل جنوب کا شمال، اہل شمال کا  
جنوب، تو جب تک ایک جنت دوسرے سے نہ بدلے مثلاً ربع مغرب میں قبلہ ہے یہ ربع شمال یا  
ربع جنوب کی طرف منہ کرے جنت قبلہ باقی رہے گی۔

اس لئے ہندوستان میں ستارہ قطب داہنے شانے پر لیا گیا اور قدیم سے عام مساجد اسی سمت  
پر بنیں کہ بین المغربین کا اوسط مغرب اعتدال تھا اور اس کی طرف توجہ میں قطب سیدھے ہی

شانے پر ہوتا ہے۔

اور ہندوستان کے طول و عرض کے متعلق امام احمد رضا نے ایک لطیف بات تحریر کی ہے کہ :  
ہندوستان آٹھ درجے عرض شمالی سے پینتیس درجے تک آباد ہے، اور طول شرقی چھیاسٹھ  
درجے سے بانوے تک، یہ بھی ہندوستان کی خوش نصیبی ہے کہ ۶۶ عدد ہیں اسم جلالت اللہ کے،  
اور ۹۲ نام پاک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے۔

اور سوال میں صرف ہندوستان کی سمت قبلہ مطلوب تھی، مگر امام احمد رضا نے جیسا کہ ان کا  
طریقہ استدلال اور وطیرہ تحقیق و تدقیق ہے کہ اس کے کسی بھی گوشہ کو قلم انداز نہیں کرتے ہیں،  
ہندوستان کی جہت قبلہ متعین کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر کثیر ممالک کے سمت قبلہ کی بھی تعیین  
و تشریح کی ہے مثلاً :

بخدا، سمرقند، نسف، ترمذ، بلخ، مرو، سرخس وغیرہا کا قبلہ مسقطر اس المقرب بتایا۔  
بیت المقدس، حلب، دمشق، رملہ، نابلس وغیرہا تمام ملک شام کا قبلہ ستارہ قطب کو پس  
پشت لینا ٹھہرایا وغیر ذلک۔

متعدد کتب اور اقوال ائمہ کے حوالوں سے مزین ۲۷ صفحے کے اس محققانہ رسالے میں چھ  
حدیثیں موجود ہیں۔

# احادیث

## هدایة المتعال فی حد الاستقبال

نماز عیدین میں سترہ نصب کرنے کے بارے میں تین احادیث کریمہ

۱۔ صحیح بخاری شریف میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان ترکز الحربة قدامہ یوم الفطر والنحر ثم یصلی۔  
بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن نیزہ نصب کیا جاتا پھر حضور نماز پڑھتے تھے۔ (مؤلف) (بخاری اول ص ۱۳۳، باب الصلاة الی الحربة یوم العید)

۲۔ انہیں کی دوسری روایت میں ہے قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغدو الی المصلیٰ والعنزة بین یدیه تحمل وتنصب بالمصلیٰ بین یدیه فیصلی الیہا۔  
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید گاہ تشریف لے جاتے اور نیزہ حضور کے سامنے لے جایا جاتا اور عید گاہ میں حضور کے سامنے نصب کر دیا جاتا پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے سترہ بنا کر اس کی طرف نماز پڑھتے تھے۔ (مؤلف) (بخاری اول ص ۱۳۳، باب حمل العنزة او الحربة)

۳۔ سنن ابن ماجہ وصحیح ابن خزیمہ مستخرج اسماعیلی میں زائد کیا وذلک لان المصلیٰ کان فضاء لیس فیہ شئی یستر بہ۔  
یعنی عید گاہ میں اس لئے نصب کرتے کہ عید گاہ کلامیدان ہوتی اس میں سترہ کے لئے کچھ نہیں ہوتا۔ (مؤلف) "تلوئی رضویہ ج ۳ ص ۱۶، ہدایة المتعال" (ابن ماجہ ص ۹۳، باب ماجاء فی الحربة یوم العید)

ست قبلہ سے متعلق دو حدیثیں :

۴۔ ترمذی وابن ماجہ و حاکم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ترمذی نے کہا حسن صحیح ہے حاکم نے کہا شرط بخاری و مسلم صحیح ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

## فرمایا مابین المشرق والمغرب قبلہ

مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ امام مالک مؤطا اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور عبد الرزاق مصنفات اور بیہقی سنن اور ابو العباس اصم اپنے جزو حدیثی میں راوی امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مابین المشرق والمغرب قبلہ۔ (ترمذی اول ص ۷۹، باب ماجاء ان بین المشرق والمغرب قبلہ)

۵۔ جامع ترمذی میں یہ قول متعدد صحابہ کرام مثل امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ و حضرت عبد اللہ بن عباس وغیر ہمار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہونا بیان کیا اور کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

اذا جعلت المغرب عن يمينك والمشرق عن يسارك فما بينهما قبله اذا استقبلت القبلة

جب تو مغرب کو داہنے ہاتھ پر لے اور مشرق کو بائیں پر تو ان دونوں کے اندر قبلہ ہے اس وقت رو قبلہ ہو لیا۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۱ ہدایۃ المتعال“ (ترمذی اول ص ۷۹، باب ماجاء ان بین المشرق والمغرب قبلہ)

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کا استقبال و استدبار منع ہے :

۶۔ امام احمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ وغیر ہم حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا اتى احدكم الغائط فلا يستقبل القبلة ولا يؤلفها ظهره ولكن شرقوا او غربوا۔

جب تم میں کوئی شخص پاخانے کو جائے تو نہ قبلہ کو منہ کرے نہ پیٹھ ہاں پورب پچھتم منہ کرو۔ مدینہ طیبہ کا قبلہ جانب جنوب ہے لہذا اشرقاً غرباً منہ کرنا فرمایا۔ ہمارے بلاد میں جنوباً شمالاً ہوگا۔

”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۲ ہدایۃ المتعال“ (بخاری اول ص ۲۶، باب لا تستقبل القبلة بغائط الخ)

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد سوم

عورت پر پردہ واجب ہے مگر گٹوں سے نیچے ناخن تک دونوں ہاتھ اصلاً عورت نہیں حدیث میں ہے :

۷۔ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم ان الجارية اذا حاضت لم يصلح ان يرى منها الا وجهها ويديها الى المفصل. ابو داؤد مرسل  
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ لڑکی کو جب حیض آئے تو نہیں لائق ہے کہ اس کا جسم دکھے بجز چہرے اور گٹوں تک ہاتھوں کے یعنی لڑکی جب بالغ ہو جائے تو اس پر پردہ واجب ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص :“ (مراسل ابو داؤد ص ۱۸ باب ماجاء فی اللباس)  
قطع صفا ممنوع ہے حدیث میں ہے :

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله.

جو صفا ملائے اللہ اسے ملائے اور جو صفا قطع کرے اللہ اسے کاٹ دے۔ (مولف)  
”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۱۲“ (نسائی لؤل ص ۳۱ باب من وصل صفا)  
مرد تکبیر تحریمہ کے بعد ناف کے نیچے ہاتھ باندھیں :

۹۔ روی ابو بکر بن ابی شیبہ فی مصنفہ قال حدثنا وکیع عن موسیٰ بن عمیر عن علقمہ بن وائل بن حجر عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضع یمینہ علی شمالہ فی الصلاة تحت السرة  
علقمہ بن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد گرامی سے راوی انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے دست راست کو دست چپ پر نماز میں ناف کے نیچے رکھے ہیں۔ مردوں کیلئے سنت ہے کہ وہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھیں۔ (مولف)  
(مصنف ابن ابی شیبہ وضع الیمین علی الشمال من کتاب الصلوة کراچی ۱/۳۹۰)

عورت تحریمہ کے بعد سینے پر ہاتھ باندھیں

۱۰۔ ابن خزیمہ عن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال صلیت مع رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسری علی صدرہ  
 وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
 ساتھ نماز پڑھی تو دیکھا کہ اپنا دایا ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینہ کے اوپر رکھے ہیں۔ عورتوں کے لیے  
 سنت ہے کہ وہ سینہ کے اوپر ہاتھ باندھیں۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص: ۳۶“ (صحیح ابن  
 خزیمہ باب وضع الیمین علی الشمال الخ بیروت ۱/۲۳۳)

مردوں کی پہلی صف بہتر ہے اور عورتوں کی آخری اس پر ایک حدیث:

۱۱۔ حدیث خیر صفوف الرجال اولها وشرها آخرها وخیر صفوف النساء

آخرها وشرها اولها اخرجہ المستة الا البخاری عن ابی ہریرة والطبرانی فی الکبیر  
 عن ابی امامة وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم

مردوں کی بہترین صف پہلی صف ہے اور خیر سے خالی صف آخری صف ہے اور عورتوں کی  
 بہترین صف آخری صف ہے اور بھلائی سے خالی پہلی صف ہے۔ (مولف) (مسلم لول ص ۱۸۲،  
 باب تسویة الصفوف واقامتها)

عورت کو گوشہ تنہائی میں نماز ادا کرنا بہتر ہے:

۱۲۔ حدیث میں ہے صلاة المرأة فی بیتها افضل من صلاتها فی حجرتها

وصلاتها فی منحدعها افضل من صلاتها فی بیتها اخرجہ ابو داؤد عن ابی مسعود  
 والحاکم عن ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا بسند صالح  
 عورت کی نماز گھر میں اس کے چھوٹے کمرے سے مخصوص مکان میں افضل ہے اور  
 مکان سے کوٹھری میں نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ اہتمام پردہ کے لحاظ سے یہ حکم ہے۔ (مولف)  
 (ابوداؤد لول، ص: ۸۳، باب التسلید فی ذلك)

عورتوں کی صف سب سے آخر میں ہوتی تھی:

۱۳۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ اخر وھن من حیث اخرھن

اللہ اخرجہ عبد الرزاق فی المصنف وعن طریقہ الطبرانی فی المعجم۔

عورتوں کو مؤخر رکھو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر میں مؤخر فرمایا ہے۔ (مولف) (مصنف)

عبدالرزاق باب شہود النساء والجماعة بیروت ۳/۱۳۹)

عورتیں حالت نماز میں پیٹ کورانوں سے ملائیں حدیث میں ہے :

۱۳۔ ابو داؤد فی المرامل عن یزید بن حبیب ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر علی امرأتین تصلیان فقال اذا سجدا فضا بعض اللحم الی بعض الارض

یزید بن حبیب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں فرمایا جب تم سجدہ کرو تو جسم کے بعض حصہ کوزمین سے ملاؤ۔ (مؤلف) (مرامل ابو داؤد ص ۸ باب ماجاء فیمن نام عن الصلاة)

۱۵۔ رواہ الامام ابو حنیفہ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وفي الباب عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ قال اذا صلت المرأة فلتحفظ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا کہ جب عورت نماز پڑھے تو تورک کرے یعنی سرین پر بیٹھے۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص: ۳۷" (الصالح باب الزاء فصل الحاء بیروت ۳/۸۷۴)

صف کے بیچ میں ستون وغیرہ حائل نہ ہو کہ اس سے صف قطع ہو جاتی ہے :

۱۶۔ سنن ابن ماجہ میں ہے عن معویۃ بن قرۃ عن ایہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا ننہی ان نصف بین السواری علی عهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ونطرد عنها طردا

یعنی قرہ بن ابی لیاں مزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمیں دو ستونوں کے بیچ میں صف باندھنے سے منع فرمایا جاتا اور وہاں سے دھکے دیکر ہٹائے جاتے تھے۔ (ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۷ باب الصلاة بین السواری فی الصف)

۱۷۔ مسند امام احمد و سنن ابی داؤد و جامع ترمذی و سنن نسائی و صحیح حاکم میں ہے۔ عن عبدالحمید بن محمود قال صلینا خلف امیر من الامراء فاضطربنا الناس فصلینا بین الساریتین فلما صلینا قال انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنا نتقی علی عهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یعنی ایک ماہی کہتے ہیں ہم نے ایک امیر کے پیچھے نماز پڑھی لوگوں نے ہمیں مجبور کیا کہ

ہمیں دو ستونوں میں نماز پڑھنی ہوئی انس بن مالک نے فرمایا ہم زمانہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس سے بچتے تھے۔ (ترمذی اول ص ۵۳، باب ماجاء فی کراہیۃ الصف الخ)

۱۸۔ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں من قبیل باب الصلاة الی الراحلة سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ انہوں نے فرمایا لا تصفوا بین الاساطین و اتموا الصفوف۔

ستونوں کے بیچ میں صف نہ باندھو اور صفیں پوری کرو۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۴۲“

(عمدۃ القاری شرح البخاری ۳/۲۸۶، باب الصلوۃ بین السواری الخ)

تہا ایک آدمی دو ستونوں کے بیچ میں نماز پڑھ سکتا ہے :

۱۹۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کعبہ معظمہ میں تشریف لے گئے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی۔ کما ثبت فی الصحاح عن ابن عمر عن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۳“

التحیات میں انگشت شہادت سے اشارہ کرنے کے بارے میں چار حدیثیں :

۲۰۔ اخرج مسلم فی صحیحہ عن سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال فیہ وضع (یرید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کفہ الیمنی علی فخذہ الیمنی وقبض اصابعہ کلہا و اشار باصبعہ الی تلی الایہام۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ واہنی ران پر رکھا اور سب انگلیاں بند کر کے انگوٹھے کے پاس کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔ (مسلم اول ص ۲۱۶، باب صفة الجلوس فی الصلاة الخ)

۲۱۔ اخرج ابن السکن فی صحیحہ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الاشارة بالاصبع اشد علی الشیطان من الحدید یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگلی سے اشارہ کرنا شیطان پر دھار دار ہتھیار سے زیادہ سخت ہے۔ (مسند احمد ۲/۱۱۹، مسند عبداللہ بن عمر)

۲۲۔ وعنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایضاً عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ہی مذعرة للشیطان

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شیطان کے دل میں خوف ڈالنے والا



ہے۔ (کنز العمال ص ۳۰۹ ج ۷)

۲۳۔ اخرج ابوداؤد والبیہقی وغیرہما عن سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عقد فی جلوس التشہد الخنصر والبنصر ثم حلق الوسطی بالابہام و اشار بالسبابة یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے جلسہ تشہد میں چھوٹی انگلی اور اس کی برابر والی کو بند کیا پھر بیچ کی انگلی کو انگوٹھے کے ساتھ حلقہ بتایا اور انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا۔ وبمعناہ اخرج ابن حبان فی صحیحہ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۸" (السنن الکبریٰ للبیہقی باب من روی فی تحلیق الوسطی الخ بیروت ۱۳۱/۲)

صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانے کے بارے میں ایک حدیث

۲۴۔ سنن ابی دؤد و سنن نسائی و جامع ترمذی وغیرہا میں ایسی سند سے ہے جس کے رجال صحیح مسلم ہیں بطریق عاصم بن کلیب عن عبدالرحمن بن الاسود عن علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی قال الا اخبرکم بصلاة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فقام فرفع یدیه اول مرة ثم لم يعد۔

یعنی انھوں نے فرمایا کہ میں تمہیں خبر نہ دوں کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کس طرح پڑھتے تھے یہ کہہ کر نماز کو کھڑے ہوئے تو صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھائے پھر نہ اٹھائے۔ حدیث ابن مسعود حدیث حسن۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۹" (نسائی اول ص ۱۵۸ باب رفع الیدین للركوع الخ)

عمامہ اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت و برکت سے متعلق چند احادیث کریمہ :

۲۵۔ اخرج الطبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل وملئکتہ یصلون علی اصحاب العمامہ یوم الجمعة۔

یعنی بے شک اللہ اور اس کے فرشتے جمعہ میں عمامہ باندھے ہوؤں پر درود بھیجتے ہیں۔

اقتصر الحافظان العراقی والعسقلانی فی تخریجی احادیث الاحیاء والرافعی علی تضعیفہ قالہ السیوطی فی اللالی و اورد الحدیث فی جامعہ الصغیر ملتزما ان لا یورد فیہ موضوعا۔ (مجمع الزوائد، باب اللباس للجمعة بیروت ۱۷۶/۲)

۲۶۔ ابن عساکر والدیلمی وابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يقول صلاة تطوع او فريضة بعمامة تعدل خمس وعشرين صلاة بلا عمامة وجمعة بعمامة تعدل سبعين جمعة بلا عمامة

یعنی ایک نماز نفل ہو یا فرض عمامہ کے ساتھ پچیس نماز بے عمامہ کی برابر ہے اور ایک جمعہ عمامہ کے ساتھ ستر جمعہ بے عمامہ کے ہمسر۔ اور وہ السیوطی فی الجامع الصغیر (کنز العمال ص ۲۲۲ ج ۱۹)

۲۷۔ الدیلمی عن انس، رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصلاة في العمامة تعدل بعشرة آلاف حسنة یعنی عمامہ میں نماز دس ہزار نیکیوں کی برابر ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۷۳" (مسند الفردوس حدیث ۳۸۰۵ بیروت ۲/۲۰۶)

۲۸۔ سنن ابی داؤد و جامع ترمذی میں رکناہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فرق ما بینا وبين المشركين العمامة علی القلائس ہم میں اور مشرکوں میں فرق ٹوپیوں پر عمامے ہیں۔ (ابوداؤد ۲/۲۰۸ باب العمامة، ترمذی لول ص ۳۰۸، باب من ابواب اللباس)

۲۹۔ یہی حدیث باوروی نے ان لفظوں سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا العمامة علی القلائس فصل ما بینا وبين المشركين يعطى بكل كورة يدور علی راسه نورا۔

ٹوپی پر عمامہ ہمارا اور مشرکین کا فرق ہے ہر پچھ کہ مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر روز قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا۔ (کنز العمال ۱۹/۲۲۲)

۳۰۔ قضاعی شہاب میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے لور دیلمی مسند الفردوس میں مولیٰ علی و عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روای کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں العمامة تيجان العرب۔

عمامے عرب کے تاج ہیں۔ (کنز العمال ص ۲۲۲ ج ۱۹)

۳۱۔ مسند الفردوس میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم فرماتے ہیں العمامت تبجان العرب فاذا وضعوا العمامت وضعوا عزهم وفي لفظ وضع الله

عمامے عرب کے تاج ہیں جب وہ عمامہ چھوڑیں تو اپنی عزت اتار دیں گے۔ (کنز العمال ص ۱۹۷، ۲۲۲)

۳۲۔ ابن عدی امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایتوا المساجد حسرا و معصین فان العمامت تبجان المسلمین مسجدوں میں حاضر ہو سر پر ہنہ اور عمامے باندھے اس لئے کہ عمامے مسلمانوں کے تاج ہیں۔ (کنز العمال ص ۱۹۷، ۲۲۳)

۳۳۔ طبرانی معجم کبیر اور حاکم صحیح مستدرک میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اعتموا تزدادوا احلما۔ عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھے گا۔ (کنز العمال، ص ۱۹۷، ۲۲۲)

۳۴۔ ابن عدی کامل و بیہقی شعب الایمان میں اسامہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اعتموا تزدادوا احلما و العمامت تبجان العرب۔

عمامہ باندھو وقار زیادہ ہو گا اور عمامے عرب کے تاج ہیں۔ (کنز العمال، ص ۱۹۷، ۲۲۲)

۳۵۔ دیلمی عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں العمامت وقار المؤمن و عز العرب فاذا وضعت العرب عمامتها وضعت عزها۔

عمامے مسلمان کے وقار اور عرب کی عزت ہیں تو جب عرب عمامے اتار دیں اپنی عزت اتار دیں گے۔ "قلوی رضویہ ج ۳، ص ۷۷" (کنز العمال، ص ۱۹۷، ۲۲۳)

۳۶۔ وہی رکنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتزال امتی علی الفطرة ما لبسوا العمامت علی القلاتس۔

میری امت ہمیشہ دین حق پر رہے گی جب تک وہ ٹوپوں پر عمامے باندھیں۔ (کنز العمال، ص ۱۹۷، ۲۲۳)

۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ مصنف اور ابو داؤد طیالسی واہن جمع مسانید اور بیہقی سنن میں امیر

المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ امدنی یوم بدر و حنین بملئکة یعمون هذه العمة ان العمامة حاجزة بین الکفر و الایمان۔

بیشک اللہ عزوجل نے بدر و حنین کے دن ایسے ملائکہ سے میری مدد فرمائی جو اس طرز کا عمامہ باندھتے ہیں بیشک عمامہ کفر و ایمان میں فارق ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۷۷“ (کنز العمال، ص ۲۲۲، ج ۱۹)

۳۸۔ دیلمی مسند الفردوس میں عبدالاعلیٰ بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہکذا فاعتموا فان العمامة سیما الاسلام وھی حاجزة بین المسلمین و المشرکین۔ اسی طرح عمامے باندھو کہ عمامہ اسلام کی نشانی ہے اور وہ مسلمانوں اور مشرکوں میں فارق ہے۔ (کنز العمال، ص ۳۵، ج ۲۰)

۳۹۔ ابن شاذان اپنی مشخت میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمامہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ہکذا تكون تیجان الملئکة۔ فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔ (کنز العمال، ص ۳۵، ج ۲۰)

۴۰۔ طبرانی کبیر میں عبد اللہ بن عمر اور بیہقی شعب میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں علیکم بالعمائم فانها سیما الملئکة و ارنحوالها خلف ظهورکم۔

عمامے اختیار کرو کہ وہ فرشتوں کے شعار ہیں اور ان کے شملے اپنے پس پشت چھوڑو۔ (کنز العمال، ص ۲۲۲، ج ۱۹)

۴۱۔ ابو محمد بن وضاح فضل لباس العمائم میں خالد بن معدان سے مرسل راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ اکرم هذه الامة بالعصائب۔ الحدیث۔

بیشک اللہ عزوجل نے اس امت کو عماموں سے مکرم فرمایا۔ (کنز العمال، ص ۲۲۳، ج ۱۹)

۴۲۔ بیہقی شعب الایمان میں انہیں سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اعتموا خالفوا علی الامم قبلکم۔

عمامہ باندھو اگلی امتوں یعنی یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو کہ وہ عمامہ نہیں باندھتے۔ (کنز العمال، ص ۲۲۲، ج ۱۹)

۳۳۔ رامہر مزی کتاب الامثال میں معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں العمامت تیجان العرب فاعتموا تزادوا حلما و من اعتم فله بكل کورة حسنة فاذا حط فله بكل حطة خطیة۔

عمامے عرب کے تاج ہیں تو عمامہ باندھو تمہاراوقار بڑھے گا اور جو عمامہ باندھے اس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے اور جب (بلا ضرورت یا ترک کے قصد پر) اتارے تو ہر اتارنے پر ایک خطا ہے یا جب (بضرورت بلا قصد ترک بلکہ بارادۃ معاودت) اتارے تو ہر پیچ اتارنے پر ایک گناہ اترے۔ دونوں معنی محتمل ہیں واللہ تعالیٰ اعلم و الحدیث اشد ضعفا فیہ ثلثة متروکون متہمون عمر و بن الحصین عن ابی علاثة عن ثویب۔ (کنز العمال، ص ۲۲۳، ج ۱۹)

۳۴۔ مسند الفردوس میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رکعتان بعمامة خیر من سبعین رکعة بلاعمامة۔  
عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بے عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۷۸“ (کنز العمال، ص ۲۲۴، ج ۱۹)

۳۵۔ ابن عساکر نے تاریخ دمشق اور ابن النجار نے تاریخ بغداد اور دیلمی مسند الفردوس میں بطریق عدیدہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ابن عساکر بطریق احمد بن محمد الرقی ثنا عیسے بن یونس حدثنا العباس بن کثیر ح والدیلمی بطریق الحسنین بن اسحاق العجلی حدثنا اسحاق بن یعقوب القطان حدثنا سفین بن زیاد المخرمی حدثنا العباس بن کثیر القرشی حدثنا یزید بن ابی حبيب عن میمون بن مهران قال دخلت علی سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فحدثنی علیا ثم التفت الی فقال یا ابا ایوب الا اخبرک بحديث تحبه و تحمله عنی و تحدث به قلت بلی قال دخلت علی عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما و هو یتمم فلما فرغ التفت فقال اتحب العمامة قلت بلی قال احبها تکریم ولا یراک الشیطان الا ولی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول صلاة تطوع او فريضة بعمامة تعدل خمسا و عشرين صلاة بلاعمامة و جمعة بعمامة تعدل سبعین جمعة بلاعمامة ای بنی اعتم فان الملكة یشهدون یوم الجمعة معتمین فیسلمون علی اهل العمائم حتی تغیب الشمس۔

یعنی سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں میں اپنے والد ماجد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حضور حاضر ہوا اور وہ عمامہ باندھ رہے تھے جب باندھ چکے میری طرف التفات کر کے فرمایا تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو میں نے عرض کی کیوں نہیں فرمایا اسے دوست رکھو عزت پاؤ گے اور جب شیطان تمہیں دیکھے گا تم سے پیٹھ پھیر لے گا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمامہ کے ساتھ ایک نماز نفل خواہ فرض بے عمامہ کی پچیس نمازوں کے برابر ہے اور عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بے عمامہ کے ستر جمعوں کی برابر ہے پھر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اے فرزند عمامہ باندھ کہ فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھے آتے ہیں اور سورج ڈوبنے تک عمامہ والوں پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۷۸-۷۹۔“ (کنز العمال، ص ۲۲۲ ج ۱۹) (لسان المیزان حرف العين حیدر آباد ۳/۲۲۲)

۳۶۔ ابو نعیم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا ينظر الله الى قوم لا يجعلون عمائمهم تحت رءسهم يعني في الصلاة۔

اللہ تعالیٰ اس قوم کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو نماز میں اپنے عمامے اپنی چادروں کے نیچے نہیں کرتے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۲۱۸۔“ (کنز العمال ۳۳۰ ج ۷)

قرآن پڑھنا لیکن نماز نہ پڑھنا باعث لعنت ہے :

۴۷۔ حدیث میں ہے بقرآن و القرآن يلعنه۔

بہترے قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن انہیں لعنت کرتا ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۸۲“

ترتیب قرأت و تلاوت پر ایک حدیث :

۴۸۔ نماز ہو یا تلاوت بطریق معبود ہو دونوں میں لحاظ ترتیب واجب ہے اگر عکس کرے گا

گنہگار ہوگا، سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسا شخص (جو بے ترتیب

قرآن پڑھتا ہے) خوف نہیں کرتا کہ اللہ عزوجل اس کا دل الٹ دے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۸۷“

مقتدی کو قرأت کرنا جائز نہیں اس پر چند حدیثیں :

۴۹۔ صحیح مسلم شریف میں سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی سرور عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اذا صلبتم فاقبموا صفوفكم ثم ليؤمكم احدكم فاذا

كبر فكبروا و اذا قرا فانصتوا۔

یعنی جب تم نماز پڑھو اپنی صفیں سیدھی کرو پھر تم میں کوئی امامت کرے پس جب وہ تکبیر کے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت شروع کرے تم چپ رہو۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۸۸۔“  
(مسلم ار ۷۴، باب الشہد فی الصلوٰۃ) (کنز العمال، ص ۳۸۹، ج ۷)

۵۰۔ ابو داؤد و نسائی اپنی اپنی سنن میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا اذا قرأ فانصتوا۔ هذا اللفظ النسائی۔

یعنی امام تو اس لئے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے پس جب وہ تکبیر کے تو تم بھی کہو اور جب قرأت کرے تم خاموش رہو۔ امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی صحیح میں اس حدیث کی نسبت فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک صحیح ہے۔ (نسائی اول، ص ۱۳۶۔ تازیل قولہ عزوجل و اذا قرئ الخ)  
۵۱۔ ترمذی اپنی جامع میں سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی من صلی رکعة لم یقرأ فیہا بام القرآن فلم یصل الا ان یكون وراء الامام۔

یعنی جو کوئی رکعت بے سورہ فاتحہ کے پڑھی اس کی نماز نہ ہوئی مگر جب امام کے پیچھے ہو۔  
ہکذا رواہ مالک فی موطاہ موقوفاً لورامام ابو جعفر احمد بن سلامہ طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معانی الآثار میں اسے روایت کیا اور ارشادات سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرار دیا۔  
(موطا امام مالک، ص ۲۸۔ ماجاء فی ام القرآن) (ترمذی اول، ص ۷۱۔ باب ماجاء فی ترک القراءة الخ)

۵۲۔ ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن حماد عن ابراہیم ان عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لم یقرأ خلف الامام لا فی الركعتین الاولین ولا فی غیرہما۔  
یعنی سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام کے پیچھے قرأت نہ کی نہ پہلی دو رکعتوں میں نہ ان کے غیر میں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۸۹۔“ (موطا امام محمد، ص ۱۰۰، باب القراءة فی الصلوٰۃ خلف الامام)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صرف تکبیر تحریرہ کے وقت رفع یدین فرمایا:  
۵۳۔ مند امام الائمہ مالک الازمہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے حدثنا حماد عن ابراہیم عن علقمۃ والاسود عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لا یرفع یدہ الا عند الصبح الصلاۃ ثم لا یعود لشی من ذلك

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرف نماز کے شروع میں رفع یدین فرماتے پھر کسی جگہ ہاتھ نہ اٹھاتے۔ (مسند امام اعظم مترجم ص ۹۰) (موطا محمد ص ۹۸ باب القراءة فی الصلاة خلف الامام)

بعض وقت حضور علیہ السلام نے رفع یدین فرمایا مگر بیشتر اوقات کی نماز میں حضور نے تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین نہیں فرمایا لہذا احناف کے نزدیک رفع یدین والی حدیثیں منسوخ ہیں

۵۳۔ امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح معانی الآثار میں فرماتے ہیں حدثنا ابی بکرۃ حدثنا مؤمل ثنا سفیان عن المغیرة قال قلت لاراهیم حدیث وائل انه رأى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع یدیه اذا افتتح الصلاة واذا رکع واذا رفع راسه من الركوع فقال ان كان وائل رآه مرة يفعل ذلك فقد رآه عبد الله خمسين مرة لا يفعل ذلك۔

یعنی مغیرہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم محمی سے حدیث وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت دریافت کیا کہ انہوں نے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے نماز شروع کرتے اور رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین فرمایا، ابراہیم نے فرمایا کہ وائل نے اگر ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رفع یدین کرتے دیکھا تو عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پچاس بار دیکھا کہ حضور نے رفع یدین نہ کیا۔ (شرح معانی الآثار ۱/۳۲۲ باب التکبیر عند الركوع الخ)

رفع یدین کی ممانعت پر ایک حدیث :

۵۵۔ صحیح مسلم شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مالی اراکم

رافعی ایدیکم کانها اذنا بخیل شمس امکنوا (اسکنوا) فی الصلاة۔

کیا ہوا کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے دیکھتا ہوں گویا تمہارے ہاتھ پنچل گھوڑوں کی دم میں

ہیں قرار سے رہو نماز میں۔ "قلوئی رضویہ ج ۳ ص ۵۰" (ابودود لؤلؤ، ص ۱۳۳، باب فی السلام، مسلم

۱/۱۸۱، باب الامر بالسکون الخ)

سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہے حدیث میں ہے :

۵۶۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی دؤد و نسائی و ابن ماجہ میں عبد اللہ بن عباس رضی

اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں امرت ان اسجد

على سبعة اعظم على الجبهة واليمين والركبتين واطراف القدمين۔



مجھے میرے رب نے حکم فرمایا کہ سات استخوانوں پر سجدہ کروں پیشانی اور دونوں ہاتھ اور دونوں زانو اور دونوں پاؤں کے پنجے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۷۱“ (نسائی اول ص ۱۶۶، باب السجود علی البدین)

کپڑا اور بچھونا تمہارے رکھنے کے بارے میں تین حدیثیں :

۵۷۔ ابن عساکر نے تاریخ میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الشیاطین یستعملون ثیابکم فاذا نزع احدکم ثوبہ فلیطوہ حتی ترجع الیہا انفاسہا فان الشیطان لایلبس ثوبا مطویا  
شیطان تمہارے کپڑے اپنے استعمال میں لاتے ہیں تو کپڑا اتار کر تمہارے کپڑے کو لپیٹا ہوا راست ہو جائے کہ شیطان تمہارے کپڑے کو نہیں پہنتا (کنز العمال ص ۲۱۸ ج ۱۹)

۵۸۔ معجم اوسط طبرانی کے لفظ یہ ہیں اطووا ثیابکم حتی ترجع الیہا ارواحہا فان الشیطان اذا وجد ثوبا مطویا لم یلبسہ وان وجدہ منشورا لبسہ  
کپڑے لپیٹ دیا کرو کہ ان کی جان میں جان آجائے اس لئے کہ شیطان جس کپڑے کو لپیٹا ہوا دیکھتا ہے اسے نہیں پہنتا اور جسے پھیلا ہوا پاتا ہے اسے پہنتا ہے۔ (کنز العمال ص ۲۱۸ ج ۱۹)

۵۹۔ ابن ابی الدنیانے قیس بن حازم سے روایت کی قال ما من فراش یكون مفروشا لاینام علیہ احد الا نام علیہ الشیطان  
جہاں کوئی بچھونا بچھا ہو جس پر کوئی سوتا نہ ہو اس پر شیطان سوتا ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۷۵“

مقتدی کو قرأت کی کچھ ضرورت نہیں امام کا پڑھنا اس کے لئے کفایت کرتا ہے اس مضمون پر پندرہ حدیثیں

۶۰۔ سیدنا امام الائمہ مالک الازمہ سراج الامۃ کاشف الغمۃ امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن مقلدہ باحسان روایت فرماتے ہیں حدثنا ابو الحسن موسیٰ بن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن شداد بن الہاد عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه قال من صلی خلف الامام فان قرأ الامام له قرأۃ

یعنی حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص امام کے

پیچھے نماز پڑھے تو امام کا پڑھنا اس کا پڑھنا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اس کے رجال سب رجال صحاح ستہ ہیں ورواہ محمد ہکذا مرفوعاً من طریق آخر۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۸۹“ (موطا امام محمد ص ۹۸، باب القراءة فی الصلاة خلف الامام، مستدام اعظم مترجم ص ۱۰۳)

۶۱۔ رواہ الامام تارة اخرى قال صلى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بالناس فقرا رجل خلفه فلما قضى الصلاة قال ايكم قرأ خلفي ثلث مرات قال رجل انا يا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال صلى الله تعالى عليه وسلم من صلى خلف الامام فان قراءة الامام له قراءة

خلاصہ مضمون یہ ہے کہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی ایک شخص نے حضور کے پیچھے قرأت کی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہو کر ارشاد فرمایا کس نے میرے پیچھے پڑھا تھا لوگ بسبب خوف حضور کے خاموش رہے یہاں تک کہ تین بار پھر ایسی فرمایا آخر ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے ارشاد ہوا کہ جو امام کے پیچھے ہو اس کے لئے امام کا پڑھنا کافی ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۸۹“ (مستدام اعظم مترجم ص ۱۰۳)

۶۲۔ محمد فی موطاہ من طریق سفیان عن منصور بن المعتمر وقال الثوری نا منصور وهذا لفظ ابن عینة عن منصور بن المعتمر عن ابی وائل قال سئل ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن القراءة خلف الامام قال انصت فان فی الصلاة لشغلا سیکفیک ذلك (ذاك) الامام

خلاصہ یہ کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دربارہ قرأت مقتدی سوال ہوا فرمایا خاموش رہ کہ نماز میں مشغولی ہے یعنی بے کار باتوں سے باز رہنا عنقریب تجھے امام اس بات کی کفایت کر دے گا یعنی نماز میں تجھے لا طائل باتوں میں مشغول ہونا روا نہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اعلیٰ درجہ صحاح میں ہے اس کے سب روایات کبار و رجال صحاح ستہ ہیں (موطا محمد ص ۱۰۰، باب القراءة فی الصلاة خلف الامام)

۶۳۔ واما حدیث الامام عن ابن مسعود فوصلہ محمد انا محمد بن ابان بن صالح القرظی عن حماد عن ابراهیم النخعی عن علقمة بن قیس ان عبد اللہ بن مسعود کان لا یقرأ خلف الامام لیما یجهر ولیما ینخف فی الاولین ولا فی

الآخرین واذا صلی وحده قرأ فی الاولین بفاتحة الكتاب وسور ولم یقرأ فی  
الآخرین شیئا۔

حاصل یہ کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مقتدی ہوتے تو کسی نماز  
میں جر یہ ہو یا سر یہ کچھ نہ پڑھتے تھے نہ پہلی رکعتوں میں نہ کچھل میں ہاں جب تنہا ہوتے تو صرف  
پہلیوں میں الحمد و سورت پڑھتے۔ (موطا امام محمد ص ۱۰۰، باب القراءة فی الصلاة خلف الامام)

۶۳۔ ابو حنیفہ عن حماد عن ابراهیم انه قال لم یقرأ خلف الامام حرفا لا فیما  
یجهر فیہ القراءة ولا فیما لا یجهر فیہ ولا قرأ فی الآخرین بام الكتاب ولا غیرها خلف  
الامام ولا اصحاب عبداللہ جمیعا

یعنی علقمہ بن قیس کہ کبار تابعین و اعظم مجتہدین اور افتخار تلامذہ سیدنا ابن مسعود ہیں امام  
کے پیچھے ایک حرف نہ پڑھتے چاہے جر کی قرأت ہو چاہے آہستہ کی اور نہ کچھلی رکعتوں میں فاتحہ  
پڑھتے اور نہ اور کچھ جب امام کے پیچھے ہوتے اور نہ کسی نے حضرت کے اصحاب عبداللہ بن مسعود  
سے قرأت کی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین (کتاب الآثار ص ۶۳، باب القراءة خلف الامام)

۶۵۔ محمد فی الموطا اخبارنا بکیر بن عامر ثنا ابراهیم النخعی عن علقمة بن  
قیس قال لان اعرض علی جمرة احب الی من ان اقرأ خلف الامام  
یعنی حضرت علقمہ بن قیس فرماتے ہیں البتہ آگ کی چنگاری منہ میں لینا مجھے اس سے زیادہ  
پیار کی ہے کہ امام کے پیچھے قرأت کروں۔ (موطا محمد ص ۱۰۰، باب القراءة خلف الامام)

۶۶۔ محمد ایضا اخبارنا اسرائیل بن یونس ثنا منصور عن ابراهیم قال ان اول  
من قرأ خلف الامام رجل متهم (اتهم)

یعنی ابراہیم بن سوید ثقفی نے کہ رؤسائے تابعین و ائمہ دین متین سے ہیں تحدیث و فقہت  
ان کی آفتاب نیروز ہے فرمایا پہلے جس شخص نے امام کے پیچھے پڑھا وہ ایک مرد متہم تھا۔ اعلیٰ  
حضرت فرماتے ہیں رجال اس حدیث کے رجال صحیح مسلم ہیں۔ (موطا محمد ص ۱۰۰، باب القراءة فی  
الصلاة الخ)

۶۷۔ امام مالک اپنی موطا میں اور امام حنبلی رحمہما اللہ تعالیٰ اپنی مسند میں روایت کرتے ہیں  
وہذا سیاق مالک عن نافع ان عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان اذا سنل هل  
یقرأ احد خلف الامام قال اذا صلی احدکم خلف الامام فحسبه قراءة الامام واذا صلی

وحده فليقرأ قال وكان عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما لا يقرأ خلف الامام۔  
 سيدنا ابن سیدنا عبد اللہ بن امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جو درباہ  
 قرأت مقتدی سوال ہوتا فرماتے جب کوئی تم میں امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے قرأت امام کافی  
 ہے اور جب اکیلا پڑھے تو قرأت کرے، نافع کہتے ہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خود امام  
 کے پیچھے قرأت نہ کرتے، اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غایت درجہ کی صحیح الاسناد ہے حتیٰ  
 کہ مالک عن نافع عن ابن عمر کو بہت محدثین نے صحیح ترین اسناد کہا۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۹۰“  
 (موطا مالک ص ۲۹، ترك القراءة خلف الامام فيما جهر فيه)

۶۸۔ محمد اخبرنا عبید اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال من صلی خلف  
 الامام كفتة قرأته

یعنی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں مقتدی کو امام کا پڑھنا کافی ہے۔  
 اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ یہ سند بھی مثل سند سابق کے ہے اور اس کے رجال بھی رجال صحاح  
 ستہ ہیں بلکہ بعض علمائے حدیث نے روایات نافع عن عبید اللہ بن عمر کو امام مالک پر ترجیح دی۔ (موطا  
 محمد ۹، باب القراءة في الصلاة خلف الامام)

۶۹۔ محمد اخبرنا عبید الرحمن بن عبد اللہ المسعودی اخبرنی انس بن  
 سیرین عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه سئل عن القراءة خلف الامام قال  
 نكفيك قراءة الامام

یعنی سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے درباہ قرأت استفتاء ہوا فرمایا تجھے امام کا پڑھنا بس  
 کرتا ہے۔ (موطا محمد ص ۹۸، باب القراءة في الصلاة خلف الامام)

۷۰۔ امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ معانی الآثار میں روایت کرتے ہیں حدثنا  
 بن رجب فساق باسناده عن زيد بن ثابت رضي الله تعالى عنه سمعه يقول لا يقرأ  
 المؤتم خلف الامام في شئ من الصلاة

یعنی سیدنا زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مقتدی امام کے پیچھے کسی  
 نماز میں قرأت نہ کرے یعنی نماز جہریہ ہو یا سریہ۔ (کنز العمال ص ۳۹۸، ج ۷)

۷۱۔ محمد اخبرنا داؤد بن قیس ثنا عمرو بن محمد بن زید عن موسى بن سعد

بن زید بن ثابت الانصاری یحدثه عن جدہ انه قال من قرأ خلف الامام فلا صلاة له۔  
یعنی حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص امام کے پیچھے  
پڑھے اس کی نماز جاتی رہی۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور دار قطنی نے بطریق  
طاؤس سے مرفوعاً روایت کیا۔ (مؤطا محمد ص ۱۰۲، باب القراءة فی الصلاة خلف الامام)

۷۲۔ الحافظ بن علی بن عمر الدار قطنی عن ابی حاتم بن حبان ثنی ابراہیم  
بن سعد عن احمد بن علی بن سلیمان الدوری عن عبدالرحمن المخزومی عن سفیان  
بن عیینہ عن ابن طاؤس عن ابیہ عن زید بن ثابت عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم قال من قرأ خلف الامام فلا صلاة له

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں امام کے پیچھے (قرآن) پڑھنے والے کی  
نماز نہیں ہوتی۔ (مؤطا محمد ص ۱۰۲، باب القراءة فی الصلاة خلف الامام)

۷۳۔ محمد ایضا اخبارنا داؤد بن قیس الفراء المدنی اخبارنی بعض ولد سعد  
بن ابی وقاص انه ذکر له ان سعدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال وددت ان الذی یقرأ خلف  
الامام فیہ جمرة

یعنی سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ افاضل صحابہ و عشرہ مبشرہ مقربان  
بارگاہ سے ہیں منقول ہے انہوں نے فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ امام کے پیچھے قرأت کرنے والے کے  
منہ میں انگارہ ہو۔ (مؤطا محمد ص ۱۰۱، باب القراءة فی الصلاة خلف الامام)

۷۴۔ محمد ایضا اخبارنا داؤد بن قیس الفراء حدثنا محمد بن عجلان ان عمر  
بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لیت فی فم الذی یقرأ خلف الامام حجرا  
یعنی حضرت امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کاش امام کے پیچھے جو  
شخص قرأت کرے اس کے منہ میں پتھر ہو۔ (مؤطا محمد ص ۱۰۲، باب القراءة فی الصلاة الخ)  
سورہ فاتحہ کے بغیر نماز ناقص ہوگی یہ اس صورت میں ہے کہ مصلی مقتدی نہ ہو ورنہ  
احناف کے نزدیک مقتدی کے لئے مطلقاً قرأت ممنوع ہے۔

۷۵۔ حدیث مسلم۔ من صلی صلاة لم یقرأ فیہا بام القرآن فہی خداج ہی  
خداج ہی خداج۔

حاصل یہ کہ جس نے کوئی نماز بے فاتحہ پڑھی وہ ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے۔ "فتاویٰ

رضویہ ج ۳ ص ۹۱ (مسلم اول ص ۱۶۹، باب وجوب قراءة الفاتحة الخ)

۷۶۔ حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا تفعلوا الا بام القرآن

امام کے پیچھے اور کچھ نہ پڑھو سوائے فاتحہ کے۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳

ص ۹۲“ (مسند احمد ۵ / ۳۲۲ حدیث عبادہ بن صامت) (کنز العمال ص ۲۸۳ ج ۷)

عورتوں کی جماعت مکروہ ہے اور اگر جماعت کرنا چاہیں تو امام بیچ میں کھڑی ہوں

حدیث میں ہے

۷۷۔ قال الامام محمد في الآثار اخبرنا ابو حنيفة عن حماد بن ابى سليمان

عن ابراهيم النخعي ان عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا كانت تؤم النساء في شهر رمضان

فتقوم وسطا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ماہ رمضان میں عورتوں کی امامت کرتیں تو وسط میں

کھڑی ہوتی تھیں۔ (مؤلف) (کتاب الآثار للشیبانی ص ۶۰۳ باب المرأة تؤم النساء الخ)

۷۸۔ عبدالرزاق فی المصنف والدار قطنی ثم البيهقي في سننها واللفظ

لعبدالرزاق عن ربيعة الحنفية ان عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا امتهن وقامت بينهن في

صلاة مكتوبة. وفي الباب عن ام سلمة وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک فرض نماز میں عورتوں کی امامت کی تو وسط میں

کھڑی ہوئیں۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۷“ (مصنف عبدالرزاق، باب المرأة تؤم النساء

الخ بیروت ۳ / ۱۳۱)

عورت کھل عورت ہے :

۷۹۔ الترمذی بسند حسن عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المرأة عورة

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ عورت ”عورت“ ہے (مؤلف) ”فتاویٰ

رضویہ ج ۳ ص ۳۷“ (ترمذی ۱ / ۱۳۰، ابواب الرضاع، مشکوٰۃ دوم بحوالہ ترمذی ص ۲۶۹، باب النظر الی

المخطوبة الفصل الثانی)

صف میں خوب مل کر کھڑے ہونے کے بارے میں دو حدیثیں :

۸۰۔ حدیث صحیح نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رأیت الرجل منا

يلزق كعبه بكعب صاحبه

حضرت نعمان بن بشير رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ نماز میں ایک دوسرے کے ٹخنے سے ٹخنے ملاتے ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۵" (بخاری ۱۰۰/۱ باب الزاق المنكب بالمنكب الخ)

۸۱۔ حدیث اصح انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان احدنا يلزق مسكبه

بمنكب صاحبه وقدمه بقدم صاحبه

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ ہم میں سے ہر ایک مونڈھے سے مونڈھا اور قدم سے قدم ملاتا تھا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۶" (بخاری ۱۰۰/۱ باب الزاق المنكب الخ) امام کے ساتھ ساتھ مقتدی بھی آہستہ آہستہ آئین کہیں۔

۸۲۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں واذا قال ولا الضالین فقولوا آمین فان

الامام يقولها

جب امام والاضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ امام بھی کہے گا۔ (مولف) (کنز العمال ص

۲۸۹ ج ۷)

زمنہ رسالت کے بعد حضرت عمر کی ایجادات حضور علیہ السلام کو محبوب ہیں اور وہ بدعت

حسنہ ہیں مثلاً ۲۰ رکعات تراویح وغیرہ

۸۳۔ حدیث میں ہے انه يحدث بعدی اشياء و ان من احبها الی لما احدث عمر

میرے بعد کچھ چیزیں نئی ایجاد ہوں گی اور ان میں کی محبوب چیز میرے نزدیک وہ ہوگی

جس کو عمر نے ایجاد کیا ہوگا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۶۳" (کنز العمال ۱۲/۱۸۶)

بعد نماز عشاء اشعار پڑھنے کے بارے میں ایک حدیث :

۱۱۲۔ اورد الحافظ ابو الفرج ابن الجوزی حدیث قرعة بن سوید عن عاصم بن

مخلد عن ابی الاشعث الصنعانی عن شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من قرض بیت شعر بعد العشاء الاخرة لم تقبل

له صلاة تلك الليلة

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نماز عشاء کے بعد کوئی بیت یا

شعر پڑھا تو اس کی اس رات کی نماز نفل قبول نہیں ہوگی۔ (بیت سے مراد گانے وغیرہ اور کلمات

فاحشہ پر مشتمل اشعار ہیں۔) (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۷۹“ (کنز العمال ج ۷ ص ۵۲۱) نماز سے سلام پھیرنے کے بعد دعاء سے متعلق چند حدیثیں :

۸۵۔ ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و احمد و دارمی و بزار و طبرانی و ابن السنی ہر ہمہ از ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولائے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روایت کنند قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا انصرف (اذا اراد ان ينصرف) من صلاته استغفر ثلاثا وقال اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والاكرام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز سے انصراف فرماتے تھے تو تین بار استغفار کے بعد کہتے اللهم انت السلام الخ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۸۳“ (ترمذی اول ص ۶۶، باب مايقول اذا سلم)

۸۶۔ رواہ ابوبکر بن ابی شیبہ فی المصنف عن الاسود العامری عن ابیہ قال صليت مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الفجر فلما سلم انصرف ورفع يديه ودعا . الحديث

اسود عامری نے اپنے باپ سے روایت کر کے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز فجر پڑھی جب حضور نے سلام پھیرا تو انصراف قبلہ فرمایا اور دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر دعا فرمائی۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۸۵“ (مصنف ابن ابی شیبہ من کان يستحب اذا سلم الخ کراچی ۱/۳۰۲)

۸۷۔ بخاری و مسلم و ابوداؤد و النسائی و ابوبکر ابن السنی و ابوالقاسم طبرانی از مغيرة بن شعبة رضی اللہ تعالیٰ عنہ و بزار و طبرانی از عبدالله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و نیز بزار از جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کنند و هذا حديث المغيرة واللفظ للنسائي قال كتب معوية الى مغيرة بن شعبة اخبرني بشئ سمعته من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا قضى الصلاة قال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطى لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد۔

حضرت معویہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ مجھے وہ چیز بتائیے جس کو آپ



نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے مغیرہ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز مکمل فرمالتے تو کہتے لا الہ الا اللہ وحده الخ (مولف) (بخاری دوم ص ۷۳، باب الدعاء بعد الصلاة، مسلم اول ص ۲۱۸، باب استحباب الذكر بعد الصلاة)

۸۸۔ در سنن نسائی از عطاء بن ابی مروان از پدرش مروی است ان کعبا حلف له باللہ الذی فلق البحر لموسیٰ انا لنجد فی التوراة ان داؤد نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا انصرف من صلاته قال اللهم اصلح لی دینی الذی جعلته لی عصمة واصلح لی دنیاى التی جعلت فیها معاشی اللهم انی اعوذ برضاک من سخطک واعوذ یعنی بعفوک من نعمتک واعوذ بک منک لاما نعت ولا اعطیت ولا معطى لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد قال وحدثنی کعب ان صهبیا حدثه ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقولهن عند انصرافه من الصلاة (صلاته)

بے شک کعب اخبار نے خدا کی قسم کھائی جس نے موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریا کو پھاڑ دیا کہ میں توریت میں پاتا ہوں کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز سے پھرتے تو فرماتے اللهم اصلح لی الخ اور صہیب نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی نماز سے پھرنے کے بعد اصراراً کہا کرتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۸۳" (نسائی اول ص ۱۹۷، نوع آخر من القول عند انقضاء الصلاة)

سلام پھیرنے کے بعد حضور علیہ السلام بعض دفعہ جانب یمن انصراف فرماتے :  
۸۹۔ در صحیح مسلم از براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت است گفت کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احبنا ان نکون عن یمینہ یقبل علینا بوجهہ قال فسمعتہ یقول رب قنی عذابک یوم تبعث او تجمع عبادک

ہم جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو یہ پسند کرتے تھے کہ ہم حضور کے دائیں طرف ہو جائیں کہ روئے مبارک ہماری طرف کریں اور ہم نے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رب اپنے عذاب سے محفوظ رکھ جس دن تو اٹھائے گا یہ فرمایا کہ جس دن تو اپنے بندوں کو جمع فرمائے گا۔ (مولف) (مسلم اول ص ۲۳، باب استحباب یمین الامام)

فراغت نماز کے بعد دعا سے متعلق ایک حدیث :

۹۰۔ بزار در مسند و طبرانی در معجم اوسط وابن السنی در کتاب عمل الیوم

والليلة وخطيب بغدادی در تاریخ از انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت دارند کہ کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا صلی وفرغ من صلاته مسح بيمينه على رأسه وقال بسم الله الذي لا اله هو الرحمن الرحيم اللهم اذهب عني الهم والحزن

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو دست راست سے انور پر پھیرتے اور فرماتے بسم اللہ الذي الخ (مؤلف) (عمل اليوم والليلة ص ۳۱)

فرض نمازوں کے بعد دعائیں قبول ہونے کی امید ہے :

۹۱۔ حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن اسحق ابن السنی در کتاب عمل اليوم والليلۃ کی نويسر حدیثی احمد بن الحسن حدثنا ابو اسحق يعقوب بن خالد بن يزيد الباسی حدثنا عبدالعزیز بن عبدالرحمن القرشی عن خصيف عن انس عن النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه قال ما من عبد بسط كفيه في دبر كل صلاة ثم يقول اللهم الهی واله ابراهيم واسحق ويعقوب واله جبرئیل وميکائیل واسرافیل اسئلك ان تستجيب دعوتی فانی مضطر وتعصمني فی ذنبي فانی مبتلى وتنانی برحمتك فانی مذنب ونتقى عنى الفقر فانی متمسكن الا كان حقا على الله عز وجل ان لا يرد يديه خائبتين

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو بندہ ہر فرض نماز کے بعد ہتھیلیوں کو پھیلا کر کہتا ہے اے اللہ اے میرے معبود اور ابراہیم واسحق و یعقوب علیہم السلام کے معبود اور جبرئیل و میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے معبود میں تجھ سے قبولیت دعا کا سوال کرتا ہوں کہ میں مضطرب ہوں اور مجھے گناہوں سے بچا کہ میں مبتلا ہوں اور رحمت عطا فرما کہ میں گنہگار ہوں اور میرا فقر دور فرماوے میں محتاج و مسکین ہوں تو اللہ عزوجل پر یہ حق ہے کہ بندے کے ہاتھوں کو محروم نہیں لوٹائے گا۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۸۴" (عمل اليوم والليلة ص ۳۹)

# تعارف

الجام الصاد عن سنن الضاد

(ضاد کی سنتوں سے روکنے والے کے منہ میں لگام دینا)

۱۰ جمادی الآخریٰ ۱۳۱۷ھ میں استفتاء آیا کہ جو ضاد کا صحیح مخرج ادا نہ کر سکے اور جو ضاد کو

قصد از لیا طایا ذال پڑھے تو ان کی نماز ہوگی یا نہیں؟

امام احمد رضائے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ :

ض۔ ظ۔ ذ۔ ز۔ مجمات سب حروف متباہینہ متغائرہ ہیں، ان میں کسی کو دوسرے سے تلاوت

قرآن میں قصد ابدالنا اس کی جگہ اسے پڑھنا نماز میں ہو خواہ بیرون نماز حرام قطعاً و گناہ عظیم افترا

علی اللہ و تحریف کتاب کریم ہے۔ اور قاری سے بے قصد تبدیل اگر ض مشابہہ و بلکہ عین دہوا تو

اس پر مطلقاً فساد نماز کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

اور اس رسالے میں تجوید و قرأت کے احکام و قواعد پر جامع اور مدلل بحث کی گئی ہے اور یہ

تصریح کی گئی ہے کہ قراءت بے تجوید کو علماء لحن بتاتے ہیں اور لحن سب کے نزدیک حرام ہے۔

اس لئے ائمہ دین تصریح فرماتے ہیں کہ آدمی سے کوئی حرف غلط ادا ہوتا ہے تو اس کی تصحیح

و تعلم میں اس پر کوشش واجب ہے اگر کوشش نہ کرے گا معذور نہ رکھیں گے اور نماز نہ ہوگی، بلکہ

جمہور علماء نے اس سعی کی کوئی حد مقرر نہ کی اور حکم دیا کہ تا عمر شبانہ روز ہمیشہ جہد کئے جائے کبھی

اس کے ترک میں معذور نہ ہو گا اور اسی پر فتویٰ ہے۔ یعنی اس قدر تجوید کہ ہر حرف دوسرے سے

ممتاز اور تبدیل و تلمیس سے احتراز ہو ہر مسلمان پر لازم ہے۔ اور اس رسالے میں مخرج ضاد کے

ثبوت میں دلائل قاہرہ کے علاوہ مکررات کو چھوڑ کر صرف ایک حدیث پاک ہے۔

## حدیث

### الجمام الصاد عن سنن الضاد

نماز میں اگر کسی کو اونگھ آئے تو وہ سو جائے پھر بعد میں نماز پڑھے :

۹۲۔ صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا نعت احدکم

وهو یصلی فلیرقد حتی یذهب عنه النوم فان احدکم اذا صلی وهو ناعس لایدری لعلہ یذهب لیستغفر فیسب نفسه۔

جب تم میں کسی کو نماز میں اونگھ آئے تو سو رہے یہاں تک کہ نیند چلی جائے کہ اونگھتے میں

پڑھے گا تو کیا معلوم شاید اپنے لئے دعائے مغفرت کرنے چلے اور بجائے دعاء بددعا نکلے۔ رواہ

مالک والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجه عن ام المومنین الصدیقة رضی

الله تعالیٰ عنہا۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۱۱۶۔ الجمام الصاد عن سنن الضاد“ (بخاری ۱/۳۴،

باب الوضوء من النوم، ترمذی اول ص ۸۱، باب ماجاء فی الصلاة عن النعاس، مؤطا مالک ص

۴۱، ماجاء فی صلاة اللیل)

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد سوم

نماز صبح کے بعد اللهم اجرنی الخ کہنے کے فوائد :

۹۳۔ امام احمد در مسند و نسائی در مجتبیٰ و ابن حبان در صحیح از حارث بن مسلم و ابو داؤد در سنن از پدرش مسلم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ و هو الصواب کما افاد الحافظ المنذری فی الترغیب۔ روایت کنند سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر اور افرمود اذ صلیت الصبح فقل قبل ان تتکلم من الناس اللهم اجرنی من النار سبع مرات فانک ان مت من یومک ذلک کتب اللہ لک جوارا من النار۔

مسلم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز صبح کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے اللهم اجرنی من النار سات مرتبہ کہو اگر اسی دن مر گئے تو اللہ تعالیٰ آتش جہنم سے آزادی لکھ دے گا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۸۵“۔ (مسند احمد، ص ۲۷۸، ج ۵)

نماز کا سلام پھیرنے کے بعد مناجات کرنا جائز و درست ہے اس پر دو حدیثیں :

۹۴۔ مسلم و الترمذی عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یقعدا الا بمقدار ما یقول اللهم انت السلام الخ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد سلام صرف اللهم انت السلام الخ کہنے کی مقدار نشست فرماتے تھے۔ (مولف) (ترمذی اول، ص ۲۶، باب ما یقول اذا سلم)

۹۵۔ روی مسلم وغیرہ عن عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا سلم من صلاتہ قال بصوتہ الاعلیٰ لا الہ الا وحدہ لا شریک لہ الملک و لہ الحمد و هو علی کل شیء قذیر و لا حول و لا قوۃ الا باللہ و لا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ و لہ الفضل و لہ الثناء الحسنین لا الہ الا اللہ مخلصین لہ

الدين و لو كره الكافرون۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پھیرتے تو بلند آواز سے فرماتے لا الہ الا اللہ وحده الخ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۸۷" (مسلم اول، ص ۲۱۸ باب استحباب الذکر بعد الصلاة)

رعایت تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنے سے متعلق ایک حدیث :

۹۶۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک شخص کو قرآن عظیم پڑھا رہے تھے اس نے انما الصدقات للفقراء کو بغیر مد کے پڑھا فرمایا مہکذا اقرأ نبيها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم۔

مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں نہ پڑھایا عرض کہ آپ کو کیا پڑھایا فرمایا انما الصدقات للفقراء۔ مد کے ساتھ ادا کر کے بتایا۔ رواہ سعید بن منصور فی سننہ و الطبرانی فی الکبیر بسند صحیح۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۰۴"

منہ میں بدبو ہونے کی حالت میں نماز مکروہ اور ایسی حالت میں مسجد میں جانا حرام ہے۔ جب تک منہ صاف نہ کر لے اور دوسرے نمازی کو ایذا پہنچانی حرام ہے اور دوسرا نمازی نہ بھی ہو تو بدبو سے ملائکہ کو ایذا پہنچتی ہے۔

۹۷۔ حدیث میں ہے۔ ان الملكة تتأذى بما يتأذى به بنو آدم۔

فرشتوں کو ان چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے جن چیزوں سے بنی آدم کو تکلیف ہوتی ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۲۳" (مسلم اول، ص ۲۰۹۔ باب نہی من اکل ثوما الخ) کوئی گناہ بعد توبہ باقی نہیں رہتا :

۹۸۔ حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں التائب من الذنب كمن لا ذنب له۔

گناہ سے توبہ کرنے والا بے گناہ کے مثل ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۵۴"۔ (ابن ماجہ، ۳۲۳۔ باب ذکر التوبة)

دوسرے کے یہاں جا کر بے اجازت و رضا خود امامت کے لئے بڑھنا منع ہے اس پر ایک حدیث :

۹۹۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا يؤمن الرجل فی

سلطانہ۔ رواہ احمد و مسلم عن ابی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

کوئی شخص دوسرے کے مقام اقتدار میں بلا اجازت ہرگز اس کی امامت نہ کرے۔ (مولف)

(مسلم اول، ص ۲۳۶۔ باب من احق بالامامة)

سمان سے زیادہ میزبان مستحق امامت ہے :

۱۰۰۔ دوسری حدیث میں ہے من زار قوما فلا يؤمهم وليؤهم رجل منهم۔ رواہ

احمد و ابوداؤد و ترمذی و النسائی عن مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جو کسی قوم کی زیارت کو جائے تو وہ ان کی امامت نہ کرے بلکہ انہیں میں سے کوئی آدمی

امامت کرے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۵۰۔“ (ابوداؤد اول، ص ۸۸، باب امامة الزائر)

بحالت جنابت صبح کرنے سے روزے میں کوئی خلل یا نقص نہیں آتا :

۱۰۱۔ احمد و بخاری و مسلم ام المؤمنین صدیقہ و ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

راوی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یصبح جنبا من الجماع ثم یغتسل و

یصوم، زاد فی روایة فی رمضان۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان میں حالت جنابت میں صبح فرماتے پھر بعد میں غسل

فرماتے اور روزہ دار رہتے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۵۲۔“ (بخاری ۲۵۸ باب الصائم

یصبح جنبا) (مسلم اول، ص ۳۵۳۔ باب صلاة اللیل و عدد رکعات الخ)

تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی، اس پر ایک حدیث :

۱۰۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تین شخصوں کی نماز ان کے کانوں سے

بالشت بھراؤ پر نہیں اٹھتی یعنی مردود ہے قبول بارگاہ کی طرف بلند نہیں کی جاتی۔ واحد منهم من

ام قوما و ہم له کارہون۔

ان میں ایک وہ جو لوگوں کی امامت کرے اور وہ ناراض ہوں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص

۱۳۷۔“ (مصنف عبدالرزاق باب الآبق من سیدہ بیروت ۱۱/۲۳)

۱۰۳۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلاثة لا یقبل اللہ منهم

صلاة من تقدم قوما و ہم له کارہون۔

تین شخص ہیں جن کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا ایک وہ جو لوگوں کی امامت کرے اور وہ

اسے ناپسند رکھتے ہوں۔ اخرجہ ابوداؤد و ابن ماجة عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہما و فی الباب عن ابن عباس و عن عمرو بن حارث و عن جنادة بن امیة و عن ابی امامة الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (ابوداؤد اول، ص ۸۸، باب الرجل یوم القوم و ہم لہ کارہون)

زیادہ علم والے کی موجودگی میں کم علم والے کو امامت کرنا مکروہ ہے :

۱۰۴۔ حدیث میں ہے۔ ان سر کم ان تقبل صلاتکم فلیؤمکم علماء کم۔

اگر تمہیں اپنی نماز مقبول ہونا منظور ہے تو چاہئے کہ تمہارے علماء تمہاری امامت کریں۔ رواہ

الطبرانی فی الکبیر عن مرثد الغنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و فی الباب عن ابی عمرو عن ابی امامة الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال، ص ۳۸۳، ج ۷)

۱۰۵۔ دوسری حدیث میں ہے من ام قوما و فیہم اقراء منه لکتاب اللہ و اعلم لم

یزل فی سفال الی یوم القیمة۔

جو کسی قوم کی امامت کرے اور ان میں وہ شخص موجود ہو جو اس سے زیادہ قاری قرآن و ذی

علم ہے وہ قیامت تک پستی و خواری میں رہے گا۔ اخرجہ العقیلبی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۲۹"۔ (کنز العمال، ص ۷۹، ج ۷)

بغیر علم کے فتویٰ دینا حرام اور اس پر جری ہونا باعث عذاب ہے :

۱۰۶۔ حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اجرؤکم علی

الفتیا اجرؤکم علی النار۔

جو تم میں فتویٰ پر زیادہ بیباک ہے آتش دوزخ پر زیادہ جری۔ اخرجہ الدارمی عن

عبید اللہ بن ابی جعفر مرسلًا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۵۳"۔ (کنز العمال، ص ۱۰۶، ج ۱۰)

فاسق و فاجر کی امامت مکروہ تحریمی ہے :

۱۰۷۔ سنن ابن ماجہ میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایؤمن فاجر مومنا الا ان یقہرہ بسلطانہ یخاف سیفہ اوسطہ۔

ہرگز کوئی فاجر کسی مومن کی امامت نہ کرے مگر یہ کہ وہ اسے اپنی سلطنت کے زور سے

مجبور کر دے کہ اس کی تلوار یا آزیں نہ کاڈر ہو۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۵۵"۔ (ابن ماجہ، ص ۷۷، باب

فرض الجمعة)



اندھے عالم کی امامت جائز ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے ابن ام مکتوم کو نیابت امامت

عطا فرمائی :

۱۰۸۔ اخرج احمد و ابو داؤد عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم استخلف ابن ام مکتوم علی المدینة مرتین یصلی بہم وهو اعمی۔

یعنی حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

(سفر کو تشریف لے جاتے) دو بار مدینہ طیبہ پر نیابت عطا فرمائی کہ باقی ماندہ لوگوں کی امامت

کرتے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۶۲“۔ (ابو داؤد اول، ص ۸۸۔ باب امامة الاعمی)

تین شخص لعنت الہی کے مستحق ہیں :

۱۰۹۔ حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لعنہم اللہ

من تقدم قوما وعم له کارهون و امرأة باتت و زوجها علیها ساخط و رجل سمع حی

علی الصلاة و حی علی الفلاح فلم یجب۔

تین شخص ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ ایک وہ کہ لوگوں کی امامت کو کھڑا ہو جائے

اور وہ اس سے ناخوش ہوں دوسری وہ عورت کہ رات گزارے اس حالت میں کہ اس کا شوہر اس

سے ناراض ہے تیسرا وہ شخص کہ حی علی الصلاة حی علی الفلاح سنے اور نماز کو حاضر نہ ہو۔

رواہ الحاکم فی المستدرک۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۶۳“۔ (ترمذی اول، ص ۸۳، باب ماجا من ام

قوما وهم له کارهون)

فجر و ظہر میں طوال مفصل، عصر و عشاء میں اوساط کا پڑھنا اگرچہ سنت ہے کما نص علیہ فی

المتون مگر نہ ایسا ضروری کہ عذر سے بھی ترک نہ کیا جائے :

۱۱۰۔ صحیح حدیث سے ثابت کہ ایک بچہ جس کی ماں شریک جماعت تھیں، اس کے رونے

کی آواز سن کر حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر کی نماز صرف معوذتین سے

پڑھائی۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۶۷“۔ (کنز العمال ۷/۳۸۱) (بخاری ۱/۹۸، باب من اخف

الصلوة الخ)

ترتیب سے قرآن پڑھنے کے بارے میں ایک حدیث :

۱۱۱۔ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لبلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا ابتدأت

سورة فاتمها علی نحوها۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ جب کوئی سورت شروع کرو تو اس کو اسی ترتیب سے پوری کرو، ایک مرتبہ حضرت بلال رات کی نفل میں بے ترتیب قرآن پڑھ رہے تھے تو حضور نے سن کر یہ فرمایا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۹۹“ رواہ ابو داؤد کما فی فتح القدیر۔

قرآن عظیم ٹھہر ٹھہر کر بآہستگی تلاوت کرے کہ سامع چاہے تو ہر کلمے کو جدا جدا سن سکے، صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت مبارکہ ایسی ہی ہوتی تھی حدیث میں ہے۔

۱۱۲۔ روی ابو داؤد وغیرہ عن ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا نعتت قراءۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مفسرة حرفا حرفا۔ الخ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت بہت عمدہ ہوتی اور ایک ایک حرف علیحدہ علیحدہ ہوتا (مولف) (ترمذی دوم، ص ۱۲۰، باب ماجاء کیف کان قراءۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

ترتیل و ترتیل اور مد و وقف کی رعایت کے بغیر قرآن پڑھنا منع ہے :

۱۱۳۔ حدیث میں ہے لا تنثروہ نشر الدقل و لا تھذوہ هذا الشعر قفوا عند غجائبہ حر کوہ بہ القلوب ولا یکن ہم احدکم آخر السورۃ۔

یعنی قرآن کو سوکھے چوہاروں کی طرح نہ جھاڑو (جس طرح ڈالیاں ہلانے سے خشک کھجوریں جلد جلد جھڑ جھڑ پڑتی ہیں) اور شعر کی طرح سے گھاس نہ کاٹو عجائب کے پاس ٹھہرتے جاؤ اور اپنے دلوں کو اس سے تدبیر سے جنبش دو اور یہ نہ ہو کہ سورت شروع کی تو اب دھیان اسی میں لگا ہے کہ کہیں جلد اسے ختم کریں۔ رواہ ابوبکر الاجری فی کتاب حملة القرآن و عن طریقۃ

البعوی فی المعالم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ من قوله والدیلمی مثله عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و العسکری فی المواعظ من حدیث امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سئل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن قوله ورتل القرآن

ترتیلًا قال فدکرہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۰۳“

حضرت عثمان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ باجازت حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کی امت فرماتے۔

۱۱۴۔ فی الصحیحین و اللفظ لمسلم عن ابن شہاب ان محمود بن الربیع

الانصاری حدثه ان عتبان بن مالك وهو من اصحاب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ممن شهد بدرا من الانصار انه اتى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال يا رسول الله انى قد انكرت بصرى و انا صلبى لقومى. الحديث۔

حضرت عتبان بن مالك انصاری وہ صحابی رسول ہیں جو بدر میں حاضر ہوئے انہوں نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میری آنکھیں جاچکی ہیں اور میں اپنی قوم کی امامت کرتا ہوں۔ پھر آگے حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ یا رسول اللہ بارش وغیرہ ہو جائے تو میرا حاضر ہونا مشکل ہو جاتا ہے لہذا آپ تشریف لے چلیں تاکہ میں آپ کی جائے سجدہ کو مصلی بنالوں۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۶۱۔“ (بخاری اول، ص ۶۰، باب المساجد فی البيوت)

فرض اور سنت نمازوں کے درمیان کچھ نہ کچھ فاصلہ ہونا چاہئے حدیث میں ہے :

۱۱۵۔ اخرج الامام ابو داؤد فى سننه و الحاكم فى المستدرک عن ابى رمثة رضى الله تعالى عنه قال صليت هذه الصلاة او مثل هذه الصلاة مع النبى صلى الله تعالى عليه وسلم قال و كان ابوبكر و عمر يقومان فى الصف المقدم عن الامام و كان رجل قد شهد التكبير الاولى من الصلاة يشفع فوثب اليه عمر فاخذ بمنكبيه فهزه ثم قال اجلس فانه لم يهلك اهل الكتاب الا انهم لم يكن بين صلاتهم فصل فرغ النبى صلى الله تعالى عليه وسلم بصره فقال اصاب الله بك يا ابن الخطاب۔

حضرت ابورمثرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ یہ نماز یا اس کے مثل نماز پڑھی اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اگلی صف میں تھے اور ایک آدمی تکبیر اولیٰ میں شریک تھا بعد میں دو رکعت نماز کے لئے فوراً کھڑا ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اٹھ کر ان کا مونڈھا پکڑ کر ہلایا اور فرمایا بیٹھ جاؤ کیونکہ اہل کتاب اس لئے ہلاک ہوئے کہ وہ نماز کے درمیان فصل نہیں کرتے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نگاہ رحمت اٹھا کر فرمایا اے عمر تجھے اللہ تعالیٰ نے در سبکی دی ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۷۸۔“ (ابوداؤد اول، ص ۱۳۳۔ باب فی الرجل يتطوع فى مكانه)

جماعت میں جو شخص افضل و بہتر ہو وہ امامت کرے حدیث میں ہے :

۱۱۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان سرکم ان يقبل الله صلاحكم

فليؤمكم خياركم فانهم وفدكم فيما بينكم و بين ربكم. رواه الحاكم في المستدرک۔  
 اگر تمہیں خوش آئے کہ خدا تمہاری نماز کو قبول کرے تو چاہئے کہ تمہارے بہتر تمہاری  
 امامت کریں کہ وہ تمہارے سفیر ہیں تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳،  
 ص ۱۷۲۔“ (کنز العمال، ص ۳۸۳۔ ج ۷)

ذوالوجھین کو قیامت میں آگ کی زبانیں دی جائیں گی :

۱۱۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ذوالوجھین (یعنی جو سنیوں میں  
 سنی لوروہابیوں میں وہابی لوروہابیوں میں رافضی بنے وغیرہ) کو قیامت میں دوزبانیں آگ کی دی  
 جائیں گی۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۷۳“

نشہ والی چیزیں حرام ہیں :

۱۱۸۔ صحیح حدیث میں ہے نبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن کل  
 مسکر و مفر۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چیز کہ نشہ لائے اور ہر چیز کہ عقل میں فتور ڈالے  
 حرام فرمائی۔ رواہ الامام احمد و ابوداؤد عن ام المومنین ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 بسند صحیح۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۱۸۱۔“ (ابوداؤد دوم، ص ۵۱۹۔ باب ماجاء فی السكر)

بد مذہبوں کی صحبت سے بچنے کی تاکید پر ایک حدیث :

۱۱۹۔ صحیح مسلم شریف میں ہے۔ اباکم و اباہم لا یضلونکم و لا یفتونکم۔  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایسے شخص کی صحبت سے دور بھاگو اسے اپنے  
 سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں بہکانہ دے قتلہ میں نہ ڈال دے۔ (مسلم اول، ص ۱۰، باب النہی عن  
 الروایة عن الضعفاء الخ)

ہر حاکم سے اس کے محکوم کے بارے میں قیامت کے دن پوچھا جائیگا حدیث میں ہے۔  
 ۱۲۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کلکم راع و کلکم مسئول  
 عن رعیتہ۔

تم سب اپنے متعلقین کے سردار و حاکم ہو اور ہر حاکم سے روز قیامت اس کی رعیت کے باب  
 میں سوال ہوگا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۸۸۔“ (بخاری دوم، ص ۱۰۵ کتاب الاحکام  
 باب قول اللہ اطیعوا اللہ الخ)

مظلم فاسق فاجر اور مرتکب کبیرہ ہے۔

۱۲۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ملعون من يعمل عمل قوم لوط۔  
ملعون ہے جو قوم لوط کا کام کرے۔ رواہ احمد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۹۰۔ (کنز العمال، ص ۵۸، ج ۲۱)

چور کے بارے میں ایک حدیث :

۱۲۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یسرق السارق حین یسرق  
وہو مو من۔

چور چوری کرتے وقت ایمان سے الگ ہوتا ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۹۳“ (بخاری

۸۳۶/۲ کتاب الاشریۃ)

علماء ناسخین انبیاء ہیں :

۱۲۳۔ صحاح کی حدیث ہے العلماء ورثة الانبیاء۔

علماء انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث ہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۹۵“۔ (ابن ماجہ، ص

۲۰ باب فضل العلماء و الحث علی طلب العلم)

جنمیوں کے کتے :

۱۲۴۔ حدیث میں ہے اصحاب البدع کلاب اهل النار۔

بد مذہب لوگ جنمیوں کے کتے ہیں۔ دارقطنی۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۹۶“۔ (کنز العمال،

ص ۱۹۵، ج ۱)

جزاۃ سیرۃ سیرۃ سے متعلق ایک حدیث :

۱۲۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کما تلین تدان۔

جیسا تو اوروں کے ساتھ کرے گا ویسا ہی اللہ تیرے ساتھ کرے گا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳،

ص ۲۱۷“۔ (کنز العمال، ص ۲۱، ج ۲۱)

اللہ و رسول اور مسلمانوں کے خائن کے بارے میں ایک حدیث :

۱۲۶۔ حاکم صحیح مستدرک میں ہے اور ابن عدی و عقیلی و طبرانی و خطیب حضرت عبد اللہ بن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من استعمل

رجلاً من عصابة و فیہم من هو ارضی للہ منه فقد خان اللہ و رسوله و المؤمنین۔

جس نے کسی جماعت سے ایک شخص کو کام پر مقرر کیا اور ان میں وہ شخص موجود تھا جو اس سے زیادہ اللہ کو پسند ہے تو اس نے اللہ و رسول اور مسلمانوں سب کی خیات کی۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۱۲۔“ (کنز العمال، ص ۱۲، ج ۶) (الترغیب والترہیب ۷۹/۳ الترهیب من ولی شی الخ)

جس امام سے مقتدی اس کے کسی عیب کی وجہ سے ناراض ہوں اس کی نماز قبول نہیں ہوتی:

۱۲۷۔ حدیث میں ارشاد فرمایا۔ ثلثة لا ترفع صلاتهم فوق آذانهم شبرا و عدمہم

من ام قوما وہم لہ کارہون۔

تین شخصوں کی نماز ان کے کانوں سے بالشت بھر بھی اونچی نہیں ہوتی یعنی بارگاہ عزت تک تو رسائی بڑی چیز ہے ایک وہ جو کچھ لوگوں کی امامت کرے اور وہ لوگ اس سے ناراض ہوں یعنی اس میں کسی قصور شرعی کے سبب۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۲۳۔“ (ابن ماجہ ۶۹/۱ باب من ام قوما وہم الخ)

کسی کو ایسے گناہ پر عار دلانا جائز نہیں جس سے وہ توبہ کر چکا ہے:

۱۲۸۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من غیر اخاہ بذنب لم یمت حتی

یعملہ و فی روایة بذنب تاب منه و بہ فسر ابن منیع۔

جو کسی اپنے بھائی کو ایسے گناہ سے عیب لگائے جس سے توبہ کر چکا ہے تو یہ عیب لگانے والا

نہ مرے گا جب تک خود اس گناہ میں مبتلا نہ ہو جائے۔ رواہ الترمذی و حسنہ عن معاذ بن جبل

رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۲۵۔“ (ترمذی دوم، ص ۷۷، باب من

ابواب صفة القیمة)

مقشابت میں تکلم گمراہی ہے، بوجہ اندیشہ بدنہ ہی صبیخ نامی شخص سے مسلمانوں کو ترک

تعلق کا حکم فاروقی:

۱۲۹۔ امیر المومنین غیظ المنافقین امام العادلین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے جب صبیخ سے جس پر بوجہ بحث مقشابت بدنہ ہی کا اندیشہ تھا بعد ضرب شدید توبہ لی ابو موسیٰ

اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمان بھیجا کہ مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھیں اس کے ساتھ خرید و

فروخت نہ کریں بیمار پڑے تو اس کی عیادت کو نہ جائیں مر جائے تو اس کے جنازے پر حاضر نہ

ہوں۔ ہمیں حکم حکم ایک مدت تک یہ حال رہا کہ اگر سو آدمی بیٹھے ہوتے اور وہ آتا سب متفرق

ہو جاتے جب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرضی بھیجی کہ اب اس کا حال اچھا ہو گیا اس

وقت اجازت فرمائی۔

اخرج نصر المقدسی فی کتاب الحجۃ و ابن عساکر عن ابی عثمان النهدی عن صبیغ انه سأل عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن المرسلات و الذاریات و النازعات فقال له عمر الق ماعلی راسک فاذا له ضفیرتان قال لو وجدتک محلوفا لضربت الذی فیہ عیناک ثم کتب الی اهل البصرة ان لاتجالسوا صبیغاً قال ابو عثمان فلو جاء و نحن مائة تفرقنا عنہ۔

صبیغ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے المرسلات، والذاریات اور و النازعات کے بارے میں پوچھا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ جو تمہارے سر پر ہے اسے ڈال دو یعنی سر ہٹا کر کے دکھاؤ جب اس نے سر ہٹا کیا تو اس کے سر پر دو زلفیں تھیں یہ دیکھ کر حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر تیرا سر منڈا ہوا پاتا تو تیری گردن مار دیتا۔ (کیونکہ اس سے تیری شناخت ہو جاتی کہ تو اس گمراہ فرقہ سے ہے جس کی حضور نے خبر دی ہوئی ہے) پھر اہل بصرہ کو لکھا کہ صبیغ سے میل جول نہ کریں، ابو عثمان نے کہا کہ اگر ہم لوگ سو آدمی بیٹھے ہوتے اور وہ آتا تو سب متفرق ہو جاتے۔ (مؤلف)

بد مذہبی کا اندیشہ بھی موجب ترک مجالست و ترک انفاق و احسان ہے :

۱۳۰۔ اخرج ابوبکر بن الانباری فی کتاب المصاحف و ابن عساکر عن محمد بن سیرین قال کتب عمر بن الخطاب الی ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لاتجالسوا صبیغاً و ان یحرم عطاؤہ و رزقہ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ صبیغ سے مجالست نہ کریں وہ عطیہ و وظیفہ جو دیتے ہو اس سے محروم کر دیا جائے۔ (مؤلف)

۱۳۱۔ اخرج المقدسی فی الحجۃ عن اسحاق بن بشر القریشی قال اخبرنا ابن اسحاق او ابو اسحاق قال کتب ای امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی ابی موسیٰ اما بعد فان الاصبغ بن علیم التمیمی تکلف ما کفی و صبیغ ما ولی فاذا جاءک کتابی هذا فلا تبا بعوہ و ان مرض فلا تعودوہ و ان مات فلا تشهدوہ قال فکان الاصبغ یقول قدمت البصرة فاقمت بها خمسة و عشرين یوما و ما من غائب احب الی ان القائه من الموت ثم ان الله الهمه التوبة و قذفها فی قلبه فاتیت ابا موسیٰ و هو علی

المنبر فسلمت عليه فاعرض عنى فقلت ايها المعرض انه قد قبل التوبة من هو خير منك و من عمر وانى اتوب الى الله عزوجل مما اسخط امير المؤمنين و عامة المسلمين فكتب بذلك الى عمر فقال صدق اقبلوا من اخيكم۔

امير المؤمنين عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری کو لکھا کہ اصبح بن عظیم تمہی نے تکلف کیا جو اسے کافی تھا اور اسے ضائع کر دیا جو اس کے قریب تھا جب میرا یہ خط تم کو مل جائے تو اس سے خریدو فروخت نہ کرنا، وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت نہ کرنا، اور اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں حاضر نہ ہونا، راوی نے کہا کہ اصبح کہا کرتا تھا کہ میں بصرہ آیا وہاں پر پچیس دن رہا تو ان ایام سے میرے لئے موت بہتر تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اسے توبہ کی توفیق دی اور اس کے دل میں ڈال دیا تو ابو موسیٰ اشعری کے پاس آکر انہیں سلام کیا جب کہ وہ منبر پر تھے انہوں نے مجھ سے اعراض کیا میں نے کہا اے روگردانی کرنے والے بیشک اس نے توبہ قبول کر لی ہے جو تم سے اور عمر سے بہتر ہے اور میں توبہ کرتا ہوں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس جرم سے جس سے امیر المؤمنین اور عامہ مسلمان ناراض ہیں اس کے بعد ابو موسیٰ اشعری نے حضرت عمر کو یہ واقعہ لکھا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا اب اپنے بھائی کی بات قبول کرو یا اب اپنے بھائی کی طرف التفات کرو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۲۱۳"

۱۳۲۔ واخرج الدارمی و نصر و الاصبهانی كلاهما فى الحجة و ابن الالبارى فى المصاحف و اللالكائى فى السنة و ابن عساكر فى التاريخ عن سليمان بن يسار ان رجلاً من بنى تميم يقال له صبيغ بن عسل قدم المدينة و كان عنده كعب فكان يسأل عن متشابه القرآن فبلغ ذلك عمر رضى الله تعالى عنه فبعث اليه و قد اعدله اعراجين النخل فلما دخل عليه قال من انت قال انا عبدالله صبيغ قال عمر رضى الله تعالى عنه و انا عبدالله عمر و الزما اليه فجعل يضربه بتلك الاعراجين فما زال يضربه حتى شجه و جعل الدم يسيل على وجهه فقال حسبك يا امير المؤمنين والله لقد ذهب الذى اجد فى راسى۔

بنو تمیم کا ایک آدمی جس کو صبیغ بن عسل کہا جاتا تھا مدینہ منورہ آیا اس کے پاس کچھ کتابیں تھیں اور وہ تشابہات قرآن کے بارے میں سوال کرتا تھا جب یہ خبر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو آپ نے اس کو بلا بھیجا اور اس کے لئے کھجور کی شاخوں کا ایک گچھا تیار کیا جب صبیغ حضرت عمر کے حضور حاضر ہوا تو عمر فاروق نے فرمایا تو کون ہے اس نے کہا میں اللہ کا بندہ



صبیح ہوں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اور میں اللہ کا بندہ عمر ہوں اور اس کی طرف اشارہ کیا پھر شاخمائے کھجور سے مارتے رہے یہاں تک کہ وہ زخمی ہو گیا اور اس کے چہرے پر سے خون بننے لگا تو اس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین بس کیجئے بخدا میں جو اپنے دماغ میں پاتا تھا وہ جا چکا۔  
(مؤلف) (سنن الدارمی باب من ہاب الفعیاء و کمرہ الخ ملتان ۱/ ۵۱)

۱۳۳۔ واخرج النارمی و ابن عبدالحکیم و ابن عساکر عن مولیٰ ابن عمر ان صبیغ العراقی جعل یسأل عن اشیاء عن القرآن فی اجناد المسلمین (وساق الحدیث الی ان قال) فارسل عمر الی یطلب النجرید فضر به بها حتی ترک ظهره و برة ثم ترکہ حتی برئ ثم عادله ثم ترکہ حتی برئ ثم دعا به ليعود به فقال صبیغ یا امیر المؤمنین ان کنت تريد قتلی فاقتلنی قتلا جمیلا و ان کنت تريد تداوینی فقد والله برأت فاذن له الی ارضه و کتب له الی ابی موسیٰ الاشعری ان لا یجالسه احد من المسلمین فاشند ذلك علی الرجل فکتب ابو موسیٰ الاشعری الی عمر ان قد حسنت خیاته فکتب انا ایلدن للناس فی مجالسته .

صبیغ عراقی قرآن کی کچھ آیتوں کے بارے میں جماعت مسلمین سے سوال کیا کرتا تھا، مولیٰ ابن عمر نے کہا کہ حضرت عمر نے مجھے کھجور کی ٹہنی ڈھونڈنے کے لئے بھیجا پھر اس سے مارتے رہے یہاں تک اس کی پیٹھ پر آبلے پڑ گئے پھر اسے اچھا ہونے تک چھوڑے رکھا پھر دوبارہ مارتا اور اچھا ہونے تک چھوڑے رکھا پھر سہ بارہ مارتے کے لئے بلایا تو صبیغ نے کہا اے امیر المؤمنین اگر آپ مجھے قتل کر دینا چاہتے ہیں تو مجھے یکدم قتل کر دیں اور اگر میرا علاج چاہتے ہیں تو بخدا میں اچھا ہو گیا ہوں اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اپنے ملک میں جانے کی اجازت دے دی اور ابو موسیٰ اشعری کو لکھا کہ مسلمانوں میں سے کوئی شخص اس کے پاس نہ بیٹھے یہ بات اس آدمی پر شاق ہوئی اور ابو موسیٰ اشعری نے عمر فاروق کو لکھا کہ اب اس کی حالت اچھی ہو گئی ہے تو حضرت عمر نے لکھا کہ اب میں لوگوں کو اس سے مجالست کی اجازت دیتا ہوں۔  
(مؤلف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۲۱۳"۔ (سنن الدارمی باب من ہاب الفعیاء و کمرہ الخ ملتان ۱/ ۵۱)

بدگمانی حرام ہے حدیث میں ہے :

۱۳۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بنس مطیة الرجل زعموا۔ رواہ

احمد و ابو داؤد عن حلیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

آدمی کی کتنی بری بربادی یعنی گنہگاری ہے زعموا کہنا (یعنی بے ثبوت شرعی افواہ پر اعتماد کر کے کسی کے متعلق غلط رائے قائم کر لینا موجب گناہ ہے)۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۳۰۔“ (ابوداؤد دوم، ص ۶۷۹۔ باب فی الرجل یقول زعموا)

تین شخصوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتی ہیں :

۱۳۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لا ترفع صلاتہم فوق رؤسہم

شبرا رجل ام قوما و ہم له کارہون و امرأة باتت و زوجها علیہا ساخط و اخوان

متصارمان۔ رواہ ابن ماجہ و ابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن۔

تین شخصوں کی نمازان کے سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی، ایک وہ آدمی جو ایسی قوم

کی امامت کرے جو اس کو برا جانے اور ایک وہ عورت کہ جس نے رات گزاری اس حال میں کہ اس

کا شوہر ناخوش رہا اور آپس میں قطع تعلق کرنے والے دو بھائی۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳،

ص ۲۳۲۔“ (ابن ماجہ، ص ۶۹۔ باب من ام قوما و ہم له کارہون)

۱۳۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لا یقبل اللہ منہم صلاة من

تقدم قوما و ہم له کارہون و رجل یأتی (اتی) الصلاة دبارا و الدبار ان یأتیہا بعد ان

تفوتہ۔ و رجل اعتبد محررا (محرره) رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ عن ابن عمر رضی

اللہ تعالیٰ عنہما۔

تین آدمیوں کی نماز قبول بارگاہ نہیں ہوتی ایک وہ جو ایسے لوگوں کی امامت کرے اس کو جو

برا جائیں اور ایک آدمی وہ جو نماز قضا کر کے پڑھے اور ایک وہ شخص جو آزاد آدمی کو غلام بنائے۔

”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۳۳۔“ (ابوداؤد اول، ص ۸۸، باب الرجل یؤم القوم و ہم له کارہون)

قرب قیامت لوگ جاہلوں کو سردار اور مفتی بنالیں گے۔ حدیث میں ہے :

۱۳۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتخذ الناس رؤسا جہالا

فاستلوا فافتوا بغير علم فضلوا و اضلوا۔

لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے اور ان سے مسئلہ پوچھیں گے وہ بے علم فتویٰ دیں گے آپ

بھی گمراہ ہوئے اور لوگ کو بھی گمراہ کریں گے۔ رواہ الائمة احمد و البخاری و مسلم و

الترمذی و ابن ماجہ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص

۲۳۳۔“ (بخاری اول، ص ۲۰، باب کیف یقبض العلم)

ظالم کی امداد و اعانت حرام ہے حدیث میں ہے :

۱۳۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من مشی مع ظالم وهو يعلم انه

ظالم فقد خرج من الاسلام۔

جو دانستہ کسی ظالم کی مدد کو چلے وہ اسلام سے نکل جائے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر و

الضیاء فی صحیح المختارۃ عن اوس بن شرحبیل الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ

رضویہ، ج ۳، ص ۲۳۴"۔ (کنز العمال، ص ۲۸۴، ج ۳)

محبوب شی کا ذکر زیادہ ہوتا ہے حدیث میں ہے :

۱۳۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب شیاً اکثر من ذکرہ۔

جو کسی سے محبت رکھتا ہے اس کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔ رواہ ابو نعیم ثم الدیلمی عن مقاتل

بن حیان عن داؤد بن ابی ہند عن الشعبي عن ام المومنین الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ثلاثتهم من رجال مسلم و الاربعة۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۴۰"۔ (کنز العمال، ص ۳۸۱، ج ۱)

کفار و مشرکین اور بد مذہبوں کی تردید جائز ہے :

۱۴۰۔ صحیح بخاری میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت

انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے مسجد کریم مدینہ طیبہ میں منبر بچھاتے کہ وہ اس پر کھڑے ہو کر

مشرکین کا رد فرماتے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۵۱" (بخاری ۲/۹۰۹ باب هجاء المشركين)

بے وجہ شرعی تین دن سے زیادہ مسلمانوں سے قطع تعلق حرام ہے۔ حدیث میں ہے :

۱۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یحل للرجل ان یتھجر اخاه فوق

ثلاث لیل یلتقیان فیعرض هذا و یعرض هذا و خیرهما الذی یتدأ بالسلام۔

آدمی کو حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین رات سے زیادہ چھوڑے راہ میں ملیں تو یہ لوہر

منہ پھیر لے وہ لوہر منہ پھیر لے اور ان میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے یعنی ملنے کی پہل کرے۔

رواہ الشیخان عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۱۰/۸۹۷ باب الهجرة)

۱۴۲۔ دوسری حدیث میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یحل لمومن ان

یتھجر مؤمناً فوق ثلاث فان مرت به ثلاث فلیلقه فلیسلم علیہ فان رد علیہ السلام فقد

اشترک فی الاجر فان لم یرد علیہ فقد باء بالاثم و خرج المسلم من الهجرة۔

کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ کسی مسلمان سے تین رات سے زیادہ قطع تعلق کرے جب

تین راتیں گزر جائیں تو لازم ہے کہ اس سے طے اور اسے سلام کرے اگر سلام کا جواب دے تو دونوں ثواب میں شریک ہوں گے اور وہ جواب نہ دے گا تو سارا گناہ اسی کے سر رہا یہ سلام کرنے والا قطع کے وبال سے نکلے گا۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابوداؤد دوم، ص ۶۷۳۔ باب فی ہجرة الرجل اخاه)

۱۳۳۔ تیسری حدیث میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یحل لمسلم ان ینہجر اخاه فوق ثلث فمن ہجر فوق ثلث فمات دخل النار۔

مسلمان کو حرام ہے کہ مسلمان بھائی کو تین رات سے زیادہ چھوڑے جو تین رات سے زیادہ چھوڑے اور اسی حالت میں مرے وہ جہنم میں جائے گا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۵۲"۔ (ابوداؤد دوم، ص ۶۷۳۔ باب فی ہجرة الرجل اخاه)

صرف پانچامہ یا لنگی پہن کر نماز مکروہ تحریمی ہے :

۱۳۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یصلین احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقہ منہ شیء۔

ہر گز تم میں کوئی شخص ایک ہی کپڑا پہن کر نماز نہ پڑھے کہ کندھے پر اس کا کوئی حصہ نہ ہو۔ رواہ الشیخان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری اول، ص ۵۲۔ باب اذا صلی فی الثوب الواحد الخ)

۱۳۵۔ خطیب بغدادی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روای نہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الصلاة فی السراويل۔ یعنی فقط پانچامہ سے نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ (کنز العمال، ص ۲۱۷، ج ۷)

نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے حدیث میں ہے :

۱۳۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا صلاة لمن لم یقرأ بفاتحة الكتاب۔ یعنی بے سورہ فاتحہ کے نماز ناقص ہے۔ رواہ الاممۃ احمد و الستۃ عن عبادة بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۰"۔ (مسلم اول، ص ۱۶۹۔ باب وب قراءة الفاتحة الخ)

تعمیر و تنظیف مساجد کی تاکید پر ایک حدیث۔

۱۴۷۔ حدیث میں ہے۔ امر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ببناء المساجد فی الدور و ان تنظف و تطیب۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محلوں بستیوں میں مسجدیں بنانے اور صاف ستھری رکھنے کا حکم فرمایا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۱۹۶"۔ (ابوداؤد اول، ص ۶۶، باب اتخاذ المساجد فی الدور)

مسلمان سے بے وجہ شرعی کینہ و بغض رکھنا حرام ہے :

۱۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تبغضوا و لا تحاسدوا و لا تدابروا و کونوا عباد اللہ اخوانا۔

آپس میں نہ بغض و حسد رکھو اور نہ ایک دوسرے کو پشت دو بلکہ اللہ کے مخلص بندے اور آپس میں بھائی ہو جاؤ۔ (مولف) (بخاری دوم، ص ۸۹۶، باب قولہ یا ایہا الذین آمنوا و اجنبوا الخ) مومن قحش کو نہیں ہوتا ہے :

۱۴۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس المؤمن بالطعان و لا الفحاش۔

مسلمان نہیں ہوتا بہت طعنہ کرنے والا نہ بے حیا قحش گو۔ (مولف) یعنی مسلمان کو ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ (ترمذی دوم، ص ۱۸، باب ماجاء فی اللعنة) حیا ایمان کی نشانی ہے :

۱۵۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الحیا من الایمان و البذاء من النفاق۔

حیا جزو ایمان ہے اور بے ہودہ اور قحش گوئی جزو نفاق۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۱۱"۔ (ترمذی دوم، ص ۲۲، باب ماجاء فی العی)

تین شخصوں کی نمازیں قبول نہ ہونے پر تین حدیثیں :

۱۵۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایما رجل ام قوما وهم له کارھون لم تجز صلاحہ اذنیہ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن طلحة بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جو آدمی کچھ لوگوں کی امامت کرے اور وہ لوگ اس سے ناراض ہوں تو اس کی نماز اس کے

کانوں سے متجاوز نہیں ہوتی۔ یعنی جب کہ ناگواری و ناراضی بوجہ شرعی ہو۔ (مولف)  
(کنز العمال، ص ۳۷۸، ج ۷)

۱۵۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلاثة لا يقبل الله منهم صلاة و لا تصعد الى السماء و لا تجاوز رؤسهم رجل ام قوما وهم له كارهون و رجل صلى على جنازة و لم يؤمر و امرأة دعاها زوجها من الليل فابت عليه. رواه ابن خزيمة عن عطاء بن دينار و بسند آخر عن انس بن مالك متصلا رضى الله تعالى عنه۔

تین آدمیوں کی نماز نہ قبول ہوتی ہے نہ آسمان پر چڑھتی ہے اور نہ اس کے سروں سے متجاوز ہوتی ہے ایک وہ آدمی جو لوگوں کی امامت کرے اور لوگوں کو اس کی امامت ناگوار ہو۔ اور ایک وہ آدمی جو بغیر اجازت کے نماز جنازہ پڑھائے اور ایک وہ عورت کہ اس کا شوہر رات کو اسے بلائے اور وہ انکار کر دے۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۳۸، ج ۲۱)

۱۵۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلاثة لا تجاوز صلاتهم اذانهم العبد الأبق حتى يرجع و امرأة باتت و زوجها عليها ساخط و امام قوم وهم له كارهون. رواه الترمذی عن ابی امامة رضى الله تعالى عنه و قال حسن غریب۔  
تین شخصوں کی نماز ان کے کانوں سے متجاوز نہیں ہوتی بھاگے ہوئے غلام کی یہاں تک کہ وہ واپس آجائے اور ایک وہ عورت جس پر اس کا شوہر رات بھر ناراض رہے اور قوم کا وہ امام جسے وہ لوگ برا جانیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۳۳"۔ (ترمذی اول، ص ۸۳، باب ماجاء من ام قوما وهم له كارهون)

ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں ہوتا:

۱۵۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ الولد للفراش و للعاهر الحجر۔  
بچہ پچھونے والے کا اور زانی کے لئے پتھر۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۳۲" (بخاری

اول، ص ۲۷۶، باب تفسیر المشبهات الخ)

اپنے گھر کے قریب جو مسجد ہو اس میں نماز پڑھی جائے:

۱۵۵۔ حدیث میں ہے۔ لا صلاة لجار المسجد الا فى المسجد۔

یعنی پڑوس کی مسجد میں نماز پڑھی جائے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۶۳"۔

(کنز العمال، ص ۳۱۹، ج ۷)

# تعارف

النہی الاکید عن الصلوۃ و راء عدی التقلید

(دشمن تقلید کے پیچھے نماز ادا کرنا سخت منع ہے)

۱۰۔ سوال ۱۳۰۵ھ کو سوال پیش ہوا کہ غیر مقلد کی اقتداء میں نماز درست ہے یا نہیں؟

امام احمد رضائے اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ :-

بلاشبہ غیر مقلد کے پیچھے نماز مکروہ و ممنوع اور لازم الاحتراز ہے، انہیں باختیار خود امام کرنا تو ہرگز کسی سن و محبت سنت کا رہ بدعت کا کام نہیں، اور جہاں وہ امام ہوں اور منع پر قدرت نہ ہو تو سن کو چاہئے کہ دوسری جگہ صحیح العقیدہ امام کی اقتداء کرے حتیٰ کہ جمعہ میں بھی جب کہ اور جگہ مل سکے۔ اور اگر مجبوری ان جگہ پیچھے پڑھ لی یا پڑھنے کے بعد حال کھلا تو نماز پھیر لے اگرچہ وقت جاتا رہا، و اگرچہ مدت گزر چکی ہو۔

پھر پانچ دلیلوں سے اس مسئلہ کو روشن و مبرہن کیا ہے۔

اور اس رسالے میں ایک مقدمہ قائم کیا گیا ہے جس میں غیر مقلدین کی بدعات و خرافات کا اجمالی طور پر جائزہ لیا گیا ہے اور غیر مقلدیت کی تاریخ و تولید اور اس کے مظالم و فتنے پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ یہ فرقہ ضالہ مضلہ ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کا دشمن رہا، حقائق اور صداقتوں سے صرف نظر کرتے ہوئے مسلمانان عالم پر کفر و شرک کا حکم عائد کیا اور ان کا قتل عام کیا، جب کہ ابن عبدالوہاب نجدی کی کوکھ سے جنم لینے والا یہ فرقہ باطلہ خود بحکم حدیث و فقہ گمراہ و گمراہ گر، بدعتی اور جہنمیوں کے کتے بلکہ کافر و مرتد ہے۔

خلاصہ یہ کہ اس رسالے میں مقصود یہی ظاہر کرنا ہے کہ غیر مقلدوں کے پیچھے نماز ادا ہے، اس کے ضمن میں ان کے بعض عقائد و احوال و مکائد و مظالم اور دیگر فوائد نافعہ بھی سلک تحریر میں آئے ہیں۔

اور یہ رسالہ جہازی سائز کے ۳۲ صفحات پر پیمیلہ ہوا ہے اور اس میں ساٹھ حدیثیں زینت

تحریر ہیں۔

## احادیث

النہی الاکید عن الصلوٰۃ و راء عدی التقلید

لولیاء اللہ سے متعلق چند احادیث کریمہ :

۱۵۶۔ حدیث بخاری فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ و بصرہ الذی یتبصر

بہ و یدہ العی یتطش بہا و رجلہ العی یمشی بہا (الی قولہ تعالیٰ) و ما ترددت عن شی  
انا فاعلہ ترددی عن قبض نفس المؤمن بکرہ الموت و انا اکرہ مسأئہ۔

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) جب میں کسی بندے کو محبوب رکھتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا  
ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا  
ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پیر بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ (یہاں تک فرمایا) اور کسی  
کام میں مجھے تردد نہیں ہوتا جس کو میں کرتا ہوں مگر مومن کی موت کو برا سمجھنے میں کیونکہ میں  
اس کے اس برا سمجھنے کو برا جانتا ہوں۔ (مولف) (بخاری دوم، ص ۹۶۳، باب التواضع)

۱۵۷۔ حدیث مشہور۔ قم الی امش الیک و امش الی اہرول الیک۔ اخرجہ احمد

عن رجل من الصحابة و البخاری بمعناہ عن انس و عن ابی ہریرۃ و الطبرانی فی  
الکبیر عن سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

تو میری جانب کھڑا ہو میں تیری طرف چلوں گا اور تو میری طرف چل کر آئیں تیری  
طرف لپک کر آؤں گا۔ (مولف) (مسند احمد، ص ۵۲۶، ج ۴)

۱۵۸۔ حدیث۔ و اذا احب اللہ عبدا لم یضربہ ذنب۔ اخرجہ الدہلمی و الامام

الاجل القشیری و ابن النجار فی تاریخ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔  
جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب رکھتا ہے تو کوئی گناہ اس کو ضرر نہیں دیتا ہے۔  
(مولف) (گناہ ضرر نہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ بندہ جب خدا کا محبوب ہو جاتا ہے تو اس سے گناہ  
سرزد ہی نہیں ہوتا۔ (الرسالة القشيرية باب العوبة البانی. مصر، ص ۴۵)

۱۵۹۔ حدیث۔ الدنيا والاخرة حرام علی اهل اللہ۔ اخرجہ فی مسند الفردوس



عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اللہ والے پر دنیا و آخرت حرام ہے۔ یعنی وہ دنیا و آخرت سے بے خبر ہو کر خدا کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ اور اس کا دھیان و وجود باری کے علاوہ کسی دوسری طرف نہیں رہتا۔ (مولف) (مسند الفردوس بما ثور الخطاب۔ حدیث۔ ۳۱۱۔ بیروت ۲/۲۳۰)

قرآن سات قرأت پر نازل ہوا۔

۱۶۰۔ حدیث میں ہے۔ انزل القرآن علی سبعة احرف لكل حرف منها ظہر و بطن و لكل حرف حد و لكل حد مطلع. اخرجہ الطبرانی فی اکبر معاجیمہ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہر حرف کا ظاہر و باطن ہے اور ہر حرف کے لئے حد ہے اور ہر حد کے لئے مطلع۔ (مولف) (مکتوٰۃ بول، ص ۳۵، کتاب العلم الفصل الثانی) عقلمت اولیاء پر دو حد ہیں۔

۱۶۱۔ حدیث۔ قوله عزوجل اعطیہم من حلمی و عنمی. اخرجہ احمد و الطبرانی فی الکبیر و الحاکم فی المستدرک و البیہقی فی شعب باسناد صحیح عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں اولیاء کو اپنے حلم اور علم میں سے عطا فرماؤں گا۔ یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ میں تمہارے بعد ایک ایسی امت کو پیدا کروں گا جب اسے بھلائی پہنچے گی تو اللہ کا شکر کرے گی اور اگر برائی پہنچے تو صبر کرے گی لیکن ان کے اندر نہ بردہاری ہوگی نہ عقل تو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا اے رب میرے جب اس کو بردہاری اور عقل نہیں ہوگی تو ایسا کس طرح ہوگا یعنی وہ صبر اور شکر کس طرح کرے گی تو رب عزوجل نے فرمایا کہ میں انہیں اپنا حلم اور علم فرماؤں گا۔ (مولف) (مکتوٰۃ بول، ص ۱۵۳۔ باب البکاء علی المیت الفصل الثالث)

۱۶۲۔ حدیث۔ من زهد فی الدنیا علمہ اللہ بلا تعلم و ہدایہ بلا ہدایۃ و جملة بصیرا و کشف عنہ العمی. اخرجہ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء عن سید الاولیاء امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔

جو دنیا سے بے رغبت ہو اللہ تعالیٰ اس کو بغیر سکیمے علم دیتا ہے اور بغیر ظاہری ہدایت کے

ہدایت دیتا ہے اور اس کو بصیر بنا دیتا ہے اور اس سے حجاب ہٹا دیتا ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۳۔ النہی الاکید“۔ (کنز العمال، ص ۱۱۳، ج ۳)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ایک حدیث :

۱۴۱۳۔ حدیث۔ دع عنك معاذ فان الله يباهي به الملكة قاله لرجل قال له معاذ بن جبل رضي الله تعالى عنه تعال حتى تؤمن ساعة فشكاه الرجل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم و قال او ما نحن بمؤمنين فقال له رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ذلك. اخرجه سیدی محمد بن علی الترمذی عن معاذ رضي الله تعالى عنه۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا کہ معاذ کو چھوڑو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے فرشتوں میں مباہات فرماتا ہے جب کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی سے کہا کہ آؤ تاکہ تھوڑی دیر ایمان کی بات کریں تو اس آدمی نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی اور عرض کی کیا ہم مومن نہیں ہیں؟ تب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آدمی سے یہ فرمایا، کہ معاذ کو چھوڑو کہ اللہ تعالیٰ ان سے فرشتوں میں مباہات فرماتا ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۳ النہی الاکید“۔ (نوادر الاصول الاصل الثانی و السبعون بیروت، ص ۱۱۰)

حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ایک حدیث :

۱۶۳۔ حدیث۔ کان عبد الله بن رواحة رضي الله تعالى عنه اذا لقي الرجل من اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال تعال تؤمن برنا ساعة فقال ذات يوم لرجل فغضب الرجل فجاء الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال يا رسول الله الاترى الى ابن رواحة يرغب عن ايمانك الى ايمان ساعة فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يرحم الله ابن رواحة انه يحب المجالس التي يباهي به الملكة. رواه احمد بسند حسن عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه۔

عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی صحابی رسول سے ملتے تو کہتے آؤ تاکہ تھوڑی دیر ایمان باللہ کی بات کریں لہذا عبد اللہ بن رواحہ نے یہی بات ایک دن ایک صاحب سے کہی تو انہوں نے غصہ کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آکر عرض کی یا رسول اللہ آپ ابن رواحہ کو ملاحظہ فرما رہے ہیں؟ کہ وہ تو آپ کے ایمان سے ایمان ساعت کی طرف

روگردانی کر رہے ہیں تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم فرمائے وہ تو ایسی مجلسوں کو محبوب رکھتا ہے جن پر فرشتے فخر و مباہات کرتے ہیں۔ (مولف) (مسند احمد، ص ۱۶۶، ج ۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو طرح کے علوم و معارف حاصل کئے یعنی ظاہری و باطنی :

۱۶۵۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حفظت عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعائین فاما احدهما فبثته و اما الاخری فلو بثته قطع هذا البلعوم۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو برتن محفوظ کئے یعنی علم اور ان میں سے ایک کو تو پھیلا یا لیکن اگر دوسرا پھیلا دوں تو میرا حلق کاٹ دیا جائے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۲“۔ النہی الاکید۔ (بخاری اول، ص ۲۳، باب حفظ العلم)

خيار جماعت کو امام بنایا جائے اس پر ایک حدیث :

۱۶۶۔ حاکم مستدرک اور طبرانی معجم میں مریم بن ابی مریم غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان سرکم ان تقبل صلاتکم فلیؤمکم خيار کم فانہم وفدکم فیما بینکم و بین ربکم۔

اگر تمہیں اپنی نماز کا قبول ہونا خوش آتا ہو تو چاہئے جو تم میں اچھے ہوں، تمہارے امام ہوں کہ وہ تمہارے سفیر ہیں۔ تمہارے اور رب کے مابین۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۱۲۔ النہی الاکید“۔ (کنز العمال، ۷/۳۸۳)

گروہ وہابیہ نجد سے نکلا ہے اس لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کے لئے دعا نہیں فرمائی بلکہ صرف شام و یمن کے لئے دعا فرمائی۔

۱۶۷۔ صحیح بخاری شریف میں ہے عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال ذکر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال اللهم بارک لنا فی شامنا اللهم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ و فی نجدنا فاضنه قال فی الثالثة هناك الزلازل و الفتن و بها یطلع قرن الشیطان۔

یعنی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی الہی ہمارے لئے برکت دے

ہمارے شام میں الٹی ہمارے لئے برکت دے ہمارے یمن میں صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ اور ہمارے نجد میں، حضور نے دوبارہ وہی دعا کی الٹی ہمارے لئے برکت کر ہمارے شام میں الٹی ہمارے لئے برکت بخش ہمارے یمن میں، صحابہ نے پھر عرض کی یا رسول اللہ اور ہمارے نجد میں، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میرے گمان میں تیسری دفعہ پر حضور نے نجد کی نسبت فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہیں سے نکلے گی سنگت شیطان کی۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۵ النہی الاکید۔“ (بخاری اول، ص ۱۲۱۔ باب ما قبل فی الزلازل و الایات)

ایمان والوں کی موجودگی میں قیامت نہیں آئے گی بلکہ نرے کافروں پر قیامت آئے گی :

۱۶۸۔ حدیث صحیح مسلم۔ لا یذهب اللیل و النهار حتی یعبد اللات و العزیٰ (الی

قولہ) یبعث اللہ ریحاً طیبة فتوفی کل من کان فی قلبہ مثقال حبة من خردل من ایمان فیبقی من لا خیر فیہ فیرجعون الی دین آبائہم۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زمانہ فنا نہ ہو گا جب تک لات و عزیٰ کی پرستش نہ ہو اور وہ یوں ہو گی کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھا لے گی جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو گا انتقال کرے گا جب زمین میں نرے کافر رہ جائیں گے پھر بتوں کی پوجا بدستور جاری ہو جائے گی۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۶ النہی الاکید۔“ (مسلم دوم، ص ۳۹۳ کتاب الفتن و اشراط الساعة)

قرب قیامت کے کچھ بے ایمان لوگوں کی نشانیاں :

۱۶۹۔ خیر البریہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یاتی فی آخر الزمان قوم حدثاً

الاسنان سفہاً الاحلام یقولون من قول خیر البریة یمرقون من الاسلام کما یمرق السهم من الرمیة لایجاوز ایمانہم حناجرہم۔

آخر زمانہ میں کچھ لوگ حدیث السن سفیہ العقل آئیں گے کہ اپنے زعم میں قرآن یا حدیث سے سند پکڑیں گے اسلام سے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے ایمان ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا۔ اخرجہ البخاری و مسلم و غیرہما عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ و اللفظ للبخاری فی فضائل القرآن من الجامع الصحیح۔ (بخاری دوم، ص

۷۵۶۔ باب من رای بقراءة القرآن الخ)

کسی مومن و مسلم کی موجودگی میں قیامت نہیں آئے گی :

۱۷۰۔ احمد و مسلم و ترمذی کی حدیث میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیا سید عالم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لا تقوم الساعة حتى لا يقال في الارض الله الله۔

قیامت نہ آئے گی جب تک کہ زمین میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے۔ (ترمذی دوم، ص

۳۳، باب ماجاء فی اشراط الساعة)

حدیثیں گڑھنے والا جہنم میں جائے گا:

۱۷۱۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متواتر حدیث میں ارشاد فرمایا من کذب

علی متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار۔

جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص

۲۸۷ النہی الاکبہ"۔ (بخاری اول، ص ۲۱، باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(مسلم اول، ص ۷، باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

و جال کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہلاک کریں گے پھر امن و امان ہوگا اس کے بعد کافرو

بدکار پر نفع صور ہو کر قیامت آئے گی:

۱۷۲۔ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینخرج الدجال فیمکث اربعین فبعث اللہ عیسیٰ بن مریم

فیہلکہ ثم یمکث فی الناس سبع سنین لیس بین اثین عداوة ثم یرسل اللہ ریحاً باردة

من قبل الشام فلا یبقی علی وجه الارض احد من فی قلبه مثقال ذرة من خیر او ایمان

الاقبضته حتی لو ان واحدکم دخل فی کبد جبل لدخلته حتی تقبضه قال فبقی شرار

الناس فی حفة الطیر و احلام السباع لایعرفون معروفاً و لاینکرون منکراً فیتمثل لهم

الشیطن فیقول لاتستحیون فیقولون ماتأمرنا فیامرهم بعبادة الاوثان ثم ینفخ الصور۔

(رواہ مسلم)

یعنی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں دجال نکل کر چالیس (راوی

نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ چالیس دن فرمایا مہینے یا برس اور دوسری حدیث میں چالیس دن کی

تصریح ہے پہلا دن سال بھر کا دوسرا ایک مہینہ کا تیسرا ایک ہفتہ کا باقی دن عام دنوں کی طرح۔ رواہ

مسلم عن النواس بن سمرعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حدیث طویل۔ منہ) تک ٹھہرے گا پھر اللہ تعالیٰ

عیسیٰ بن مریم علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھیجے گا وہ اسے ہلاک کریں گے پھر سات برس تک لوگوں میں

اس طرح تشریف رکھیں گے کہ کوئی دو دل آپس میں عدوت نہ رکھتے ہوں گے اس کے بعد اللہ

تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا کہ روئے زمین پر جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اس کی روح قبض کر لے گی یہاں تک کہ اگر تم میں کوئی پہاڑ کے جگر میں چلا جائے گا تو وہ ہو اوہاں جا کر بھی اس کی جان نکال لے گی اب بدترین خلق باقی رہ جائیں گے۔ فسق و شہوت میں پرندوں کی طرح ہلکے سبک اور ظلم و شدت میں درندوں کی طرح گراں و سخت جو اصلانہ کبھی بھلائی سے آگاہ ہوں گے نہ کسی بدی پر انکار کریں گے۔ شیطان ان کے پاس آدمی کی شکل بن کر آئے گا اور کہے گا تمہیں شرم نہیں آئی یہ کہیں گے پھر تو ہمیں کیا حکم کرتا ہے وہ انہیں بت پرستی کا حکم دے گا اس کے بعد لفظ صور ہوگا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۶۔ النہی الاکید“۔ (مسلم دوم، ص ۴۰۳۔ باب ذکر الدجال)

امت مرحومہ ہر گز شرک اور غیر خدا کی پرستش نہ کرے گی :

۱۷۳۔ امام احمد مستد اور ابن ماجہ سنن اور حاکم مستدرک اور بیہقی شعب الایمان میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی امت کی نسبت فرماتے ہیں اما انہم لا یعبدون شمساً ولا قمرًا ولا حجراً ولا وثناً ولكن یراؤن اعمالہم

خبردار ہو بے شک وہ نہ سورج کو پوجیں گے نہ چاند کو نہ پتھر کو نہ بت کو ہاں یہ ہوگا کہ دکھاوے کے لئے اعمال کریں گے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۸۸، النہی الاکید“ (ابن ماجہ اول ص ۳۲۰، باب الریاء والسمعة)

مومنین اہل عرب کے لئے خاص مردہ ارشاد ہوا ہے کہ وہ ہر گز شیطانی پرستش میں مبتلا نہ ہوں گے اس مضمون پر چار احادیث طیبہ :

۱۷۴۔ امام احمد و مسلم و ترمذی حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الشیطان قد ینس (ایس) ان یعبده المصلون فی جزیرۃ العرب ولكن فی التحریش بینہم

بیشک شیطان اس سے ناامید ہو گیا ہے کہ جزیرہ عرب کے نمازی اسے پوجیں ہاں ان میں جھگڑے اٹھانے کی طمع رکھتا ہے۔ (مسلم دوم ص ۳۷۶، باب تحریش الشیطان وبعث الخ)

۱۷۵۔ ابو یعلیٰ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الشیطان قد ینس ان تعبد الاصلنام فی ارض العرب

ولكنه سيرضى منكم بدون ذلك بالمحقرات. الحديث

یعنی شیطان یہ امید نہیں رکھتا کہ اب زمین عرب میں بت پوجے جائیں مگر وہ اس سے کم درجہ گناہ تم سے کراوینے کو غنیمت جانے گا جو حقیر و آسان سمجھے جاتے ہیں۔ واصله عند احمد والطبرانی بسند حسن (کنز العمال ص ۲۶۲ ج ۱۳)

۱۷۶۔ بیہقی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تذکیر اور حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تقریر ارأوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وداع کرتے وقت ارشاد فرمایا ان الشيطان قد ينس ان يعبد في جزيرتكم هذه ولكن يطاع فيما تحتقرون من اعمالكم فقد رضى بذلك

یعنی شیطان کو یہ امید نہیں کہ اب تمہارے جزیرے میں اس کی عبادت ہوگی ہاں ان اعمال میں اس کی اطاعت کرو گے جنہیں تم حقیر جانو گے وہ اسی قدر کو غنیمت سمجھتا ہے۔ (کنز العمال ص ۲۶۲ ج ۱۳)

۱۷۷۔ امام احمد حضرت عبادہ بن صامت و ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے معاروی حضور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان الشيطان قد ينس ان يعبد في جزيرة العرب.

بیشک شیطان اس سے مایوس ہے کہ جزیرہ عرب میں اس کی پرستش ہو۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۸۹ نہی الاکید“ (مسلم دوم ص ۳۷۶، باب تحریش الشيطان وبعثه الخ) (کنز العمال ص ۲۶۲ ج ۱۳)

حجاز یعنی حرمین طیبین اور ان کے مضافات کی عظمت و برکت پر ایک حدیث :

۱۷۸۔ جامع ترمذی میں عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور پر نور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الدین ليارز الى الحجاز كما تارز الحية الى جحرها وليعقلن الدين من (في) الحجاز معقل الاروية (الاروية) من (راس) الجبل.

بیشک دین حجاز کی طرف ایسا سٹے گا جیسے سانپ اپنی بانہی کی طرف اور بیشک دین حرمین طیبین کو ایسا مسکن و مامن بنائے گا جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی کو (ترمذی دوم ص ۹۱، باب ماجاء ان الاسلام بدء غريبا الخ)

مدینہ امینہ دین متین کا اول و آخر ملوی و بلج ہے

۱۷۹۔ حدیث میں ہے ان الايمان ليارز الى المدينة كما تارز الحية الى جحرها

یشک ایمان مدینے کی طرف یوں سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانہی کی طرف۔ رواہ الائمة

احمد والبخاری ومسلم وابن ماجه عن ابى هريرة وفى الباب عن سعد بن ابى وقاص وغيره رضى الله تعالى عنهم "فتاوى رضويه ج ۳ ص ۲۸۹ النهى الاكيد" (بخارى اول ص ۲۵۲، باب الايمان أرزالی المدينة)

منافق وفاق کو سردار وغیرہ کلمات تعظیم سے یاد کرنا منع ہے :

۱۸۰۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تقولوا للمنافق یا سید فانه

ان یکن سیداً فقد اسخطتم ربکم عزوجل

منافق کو اے سردار کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمہارا سردار ہوا تو بیشک تم نے اپنے رب

عزوجل کو ناراض کیا۔ رواہ ابو داؤد والنسائی بسند صحیح۔ (ابوداؤد دوم ص ۶۸۰، باب لا یقول

المملوک ربی ورتبی)

۱۸۱۔ حاکم کے لفظ یہ ہیں اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربہ عزوجل

جب کوئی شخص منافق کو اے سردار کہہ کر پکارے تو وہ بیشک اپنے رب عزوجل کو غضب

میں لایا۔ قلت وھکذا اخرجہ البیہقی فی شعب الايمان۔ (کنز العمال ص ۳۲۶ ج ۳)

بدعتی کی کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی کہ وہ اسلام سے خارج ہے :

۱۸۲۔ بیہقی کی حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یقبل

الله لصاحب بدعة صلاة ولا صوما ولا صدقة ولا حجا ولا عمرة ولا جهادا ولا صرفا ولا عدلا ینخرج من الاسلام کما تخرج الشعرة من العجین۔

اللہ تعالیٰ کسی بد مذہب کی نماز قبول کرے نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ فرض نہ نفل

بد مذہب اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال (کنز العمال ص ۱۹۷ ج ۱)

۱۸۳۔ امام دارقطنی و ابو حاتم محمد بن عبد الواحد اپنے جزو حدیثی میں ابو امامہ باہلی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اصحاب البدع

کلاب اهل النار

اہل بدعت دوزخیوں کے کتے ہیں (کنز العمال ص ۱۹۵، ج ۱)

قدریہ کے ساتھ مجالست اور ابتدا بالسلام جائز نہیں :

۱۸۴۔ احمد و ابو داؤد و حاکم حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے



راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تجالسوا اهل القدر ولا تفتاحوہم  
قدریوں کے پاس نہ بیٹھو نہ ان سے سلام کلام کی ابتداء کرو۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۹۳  
النہی الاکید“ (ابوداؤد دوم ص ۶۳۹، باب فی ذراری المشرکین)

امام سر دار ہوتا ہے اور مقتدی اس کے پیرو:

۱۸۵۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما جعل الامام لیؤتم بہ  
امام تو اسی لئے مقرر ہوا کہ اس کی پیروی کی جائے۔ رواہ الائمة احمد والبخاری  
ومسلم وغيرہم عن ام المومنین الصدیقة وعن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔  
”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۹۲ النہی الاکید“ (بخاری ۱/ ۹۵-۹۶، باب انما جعل الامام الخ)

آخری زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو اہلیت کو برا کہیں گے:

۱۸۶۔ عقیلی وابن حبان انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابا واصهارا وسیاتی قوم یسبونہم  
وینقصونہم فلا تجالسوہم ولا تشاربوہم ولا توادوہم ولا تناکحوہم۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے اصحاب و اصہار جن لئے اور قریب ایک  
قوم آئے گی کہ انہیں برا کہے گی اور ان کی شان گھٹائے گی تم ان کے پاس نہ بیٹھنا نہ ان کے ساتھ پانی  
پینا نہ کھانا کھانا نہ شادی بیاہت کرنا۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۹۳ النہی الاکید“ (کتاب الضعفاء الکبیر  
۱۵۳) احمد بن عمران الاخنسی بیروت ۱/ ۱۲۶)

خارجیوں نے کفار کے بارے میں اتری ہوئی آیتوں کو مومنین پر چسپاں کر دیں  
۱۸۷۔ صحیح بخاری شریف میں تعلیقا اور شرح السنۃ امام بغوی و تہذیب الاثار امام طبری میں  
موصولاً وارد کان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یری الخوارج شرار خلق اللہ وقال  
انہم انطلقوا الی آیات نزلت فی الکفار فجعلوها علی المومنین

یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خوارج کو بدترین خلق اللہ جانتے کہ انہوں نے وہ  
آیتیں جو کافروں کے حق میں اتریں اٹھا کر مسلمانوں پر رکھ دیں۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۸۵  
النہی الاکید“ (بخاری دوم ص ۱۰۲۳، باب قتال الخوارج والملحدین الخ)

فاسقوں کی دوری سے اللہ تعالیٰ کی قربت نصیب ہوتی ہے

۱۸۸۔ ابن شاہین نے کتاب الافراد میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تقربوا الی اللہ بغض اہل المعاصی والقوہم بوجوہ مکفرة والتمسوا رضا اللہ بسخطہم وتقربوا الی بالتباعد عنہم۔

اللہ کی طرف تقرب کرو فاسق کے بغض سے اور ان سے ترش رو ہو کر ملو اور اللہ کی رضامندی انکی خفگی میں ڈھونڈو اور اللہ کی نزدیکی ان کی دوری سے چاہو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۹۴ النہی الاکید" (کنز العمال ص ۳۹ ج ۳)

اہل اسلام کو گالی دینا فسق ہے :

۱۸۹۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث مشہور میں فرماتے ہیں سباب المسلم فسوق۔

مسلمان کو سب و شتم کرنا فسق ہے۔ اخرجہ احمد والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ والحاکم عن ابن مسعود والطبرانی فی الکبیر عنہ وعن عبداللہ بن مغفل وعن عمرو بن النعمان بن مقرون وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ وعن سعد بن ابی وقاص والدارقطنی فی الافراد عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین (بخاری دوم ص ۸۹۳، باب ما ینہی عن السباب واللعن)

تین شخصوں کی تعظیم و توقیر کے بارے میں ایک حدیث

۱۹۰۔ طبرانی کبیر میں ہمسد حسن ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لا یتخف بہم الا منافق ذو الشیبة فی الاسلام وذو العلم وامام مقسط۔

تین شخص ہیں جن کی تحقیر نہ کرے گا مگر منافق ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا، دوسرا ذی علم، تیسرا امام عادل (کنز العمال ص ۲۰ ج ۲۱)

بڑے چھوٹے اور عالم کے حق کے بارے میں ایک حدیث :

۱۹۱۔ احمد ہمسد حسن واللفظ لہ اور طبرانی وحاکم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس من امتی من لم یبجل کیرنا ویرحم صغیرنا ویعرف لعالمنا حقہ

میری امت سے نہیں جو مسلمانوں کے بڑے کی تعظیم اور ان کے چھوٹوں پر رحم نہ کرے

اور عالم کا حق نہ پہچانے (مسند احمد ص ۲۴۱ ج ۶)

عالم دین کی شان میں گستاخی کرنا سبب ہلاکت ہے :

۱۹۲۔ مسند الفردوس میں حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور پر نور سید عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں العالم سلطان اللہ فی الارض فمن وقع فیہ فقد هلك  
عالم اللہ کی سلطنت ہے اس کی زمین میں تو جو ان کی شان میں گستاخی کرے ہلاک ہو جائے۔

”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۹۶، النہی الاکید“ (کنز العمال ۱۰/۷۷)

اہل عرب کو سب و شتم کرنا باعث نفاق ہے

۱۹۳۔ طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن صحیح حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بغض العرب نفاق

جو اہل عرب سے عداوت رکھے منافق ہے (المعجم الکبیر حدیث ۱۱۳۱۲ بیروت ۱۱/۱۳۶)

۱۹۴۔ بیہقی شعب الایمان میں حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سب العرب فاولئك هم

المشركون

جو اہل عرب کو سب و شتم کریں وہ خاص مشرک ہیں۔ (کنز العمال ص ۳۶ ج ۱۳)

اہل مدینہ کی فضیلت پر چند احادیث کریمہ :

۱۹۵۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایکید اهل المدينة احد الا

انما عکما ینما ع الملح فی الماء.

کوئی شخص اہل مدینہ کے ساتھ بد اندیشہ نہ کرے گا مگر یہ کہ ایسا گل جائے گا جیسے نمک پانی

میں اخرجہ الشیخان عن سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بخاری اول ص ۲۵۲، باب اتم من

کاد اهل المدينة)

۱۹۶۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اراد اهل المدينة بسوء اذا به الله

کما یندوب الملح فی الماء

جو اہل مدینہ کے ساتھ کسی طرح کا برا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ اسے ایسا گلاوے جیسے نمک پانی

میں گل جاتا ہے۔ اخرجہ احمد و مسلم و ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۹۷، النہی الاکید“ (ابن ماجہ دوم ص ۲۳۲، باب فضل المدينة)

۱۹۷۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اذی اهل المدينة اذاہ

اللہ وعلیہ لعنة اللہ والملئكة والناس اجمعین لا یقبل منه صرف ولا عدل

جو مدینہ والوں کو ایذا دے اللہ اسے مصیبت میں ڈالے اور اس پر خدا اور فرشتوں اور آدمیوں

سب کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ نہ اس کا نفل قبول کرے نہ فرض۔ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر عن

عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۹۷ النہی الاکید

“ (کنز العمال ص ۲۰۶ ج ۱۳)

حیات انبیاء علیہم السلام پر دو جلیل حدیثیں :

۱۹۸۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ان اللہ حرم علی

الارض ان تاكل اجساد الانبياء

پیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر پیغمبروں کا جسم کھانا حرام کیا ہے۔ اخرجہ احمد و ابوداؤد

والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم و ابونعیم کلہم عن اوس بن اوس الثقفی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ (ابوداؤد اول ص ۲۱۳، باب فی الاستغفار، نسائی اول ص ۲۰۳، باب اکتار الصلاة علی النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم الجمعة)

۱۹۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کلمہ روح القدس لم یؤذن للارض ان

تاکل من لحمہ

جس سے جبریل نے کلام کیا زمین کو اجازت نہیں کہ اس کے گوشت میں کچھ تصرف

کرے۔ اخرجہ الزبیر بن بکار فی اخبار المدینة وابن زبالة عن الحسن مرسلا

امام ابوالعالیہ تابعی نے کہا ان لحوم الانبياء لا تبليها الارض ولا تاكلها السباع۔

انبیاء کا گوشت زمین نہیں گلانی نہ درندے گستاخی کر سکیں۔ اخرجہ الزبیر والبیہقی۔

”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۹۸، النہی الاکید“ (الدر المنثور زیر آیت وایدناہ بروح القدس تم ایران ۱/ ۸۷)

اولیاء سے عداوت و دشمنی اللہ تعالیٰ سے جنگ کے مماثل ہے :

۲۰۰۔ (حدیث قدسی) حضرت حق عز جلالہ فرماتا ہے من عادى لى وليا فقد

اذنته بالحرب

جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے میں نے اعلان دیدیا اس سے لڑائی کا۔ اخرجہ

البخاری عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن ربه عزوجل (بخاری دوم

ص ۹۶۳ باب التواضع)

۲۰۱۔ حضور پر نور سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من عادى اولياء الله

(لله وليا) فقد بارز الله بالمحاربة

جس نے لوایاء اللہ سے عداوت کی وہ سر میدان خدا کے ساتھ لڑائی کو نکل آیا۔ اخرجہ ابن

ماجة والحاكم والبيهقي فى الزهد عن معاذ بن جبل رضى الله تعالى عنه (ابن ماجه دوم

ص ۲۹۶، باب من ترجى له السلامة من الفتن)

لوگوں کی خبر ہلاکت مشہور کرنے والے کے بارے میں ایک حدیث :

۲۰۲۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا سمعت الرجل يقول

هلك الناس فهو اهلكهم.

جب تو کسی کو یوں کہتے سنے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ ان سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا

ہے۔ اخرجہ احمد والبخارى فى الادب المفرد و مسلم و ابوداؤد و عن ابى هريرة رضى

الله تعالى عنه۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۹۹ النہی الاکید" (مسند احمد ص ۲۲۹ ج ۳، مشکوٰۃ دوم ص ۳۱۱،

باب حفظ اللسان والغیبة والشم الفصل الاول)

جسے کافر کہا گیا اگر وہ حقیقتاً کافر نہیں ہے تو قائل کافر ہو جائے گا :

۲۰۳۔ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا قال الرجل لاخيه يا كافر فقد باء بها احداها

جب کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کو لو کافر کہے تو ان دونوں میں ایک کی رجوع اس طرف

پیشک ہو۔ (کنز العمال ص ۳۶۲ ج ۳)

۲۰۴۔ امام احمد و بخاری و مسلم حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس من دعا رجلا بالكفر او قال عدو الله وليس

كذلك الا حار عليه ولا يرمى رجل رجلا بالفسق ولا يرميه بالكفر الا ارتدت عليه ان

لم يكن صاحبه كذلك

جو شخص کسی کو کافر یا دشمن خدا کے لئے لور وہ ایسا نہ ہو یہ کہتا اسی پر پلٹ آئے لور کوئی شخص کسی کو

فسق یا کفر کا طعن نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ اسی پر الٹا پھرے گا اگر جس پر طعن کیا تھا ایسا نہ ہو۔ "فتاویٰ رضویہ

ج ۳ ص ۳۰۸ النہی الاکید" (مسلم لول ص ۷۵، باب بیان حال ایمان من قال الخ، مسند احمد ص ۲۰۹ ج ۶)

ثبوت کفر قطعی کے بغیر اہل قبلہ کی تکفیر حرام ہے :

۲۰۵۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کفوا عن اهل لا اله الا الله

لا تکفروہم بذنب فمن اکفر اهل لا اله الا الله فهو الى الکفر اقرب

یعنی لا اله الا اللہ کہنے والوں کو کسی گناہ پر کافر نہ کہو جو لا اله الا اللہ کہنے والے کو کافر کہے وہ خود

کفر سے نزدیک تر ہے۔ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہما "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۱۰ النہی الاکید" (کنز العمال ص ۳۶۱ ج ۳)

کلمہ گو کی تکفیر حرام ہے اور کوئی مسلمان گناہ کبیرہ کے سبب کافر نہیں ہوتا :

۲۰۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلث من اصل الايمان الکف عمن قال

لا اله الا الله ولا یکفر بذنب لا یخرجه من الاسلام بعمل، الحدیث

یعنی اصل ایمان سے ہے یہ بات کہ لا اله الا اللہ کہنے والے سے زبان روکی جائے اسے کسی

گناہ کے سبب کافر نہ کہیں اور کسی عمل پر دائرہ اسلام سے خارج نہ بنائیں۔ اخرجہ ابو داؤد عن

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۱۰ النہی الاکید" (کنز العمال ص ۲۶۹ ج ۲۰)

اسلام ہمیشہ غالب رہے گا :

۱۸۰۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الاسلام یعلو ولا یعلی

اسلام غالب ہے مغلوب نہیں اخرجہ الدار قطنی والبیہقی والضیاء عن عائذ بن

عمر المدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۱۰، النہی الاکید" (سنن الدار قطنی

باب المہر، ملکان ۳/۲۵۲) (بخاری ۱/۱۸۰ باب اذا اسلم الصبی الخ)

اہل قبلہ کی تکفیر ممنوع ہے :

۲۰۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تکفروا احدا من اهل القبلة

اہل قبلہ سے کسی کو کافر نہ کہو۔ اخرجہ العقیلبی عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

"فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۱۱ النہی الاکید" (کنز العمال ص ۱۹۳ ج ۱)

اہل بدعت و فساق کی صحبت و مخالفت کی ممانعت پر دو حدیشیں :

۱۸۰۹۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما مثل الجلیس الصالح

وجلّیس السوء کحامل المسک و نافع الکیر اما ان تتباع منه و اما ان تجد منه

یبعث طیبة و نافع الکیر اما ان یحرق ثیابک و اما ان تجد منه ریحا خبیثة

نیک ہم نشین اور بد جلیس کی مثال یوں ہے جیسے ایک کے پاس مشک ہے اور وہ دوسرا دھونکنی دھونکتا ہے مشک والا با تو تجھے مشک بہہ کرے گایا تو اس سے خریدے گا اور کچھ نہ ہو تو خوشبو تو آئے گی اور وہ دوسرا یا تیرے کپڑے جلانے گایا تو اس سے بد بو پائے گا۔ رواہ الشیخان عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۱۱ النہی الاکید" (مسلم دوم ص ۲۳۰، باب لا عدوی ولا طیرة)

۲۱۰۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مثل جلیس السؤ کمثل صاحب الکیر ان لم یصیبک من سوادہ اصابک من دخانہ

یعنی بد کی صحبت ایسی ہے جیسے لوہار کی بھٹی کہ کپڑے کالے نہ ہوئے تو دھواں جب بھی پیچھے لگا۔ رواہ عنہ ابو داؤد والنسائی (ابوداؤد دوم ص ۶۶۳ باب من یؤمر ان یجالس) انقلاب قلب کے بارے میں ایک حدیث :

۲۱۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما سمی القلب من قلبہ انما مثل القلب مثل ریشة الفلاة تعلقت فی اصل شجرة قلبها الریح ظهر البطن دل کو قلب اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ انقلاب کرتا ہے دل کی کہاوت ایسی ہے جیسے جنگل میں کسی پیڑ کی جڑ سے ایک پر لپٹا ہے کہ ہوائیں پلٹا دے رہی ہیں کبھی سیدھا کبھی الٹا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولفظہ عند ابن ماجہ مثل القلب مثل الریشة قلبها الریح بفلاة اسنادہ جید۔ (کنز العمال ص ۲۱۵ ج ۱) (ابن ماجہ ص ۱۰، باب فی القدر)

زمین کی معرفت اس کے نام سے اور دوست کی معرفت اس کے ہم نشین سے ہوتی ہے ۲۱۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتبروا الارض باسمائها واعتبروا الصاحب بالصاحب

زمین کو اس کے ناموں پر قیاس کر اور آدمی کو اس کے ہم نشین پر۔ اخرجہ ابن عدی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ والبیہقی عنہ فی الشعب موقوفاً۔ (کنز العمال ص ۸۵ ج ۱۱) صحبت اثر کر جاتی اس پر ایک حدیث :

۲۱۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایاک وقرین السوء فانک بہ تعرف۔

بڑے مصاحب سے بچ کہ تو اسی سے پہچانا جائے گا۔ رواہ ابن عساکر عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کنز العمال ص ۲۳ ج ۹)

اپنے سے افضل کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی فضیلت پر دو حدیثیں

۲۱۳۔ امام بخاری تاریخ میں اور ابن عساکر ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان سر کم ان تقبل صلاحکم فلیؤمکم خیار کم اگر تمہیں پسند آتا ہو کہ تمہاری نماز قبول ہو تو چاہئے کہ تمہارے نیک تمہاری امامت

کریں۔ (کنز العمال ۷ / ۳۸۳)

۲۱۵۔ وار قطنی و بیہقی اپنی سنن میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید

عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اجعلوا ائمتکم خیار کم فانہم وفدکم فیما بینکم و بین ربکم۔

اپنے نیکوں کو اپنا امام کرو کہ وہ تمہارے وسائط ہیں درمیان تمہارے اور تمہارے رب

عزوجل کے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۱۲ النہی الاکید" (کنز العمال ۷ / ۳۸۳)



# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد سوم

نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے ورنہ نماز مکمل نہ ہوگی جب کہ مصلی مقتدی نہ ہو :  
۲۱۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من صلی صلاة لم یقرأ فیہا بفاتحة  
الکتاب فہی خداج۔

یعنی جو نماز بے سورہ فاتحہ کے ہو وہ ناقص ہے۔ رواہ احمد و مسلم و ابوداؤد و  
الترمذی و النسائی عن ابی ہریرہ و احمد و ابن ماجہ عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا۔ (مسلم اول، ص ۷۰۔ باب وجوب قراءة الفاتحة الخ)

۲۱۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
امرہ ان ینخرج فینادی لا صلاة الا بقراءة فاتحة الكتاب فما زاد۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ باہر جا کر مناوی کر دیں کہ سورہ  
فاتحہ پورے کچھ زائد قرأت کی نماز ناقص ہے۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۱۸۔ باب من ترک القراءة فی صلاتہ)

۲۱۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تجزئ صلاة الا بفاتحة الكتاب و  
معها غیرہا۔

نماز کام نہیں دیتی بے فاتحہ اور اس کے ساتھ اور قرأت کرے۔ رواہ الامام الاعظم  
ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن سیدنا ابی سعید الخدری رضوان اللہ تعالیٰ علیہ و معناه  
نحوہ عند الترمذی و ابن ماجہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۱“ (مسند امام اعظم مترجم، ص ۹۶۔  
کتاب الاثار، ص ۷ باب الوضوء)

صغیر سیدھی اور خوب مل کر کھڑا ہونے اور فرجات بند کرنے کے بارے میں نو  
احادیث جلیلہ۔

۲۱۹۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکمیل صف کا نہایت اہتمام فرماتے اور اس میں  
کسی جگہ فرجہ چھوڑنے کو سخت ناپسند فرماتے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو ارشاد ہوتا

اقیموا صفوفکم و تراصوا فانی ارثکم من وراء ظہری۔

اپنی صفیں سیدھی کرو اور ایک دوسرے سے خوب مل کر کھڑے ہو کہ بیشک میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ (بخاری اول، ص ۱۰۰، باب اقبال الامام علی الناس عند تسوية الصفوف) عنہ۔

۲۲۰۔ و مسلم بلفظ اتموا الصفوف فانی ارثکم خلف ظہری۔

صفوں کو پوری کرو کہ میں پشت کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ (مسلم اول، ص ۱۸۲۔ باب

تسوية الصفوف الخ)

۲۲۱۔ دوسری حدیث میں ہے۔ سلوا الخلل فان الشيطان يدخل فيما بينكم

بمنزلة الخذف۔

یعنی صفیں چھدری نہ رکھو کہ شیطان بھیڑ کے بچے کی وضع پر اس چھوٹی ہوئی جگہ میں

داخل ہوتا ہے۔ رواہ الامام احمد عن ابی امامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد،

۲۶۲/۵۔ حدیث ابی امامة الباهلی)

۲۲۲۔ امام احمد بسند صحیح انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فرماتے ہیں راصوا الصفوف فان الشيطان يقوم فی الخلل۔

یعنی صفیں خوب گھنی رکھو جیسے رنگ سے درزیں بھر دیتے ہیں کہ فرجہ رہتا ہے تو اس میں

شیطان کھڑا ہوتا ہے۔ (مسند احمد، ص ۶۲۶، ج ۳)

۲۲۳۔ نسائی کی روایات صحیحہ میں ہے راصوا صفوفکم و قاربوا بينها و حاذوا

بالاعناق فوالذی نفسی (نفس محمد) بیدہ انی لاری الشیاطین تدخل من خلل

الصف کانها الخذف۔

اپنی صفیں خوب گھنی اور پاس پاس کرو اور گردنیں ایک سیدھ میں رکھو کہ قسم اس کی جس

کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک میں شیاطین کو رخنے صف میں داخل ہوتے دیکھتا ہوں گویا وہ بھیڑ

کے بچے ہیں۔ (نسائی اول، ص ۱۳۱۔ باب حث الامام علی رض الصفوف الخ)

۲۲۴۔ ابوداؤد طیالسی کی روایت میں یوں ہے اقیموا صفوفکم و تراصوا فوالذی

نفسی بیدہ انی لاری الشیاطین بین صفوفکم کانها غنم غفر۔

گویا وہ بکریاں ہیں بھکے رنگ کی۔

**فائدہ:** بھیڑ بکری کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اکثر دیکھا ہے کہ جہاں چند آدمی کھڑے دیکھے اور دو شخصوں کے بیچ میں کچھ فاصلہ پایا وہ اس فرجہ میں داخل ہو کر ادھر سے ادھر نکلتے ہیں یوں ہی شیطان جب صف میں جگہ خالی پاتا ہے دلوں میں وسوسہ ڈالنے کو آگھستا ہے، اور بھیسے رنگ کی تخصیص شاید اس لئے ہے کہ تجاز کی بکریاں اکثر اسی رنگ کی ہیں، یا شیاطین اس وقت اسی شکل پر متشکل ہوئے۔ منہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۱۵۔“ (مسند ابوداؤد انطالیسی حدیث۔ ۲۱۰۷۔ بیروت، ص ۲۸۲)

۲۲۵۔ حدیث میں تاکید شدید سے ارشاد فرمایا اقیموا الصفوف فانما یصفون بصف الملكة و حاذوا بین المناکب و سدوا الخلل و لینوا باندی اخوانکم و لاتذروا فرجات للشیاطین و من وصل صفا وصله اللہ و من قطع صفا قطعه اللہ۔

یعنی صفیں درست کرو کہ تمہیں تو ملائکہ کی سی صف بندی چاہئے اور اپنے شانے سب ایک سیدھ میں رکھو اور صف کے رخنے بند کرو اور مسلمانوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور صف میں شیطان کے لئے کھڑکیاں نہ چھوڑو اور جو صف کو وصل کرے اللہ اسے وصل کرے اور جو صف قطع کرے اللہ اسے قطع کرے۔ رواہ الامام احمد و ابوداؤد و الطبرانی فی الکبیر و الحاکم و ابن خزیمہ و صحیحہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و عند النسائی و الحاکم عنہ بسند صحیح الفصل الاخیر اعنی من قوله من وصل الحدیث۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۱۵۔“ (ابوداؤد لول، ص ۹۷۔ باب تسویة الصفوف)

۲۲۶۔ ملائکہ کی صف بندی کا دوسری حدیث میں خود بیان آیا۔ خرج علينا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال الا تصفون كما تصف الملكة عند ربها فقلنا يا رسول الله كيف تصف الملكة عند ربها قال يتمون الصف الاول و يتراصون في الصف۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باہر تشریف لا کر ارشاد فرمایا ایسے صف کیوں نہیں باندھتے جیسے ملائکہ اپنے رب کے سامنے صف بستہ ہوتے ہیں ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ملائکہ اپنے رب کے حضور کیسی صف باندھتے ہیں فرمایا اگلی صف کو پورا کرتے ہیں اور صف میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ اخرجہ احمد و مسلم و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة عن جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابوداؤد، ص ۹۷۔ باب تسویة الصفوف) (مسلم لول، ص ۱۸۱۔ باب الامر

۲۲۷۔ حدیث میں ہے۔ من نظر الى فرجة في الصف فليسدھا بنفسه فان لم يفعل فمر مار فليتنخط على رقبتہ فانه لاحرمة له۔

یعنی جسے صف میں فرجہ نظر آئے وہ خود وہاں کھڑا ہو کر اسے بند کر دے اگر اس نے نہ کیا اور دوسرا آیا تو وہ اس کی گردن پر قدم رکھ کر چلا جائے کہ اس کے لئے حرمت نہ رہی۔ اخرج الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنز العمال، ص ۳۰۸۔ ج ۷)

نمازی کے آگے سے گزرنا سخت منع ہے اس پر تین حدیثیں :

۲۲۸۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو يعلم المار بین یدی المصلیٰ ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیرا له من ان یمر بین یدیہ۔

اگر نمازی کے سامنے گزرنے والا جانتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو چالیس برس کھڑا رہتا اس گزر جانے سے اس کے حق میں بہتر تھا۔ اخرجہ الائمة احمد و الستة عن ابی جہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال الحافظ فی بلوغ المرام و وقع فی البزار من وجہ آخر اربعین خریفا قلت و الاحادیث یفسر بعضها بعضا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۱۶“ (بخاری لول، ص ۷۳، باب اثم المار بین یدی المصلی)

۲۲۹۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لو يعلم احدکم ماله فی ان یمر بین یدی اخیه معترضا فی الصلاة کان لان یقیم مائة عام خیر له من الخطوة التي خطاها۔ اگر تم میں سے کوئی یہ جانتا کہ نمازی بھائی کے سامنے سے گزرنے میں کتنا گناہ ہے تو اس کے لئے اس ایک قدم چلنے سے سو برس کھڑا رہنا بہتر ہوتا۔ (مولف) رواہ احمد و ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابن ماجہ اول، ص ۶۸، باب المرور بین یدی المصلی)

۲۳۰۔ حدیث میں ہے لو يعلم المار بین یدی المصلیٰ لاحب ان یکسر فخذہ و لا یمر بین یدیہ۔

اگر نمازی کے آگے گزرنے والا دانش رکھتا تو چاہتا اس کی ران ٹوٹ جائے مگر نمازی کے سامنے سے نہ گزرے۔ رواہ ابو بکر بن ابی شیبہ فی مصنفہ عن عبد الحمید بن عبد الرحمن منقطع۔ (کنز العمال، ص ۲۳۰۔ ج ۷)

سترہ نصب کرنے کے بارے میں ایک حدیث :

۲۳۱۔ ارشاد فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا صلی احدکم الی شیء یسترہ من

الناس فارادا حد ان یجتاز بین یدیه فلیدفعہ فان ابی فلیقاتلہ فانما هو شیطان۔

جب تم میں سے کوئی شخص سترہ کی طرف نماز پڑھتا ہو اور کوئی سامنے سے گزرنا چاہے تو

اسے دفع کرے اگر نہ مانے تو اس سے قتال کرے کہ وہ شیطان ہے۔ اخرجہ احمد و البخاری و

مسلم و ابوداؤد و النسائی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳،

ص ۳۱۷۔ (بخاری اول، ص ۷۳۔ باب نیرد العصلی من مریدہ الخ)

# تعارف

القلادة المرصعة في نحر الاجوبة الاربعة

(مولوی اشرف علی تھانوی کے چار فتوؤں کا ردِ بلغ)

۱۶ صفر ۱۳۱۲ھ کو چار سوالات پر مشتمل ایک استفتاء آیا اور یہ کہ ان سوالوں کے جواب کانپور سے مولوی اشرف علی اور مراد آباد سے مولوی قاسم علی دے چکے تھے گمردوں کے جوابات میں مخالف و تضاد ہونے کے سبب سے سائل نے استصواب رائے کے لئے یہ استفتاء امام احمد رضا کی بارگاہ علم و دانش میں ارسال کیا۔

چاروں سوالات کا خلاصہ یہ ہے کہ :-

معذور یا غیر معذور شخص کے لئے ترک جماعت کی رخصت ہے یا نہیں؟ اور اگر کوئی ادائے تہجد کے خیال سے قیلولہ اس طرح کرے کہ ظہر کی جماعت فوت ہو جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے ان جوابات کا بلغ رد کرتے ہوئے جو محققانہ جواب مرحمت فرمایا اس کا ما حاصل یہ ہے کہ معذور سے وجوب جماعت ساقط ہے لیکن اسے کسی کو شامل کر کے قیل اذان و اقامت جماعت کر لینا مکروہ و ممنوع ہے، اس طرح اسے نہ ثواب جماعت حاصل ہو گا نہ فضیلت حاصل ہوگی کہ اس سے وجوب ساقط ہے نہ کہ جواز، اس لئے اس کے لئے بھی بطور عزیمت جماعت افضل ہے کیونکہ جماعت حاضری کے بغیر حاصل نہ ہوگی خواہ وہ شخص معذور ہی کیوں نہ ہو۔

اگر معذور یا حاجت مند کسی کے ساتھ مل کر جماعت کرے تو ان کا یہ فعل شرعاً معتبر نہیں نہ یہ جماعت مسنونہ، بلکہ مکروہہ ممنوعہ ہے اور جو جماعت باذان و اقامت اس کے بعد ہوگی اس میں کچھ کراہت نہ ہوگی بلکہ وہی جماعت مسنونہ و جماعت اولیٰ ہے۔

اور تہجد فوت ہونے کے خوف سے جماعت کا ترک مامور بھاکا مجوز نہیں ہو سکتا نہ دخول وقت کے بعد جماعت شرعیہ میں شرکت کے بغیر مسجد سے نکلنا جائز، غرضیکہ یہ بہانہ مسموع نہیں

اگرچہ تہجد سنت ہی سہی اور جماعت و تہجد میں تعارض نہیں کہ ایک کا حفظ دوسرے کے ترک کی دستاویز بنے۔

پھر امام احمد رضا بریلوی نے حفظ جماعت کی دس ایسی تدبیریں رقم کیں ہیں جن پر عمل کرنے سے جماعت فوت نہ ہوگی اس کے علاوہ اور بھی دلائل باہرہ سے جماعت کے تمام مسائل کو آراستہ و مبرہن کیا ہے۔

اور بڑے سائز کے ۱۶ صفحے کے اس رسالہ نافعہ میں ۲۸ احادیث کریمہ رونق بخش ہیں۔

# احادیث

## القلادة المرصعة في نحر الاجوبة الاربعة

سورہ اخلاص کی فضیلت پر ایک حدیث پاک :

۲۳۲۔ فی الحدیث المتواتر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قل هو اللہ تعدل ثلث القرآن۔

سورہ قل هو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (مولف)

اخرجه مالك و احمد و البخارى و ابو داؤد و النسائى عن ابى سعيد الخدرى و البخارى عن قتادة بن النعمان و احمد و مسلم عن ابى الدرداء و مالك و احمد و مسلم و الترمذى و النسائى و ابن ماجة و الحاکم عن ابى هريرة و احمد و الترمذى و حسنه و النسائى عن ابى ايوب الانصارى و احمد و النسائى و الضياء فى المختارة عن ابى بن كعب و الترمذى و حسنه عن انس بن مالك و احمد و ابن ماجة عن ابى مسعود البدرى و فى الباب عن عبدالله بن مسعود و عبدالله بن عمر و معاذ بن جبل و جابر بن عبدالله بن عباس و ام كلثوم بنت عقبة و غيرهم رضى الله تعالى عنهم۔ (بخارى دوم، ص ۷۵۰۔ باب فضل قل هو الله احد)

فضیلت جماعت فجر و عشاء :

۲۳۳۔ مالك و احمد و مسلم عن امير المؤمنين عثمان الغنى رضى الله تعالى عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من صلى العشاء فى الجماعة فكانما قام نصف ليلة (الليل) و من صلى الصبح فى جماعة فكانما صلى الليل كله۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے نماز عشاء باجماعت پڑھی گویا اس نے نصف شب قیام کیا اور جس نے نماز صبح باجماعت ادا کی گویا اس نے پوری رات نماز پڑھی۔

(مولف) (مسلم اول، ص ۲۳۲۔ باب فضل صلاة الجماعة الخ)

نماز باجماعت کی تاکید و اہمیت پر چند احادیث کریمہ :

۲۳۴۔ فى صحيح مسلم عن ابى هريرة قال اتى النبي صلى الله تعالى عليه



وسلم رجل اعمى فقال يا رسول الله انه ليس لي قائد يقودني الى المسجد فسأل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان يرخص له فيصلى في بيته فرخص فلما ولى دعاه فقال هل تسمع النداء بالصلاة فقال نعم قال فاجب. و اخرج السراج في مسنده مبينا فقال اتى ابن ام مكتوم الاعمى الحديث۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ بارگاہ رسالت میں ایک نابینا شخص نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے مسجد تک لے جانے والا کوئی نہیں ہے پھر انہوں نے گھر ہی میں نماز پڑھنے کی رخصت طلب کی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رخصت دے دی جب وہ چلے تو حضور نے بلا کر ارشاد فرمایا کہ کیا تم نماز کی اذان سنتے ہو انہوں نے عرض کی ہاں حضور نے فرمایا تو حاضر ہو۔ (مؤلف) "قاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۲۶۔ القلادة المرصعة۔ (مسلم اول، ص ۲۳۲۔

باب فضل صلاة الجماعة الخ)

۲۳۵۔ عند الحاكم عن ابن مكتوم قلت يا رسول الله ان المدينة كثيرة الهوام

و السباع قال تسمع حي على الصلاة حي على الفلاح قال نعم قال فحيهلا۔

یعنی حضرت ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مدینہ میں کیڑے مکوڑے (سانپ بچھو وغیرہ) اور درندے کثرت سے ہیں حضور نے فرمایا کیا تم حی علی الصلاة حی علی الفلاح یعنی اذان سنتے ہو انہوں نے عرض کی ہاں فرمایا تب تو حاضر ہو۔ (مؤلف) (ابوداؤد اول، ص ۸۱۔ باب التشديد في ترك الجماعة)

۲۳۶۔ و عند احمد و ابن خزيمة و الحاكم عنه بسند جيد ايسعنى ان اصلى

في بيتي قال اتسمع الاقامة قال نعم قال فأتها. و في اخرى قال فاحضرها و لم يرخص له۔

کیا مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی گنجائش ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اقامت سنتے ہو عرض کی ہاں فرمایا تو حاضر ہو۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حاضر ہو اور انہیں رخصت نہیں دی۔ (مؤلف) (مسند احمد، ص ۳۳۸، ج ۴)

۲۳۷۔ و للبيهقي عنه سألت ان يرخص له في صلاة العشاء و الفجر قال هل

تسمع الاذان قال نعم مرة او مرتين فلم يرخص له في ذلك۔

بیہقی کے یہاں یہ ہے کہ ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز عشاء و فجر کے لئے مسجد میں

حاضر نہ ہونے کی رخصت طلب کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اذان سنتے ہو عرض کی ہاں ہاں حضور نے پھر ان کو اس میں رخصت نہیں دی۔ (مولف) (مجمع الزوائد باب فی ترك الجماعة۔ بیروت ۲/۲۳۳)

۲۳۸۔ ولہ عن کعب بن عجرة جأ رجل ضریر الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیہ ایبلغک النداء قال نعم (قال) فاذا سمعت اجب۔  
ایک نابینا شخص بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس حدیث میں یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم کو اذان کی آواز پہنچتی ہے عرض کی ہاں حضور نے فرمایا جب اذان سنتے ہو تو حاضر ہو۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۲۷۔ القلادة المرصعة۔ (مجمع الزوائد باب فی ترك الجماعة۔ بیروت ۲/۲۳۲)

۲۳۹۔ ولاحمد و ابی یعلی و الطبرانی فی الاوسط و ابن حبان عن جابر و اللفظ له قال اسمع الاذان قال نعم قال فاتھا ولو حبوا۔  
اس روایت میں یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ابن مکتوم سے) فرمایا کیا اذان سنتے ہو عرض کی ہاں حضور نے فرمایا تو حاضر ہو اگرچہ گھسیٹ کر ہو (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۲۷۔ القلادة المرصعة۔ (مسند احمد، ص ۳۳۸، ج ۳)

اذان ہونے کے بعد بلا ضرورت شرعیہ بے نماز پڑھے مسجد سے چلا جانا منع ہے :

۲۴۰۔ ابن ماجہ عن امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ادرك الاذان فی المسجد ثم خرج لم یخرج لحاجة وهو لا یرید الرجعة فهو منافق۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجد میں اذان سنی پھر بغیر کسی کام کے مسجد سے نکلا اور واپسی کا ارادہ نہیں ہے تو وہ منافق ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۲۸۔ القلادة المرصعة۔ (ابن ماجہ، ص ۵۳۔ باب اذا اذن و انت فی المسجد الخ)

۲۴۱۔ عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یسمع النداء فی مسجدی هذا ثم ینخرج منه الا لحاجة ثم لا یرجع الیہ الا منافق۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری اس مسجد میں اذان سن کر بغیر کام کے

باہر نکلے اور واپس نہ ہو تو وہ منافق ہے۔ اس حدیث میں مسجد نبوی کی تخصیص ہے۔ (مولف) (مجمع الرواۃ، باب فیمن خرج عن المسجد، بیروت ۵/۲)

۲۴۲۔ ولابی داؤد فی مراسیلہ عن سعید بن المسیب ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لا ینخرج من المسجد احد بعد النداء الا منافق الا لعذر اخرجه حاجۃ وهو یرید الرجوع۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان کے بعد مسجد سے منافق ہی باہر نکلتا ہے ہاں جو کسی ضرورت سے باہر نکلے پھر واپس ہو تو وہ اس حکم میں نہیں ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۲۸۔ حاشیہ الفلذۃ المرصعة۔ (مراتیل ابوداؤد، ص ۶، باب ما جاء فی الاذان)

ترک جماعت کی وعید پر ایک حدیث :

۲۴۳۔ احمد و الطبرانی فی الکبیر عن معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بسند حسن وقال ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی المتخلفین عن الجماعات لو ترکتم سنة نبیکم لکفرتم۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت سے گریز کرنے والوں کے بارے میں فرمایا کہ اگر تم اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کریمہ کو چھوڑ دو گے تو کفر میں پڑ جاؤ گے۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۸۱، باب التشدید فی ترک الجماعة)

تہجد کی نیت سے سونے والے کو اگرچہ تہجد نہ پائے ثواب تہجد کا وعدہ فرمایا اور اس کی نیند کو رب کی طرف سے صدقہ بتایا :

۲۴۴۔ مالک فی الموطا و ابوداؤد و النسائی عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ما من امرئ تكون له صلاة اللیل (بلیل) یغلبه علیہ نوم الا کتب اللہ له اجر صلاته وکان نومه علیہ صدقة۔

حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز شب کا پابند ہے اور کسی روز نیند غالب ہو جائے تو اللہ عزوجل اس کے لئے نماز کا ثواب لکھے گا اور اس کا سونا صدقہ ہو جائے گا۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۱۸۶۔ باب من نوى القيام فنام)

۲۴۵۔ وهو عند ابن ابی الدنيا فی کتاب التہجد بسند جيد النسائی و ابنا

ماجة و خزيمة و البزار بسند صحيح عن ابى الدرداء رضى الله تعالى عنه عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم من اتى فراشه وهو ينوى ان يقوم يصلى من الليل فغلبته عيناه حتى اصبح كتب له مانوى و نومه صدقة عليه من ربه عزوجل. وهو بمعناه عند ابن حبان فى صحيحه عن ابى ذر ا و ابى الدرداء رضى الله تعالى عنهما۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس نیت سے بستر پر آئے کہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھے گا پھر صبح تک آنکھ لگ جائے تو اس کی نیت کا ثواب ملے گا اور اس کا سونا اللہ عزوجل کی جانب سے صدقہ ہو جائے گا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۲۹"۔ الفلادة المرصعة (ابن ماجہ اول، ص ۹۶ باب ماجا فیمن نام عن حزبه من اللیل)

نماز صبح باجماعت ادا کرنا رات بھر عبادت کرنے سے بہتر ہے :

۲۴۶۔ مالک بن شہاب عن ابى بکر بن سليمان بن ابى حثمة ان عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه فقد سليمان بن ابى حثمة فى صلاة الصبح و ان عمر بن الخطاب غدا الى السوق و مسكن سليمان بين السوق و المسجد النبوى فمر على الشفا ام سليمان فقال لها لم ار سليمان فى الصبح فقالت انه قد بات يصلى فغلبته عيناه فقال عمر لان اشهد صلاة الصبح فى الجماعة احب الى من ان اقوم ليلة۔ (موطا مالک، ص ۴۶ ماجاء فى العتمة و الصبح)

۲۴۷۔ عبدالرزاق فى مصنفه عن معمر عن الزهرى عن سليمان بن ابى حثمة عن امه الشفا قالت دخل على عمر و عندى رجلان نائمان تعنى زوجها اباحثمة و ابنها سليمان فقال اما صليا الصبح قلت لم يزالا يصليان حتى اصبحا فصليا الصبح و ناما فقال لان اشهد الصبح فى جماعة احب الى من قيام ليلة۔

(دونوں حدیثوں کا خلاصہ یہ ہے کہ) امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضى الله تعالى عنه نے ابو حثمة اور ان کے صاحبزادہ سليمان رضى الله تعالى عنهما کو جماعت صبح میں نہ دیکھا ان کی زوجہ اور ان کی والدہ شفا رضى الله تعالى عنهما سے سبب پوچھا کہ نماز شب کے سبب نیند نے غلبہ کیا نماز صبح پڑھ کر سو رہے فرمایا مجھے جماعت صبح میں حاضر ہونا نماز تمام شب سے محبوب تر ہے۔ (المصنف لعبدالرزاق

باب فضل الصلوة فى جماعة۔ بیروت ۱/ ۵۲۶)

ترغیب تہجد پر ایک حدیث :

۲۴۸۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں علیکم بقیام اللیل فانہ داب

الصلحین قبلکم و قربۃ الی اللہ تعالیٰ و منہاء عن الاثم و تکفیر السيئات و مطردة للداء عن الجسد۔

تہجد کی ملازمت کرو کہ وہ اگلے نیکیوں کی عادت ہے اور اللہ عزوجل سے نزدیک کرنے والا اور گناہ سے روکنے والا اور برائیوں کا کفارہ اور بدن سے بیماری دور کرنے والا۔ رواہ الترمذی فی جامعہ و ابن ابی الدنیا فی التہجد و ابن خزیمہ فی صحیحہ و الحاکم فی المستدرک و صحیحہ و البیہقی فی سننہ عن ابی امامۃ الباہلی و احمد و الترمذی و حسنہ و الحاکم و البیہقی عن بلال و الطبرانی فی الکبیر عن سلمان الفارسی و ابن السنی عن جابر بن عبداللہ و ابن عساکر ابن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔“  
فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۳۰۔ القلاذۃ المرصعة۔ (ترمذی دوم، ص ۱۹۵، باب من ابواب الدعوات)

اذان سننے کے بعد نماز کیلئے مسجد میں حاضر نہ ہونا ظلم ہے :

۲۴۹۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الجفا کل الجفاء و الکفر و

النفاق من سمع منادی اللہ ینادی الی الصلوات فلا یجیبہ۔

ظلم پورا ظلم اور کفر اور نفاق ہے کہ آدمی اللہ کے منادی کو نماز کی طرف بلا تائے اور حاضر

نہ ہو۔ حدیث حسن قد ذکرنا تخریجہ و لفظ الطبرانی ینادی بالصلاة و یدعوا الی

الفلاح۔ (مسند احمد ۳/۲۳۹۔ حدیث معاذ بن انس) (المعجم الکبیر حدیث ۳۹۲ بیروت ۲۰/۱۸۳)

خوب پیٹ بھر کھانا نحوست لاتا ہے اور نور معرفت حاصل نہیں ہوتا :

۲۵۰۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ماملأ آدمی وعاء شرا من

بطنه (بطن) بحسب ابن آدم اکلات یقمن صلبہ فان کان لامحالة فثلث لطعامہ و

ثلث لشرابہ و ثلث لنفسہ۔

آدمی نے کوئی برتن پیٹ سے بدتر نہ بھرا آدمی کو بہت ہیں چند لقمے جو اس کی پیٹھ سیدھی

رکھیں اور اگریوں نہ گزرے تو تھائی پیٹ کھانے کے لئے تھائی پانی تھائی سانس کو۔ رواہ الترمذی

و حسنہ و ابن ماجہ و ابن حبان عن المقدم بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ترمذی

دوم، ص ۶۳۔ باب ماجافی کراہیۃ کثرة الاکل)

۲۵۱۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کثرة الاکل شوم۔

بیشک بہت کھانا منحوس ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ام المومنین رضی

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد سوم

جماعت ثانیہ کے ثبوت پر ایک حدیث پاک

۲۶۰۔ انه عليه الصلاة والسلام كان خرج ليصلح بين قوم فعاد الى المسجد

وقد صلى اهل المسجد رجع الى منزله فجمع اهله و صلى۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قوم کی اصلاح کے لئے تشریف لے گئے تھے جب مسجد کو واپس تشریف لائے تو لوگ نماز پڑھ چکے تھے پھر دولت کدہ کو تشریف لے گئے اور اہل بیت کو جمع فرما کر نماز پڑھائی (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۵۸“ (رد المحتار ۱/۳۰۹ باب الامامة)

کسی وجہ سے جب صحابہ کی جماعت فوت ہو جاتی تو مسجد میں الگ الگ نماز ادا کرتے تھے

۲۶۱۔ روى عن انس رضى الله تعالى عنه ان اصحاب رسول الله صلى الله

تعالى عليه وسلم كانوا اذا فاتتهم الجماعة في المسجد صلى في المسجد فرادى

صحابه كرام رضى الله تعالى عنهم في جماعت مسجد في وقت فوت هو جاتی تو مسجد میں الگ الگ

نماز پڑھتے تھے۔ (مؤلف) (رد المحتار ۱/۲۹۱ باب الاذان)

نماز میں قراءت کی ابتداء سورہ فاتحہ سے کی جائے :

۲۶۲۔ قول انس رضى الله تعالى عنه صليت خلف النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

وابى بكر وعمر وعثمان فكانوا يستفتحون بالحمد لله رب العلمين رواه احمد و مسلم.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابو بکر

صدیق و عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اقتداء میں نماز پڑھی ہے تو یہ سبھی

حضرات سورہ فاتحہ سے ابتداء فرماتے تھے۔ (نہ کہ بسم اللہ سے) (مؤلف) (مسلم اول

ص ۱۷۲ باب حجة من قال لا يحهر البسمة)

جماعت ثانیہ کے بارے میں تین حدیثیں

۲۶۳۔ ذكر البخارى في صحيحه عن انس نفسه رضى الله تعالى عنه انه جاء

الی مسجد قد صلی فاذن واقام و صلی جماعة

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مسجد میں آئے تو نماز ہو چکی تھی پھر انہوں نے اذان و اقامت کہی اور باجماعت نماز پڑھی۔ یعنی یہ جماعت ثانیہ تھی۔ (مولف) (بخاری اول ص ۸۹، باب فضل صلاة الجماعة)

۲۶۳۔ و صح ان رجلا دخل المسجد وقد صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باصحابہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من يتصدق علی ذی فیصلی معہ فقام رجل من القوم فیصلی معہ

ایک آدمی مسجد میں آیا اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کو نماز پڑھا چکے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو اس شخص پر احسان کرے کہ اس کے ساتھ نماز پڑھے تو ان میں سے ایک آدمی اٹھا اور ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضور نے ایسا اس لئے فرمایا تاکہ اس آدمی کو جماعت کا ثواب مل جائے اور دوبارہ پڑھنے والے کو نفل کا ثواب ملے۔

(مولف) رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابوبکر بن ابی شیبہ و الدارمی و ابویعلی و ابن خزيمة و ابن حبان و سعید بن منصور و الحاکم کلہم عن ابی سعید الخدری و الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامة و عن عصمة بن مالک و ابن ابی شیبہ عن الحسن البصری مرسلًا و عبدالرزاق فی مصنفہ و سعید بن منصور فی سننہ عن ابی عثمان النهدی مرسلًا ایضاً و فی الباب عن ابی موسیٰ الاشعری و الحکم بن عمیر کما فی الترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین و فی بعضها ان ذلک المتصدق علی الرجل ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لبعض روایت میں ہے کہ اس آدمی پر صدقہ کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۵۹“ (ابوداؤد اول، ص ۸۵، باب فی الجمع فی المسجد مرتین، ترمذی اول ص ۵۳، باب ما جاء فی الجماعة فی مسجد الخ)

۲۶۵۔ امام مالک و احمد و نسائی نے مجن بن اورع و یلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا جنت المسجد و کنت قد صلیت فاقیمت الصلاة فصل مع الناس وان کنت قد صلیت۔

جب تم کہیں سے نماز پڑھ کر مسجد میں آؤ پھر جماعت قائم ہو تو لوگوں کے ہمراہ پھر نماز پڑھ لو اگرچہ اس سے پہلے پڑھ چکے ہو۔ یہ نماز نفل ہو جائے گی۔ (مولف) (نسائی اول ص ۱۳، باب

صدق دل سے لا الہ الا اللہ کہنے والا داخل جنت ہوگا :

۲۶۶۔ صحیحین میں ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

فرمایا: امن عبد قال لا الہ الا اللہ ثم مات علی ذلك الا دخل الجنة وان زنی وان سرق  
وان زنی وان سرق وان زنی وان سرق علی رشم انف ابی ذر

جو بندہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صدق دل سے کہے پھر اسی پر وفات ہو تو وہ جنت میں  
جائے گا اگرچہ اس سے زنا سرزد ہو گیا تھا، اگرچہ وہ چوری کر بیٹھا تھا، اگرچہ زنا اور چوری میں مبتلا  
ہو گیا تھا، اگرچہ زنا اور چوری کر بیٹھا تھا۔ ابو ذر کی ناپسندیدگی (ٹاک سکوڑے) کے باوجود (یعنی وہ  
بالآخر جنت میں جائے گا اگرچہ سزا پا کر ہو) (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۶۳" (مسلم ۱/۶۶،

باب الدلیل علی ان من مات الخ)

سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیادت مطلقہ پر ایک حدیث جلیل :

۲۶۷۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا سید ولد آدم ولا فخر

میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور یہ کچھ براہ فخر نہیں فرماتا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳

۳۶۳" (رواہ مسلم و ابوداؤد،) (مسلم دوم ص ۲۳۵، باب تفضیل نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ)

جماعت ثانیہ کے بارے میں مزید چند احادیث کریمہ :

۲۶۸۔ حدیث، اذا جنت (الی) الصلاة فوجدت الناس فصل معهم وان كنت

قد صليت

جب نماز پڑھ کر مسجد میں آؤ اور لوگوں کو نماز میں پاؤ تو ان کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاؤ۔

(مولف) (ابوداؤد اول ص ۸۵، باب فیمن صلی فی منزله الخ)

۲۶۹۔ ابوداؤد و ترمذی و نسائی کی حدیث میں یزید بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما مسجد جماعة

فصلیا معهم فانها لکما نافلة

جب تم منزل سے نماز پڑھ کر مسجد جماعت میں آؤ تو لوگوں کے ہمراہ پھر نماز پڑھ لو یہ

تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔ (مولف) (ترمذی اول ص ۵۳، باب ما جاء فی الرجل یصلی وحده الخ)

۲۷۰۔ فی حدیث مالک و ابی داؤد عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ



عنه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ذلك له سهم جمع  
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ (اقل) اس کے لئے جماعت کا ایک  
حصہ ہے۔ (مولف) (ابوداؤد اول ص ۸۵، باب فیمن صلی فی منزلة الخ)

۱۷۲۔ سنن ابی داؤد میں عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے عن النبي  
صلى الله تعالى عليه وسلم قال سيكون عليكم بعدى امراء تشغلهم اشياء عن الصلاة  
لوقتها حتى يذهب وقتها فصلوا الصلاة لوقتها فقال رجل يا رسول الله اصلى معهم  
قال نعم ان شئت

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد تم پر کچھ حاکم ہوں گے کہ ان  
کے کام وقت پر انہیں نماز سے روکیں گے یہاں تک کہ وقت نکل جائے گا تو تم وقت پر نماز پڑھنا  
ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں فرمایا ہاں اگر چاہو تو پڑھ لو۔  
(مولف) (ابوداؤد اول ص ۶۲، باب اذا اخر الامام الصلاة عن الوقت)

۲۷۲۔ مسند احمد و صحیح مسلم میں ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال رسول الله صلى  
الله تعالى عليه وسلم كيف انت اذا كانت عليك امراء يميئون الصلاة او قال  
يؤخرون الصلاة عن وقتها قال قلت فماتا مرنى قال صل الصلاة لوقتها فان ادركتها  
معهم فصل فانها لك نافلة

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ جب تم پر وہ حکام  
آئیں گے کہ غیر وقت پر نماز پڑھیں گے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ جب میں ایسا وقت پاؤں تو  
حضور مجھے کیا حکم دیتے ہیں فرمایا نماز وقت پر پڑھ لینا پھر اگر ان کے ساتھ جماعت پاؤ تو شریک ہو جاؤ  
وہ نفل ہو جائے گی۔ (مولف) (مسلم اول ص ۲۳۰-۲۳۱، باب كراهية تاخير الصلاة عن وقتها الخ)

۲۷۳۔ حدیث مذکور عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسند امام احمد میں یوں ہے کہ فرمایا  
واجعلوا صلاتكم معهم تطوعا

تم اپنی نمازیں ان کے ساتھ اقل کر لو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۶۶" (مسند احمد  
۶۰۶ حدیث بی ابن امراء عبادة)

۲۷۴۔ دار قطنی مسند صحیح عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا صليت في اهلك ثم ادركت فصلها الا الفجر والمغرب

جب گھر میں نماز پڑھ چکو پھر جماعت پاؤ تو شریک ہو جاؤ سوائے فجر و مغرب کے کہ ان دونوں وقتوں میں نفل کی نیت سے شریک ہونا جائز نہیں (مؤلف) (مصنف عبدالرزاق باب الرجل یصلی فی بیتہ نوح بیروت ۲/۲۲۲)

۲۷۵۔ سنن ابی داؤد میں حدیث یزید بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہے ایک لفظ یہ ہیں اذا صلی احدکم فی رحلہ عم ادرك الصلاة مع الامام فليصلها معه فانها له نافلة جب تم میں کوئی گھر میں نماز پڑھ لے پھر امام کو نماز میں پائے تو چاہئے کہ اس کے ساتھ اور پڑھ لے یہ اس کے لئے نفل ہے (مؤلف) (ابوداؤد اول، ص: ۸۵، باب فیمن صلی فی منزله الخ)

۲۷۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد جب ان سے پوچھا گیا میں ان دونوں میں کس کو اپنی نماز یعنی فرض تصور کروں فرمایا وذلك اليك انما ذلك الى الله عزوجل يجعل ایتھما شاء

کیا یہ تمہارے ہاتھ ہے یہ تو اللہ کے اختیار میں ہے ان میں جسے چاہے فرض شمار فرمائے گا۔ رواہ الامام مالک۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۶۷“ (موطا امام مالک ص ۳۶، اعادۃ الصلوۃ مع الامام)

اولاد آدم سب اللہ کے بندے اور آپس میں برابر ہیں مگر جو متقی ہے وہ عند اللہ مکرم و محترم ہے

۲۷۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں العباد عباد الله بندے سب اللہ کے بندے ہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۳۶“ (کنز العمال ص ۵۱۶ ج ۳)

۲۷۸۔ نبی کریم علیہ و علی آلہ افضل الصلوة والتسلیم فرماتے ہیں الناس بنو آدم و آدم من تراب۔

لوگ سب آدم کے بیٹے ہیں اور آدم مٹی سے رواہ ابوداؤد و الترمذی و حسنہ و البیہقی . منہ حسن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ترمذی دوم ص ۲۳۲، باب فی تخبف و بنی خیفۃ)

۲۷۹۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یا ایہا الناس ان ربکم واحد وان اباکم واحد الا لافضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی ولا لاحمر علی اسود ولا لاسود علی احمر الا بالطوی ان اکرمکم عند اللہ اتقکم۔

اے لوگو بے شک تم سب کا رب ایک اور چنگ تم سب کا باپ ایک من لوگو بزرگی میں

عربی کو عجمی پر نہ عجمی کو عربی پر نہ گورے کو کالے پر نہ کالے کو گورے پر مگر پرہیزگاری سے بیشک اللہ کے نزدیک تم میں بڑا رتبہ والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ رواہ البیہقی عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۷۳۳" (کنز العمال ص ۷۵ ج ۳)

مسلمان کو ایذا دینا حرام ہے حدیث میں ہے :

۲۸۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اذی مسلما فقد اذانی ومن

اذانی فقد اذی اللہ۔

جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے بیشک مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے

بیشک اللہ عزوجل کو ایذا دی۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند

حسن۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۳۸" (کنز العمال، ص ۶-۲۱ ج)

ترک جماعت کی تہدید پر دو حدیشیں :

۲۸۱۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لقد رأیتنا و ما یتخلف

عنها الا منافق معلوم النفاق۔

یعنی ہم نے اپنے آپ کو عہد رسالت میں دیکھا کہ جماعت سے پیچھے نہ ہتا تھا مگر کھلا منافق۔

۲۸۲۔ اور فرماتے ہیں لو تو کتم سنة نبیکم لضللتم۔

اگر تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ترک کرو گے گمراہ ہو جاؤ گے۔ رواہ مسلم۔

اور ایک روایت میں ہے لکفرتم۔ تم کافر ہو جاؤ گے۔ رواہ ابوداؤد۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص

۳۸۳" (مسلم لول، ص ۲۳۲۔ باب فضل صلاة الجماعة الخ)

صغیریں سیدھی اور درست کرنے کے بارے میں تین حدیشیں :

۲۸۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عباد اللہ لتسونا صفوفکم او

لیخالفن اللہ بین وجوہکم۔

اللہ کے بند و ضروریات تم اپنی صغیریں سیدھی کرو گے یا اللہ تمہارے آپس میں اختلاف ڈال

دے گا۔ (ابوداؤد لول، ص ۹۷۔ باب تسوية الصفوف)

۲۸۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ

لما کان من نقص فیلکن فی الصف المؤخر۔

پہلی صف پوری کرو پھر جو اس کے قریب ہے کہ جو کمی ہو تو سب میں کھلی صف میں ہو۔

رواہ الائمة احمد و ابوداؤد و النسائی و ابناحبان و خزیمہ و الضیاء باسانید صحیحہ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابوداؤد اول، ص ۹۸۔ باب تسویۃ الصفوف)  
 ۲۸۵۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ و ملئکة یصلون علی الذین یصلون الصفوف و من سد فرجة رفعه اللہ بہا درجۃ۔

بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں ان لوگوں پر جو صفوں کو وصل کرتے ہیں اور جو صف کا فرجہ بند کرے اللہ تعالیٰ اس کے سبب جنت میں اس کا درجہ بلند فرمائے۔ رواہ احمد و ابن ماجہ و ابن حبان و الحاکم و صحیحہ و اقروہ عن ام المومنین الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۸۶“ (ابن ماجہ، ص ۷۱، باب اقامۃ الصفوف)

نماز کے منتظر کو نماز کا ثواب ملتا ہے :

۲۸۶۔ حدیث میں ارشاد ہوا کہ انکم فی صلاۃ ما انتظرتم الصلاۃ۔

بیشک تم نماز ہی میں ہو جب تک نماز کے انتظار میں ہو۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۹۱“

(بخاری ۸۴۔ باب السمرنی الفقہ و الخیر بعد العشاء)

امام کو لقمہ دینے کے بارے میں ایک حدیث :

۲۸۷۔ ابن معین نے مسند اور حاکم نے مستدرک میں ابو عبد الرحمن سے روایت کی قال قال

علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ من السنۃ ان تفتح علی الامام اذا استطعمک قبل لابی عبد الرحمن ما استطعم الامام قال اذا سکت۔

امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا سنت ہے کہ جب امام تم سے لقمہ مانگے تو

اسے لقمہ دو ابو عبد الرحمن سے کہا گیا امام کا مانگنا کیا کہا جب وہ پڑھتے پڑھتے چپ رہے۔ ”فتاویٰ

رضویہ، ج ۳، ص ۴۱۱“۔ (المستدرک علی الصحیحین کتاب الصلوۃ بیروت ۲۰۰۱)

فرض نماز پڑھ لینے کے بعد اگر جماعت قائم ہو تو بہ نیت نقل شریک ہونا جائز ہے :

۲۸۸۔ حدیث اخیر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں ہے اصلی فی بیٹی ثم ادرك

الصلاۃ فی المسجد مع الامام۔

میں گھر میں نماز پڑھ لیتا پھر مسجد میں امام کے ساتھ شریک ہوتا تھا۔ یہ شامل ہونا بھی بہ

نیت نقل تھا۔ (مؤلف) (موظا مالک، ص ۳۶، اعادۃ الصلوۃ الخ)

۲۸۹۔ حدیث ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے یصلی (احدنا) فی منزله الصلاۃ

ثم يأتي المسجد فتقام الصلاة۔

ہم میں سے کوئی گھر میں نماز پڑھ کر مسجد میں آتا تو یہاں جماعت قائم ہوتی۔ توبہ نیت نفل شریک ہو جاتا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۶۷۔“ (ابوداؤد اول، ص ۸۵۔ باب فیمن صلی فی منزله الخ)

نماز جنازہ دوبارہ پڑھی نہیں جاتی ہے حدیث میں ہے :

۲۹۰۔ روی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی علی جنازہ فلما فرغ جاء عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ومعہ قوم فاراد ان یصلی ثانیاً فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصلاة علی الجنازة لاتعاد و لکن ادع للمیت و استغفر لہ۔  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازہ پر نماز ادا فرما کر جب فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جماعت کے ہمراہ آکر دوسری بار نماز کا ارادہ کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جنازہ پر نماز دہرائی نہیں جاتی ہاں میت کے لئے دعا اور استغفار کرو۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۶۸۔“

فرض پڑھ لینے کے بعد اگر کوئی مسجد میں آئے اور جماعت پائے توبہ نیت نفل شریک ہو جائے۔

۲۹۱۔ حدیث محجن رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جئت المسجد و كنت قد صليت فاقمت الصلاة فصل مع الناس و ان كنت قد صليت۔

جب تم نماز پڑھ کر مسجد میں آؤ پھر جماعت قائم ہو تو اس میں شریک ہو جاؤ اگرچہ نماز پڑھ چکے ہو۔ (مولف) (مسند احمد ۱۱۵/۴ حدیث محجن الدیلمی) (مشکوٰۃ ۱۰۳۔ باب من صلی مرتین فصل ثالث)

سنن و نوافل اور دیگر عبادات حضرت علی کو محبوب ہیں :

۲۹۲۔ کشف الغمہ میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے کان رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا ینہی احد اتطوع بشئ زائد علی السنة و یقول فمن تطوع خیرا فهو خیر لہ۔

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی کو سنت پر کوئی فعل زائد کرنے سے منع

نہیں فرماتے تھے اور فرماتے کہ جو اچھا کام زیادہ کرے وہ اس کے لئے بہتر ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۶۹" (کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ باب صلوة العیدین بیروت ۱۹۱)

بہتر یہ ہے کہ امام کے قریب دانشور لوگ ہوں :

۲۹۳۔ حدیث میں فرمایا لیلینی منکم اولو الاحلام و النہی۔

تم میں جو عقل والے اور دانشور ہیں وہ مجھ سے قریب ہوں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۷۲"۔ (مسلم اول، ص ۸۱۔ باب تسویۃ الصفوف الخ)

آداب نماز سے متعلق ایک حدیث :

۲۹۴۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلوا کما رأیتمونی اصلی۔ رواہ

البخاری عن مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو

اسی طرح تم بھی نماز پڑھو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۸۲"۔ (بخاری اول، ص ۸۸۔ باب

لاذان للمسافر اذا كانوا جماعة الخ)

امام کے بھولنے پر انہیں لقمہ دینے کے بارے میں چند احادیث کریمہ :

۲۹۵۔ اخرج ابوداؤد و عبداللہ بن الامام فی زوائد المسند عن مسور بن

یربذ المالکی قال صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فترك آية فقال له رجل

یا رسول اللہ آية کذا و کذا قال فہلا اذکرتنیہا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو ایک آیت چھوڑ دی (بعد نماز)

ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ آیت تو اس طرح سے ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرمایا تم نے مجھے کیوں نہیں یاد دلایا۔ یعنی لقمہ کیوں نہیں دیا۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۱۳۱۔

باب الفتح علی الامام فی الصلاة)

۲۹۶۔ انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرأ فی الصلاة سورة المومنین فترك

کلمة فلما فرغ قال الم یکن لیکم ابی قال بلی قال ہلا فتحت علی۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں سورۃ مومنین تلاوت فرمائی ایک کلمہ چھوٹ

گیا تو بعد فراغت فرمایا کہ کیا تم میں ابی نہیں تھا ابی نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں حضور نے فرمایا پھر

تم نے مجھے لقمہ کیوں نہیں دیا۔ (مولف) (فتح القدر، ص ۳۲۸۔ باب ما یفسد الصلوۃ الخ)

۲۹۷۔ اثر علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ اذا استطعمکم الامام فاطمہ۔ رواہ

سعید بن منصور فی سنہ و ذکرہ فی الحلبة۔

جب امام تم سے لقمہ مانگے تو اسے لقمہ دو۔ یعنی امام کو جب لقمہ کی ضرورت ہو تو لقمہ دینا

چاہئے۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۴۰۲"۔ (فتح القدیر، ج ۳۳۸۔ باب ما یفسد الصلوٰۃ الخ)

۲۹۸۔ حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنا نفتح علی عہد رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الائمة۔ رواہ الدار قطنی و الحاکم و صححہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

زمانہ اقدس میں اماموں کو لقمہ دیتے تھے۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۴۰۲"۔ (سنن الدار قطنی

باب تلقین الماموم لامامہ الخ ملتان ۱/۳۹۹)

نماز میں کچھ پیش آئے تو سبحان اللہ کہے اس پر تین حدیثیں :

۲۹۹۔ حدیث سہل بن سعد عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من نابہ شی

فی صلاتہ فلیسبح۔ اخرجہ الشیخان وغیرہما۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کسی کو نماز میں کچھ پیش آئے تو چاہئے کہ

سبحان اللہ پڑھے۔ (مؤلف) (ابوداؤد اول، ص ۱۳۶۔ باب التصفیق فی الصلاة)

۳۰۰۔ اخرج احمد فی المسند عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ قال کان لی

ساعة من السحر ادخل فیہا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فان کان

فانما یصلی سبوح لی۔ الحدیث۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں میرے لئے وقت سحر یعنی صبح صادق سے پہلے

کی ایک گھڑی حاصل تھی جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا

پس اگر حضور نماز ادا فرما رہے ہوتے تو میرے لئے سبحان اللہ کہتے (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص

۴۰۳" (منداجم، ص ۱۲۳، ج ۱)

۳۰۱۔ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ناب احدکم فائبة وهو فی الصلاة

فلیسبح۔ الحدیث۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کسی کو نماز میں کوئی ضرورت پیش

آئے تو چاہئے کہ سبحان اللہ کہے۔ (مؤلف) اخرجہ السنة۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۴۰۶"۔ (فتح

امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑا ہونا منع ہے :

۳۰۲۔ روی ان حدیفة الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما قام بالمدائن یصلی بالناس علی دکان فجذبہ سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثم قال ما الذی اصابک اطل العہد ام نسیت اما سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول لا یقوم الامام علی مکان انشزما علیہ اصحابہ۔ و فی روایة اما علمت ان اصحابک یکرہون ذلک فقال تذکرت حین جذبتی۔

حضرت حدیفة الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مدائن میں ایک دکان پر کھڑے ہو کر لوگوں کی امامت کی تو سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو کھینچ لیا اور کہا کہ جو تم سے ہوا تو کیا زمانہ زیادہ گزر گیا یا تم بھول گئے کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے نہیں سنا ہے کہ امام مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑا نہ ہو۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے اصحاب اس کو برا جانتے ہیں حدیفة نے کہا کہ جب آپ نے مجھے کھینچا تھا تو مجھے یاد آ گیا تھا۔ یعنی امام مقتدیوں سے اتنی بلند جگہ کھڑا نہ ہو جس قدر سے امام و قوم کا مقام میں امتیاز واقع ہو۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۴۱۵“

سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہے اور کپڑا اور بال کھینچنا منع ہے :

۳۰۳۔ حدیث صحیح میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں امرت ان اسجد علی سبعة اعضاء و ان لا اکف شعرا و لا ثوبا۔ رواہ الستة عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے اور یہ کہ بال اور کپڑا نہ سمیٹا کروں۔ (بخاری اول،

ص ۱۱۳۔ باب لا یکف شعرا)

۳۰۴۔ صحیحین میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں امرت ان لا اکف

الشعر و لا الثياب۔

مجھے حکم ہوا ہے کہ نماز میں بال اور کپڑا نہ سمیٹوں۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص

۴۲۳۔ (مسلم اول، ص ۱۹۳۔ باب اعضاء السجود و النهی الخ)

امام کو لقمہ دینے کی تاکید پر ایک حدیث :

۳۰۵۔ ابن عساکر نے سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی قال امرنا النبی



صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان نرد علی الامام۔

ہم کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ امام پر اس کی غلطی رد کریں۔ ”فتاویٰ رضویہ،

ج ۳، ص ۳۱۱۔ (المستدرک کتاب الصلوٰۃ بیروت ۱۴۰۰ء)

امام کا تمام مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑا ہونا مکروہ ہے :

۳۰۶۔ سنن ابی داؤد میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا ام الرجل القوم فلا يقوم (بقم) فی مکان ارفع من مقامهم او نحو ذلك۔

یعنی جب کوئی شخص نمازیوں کی امامت کرے تو ان کے مقام سے اونچی جگہ میں نہ کھڑا ہو۔

(ابوداؤد اول، ص ۸۸، باب الامام يقوم مکانا ارفع الخ)

۳۰۷۔ ابو داؤد و ابن حبان و حاکم حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

وهذا لفظ الحاکم فی مستدرک ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی ان يقوم الامام فوق و یبقی الناس خلفه۔

یعنی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ امام اونچا کھڑا ہو اور

مقتدی نیچے رہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۳۱۳۔“ (کنز العمال، ص ۳۷۹، ج ۷)

جو تیوں کو سجدہ کے روبرو کھنا منع ہے اور یہ کہ اس سے فرشتوں اور لوگوں کو ایذا ہوتی ہے۔

۳۰۸۔ سنن ابی داؤد میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم فرماتے ہیں اذا صلی احدکم فلا یضع نعلیه عن یمنہ ولا عن یسارہ فتکون عن یمن غیرہ الا ان لا یکون عن یسارہ احد و لیضعہما بین رجلیہ۔

جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو جو تپ اپنے دائیں طرف نہ رکھے نہ اپنے بائیں طرف رکھے کہ

دوسرا جو اس کے بائیں ہاتھ کو ہے اس کے دہنی طرف ہوں گی ہاں اگر بائیں طرف کو کوئی نہ ہو تو بائیں جانب رکھے ورنہ اپنے پاؤں کے بیچ میں رکھے۔ رواہ الحاکم ایضا و البیہقی۔ (ابوداؤد اول،

ص ۹۶، باب المصلی اذا خلع نعلیہ الخ)

۳۰۹۔ دوسری روایت میں اس ممانعت کے لئے یوں حدیث آئی فلا یوذہبہما احدا۔

کسی کو ایذا نہ ہو۔ رواہ الثلثة المذکورون و ابن حبان عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابوداؤد اول،

ص ۹۶۔ باب المصلی اذا خلع نعلیہ)

۳۱۰۔ ایک حدیث میں اس ایذا کی یوں تصریح آئی۔ لاتضعهما عن یمینک و لا عن

یسارک فتو ذی الملنکة و الناس۔

دہنے ہاتھ کو رکھے گا تو ملائکہ کو ایذا ہوگی بائیں کو رکھے گا تو جو لوگ بائیں طرف ہیں انہیں

ایذا ہوگی۔ رواہ الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم۔ علماء نے اس ایذا کی وجہ فرمائی یعنی وہ نوع اہانۃ لہ جس کی طرف جو تار کھا جائے

اس کی ایک طرح کی اہانت ہوتی ہے۔ قالہ الطیبی و نقلہ فی المرقاة۔ (کنز العمال، ص ۳۳۳، ج ۷)

قبلہ کی طرف تھو کنا خلاف ادب ہے :

۳۱۱۔ اعلیٰ درجہ کی صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا

کان احدکم یصلی فلا یبصق قبل وجہہ فان اللہ تعالیٰ قبل وجہہ اذا صلی۔

جب تم میں کوئی نماز میں ہو تو سامنے کونہ تھو کے کہ نمازی کے سامنے اللہ عزوجل کا فضل و

جلال و رحمت و عظمت ہوتے ہیں۔ رواہ مالک فی الموطا عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہما و من طریقۃ الشیخان فی الصحیحین۔

ائمہ دین اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں۔ یجب علی المصلی اکرام قبلتہ بما

یکرم بہ من بناجیہ من المخلوقین۔ عند استقبالہم بوجہہ۔ یعنی نمازی پر واجب ہے کہ

مصلیٰ کے سامنے کھڑے ہونے میں جس بات میں ان کی تعظیم جانتا ہے وہی ادب اپنی اپنی جانب

قبلہ میں ملحوظ رکھے کہ اللہ عزوجل سب سے زیادہ احق بالتعظیم ہے۔ ذکرہ ابن بطال و نقلہ

فی ارشاد الساری۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۲۵"۔ (بخاری اول، ص ۵۸۔ باب حک البزاق بالید

من المسجد)

جوتے اگر ادھر ادھر رکھنے سے چوری کا خوف ہو تو سامنے رکھ کر کپڑے سے چھپا دینا

کافی ہے۔

۳۱۲۔ سنن ابن ماجہ میں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یوں ہے۔

فاجعلہما بین رجلک و لا تجعلہما عن یمینک و لا عن یمینک و لا

ورائک فتو ذی من خلفک۔

یعنی جوتے اپنے پیچھے بھی نہ رکھ کہ جو پیچھے ہے اس کے آگے ہوں گے اسے ایذا ہوگی۔

بلکہ اپنے پاؤں کے نیچے رکھو۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۲۶"۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۰۵۔ باب ماجا

فی این توضع النعل النخ)

امام وسط مسجد میں کھڑا ہو اور صف اس طرح ہو کہ امام وسط صف میں رہے حدیث

میں ہے۔

۲۳۱۳۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توسطوا (وسطوا) الامام و

سدوا الخلل۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام کو وسط میں لو اور صفوں کی فرجات

بند کرو (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۶۳۔“ (ابوداؤد اول، ص ۹۹، باب مقام

الامام من الصف)

## تعارف

تیجان الصواب فی قیام الامام فی المحراب  
(محراب کے معنی اور امام کے محراب میں کھڑا ہونے پر نفیس بحث)

۶ جمادی الاخریٰ ۱۳۲۰ھ کو سوال پیش ہوا کہ امام کا محراب میں کھڑا ہونا کیسا ہے؟  
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے اس کے جواب میں کچھ تمہید کے بعد سب سے پہلے محراب کے  
متعدد معنی تحریر کئے پھر محراب کی دو قسمیں کی ہیں۔

محراب کے معانی یہ ہیں۔

مسجد میں امام کی جگہ، الماری، صدر مجلس، گھر کا اعلیٰ مقام، مجلس کے لئے اونچی جگہ اور  
محراب اس جگہ کو بھی کہتے ہیں جہاں بادشاہ تنہا بیٹھتا ہو تاکہ لوگ دور رہیں اسی سے محراب مسجد  
ہے کہ امام اکیلا کھڑا ہوتا ہے اور لوگوں سے دور ہوتا ہے اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے معانی  
مختلف کتب لغات کے حوالے سے اس رسالے میں مندرجہ و مرقوم ہیں مگر یہاں محراب سے مراد  
وہ جگہ ہے جو بطور علامت دیوار قبلہ کے وسط میں ہوتی ہے۔

اور اس میں حکمت یہ ہے کہ لوگوں کے قرب و بعد میں برابری ہو تاکہ قرأت سننے امام کے  
اوپر نیچے انتقال پر اطلاع اور دائیں بائیں لوگوں پر فیضان میں آسانی ہو۔ اور محراب کے جہت قبلہ  
میں ہونے کی حکمت یہ ہے کہ حد شرعی و عادی تمام تر قبلہ سے اقرب ہو۔

محراب کی دو قسمیں یہ ہیں۔ حقیقی۔ صوری

محراب حقیقی۔ یہ محراب جو آج متعارف ہے رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
ظاہری حیات میں نہ تھی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر اقدس کے پہلو میں قیام  
فرماتے تھے، بلکہ ۸۸ھ سے پہلے مساجد قدیمہ میں محراب کا وجود نہ تھا، عہد نبوت سے لے کر  
عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے تک خود مسجد نبوی میں صورت محراب نہیں تھی،  
بلکہ ولید بن عبدالملک مروان کے دور امارت میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
مسجد نبوی میں محراب بنوائی جب کہ وہ مدینہ طیبہ میں گورنر تھے۔

محراب صوری۔ زینت کے علاوہ امام کی جگہ پر بطور علامت محراب کا ہونا بہتر ہے خصوصاً بڑی مساجد میں تاکہ ہر دفعہ غور و فکر نہ کرنا پڑے اور رات کو بغیر روشنی کے امام کو پایا جاسکے اور امام کے محراب میں سجدہ کی وجہ سے مقتدیوں کو وسعت بھی مل جاتی ہے۔

تو جب محراب میں یہ مصلحتیں تھیں تو اس کا رواج ہو گیا اور تمام بلاد اسلامیہ میں محراب کی صورت مشہور و معروف ہو گئی یہ محراب حقیقی و صوری کی تعریف نہیں بلکہ ان کی تاریخ و تعیین ہے۔

اس رسالے میں مقصود یہ مسئلہ واضح کرنا ہے کہ امام کا محراب میں کھڑا ہونا سنت بھی ہے اور مکروہ بھی۔ لہذا جس جگہ بھی علماء نے امام کے محراب میں کھڑے ہونے کو سنت کہا ہے وہاں محراب حقیقی مراد ہے اور جہاں محراب میں امام کے قیام کو مکروہ کہا ہے وہاں محراب صوری میں کھڑا ہونا مراد ہے اس طریقہ پر کہ اس کے پاؤں محراب کے اندر ہوں۔

اسی مسئلے کی توضیح و تشریح کے لئے اس رسالے میں بطور دلیل کثیر حوالجات پیش کئے گئے ہیں اور یہ رسالہ فارسی زبان میں ہے، اور چمازی سائز کے ۹ صفحات پر مشتمل اس رسالہ جلیلیہ میں ۷ حدیثیں شامل بحث ہیں۔

## احادیث

تیجان الصواب فی قیام الامام فی المحراب

سب سے اچھی جگہ مسجد اور بری جگہ بازار ہے :

۳۱۴۔ حدیث میں ہے خیر البقاع المساجد و شر البقاع الاسواق۔ رواہ

الطبرانی و ابن حبان و الحاکم بسند صحیح عن ابن عمر و معناه لمسلم عن ابی ہریرة و لاحمد و الحاکم عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سب سے بہترین جگہ مسجد اور بری جگہ بازار ہے۔ (مؤلف) فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۳۲۔

تیجان الصواب۔ (مکتوٰۃ اول، ص ۷۱۔ باب المساجد و مواضع الصلاة۔ الفصل الثانی)

مساجد کو بلند و بالا اور منقش بنانا مباح ہے :

۳۱۵۔ حدیث میں ہے ما امرت بتشید المساجد۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند صحیح عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مجھے مسجدوں کو بلند و بالا اور گچ وغیرہ سے پلستر کرنے کا حکم نہیں ہوا ہے۔ (مؤلف) ابوداؤد

اول، ص ۶۵، باب فی بناء المساجد)

امام کو دیوار قبلہ سے قریب کھڑا ہونا چاہئے :

۳۱۶۔ حدیث میں ہے۔ کان بین مصلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

و بین الجدار ممر شاة۔ رواہ الائمة احمد و الشیخان عن سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مصلی شریف اور دیوار کے درمیان ایک بکری

گزرنے کا فاصلہ ہوتا تھا۔ (مؤلف) (مسلم اول، ص ۱۹۷، باب معرة المصلى و النذب الى الصلاة الخ)

مقتدی امام سے پیچھے رہیں حدیث میں ہے :

۳۱۷۔ حدیث۔ لا یزال قوم یتأخرون حتی یؤخرهم اللہ عزوجل۔ رواہ مسلم و

ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جو قوم ہمیشہ پیچھے رہی یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے بھی اسے پیچھے کر دیا۔ (مولف)  
(مسلم اول، ص ۱۸۲۔ باب تسویۃ الصفوف الخ)

نمازی اور قبلے کے مابین زیادہ فاصلہ نہیں ہونا چاہئے :

۳۱۸۔ حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا یصلین احدکم و بینہ و بین القبلة فجوة۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ کوئی اس حال میں نماز نہ پڑھے کہ اس کے اور قبلہ کے درمیان زیادہ فاصلہ ہو۔ یعنی قبلہ سے زیادہ قریب ہونے میں یہ فائدہ ہے کہ بعد میں آنے والوں کو جگہ مل جائے گی اور رحمت و رحمن سے بھی زیادہ قرب ہوگا۔ (مولف)  
(مصنف عبدالرزاق ۲۳۰۶ باب کم یکون بین الرجل الخ کراچی، ۱۶/۲)

۳۱۹۔ حدیث۔ فان احدکم اذا قام فی صلاتہ فانه یناجی ربہ و ان ربہ بینہ و بین القبلة۔ کما رواہ الشیخان وغیرہما عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، اس حال میں کہ رب عزوجل اس کے اور قبلہ کے مابین ہوتا ہے۔ یعنی نمازی یہ تصور کرے کہ رب اسے دیکھ رہا ہے اور اس کے قریب ہے۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۵۸، باب حک البزاق بالید من المسجد)  
محراب کے اندر نماز پڑھنا مکروہ ہے :

۳۲۰۔ فی الحدیث اتقوا هذه المذابح یعنی المحاریب۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی السنن عن عبداللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نماز میں محراب کے اندر کھڑے ہونے سے اجتناب کرو۔ (مولف) "فتویٰ رضویہ ج ۳، ص ۲۳۲۔ لیجان الصواب۔" (کنز العمال، ص ۳۳۰، ج ۷)

## احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد سوم

ثياب بذلت و مہنت یعنی وہ کپڑے جن کو آدمی اپنے گھر میں کام کاج کے وقت پہنے رہتا ہے جنہیں میل کچیل سے بچلایا نہیں جاتا نہیں پہن کر نماز پڑھنی مکروہ ہے۔

۳۲۱۔ روی ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رائی رجلا فعل ذلك فقال ارأیت لو ارسلتک الی بعض الناس اکت تمر فی ثیابک هذه فقال لا فقال عمر اللہ احق ان یتزین لہ۔

امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو ایسے ہی کپڑوں میں نماز پڑھتے دیکھا فرمایا بھلا بتاؤ اگر میں کسی آدمی کے پاس تجھے بھیجوں تو انہیں کپڑوں میں چلا جائے گا، کہا نہ فرمایا تو اللہ عزوجل زیادہ مستحق ہے کہ اس کے دربار میں زینت و ادب کے ساتھ حاضر ہو۔  
”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۴۴۴“

نوافل گھر میں پڑھنا بہتر ہے حدیث میں ہے :

۳۲۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ افضل صلاة المرء فی بیتہ الا

المکتوبہ۔

فرائض کے علاوہ آدمی کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ یعنی فرض نمازیں مسجد میں پڑھے

اور نفل گھر میں۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۴۵۱“۔ (بخاری اول، ص ۱۰۱۔ باب صلاة اللیل)

تہجد سنت مستحبہ ہے اس کی ترغیب پر تین حدیثیں :

۳۲۳۔ طبرانی معجم اوسط اور بیہقی سنن میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ثلث هن علی فرائض و هن لکم سنة

الوتر و السواک و قیام اللیل۔

تین چیزیں مجھ پر فرض اور تمہارے لئے سنت ہیں وتر و سواک و قیام شب۔ (کنز العمال، ص



۳۲۲۔ ابو جعفر طبری حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی امر

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقیام اللیل و کتب علیہ دون امتہ۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قیام شب کا حکم تھا حضور پر فرض تھا امت پر

نہیں۔ ”قانون رضویہ، ج ۳، ص ۳۵۵“۔ (تفسیر ابن جریر طبری المسمی جامع البیان مینہ

مصر ۱۵/۹۰)

۳۲۵۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ما کان بعد صلاة العشاء

فہو من اللیل۔

جو نماز بعد عشاء پڑھی جائے وہ سب نماز شب ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابیاس بن معویہ

المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔ (المجموع الکبیر حدیث ۷۸۷ بیروت ۱/۲۷۱)

تراویح و تحیۃ المسجد کے سوا تمام نوافل گھر میں پڑھنا افضل اور باعث ثواب اکمل ہے۔

۳۲۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں علیکم بالصلاة فی بیوتکم فان

خیر صلاة المرء فی بیتہ الا المكتوبة۔

تم پر لازم ہے گھروں میں نماز پڑھنا کہ بہتر نماز مرد کے لئے اس کے گھر میں ہے سوا فرض

کے۔ رواہ البخاری و مسلم۔ (مسلم اول، ص ۲۶۶، باب استحباب صلاة النافلة فی بیتہ الخ)

۳۲۷۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلاة المرء فی بیتہ افضل من صلاتہ

فی مسجدی هذا الا المكتوبة۔

نماز مرد کی اپنے گھر میں میری اس مسجد میں اس کی نماز سے بہتر ہے مگر فرائض۔ رواہ

ابوداؤد۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۳۹، باب صلاة الرجل التطوع فی بیتہ)

۳۲۸۔ اخرج مسلم فی صحیحہ و ابوداؤد فی السنن و اللفظ لمسلم عن

عبدالله بن سفین قال سألت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن صلاة رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن تطوعہ فقالت کان یصلی فی بیتی قبل الظهر اربعاً ثم ینخرج

فیصلی بالناس ثم یدخل فیصلی رکعتین و کان یصلی بالناس المغرب ثم یدخل

فیصلی رکعتین و یصلی بالناس العشاء و یدخل بیتی فیصلی رکعتین، ثم ذکرت

صلاة اللیل و الوتر الی ان قالت و کان اذا طلع الفجر صلی رکعتین۔ زاد ابوداؤد ثم

ینخرج فیصلی بالناس صلاة الفجر۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر میں چار رکعت ظہر سے پہلے پڑھتے پھر باہر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے پھر گھر میں رونق افروز ہو کر دو رکعتیں پڑھتے اور مغرب کی نماز پڑھ کر گھر میں جلوہ فرما ہوتے اور دو رکعتیں پڑھتے اور عشاء کی امامت کر کے گھر میں آتے اور دو رکعتیں پڑھتے جب صبح چمکتی دو رکعتیں پڑھ کر باہر تشریف لے جاتے اور نماز فجر پڑھاتے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۳۵۷۔“ (مسلم اول، ص ۲۵۲، باب جواز النافلة قائما انخ) (ابوداؤد اول، ص ۷۸، باب تفریع ابواب التطوع و رکعات السنة)

کپڑا لٹکا کر نماز پڑھنا منع ہے لیکن اگر دونوں کنارے ایک دوسرے پر ڈال لے تو جائز ہے :  
۳۲۹۔ فی الصحیحین عن عمرو بن ابی سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال  
رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد مشتملا فی بیت ام  
سلمة واضعا طرفیہ علی عاتقیہ

عمرو بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ام سلمہ کے گھر میں ایک ہی کپڑے میں نماز ادا فرما رہے ہیں اور اس کے دونوں کناروں کو کندھوں پر ڈالے ہوئے ہیں۔ (مولف) (بخاری اول ص ۵۲، باب الصلاة فی الثوب الواحد ملتحقا بہ الخ)

۳۳۰۔ وللبخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول من صلی فی ثوب واحد فلیخالف بین طرفیہ۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اسے چاہئے کہ دونوں کنارے ایک دوسرے انب ڈال لے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۳۶“ (بخاری اول ص ۵۲، باب اذا صلی فی الثوب الواحد الخ)

تجد ابداً امر میں سب پر فرض تھا مگر بعد میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تو فرض ہی رہا اور امت کے لئے نفل ہو گیا :

۳۳۱۔ حدیث ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان اللہ عزوجل افترض قیام اللیل فی اول هذه السورة (المزمل) فقام نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم واصحابه حولاً وامسك الله خاتمها اثني عشر شهراً في السماء حتى انزل الله في آخر هذه السورة التخفيف فصار قيام الليل تطوعاً بعد فريضة . رواه مسلم وابدواؤد والنسائي۔

بیشک اللہ عزوجل نے سورہ مزمل کے ابتدائی حصے میں قیام لیل کو فرض فرمایا تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے ایک سال تک قیام فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے آخری حصے کو آسمان پر ہی ایک سال تک، ایک لیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورہ کی آخر آیتوں میں قیام کی تخفیف کا حکم فرمایا تو رات کا قیام فرض ہونے کے بعد اب نفل ہو گیا۔ (مولف) (مسلم اول ص ۲۵۶، باب صلاة الليل الخ)

۳۳۲۔ اسی حدیث میں لفظ ابی داؤد یوں ہیں قال (ای سعد بن ہشام) قلت حدثنی (حدثینی) من قیام اللیل قالت الست تقرأ یا ایہا المزمل قال قلت بلی قالت فان اول هذه السورة نزلت فقام اصحاب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حتى انتفخت اقدامهم وحبس خاتمها في السماء اثني عشر شهراً ثم نزل آخرها فصار قيام الليل تطوعاً بعد فريضة۔

سعد بن ہشام نے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ قیام لیل کے بارے میں حدیث بیان کیجئے حضرت عائشہ نے فرمایا کیا تم نے سورہ مزمل نہیں پڑھی ہے سعد نے کہاں ہاں کیوں نہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اس سورت کی ابتدا جب نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے ایسا قیام کیا کہ ان کے قدم متورم ہو گئے پھر جب اس کی آخری آیتیں ایک سال کے بعد نازل ہوئیں تو قیام شب جو فرض تھا وہ نفل ہو گیا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۵۵" (ابوداؤد اول ص ۱۹۰، باب فی صلاة الليل)

نماز شب کے بارے میں دو حدیثیں :

۳۳۳۔ بخین میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کانت صلواته صلى الله تعالى عليه وسلم في شهر رمضان وغيره ثلث عشر ركعة بالليل عنها (مها) ركعتا الفجر۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز شب رمضان وغیر رمضان میں تیرہ رکعات ہوتی تھیں! نہیں! فجر کی دو رکعتیں بھی ہیں (مولف) (مسلم اول ص ۲۵۵، باب صلاة الليل الخ)

۳۳۴۔ لمسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرفعہ افضل الصلاة بعد الفریضة صلاة اللیل۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روای کہ فرائض کے بعد افضل نماز نماز شب ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۵۶" (مسلم ۱/۳۶۸، باب فضل صوم المحرم) سنن ونوافل اور وتر کا گھر میں پڑھنا افضل ہے حدیث میں ہے :

۳۳۵۔ روی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه کان یصلی جمیع السنن والوتر فی البیت۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام سنتیں اور وتر کی نماز کا شانہ نبوت میں پڑھا کرتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۵۸" (صغیری فصل فی النوافل دہلی ص ۵) فرض سے پہلے کی سنتیں اگر قضا ہو جائیں تو وقت کے اندر پڑھنے سے وہ ادا ہوں گی نہ کہ قضا اور وقت کے بعد ان کی قضا نہیں :

۳۳۶۔ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا فاتہ الاربع قبل الظهر قضاہن بعدہ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جب ظہر کی چار سنتیں ہو جائیں تو فرض کے بعد ادا فرماتے تھے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۶۱" (رد المحتار ۱/۵۳۱، باب ادراک الفریضة)

سنن ونوافل کا گھر میں پڑھنا افضل اور زیادتی ثواب کا باعث ہے :

۳۱۷۔ فی الصحیحین عن السائب بن یزید قال لقد رأیت الناس فی زمن عمر بن الخطاب اذا انصرف من المغرب انصرفوا جمیعاً حتی لا یبقی فی المسجد احد کانہم لا یصلون بعد المغرب حتی یصیرون الی اہلیہم۔

یمن میں مروی زملہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لوگ مغرب کے فرض پڑھ کر گھروں کو لوٹ جاتے یہاں تک کہ مسجد میں کوئی شخص نہ رہتا گویا وہ بعد مغرب کچھ پڑھتے ہی نہیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۵۷"۔

۳۳۸۔ واخرج ابو داؤد والترمذی والنسائی عن کعب بن عجرة وابن ماجہ عن حدیث رافع بن خدیج والسیاق لابی داؤد قال ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتی

مسجد بنی عبد الاشہل فصلی فیہ المغرب فلما قضاوا صلاتہم رآہم یسبحون بعدہا  
فقال ہذہ صلاۃ البیوت۔ (ابوداؤد اول ص ۱۸۳، باب رکعتی المغرب این تصلیان)

۳۳۹۔ ولفظ الترمذی والنسائی علیکم بہذہ الصلاۃ فی البیوت۔ (نسائی اول  
ص ۲۳۷، باب الحث علی الصلاۃ فی البیوت الخ)

۳۴۰۔ وابن ماجہ ارکعو ہاتین الرکتین فی بیوتکم۔ (ابن ماجہ ص ۸۳، باب ماجاء  
فی الرکتین بعد المغرب)

(تینوں حدیثوں کا خلاصہ یہ ہے کہ) سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو دیکھا  
کہ مغرب کی فرض پڑھ کر مسجد میں سنتیں پڑھنے لگے ارشاد فرمایا یہ نماز گھر میں پڑھا کرو۔ ”فتاویٰ  
رضویہ ج ۳ ص ۲۵۸“

نماز نفل کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے بیٹھ کر پڑھنے میں آدھا ثواب ہے :

۳۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان صلی قائما فہو افضل ومن  
صلی قاعدا فلہ نصف اجر القائم۔

اور اگر کھڑے ہو کر پڑھے تو وہ افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے اس کے لئے کھڑے ہو کر  
پڑھنے والے سے نصف ثواب ہے۔ رواہ البخاری عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ  
عنه وعن الصحابة جميعا۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۶۷“ (بخاری اول ص ۱۵۰، باب صلاۃ القاعد  
بالایماء)

رات کو نوافل کے بعد اخیر میں وتر پڑھنا بہتر ہے حدیث میں ہے :

۳۴۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اجعلوا آخر صلاتکم  
باللیل وترا۔

اپنی نماز شب میں سب سے آخر وتر رکھو۔ رواہ مسلم عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ  
عنها۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۶۸“ (مسلم اول ص ۲۵۷، باب صلاۃ اللیل الخ)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت پر ایک حدیث جلیل :

۳۴۳۔ صحیح مسلم شریف میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے مجھے حدیث  
پہنچی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھے کی نماز آدھی ہے میں خدمت  
اقدس میں حاضر ہوا تو خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز پڑھتے پایا میں نے

سر انور پر ہاتھ رکھا (یعنی یہ خیال گزرا کہ شاید بخلا وغیرہ کے سبب بیٹھ کر پڑھ رہے ہوں) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد اللہ بن عمر و کیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے سنا تھا کہ حضور نے فرمایا بیٹھے کی نماز آدمی ہے اور حضور خود بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں فرمایا اجل ولكن (لکنی) لست کا احد منکم

ہاں بات وہی ہے کہ بیٹھے کا ثواب آدھا ہے مگر میں تمہارے مثل نہیں میرے لئے ہر طرح پورا کامل اکمل ثواب ہے۔ یہ میرے لئے خصوصیت و افضل رب الارباب ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۳۶۸-۳۶۹“ (مسلم اول ص ۲۵۳ باب صلاة اللیل الخ)

اللہ تعالیٰ کو دائمی عمل محبوب ہے :

۳۳۴۔ حدیث صحیح میں فرمایا احب الاعمال الی اللہ اذومها وان قل

اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند وہ عمل ہے کہ ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۷۱“ (کنز العمال ص ۱۹ ج ۳)

قیام جماعت کے بعد بھی سنت فجر پڑھی جائے گی اس کے علاوہ دوسری سنتوں کے شروع کرتے وقت اگر جماعت قائم ہو جائے تو یہ سنتیں بعد میں پڑھے :

۳۳۵۔ امام اجل ابو جعفر طحاوی شرح معانی الآثار میں فرماتے ہیں حدثنا علی بن شیبہ

حدثنا الحسن بن موسی ثنا شیبان بن عبدالرحمن عن یحییٰ بن ابی کثیر عن زید بن اسلم عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه جاء والامام یصلی الصبح ولم یکن صلی الرکتین قبل صلاة الصبح فصلاهما فی حجرة حفصة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ثم انه صلی مع الامام۔

(خلاصہ یہ کہ) سیدنا عبد اللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک روز ایسے وقت

تشریف لائے کہ جماعت فجر قائم ہو چکی تھی انہوں نے ابھی سنتیں نہ پڑھی تھیں ان کی بہن ام المؤمنین حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حجرہ مطہرہ مسجد سے ملا ہوا تھا جس کا دروازہ عین مسجد میں تھا وہاں چلے گئے اور سنتیں حجرہ میں پڑھ کر پھر مسجد میں آکر شامل جماعت ہوئے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳

ص ۳۷۳“ (شرح معانی الآثار ۱/۲۲۰ باب اداء سنة الفجر)

نماز شب میں طول قیام کے سبب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم مبارک متورم ہو جاتے اور بسا اوقات پھٹ جاتے تھے :

۳۳۶۔ جامع صحیح امام بخاری میں ہے حدثنا صدقة بن فضل اخبرنا ابن عیینة ثنا زیاد

انه سمع المغيرة يقول قام النبي صلى الله تعالى عليه وسلم حتى تورمت قدماه فقبل له قد غفر الله لك ماتقدم من ذنبك وما تاخر قال افلا اكون عبدا شكورا۔

زیاد نے مغیرہ کو کہتے ہوئے سنا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اتنا قیام فرمایا کہ قدمان مبارک متورم ہو گئے تو عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب سے آپ کی امت کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادیئے ہیں تو حضور نے ارشاد فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (مولف) (بخاری روم ص ۱۶، باب قوله لیغفر الله ماتقدم الخ)

۳۴۷۔ حدثنا الحسن بن عبدالعزيز ثنا عبد الله بن يحيى اخبرنا حيوة عن ابى الاسود انه سمع عروة عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقوم من اللیل حتی تنفطر قدماه فقالت عائشة لم تصنع هذا یا رسول اللہ وقد غفر الله لك ماتقدم من ذنبك وما تاخر قال افلا احب ان اكون عبدا شكورا۔ الحدیث

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب کو اس طرح قیام فرماتے تھے کہ قدمان مبارک شکافتہ ہو جاتے حضرت عائشہ عرض کرتی یا رسول اللہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کی امت کے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف فرمادیا ہے ارشاد فرمایا کیا مجھے یہ محبوب نہ ہو کہ عبد شکور ہو جاؤں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۶۰" (بخاری روم ص ۱۶، باب لیغفر الله ماتقدم الخ)

وترکی جماعت غیر رمضان میں اگر اتفاقاً کبھی ہو جائے تو حرج نہیں :

۳۴۸۔ اخرج الطحاوی عن المسور بن مخرمة قال دفنا ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیلا فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انی لم اوتر فقام ووقفنا وراه فصلى بنا ثلث ركعات لم یسلم الا فی آخرهن۔

مسور بن مخرمہ نے کہا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تدفین رات کو ہوئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ کہ ہم نے ابھی وتر نہیں پڑھی ہے وہ آگے کھڑے ہوئے اور ہم ان کے پیچھے پھر تین رکعتیں ایک سلام سے پڑھائیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۶۳" (رد المحتار ۲/۳۸، باب الوتر)

وتر کے بعد دو رکعت نفل سے متعلق تین حدیثیں :

۳۴۹۔ عند مسلم عن ام المومنین الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت بعد ما ذكرت وتره صلى الله تعالى عليه وسلم ثم يصلى ركعتين بعد ما يسلم وهو قاعد۔

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وتر کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ وتر کا سلام پھیرنے کے بعد دو رکعت بیٹھ کر ادا فرماتے تھے۔ (مولف) (مسلم اول)۔  
۲۵۶، باب صلاة اللیل و عدد الرکعات الخ)

۳۵۰۔ ولاحمد عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یصلیہا بعد الوتر وهو جالس۔

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت بیٹھ کر ادا فرماتے تھے۔ (مسند احمد ص: ۳۳۸، ج: ۶)

۳۵۱۔ ولابن ماجة عن ام المؤمنین ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین خفیفین وهو جالس فاذا اراد ان یرکع قام فرکع۔

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت خفیف بیٹھ کر ادا فرماتے تھے پھر جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے۔ یہ فعل دائمی نہ تھا بلکہ احیاناً ایسا کرتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۶۸"  
(ابن ماجہ اول ص ۸۵، باب ماجاء فی الرکعتین بعد الوتر جالساً)

سنتوں کی پیروی لازم ہے :

۳۵۲۔ احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة عن العرباض بن ساریة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیکم بسنتی و سنتی و سنتی الخلفاء الراشدین المہدین عضوا علیہا بالنواجذ۔

تم پر لازم ہے میری سنت کا اتباع اور خلفائے راشدین کی سنت کا، سنت کو دانتوں سے مضبوط پکڑو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۷۶" (ابوداؤد دوم ص ۶۳۵، باب فی لزوم السنة)  
جماعت کی نماز امام زیادہ طویل نہ پڑھائے :

۳۵۳۔ حدیث صحیح میں ہے اذا ام احدکم فلیخفف۔

جب تم میں کوئی امامت کرے تو چاہئے کہ تخفیف کرے۔ یعنی نماز جلدی پڑھائے۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۸۳" (مسلم اول ص ۱۸۸، باب امر الائمة بتخفیف الصلاة الخ)

نماز میں مختلف جگہ سے قرآن کا بالترتیب پڑھنا جائز ہے :



۳۵۴۔ سنن ابی داؤد میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تہجد کی نماز میں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت پست آواز سے پڑھتے دیکھا اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت بلند آواز سے اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ کچھ ایک سورت سے پڑھا اور کچھ دوسری سورت سے لیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تینوں صاحبوں سے وجہ دریافت فرمائی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی قد اسمعت من ناجیت یا رسول اللہ میں جس سے مناجات کرتا ہوں وہ اس پست آواز کو بھی سنتا ہے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ اوقظ الوسنان واطرد الشيطان یا رسول اللہ میں اس لئے اتنی آواز سے پڑھتا ہوں کہ اونگھنا جاگے اور شیطان بھاگے، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کلام طیب یجمعہ اللہ بعضہ الی بعض یا رسول اللہ قرآن مجید سب پاکیزہ کلام ہے کچھ یہاں سے اور کچھ وہاں سے میں ملا لیتا ہوں ارادۃ الہیہ یو ہیں ہوتا ہے فرمایا کلکم قد اصاب تم تینوں نے ٹھیک بات کی درست کام کیا۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۸۱“ (ابو داؤد اول ص ۱۸۸، باب رفع الصوت بالقراءة فی صلاة اللیل)

تین دن سے کم میں قرآن ختم کرنا صرف افضلیت کے خلاف ہے ورنہ جائز ہے :

۳۵۵۔ سنن دارمی والی داؤد و ترمذی و ابن ماجہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے لم یفقه من قراء القرآن فی اقل من ثلاث۔ جس نے تین رات سے کم میں قرآن مجید ختم کیا اس نے سمجھ کر نہ پڑھا۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۸۵“ (ترمذی دوم ص ۲۳، باب ماجاء ان القرآن انزل علی سبعة احرف . باب منه) قرآن کریم کے ہر حرف پر دس نیکیاں ہیں حدیث میں ہے :

۳۵۶۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قراء حرفا من کتاب اللہ فلہ (بہ) حسنة والحسنة بعشر امثالها لا اقول الم حرف (ولکن) الف حرف ولام حرف، ومیم حرف۔

جس نے قرآن کریم کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی دس نیکیاں، میں نہیں فرماتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔ رواہ الدارمی و الترمذی و صححہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ترمذی دوم

ص ۱۱۹، باب ماجاء فیمن قراء حرفا من القرآن الخ)

عبادت الہی میں کسل اور اکتاہٹ منع ہے حدیث میں ہے :

۳۵۷۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ لا یسأم حتی تسأموا۔  
بیشک اللہ عزوجل ثواب دینے میں کمی نہیں فرماتا۔ جب تک نہ اکتاؤ۔

(کنز العمال، ج ۳، ص ۱۸)

مسلمان کو فحش بلکنا منع ہے :

۳۵۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس المؤمن بالطعان ولا

اللعان ولا الفحاش ولا البذی۔

مسلمان نہیں ہوتا بہت طعنہ کرنے والا، بہت لعنت کرنے والا، نہ بے حیا فحش گو۔ رواہ

احمد والبخاری فی الادب المفرد والترمذی وحسنہ وابن حبان والحاکم فی

صحیحہما عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۸۶“ (ترمذی دوم

ص ۱۸، باب ماجاء فی اللعنة)

ذکر نبی ذکر خدا ہے :

۳۵۹۔ حدیث قدسی سے ہے۔ جعلتک ذکرا من ذکری فمن ذکرك فقد

ذکرنی۔

یعنی رب العزت عزوجل اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے میں نے

تمہیں اپنے ذکر میں سے ایک ذکر بنایا تو جس نے تمہارا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا۔ (الشفا ج ۱ ص ۱۲،

الفصل الاول من الباب الاول)

تلاوت قرآن دوسرے اذکار سے افضل ہے :

۳۶۰۔ حدیث قدسی میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رب عزوجل

فرماتا ہے : من شغله القرآن عن ذکری ومسألتي اعطيته افضل ما اعطيت السائلین

وفضل کلام اللہ علی سائر کلام کفضل اللہ علی خلقہ۔

جسے قرآن عظیم میرے ذکر و دعاء سے روکے یعنی بجائے ذکر و دعا قرآن عظیم ہی میں

مشغول رہے اسے مانگنے والوں سے بہتر عطا کروں اور کلام اللہ کا فضل سب کلاموں پر ایسا ہے

جیسا اللہ عزوجل کا فضل اپنی مخلوق پر۔ رواہ الترمذی وحسنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۸۷“

(ترمذی دوم ص ۱۲۰، باب ماجاء کیف کانت قراءۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم. باب منه)

# تعارف

اجتناب العمال عن فتاویٰ الجہال

(قنوت نازلہ پڑھنے کے بارے میں ایک فتوے کا رد)

۲۶ جمادی الآخر ۱۳۲۶ھ میں ایک استفتاء آیا کہ غلبہ کفار و فتنہ و فساد اور طاعون و وبا کے وقت نماز فجر میں قنوت پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور سائل نے ایک بد عقیدہ مصنف کی جہالتوں سے مملو تصنیف بنام ”ضروری سوال“ کی کچھ تحریریں بھی حاضر کیں جو قنوت نازلہ صرف غلبہ کفار کے وقت جائز ہے، کے بارے میں تھیں۔

اس رسالے میں امام احمد رضا نے آغاز بحث میں سب سے پہلے نفس سوال کے جواب کی وضاحت کی ہے پھر ”ضروری سوال“ کے بد عقیدہ مصنف کی خبر لی ہے اور اس کے ہفتوات و خرافات کا پردہ چاک کیا ہے۔

امام احمد رضا بریلوی جواب کی ابتداء اس طرح فرماتے ہیں کہ

تحریرات مذکورہ نظر سے گزریں ”ضروری سوال“ میں جو حکم اختیار کیا محض خلاف تحقیق ہے، ہمارے ائمہ کرام کی تصریحات کتب متون دیکھئے تو عموماً یہ ارشاد ہے کہ غیر وتر میں قنوت نہیں، ان میں وقت غلبہ کفار کا بھی کہیں استثناء نہیں اور تحقیقات جمہور شارحین پر نظر ڈالئے تو مطلقاً نازلہ کے لئے قنوت لکھتے ہیں خاص فتنہ و غلبہ کفار کی ہر گز قید نہیں لگاتے۔

یعنی نماز فجر میں ہمارے یہاں قنوت نہ ہونا اس وقت ہے کہ کوئی بلا و مصیبت نہ ہو جب کوئی فتنہ یا کسی قسم کی بلا واقع ہو تو نماز صبح میں قنوت پڑھنا مضائقہ نہیں۔

پھر امام احمد رضا نے ”ضروری سوال“ کے مصنف کی جہالت و بطالت کا تمس و جوہات سے جائزہ لے کر اس کا بلوغ رو فرمایا ہے اور نفس مسئلہ اور اس کی حیثیت واقعہ کو متعدد کتب کے حوالوں سے آفتاب نیروز سے زیادہ روشن و آشکار کیا ہے۔

اور یہ رسالہ ۱۸ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۱۲۱ احادیث کریمہ رونق تحریر ہیں۔

# احادیث

## اجتناب العمال عن فتاویٰ الجہال

غیر وتر میں قنوت پڑھنا منع ہے اور قنوت فجر کے بارے میں ہمارے مشائخ کرام تصریح فرماتے ہیں کہ وہ منسوخ ہے مگر قنوت نماز اس سے مستثنیٰ ہے۔

۳۶۱۔ ابن حبان نے اپنی صحیح بالتمام والاناواع میں بطریق ابراہیم بن سعد عن الزہری عن سعید و ابی سلمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یقنت فی الصبح الا ان یدعو لقوم او علی قوم۔  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز صبح میں قنوت نہ پڑھتے مگر جب کسی قوم کے لئے ان کے قائدے کی دعا فرماتے یا کسی قوم پر ان کے نقصان کی دعا فرماتے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ باب القنوت ملتان ۱۸۲/۳)

۳۶۲۔ خطیب بغدادی نے کتاب القنوت میں بطریق محمد بن عبید اللہ الانصاری حدیث سعید بن ابی عروبہ عن قتادة حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لا یقنت الا اذا دعا لقوم او دعا علی قوم۔  
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قنوت نہ پڑھتے تھے مگر جب کسی قوم کے لئے یا کسی قوم پر دعا فرمائی ہوتی۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۹۲ اجتناب العمال“ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، باب القنوت، ملتان ۱۸۲/۳)

۳۶۳۔ مسند احمد و صحیح مسلم و سنن نسائی و ابن ماجہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قنت شهرا یدعو علی احياء من احياء العرب ثم تركه. زاد ابن ماجه فی صلاة الصبح۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک نماز صبح میں قنوت پڑھی عرب کے کچھ قبیلوں پر دعائے ہلاک فرماتے تھے پھر چھوڑ دی۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۹۵، اجتناب العمال“ مسلم اول ص ۲۳۷، باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات الخ، ابن ماجہ ص ۸۹، باب ماجاء فی

۳۶۴۔ حدیث طارق الشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ در بارہ انکار قنوت فجر (جس طرح معمول شافعیہ ہے) نسائی نے اس طرح روایت کی کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے قنوت نہ پڑھی وہ بدعت ہے۔ (نسائی ۱/۱۶۳ ترک القنوت)

۳۶۵۔ اور ترمذی وابن ماجہ نے یوں کہ ان کے صاحبزادے سعد ابومالک نے ان سے پوچھا آپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نمازیں پڑھیں کیا وہ فجر میں قنوت پڑھتے تھے فرمایا نئی نکالی ہوئی ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۹۶“ اجتناب العمال“ (ترمذی ۱/۹۱، باب فی ترک القنوت)

۳۶۶۔ حدیث ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن القنوت فی الفجر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قنوت فجر سے منع فرمایا۔ (ابن ماجہ ص ۸۹، باب ماجاء فی القنوت فی صلاة الفجر)

کبھی قنوت سے مراد طول قیام ہوتا ہے :

۳۶۷۔ حدیث صحیح میں ارشاد ہوا کہ بہتر نماز طول قنوت ہے یعنی جس میں قیام دیر تک ہو۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۹۷“ اجتناب العمال“ حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آپسی نزاع کے بارے میں امیر معاویہ کا فرمان :

۳۶۸۔ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صاف تصریح بسد صحیح موجود ہے کہ مجھے خلافت میں نزاع نہیں نہ میں اپنے آپ کو مولیٰ علی کا ہمسر سمجھتا ہوں وانی لا علم انہ افضل منی و احق بالامر ولكن لستم تعلمون ان عثمان قتل ظلما وانا ابن عمه وولیه واطلب بدمہ .

میں خوب جانتا ہوں کہ امیر المؤمنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ مجھ سے افضل و احق بہ امامت ہیں مگر کیا تمہیں خبر نہیں کہ امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظلماً شہید ہوئے میں ان کا ولی اور ابن عم ہوں ان کا قصاص مانگتا ہوں۔ رواہ یحییٰ بن سلیمان الجعفی استاذ الامام

البخاری فی کتاب صفین بسند جید عن ابی مسلم النخعی لانس۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۹۸  
اجتناب العمال"۔

حضرت حرام بن ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ایک روایت :

۳۶۹۔ (واقعہ پیر مومنہ میں ہے کہ حرام بن ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کافروں سے بات  
کر رہے تھے کہ کسی نے نیزہ مار کر شہید کر دیا) صحیح بخاری شریف میں ہے جعل یحدثہم فاو ماؤا  
الی رجل فاتاہ من خلفہ فطعنہ۔

یعنی حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کافروں کو پیام اقدس پہنچاتے اور ان سے باتیں فرما رہے  
تھے کہ انہوں نے کسی کو اشارہ کیا اس نے پیچھے سے آکر نیزہ مارا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۰۳ اجتناب  
العمال" (بخاری ۲/۵۸۶ غزوة الرجیع و ردعل الخ)

نماز فجر میں دعائے قنوت سے متعلق دو حدیثیں :

۳۷۰۔ حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما زال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم یقنت فی الصبح حتی فارق الدنیا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز صبح میں برابر قنوت پڑھتے رہے یہاں تک کہ دنیا  
سے تشریف لے گئے (مؤلف)

۳۷۱۔ حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بطریق حماد بن ابی سلیمان و  
ابی حمزۃ القصاب عن ابراہیم عن علقمة عنہ قال لم یقنت رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم فی الصبح الا شہرا ثم ترکہ لم یقنت قبلہ و لا بعدہ، و لفظ حماد لم  
یر قبل ذلك و لا بعدہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک نماز صبح میں قنوت پڑھی پھر چھوڑ  
دی نہ اس سے پہلے پڑھی نہ بعد میں۔ (مؤلف) (صحاح ستہ میں بخمن حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ ہے کہ ترک کا سبب نزول آیت کریمہ لیس لك من الامر شیء او یتوب علیہم او  
بعدهم فانہم ظلمون۔ منہ) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۴۹۵۔ اجتناب العمال"۔ (فتح القدیر، ۱/۳۷۹  
باب صلوة الوتر)

بدعت سیئہ گمراہی ہے نہ کہ بدعت حسنہ :

۳۷۲۔ حدیث کل محدث بدعة و کل بدعة ضلالة و کل ضلالة فی النار۔

یعنی ہر خلاف شرع نئی چیز بدعت ہے، ہر بدعت سیئہ گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے

جانے والی ہے۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۱۱ ج ۱۱) (ابن ماجہ اول، ۶ باب اجتناب البدع و الجدل)  
حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صرف ایک مہینہ تک بعض قبائل کفار کے لئے  
قنوت پڑھی:

۳۷۳۔ حدیث عاصم بن سلیمان، قلنا لانس بن مالک ان قوما یزعمون ان  
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یزل یقنت فی الفجر فقال کذبوا انما قنت رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہرا واحدا یدعو علی احياء من احياء المشرکین۔  
ہم نے انس بن مالک سے کہا کہ کچھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فجر میں ہمیشہ قنوت پڑھی تو حضرت انس بن مالک نے کہا کہ لوگوں نے جھوٹ کہا ہاں  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک مشرکین کے ایک قبیلہ پر قنوت پڑھی۔  
(مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۲۹۶۔ اجتناب العمال" (بخاری ۱۳۶۱ باب القنوت) (مسلم  
۲۳۷۱ باب القنوت)

حضرت علی نے بغرض طلب نصرت فجر میں قنوت پڑھی اور اسی طرح حضرت معاویہ نے  
بھی پڑھی۔

۳۷۴۔ مصنف ابو بکر بن ابی شیبہ میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے  
انہ لما قنت فی الصبح انکر الناس علیہ فقال استصرنا علی عدونا۔  
امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے جب صبح میں قنوت پڑھی تو لوگوں نے انکار  
کیا تو فرمایا کہ ہم نے اپنے دشمن پر مدد چاہی۔ (مولف) (مصنف ابن ابی شیبہ من کان لایقنت فی  
الفجر کراچی ۲/۳۱۰)

۳۷۵۔ محرر مذہب سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الآثار میں فرماتے ہیں قال  
ابراہیم (ہو النخعی) و ان اهل الکوفة انما اخذوا القنوت عن علی قنت یدعو علی  
معوية حين حاربه و اما اهل الشام فانما اخذوا القنوت عن معاوية قنت یدعو علی  
علی حين حاربه قال محمد و بقول ابراهیم ناخذ وهو قول ابی حنیفة۔

ابراہیم تمیمی نے کہا کہ اہل کوفہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس قنوت کو لی جسے  
حضرت علی نے لڑائی (جنگ صفین) کے وقت حضرت امیر معاویہ پر پڑھی تھی، اور شام والوں نے

حضرت امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس قنوت کو لی جسے انہوں نے لڑائی کے وقت حضرت علی پر پڑھی تھی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۴۹۸۔ اجتناب العمل"۔ (کتاب الآثار، ص ۵۹۵۔ باب القنوت فی الصلوٰۃ)

ایک دعا پر مشتمل ایک حدیث :

۳۷۶۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مناجات مروی ہے اللھم لا قابض لما بسطت و لا باسط لما قبضت و لا مانع لما اعطیت و لا معطى لما منعت و لا هادى لمن اضللت و لا مضل لمن هدیته و لا مقرب لما باعدت و لا مباعد لما قربت۔

اے اللہ کوئی سمیٹنے والا نہیں جسے تو پھیلائے اور کوئی پھیلانے والا نہیں جسے تو سمیٹے، اور کوئی روکنے والا نہیں جسے تو عطا کرے، اور کوئی دینے والا نہیں جسے تو منع کرے، اور کوئی راہ دکھانے والا نہیں جسے تو گمراہ کرے، اور کوئی گمراہ کرنے والا نہیں جسے تو راہ دکھائے، اور کوئی قریب کرنے والا نہیں جسے تو دور فرمادے اور کوئی دور کرنے والا نہیں جسے تو قریب فرمائے۔ (مولف) (مسند احمد، ص ۴۳۸، ج ۴)

قبیلہ اسلم و غفار کے لئے دعائے سلامتی و غفران :

۳۳۵۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسلم سالمہا اللہ و غفار غفر اللہ لہا اما واللہ ما انا قلته و لكن اللہ قالہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قبیلہ) اسلم کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ فرمایا ہے اور (قبیلہ) غفار کو اللہ عزوجل نے بخش دیا ہے بخدا یہ میں نے نہیں کہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (مولف) رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ و احمد و الطبرانی فی الکبیر و الحاکم عن سلمۃ بن الاکوع و ابوبکر بن ابی شیبۃ عن خفاف بن ایماء الغفاری و ابویعلی الموصلی عن ابی ہریرۃ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۰۱۔ اجتناب العمال"۔ (کنز العمال، ص ۷۶، ج ۱۷)

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ مضر کیلئے دعائے سختی اور اسلم و غفار کیلئے دعائے غفران فرمائی :

۳۷۸۔ عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا رفع راسہ من الركعة الآخرة یقول اللھم انج عیاش بن ابی ربیعۃ اللھم انج سلمۃ بن ہشام اللھم



انج الوليد بن الوليد اللهم انج المستضعفين من المومنين اللهم اشدد وطأتك على  
مضر اللهم اجعلها سنين كسنى يوسف و ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم قال  
غفار غفر الله لها و اسلم سالمها الله (صحيح البخارى)

حضور اقدس صلى الله تعالى عليه وسلم جب فجر کے آخری رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے  
اے اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے، سلمہ بن بشام کو نجات دے، ولید بن الولید کو اور  
ضعفائے مومنین کو نجات دے، اے اللہ مضر کو سختی کے ساتھ پامال کر دے اور انہیں قحط سالیوں  
میں مبتلا فرما جس طرح یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں قحط ہوا تھا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ (قبیلہ) غفار کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور (قبیلہ) سالم کو سلامت رکھا۔ (مؤلف) (بخاری  
اول، ص ۱۳۶۔ باب دعاء النبى صلى الله تعالى عليه وسلم اجعلها سنين كسنى يوسف)  
شہداء پیر معونہ کے ذکر پر مشتمل ایک روایت۔

۳۷۹۔ (واقعہ پیر معونہ میں ستر صحابہ کرام کو کافروں نے شہید کر دیا تھا ان ستر صحابہ کو  
راستہ بتانے کے لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مطلب سلمیٰ کو بھیجا تھا) حدیث میں  
ہے خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مطلب سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رہبری کے  
لئے ہمراہ فرمادیا تھا فقد اخرج الطبرانی من طریق عبد الله بن لهيعة عن ابى الاسود عن  
عروة قال بعث النبى صلى الله تعالى عليه وسلم المنذر بن عمرو الساعدى و بعث  
معه المطلب السلمى ليدلهم على الطريق. الحديث ذكر فى الاصابة فى ترجمة  
المطلب۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرو ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا اور ان  
کے ہمراہ انہیں راستہ بتانے کے لئے مطلب سلمیٰ کو بھیجا۔ (مؤلف) (الاصابة فى تمييز الصحابة  
ترجمہ عبدالمطلب السلمى ۸۰۲۹۔ بیروت ۳/۲۲۵)

جو لوگ شب کو درس و تلاوت قرآن مجید میں مشغول رہتے ہیں انہیں قراء کہتے ہیں، ان  
کے متعلق

۳۸۰۔ صحیح بخاری میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے يتدارسون القرآن بالليل و  
يصنون۔

وہ لوگ رات کو درس و تلاوت قرآن اور نماز میں مشغول رہتے ہیں۔ (مؤلف) "فتاویٰ  
رضویہ، ج ۳، ص ۵۰۲ اجتناب العمال" (بخاری ۲۳۱۱۔ کتاب الجهاد) (بخاری ۲/۵۸۲ کتاب

شہداء بیر معونہ کی خبر حضور علیہ السلام نے دی :

۳۸۱۔ (واقعہ بیر معونہ میں جب صحابہ کرام شہید ہو گئے اور کوئی خبر دینے والا نہیں تھا تو بذات خود غیب داں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی) حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی ان اخوانکم لقوا المشرکین فاقتطعوہم فلم یبق احد وانہم قالوا ربنا بلغ قومنا انا قد رضینا و قد رضی عنا ربنا فانا رسولہم الیکم قد رضوا و رضی عنہم (ربہم) رواہ الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تمہارے کچھ مومن بھائی مشرکین سے ملے تو مشرکوں نے ان سے لڑائی کی، ان مومنوں میں سے کوئی باقی نہ رہا اور انہوں نے کہا کہ اے رب ہمارے ہماری قوم کو ہماری خبر دیدے کہ ہم راضی بالقضا ہیں اور ہم سے ہمارا رب راضی ہے تو ہم تمہاری طرف ان کے فرستادہ ہیں بیشک وہ راضی ہو گئے اور وہ ان سے راضی ہو گیا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۰۳، اجتناب العمال“ (کنز العمال، ص ۲۳۹، ج ۱۰)

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد سوم

حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور مقدس سہل کر دی گئی تھی حدیث میں ہے۔

۳۸۲۔ رواہ احمد و البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال خفف علی داؤد القرآن فکان یأمر بدواوبہ فتسرج فیقراء القرآن من قبل ان تسرج دواوبہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور کو سہل کر دیا گیا تھا وہ جانور یعنی گھوڑے پر زین کرنے کا حکم فرماتے پھر زین کرنے سے پہلے زبور مقدس ختم فرما لیتے تھے۔ زبور حجم میں قرآن عظیم سے کئی حصے زائد ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳،

ص ۳۸۵۔“ (بخاری اول، ص ۳۸۵، باب قول اللہ عزوجل آتینا داؤد و زبوراً الخ)

چند قبائل کفار پر قنوت پڑھنے کے بارے میں چند حدیثیں۔

۳۸۳۔ حدیث ہے قنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہرا علی عدۃ

قبائل من الکفار۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک کافروں کے مختلف قبیلوں پر قنوت پڑھی۔ (پھر بعد میں ترک فرمادیا)۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۱۰۔“ (شرح معانی الآثار،

۱۳۳/۱۔ باب القنوت فی صلوة الفجر)

۳۸۴۔ روی الامام البخاری و الامام مسلم فی صحیحہما و الحافظ النسائی

فی سننہ و اللفظ للبخاری قال اخبرنا احمد بن یونس ثنا زائدة عن التیمی عن ابی مجلز عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قنت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہرا یدعو علی رعل و ذکوان۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ رعل و ذکوان پر دعائے بد کے لئے ایک مہینہ

تک قنوت پڑھی۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۱۳۶۔ باب القنوت قبل الركوع و بعدہ)

۳۸۵۔ و لفظ المسلم من طريق المعتمر عن سليمان التيمي عن ابي مجلز عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه قنت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم شهرا بعد الركوع فى صلاة الصبح يدعو على رعل و ذكوان و يقول عصية عصت الله و رسوله۔

حضرت انس بن مالك رضى الله تعالى عنه سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ رعل و ذکوان پر دعائے بد کے لئے ایک مہینہ تک فجر میں بعد رکوع قنوت پڑھی اور فرماتے کہ عھیہ نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔ (مؤلف) (مسلم اول، ص ۲۳۷۔ باب استحباب القنوت فى جميع الصلوات الخ)

۳۸۶۔ وفى صحیحہ ایضا حدثنا محمد بن مهران الرازی ف ذکر باسنادہ عن ابی سلمة عن ابی هريرة حدثهم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قنت بعد الركعة فى صلوة شهرا اذا قال سمع الله لمن حمده يقول فى قنوته اللهم انج الوليد بن الوليد اللهم نج سلمة بن هشام اللهم نج عیاش بن ابی ربيعة اللهم نج المستضعفين من المومنين اللهم اشد وطأتك على مضر اللهم اجعلها عليهم سنين كسنى يوسف قال ابو هريرة ثم رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ترك الدعاء بعد فقلت ارى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ترك الدعاء لهم قال فقیل و ماتراهم قد قدموا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ماہ تک نماز کے اندر جب رکوع کے بعد سمع اللہ لمن حمده کہتے تو دعاء قنوت پڑھتے رہے، قنوت میں عرض کرتے اے اللہ ولید بن ولید کو نجات دے، سلمہ بن ہشام کو نجات دے، عیاش بن ابی ربیعہ اور ضعفاء مومنین کو نجات دے اے اللہ سختی کے ساتھ (قبائل) مضر کو پامال کر دے، اے اللہ ان پر ایسی قحط سالی مسلط فرما جیسی یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضى الله تعالى عنه نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اس کے بعد دعا ترک فرمادی۔ میں نے کہا کہ حضور نے ان لوگوں کے لئے دعا ترک فرمادی ہے، راوی نے کہا کہ ان سے کہا گیا کہ یہ جو دیکھ رہے ہو تو وہ لوگ اپنے کئے کو پہنچ گئے ہیں۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۱۲۔“ (مسلم اول، ص ۲۳۷۔ باب استحباب القنوت فى جميع الصلوات الخ)

## تعارف

انہار الانوار من یم صلاة الاسرار  
(نماز غوثیہ کے ثبوت میں تحقیق رضوی)

ربیع الاول شریف ۱۳۵۵ھ کو سوال پیش ہوا کہ صلاة الاسرار یعنی نماز غوثیہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اور شرع میں جائز ہے یا نہیں؟۔

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں فرمایا کہ

”فی الواقع یہ مبارک نماز حضرات عالیہ مشائخ کرام قدست اسرار ہم العزیزہ کی معمول، اور قضا نے حاجت و حصول مرادات کے لئے عمدہ طریق مرضی و مقبول، اور حضور پر نور غوث الکونین غیاث الثقلین صلوات اللہ وسلامہ علی جدہ الکریم وعلیہ سے مروی و منقول، اجلہ علماء و اکابر کمال اپنی تصانیف عالیہ میں اسے روایت کرتے اور مقبول و مقرر و مسلم و معتبر رکھتے آئے۔“

پھر امام احمد رضا نے اقوال اسلاف و ائمہ کرام کی روشنی میں نماز غوثیہ کے جائز و مباح ہونے کا ثبوت فراہم کیا ہے اور جس نے اس نماز کا انکار کیا ہے اس کا بھی رد بلیغ فرمایا اور لکھا کہ اس نماز کو قرآن و حدیث اور طریقہ خلفائے راشدین و صحابہ کرام کے خلاف بتانا محض بہتان و افتراء ہے ہرگز ہرگز قرآن و حدیث میں کہیں اس کی ممانعت نہیں، نہ مخالف کوئی آیت یا حدیث اپنے دعوے میں پیش کر سکتا ہے، صرف زبانی ادعا سے کام لینا جہالت قبیحہ و سفاہت قدیرہ و فسق ہے۔

اس کے بعد نماز غوثیہ کا طریقہ یہ تحریر کیا گیا ہے کہ :-

”بعد مغرب دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۃ اخلاص گیارہ بار پھر بعد سلام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلاۃ و سلام عرض کرے، پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور میراث یاد کرے اور اپنی حاجت ذکر کرے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مراد پوری ہو“ اور اس نماز کی ادائیگی میں جتنے شرائط و قیودات ہیں مثلاً دو رکعت نماز کی تقدیم پھر جانب

عراق گیارہ قدم چلنا وغیرہ ان میں سے ہر ایک کی انتہائی نفیس و لطیف توجیہ بھی کی گئی ہے۔

اور اس رسالے میں نماز جبری و سری وغیرہ کے اسرار و حکمت میں جو صوفیانہ کلام کیا گیا ہے اگر اسے ارباب باطن و اصحاب مشاہدہ دیکھیں تو پکاراٹھیں گے کہ امام احمد رضا بریلوی فن تصوف و سلوک کے بھی امام ہیں اور ۲۸ صفحات کے اس مبسوط و مفصل رسالہ جلیلہ میں ۲۵ حدیثیں زینت تحقیق ہیں۔

## احادیث

### انہار الانوار من یم صلاة الاسرار

حلال و حرام کے علاوہ کتاب اللہ میں جو چیزیں مسکوت عنہ ہیں وہ معاف ہیں :  
 ۳۸۷۔ ترمذی و ابن ماجہ و حاکم سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور  
 اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الحلال ما احل اللہ فی کتابہ و الحرام ما حرم  
 اللہ فی کتابہ و ما سکت فہو مما عفا عنہ۔

حلال وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حرام  
 بتایا اور جس سے سکوت فرمایا وہ عفو ہے۔ یعنی اس میں کچھ مواخذہ نہیں۔ (ترمذی اول، ص ۳۰۳، باب  
 ماجا فی لبس الفراء) (ابن ماجہ ۲/۲۹۹ باب اکل الجبن و السمن)

حدود اللہ سے تجاوز نہ کرنے کے بارے میں ایک حدیث پاک۔

۳۸۸۔ دارقطنی ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے فرمایا ان اللہ تعالیٰ فرض فرائض فلا تضیعوها و حرم حرمت فلا تنتھکوها  
 و حد حدودا فلا تعتدوها و سکت عن اشیاء من غیر نسیان فلا تبھتوا عنہا۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے کچھ باتیں فرض کیں انہیں ہاتھ سے نہ دو اور کچھ حرام فرمائیں ان کی  
 حرمت نہ توڑو اور کچھ حدیں باندھیں ان سے آگے نہ بڑھو۔ اور کچھ چیزوں سے بے بھولے سکوت

فرمایا ان میں کاوش نہ کرو۔ (مشکوٰۃ اول، ص ۳۲، باب الاعتصام بالکتاب و السنة الفصل الثالث)

کثرت سوال اور حکم نبی کی خلاف ورزی منع ہے۔

۳۸۹۔ احمد و بخاری و مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ذرونی ماترکتکم فانما هنک من کان قبلکم  
 بکثرة سوالہم و اختلافہم علی انبیائہم فاذا نہیتکم عن شیء فاجتنبوہ و اذا امرتکم  
 بامر فاتوا منه ما استطعتم۔

یعنی جس بات پر میں نے تم پر تفسیق (یعنی تنگی) نہ کی اس میں مجھ سے تفتیش نہ کرو کہ اگلی

امتیوں میں ہلاک ہوئیں۔ جس بات کو منع کروں اس سے بچو اور جس کا حکم دوں اسے بقدر قدرت بجالاؤ۔ (مسلم اول، ص ۳۳۲۔ باب فرض الحج مرة في العمر)  
بعض چیزیں سوال کرنے کے بعد حرام کر دی گئیں حدیث میں ہے۔

۳۹۰۔ احمد بخاری مسلم سیدنا سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اعظم المسلمین جرماً من سأل عن شيء لم يحرم على الناس فحرم من اجل مسأله۔

بیشک مسلمانوں کے بارے میں ان کا بڑا گناہگار وہ ہے جو ایسی چیز سے سوال کرے کہ حرام نہ تھی اس کے سوال کے بعد حرام کر دی گئی۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۲۔ انہار الانوار“ (بخاری دوم، ص ۸۲۔ باب ما یکرہ من کثرة السؤال الخ) (مسلم دوم، ص ۲۶۲، باب توقیرة صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ)

یا، کے ذریعہ سے غیر اللہ کو ندا کرنا جائز ہے اس پر تین حدیثیں۔

۳۹۱۔ ابن السنی عبد اللہ بن مسعود اور بزار عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا انفلت دابة احدكم بارض فلانة فلیناد یا عباد اللہ احبوا فان لله تعالیٰ عبادا فی الارض تحبہ۔

جب تم میں کسی کا جانور جنگل میں چھوٹ جائے تو چاہئے یوں ندا کرے اے خدا کے بندو روک لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے زمین میں ہیں جو اسے روک لیں گے۔ (عمل الیوم و اللیلة، ص ۱۳۶)

۳۹۲۔ بزار کی روایت میں ہے یوں کہے اعینونی یا عباد اللہ۔

مدد کرو اے خدا کے بندو۔ رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لفظوں کے بعد رحمکم اللہ اور زیادہ فرماتے۔ (کنز العمال، ص ۴۳۹، ج ۶)  
۳۹۳۔ امام طبرانی سیدنا عقبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پر نور سید العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا ضل احدکم شیئاً و اراد عوناً و هو بارض لیس بہا ایس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی فان لله عباداً لا یراہم۔

جب تم میں کوئی شخص سنان جگہ میں بسکے بھولے یا کوئی چیز گم کرے اور مدد مانگنی چاہے تو



یوں کہے اے اللہ کے بند و میری مدد کرو اے اللہ کے بند و میری مدد کرو اے اللہ کے بند و میری مدد کرو کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا۔ عقبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قد جرب ذلك بالیقین یہ بات آزمائی ہوئی ہے۔ رواہ الطبرانی ایضاً۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۳۱۔ انہار الانوار۔“ (کنز العمال، ص ۴۲۹، ج ۶)

استاذ کے لئے تواضع کرنے کے بارے میں دو حدیثیں :

۳۹۳۔ طبرانی معجم اوسط اور ابن عدی کامل میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تعلموا العلم و تعلموا للعلم السکینة و الوقار و تواضعوا لمن تعلمون منه۔

علم سیکھو اور علم کے لئے سکون و مہابت سیکھو اور جس سے علم سیکھتے ہو اس کے لئے تواضع کرو۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۳۳۔ انہار الانوار۔“ (کنز العمال، ص ۸۰، ج ۱۰)

۳۹۵۔ خطیب نے کتاب الجامع للآداب الراوی والسامع میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تواضعوا لمن تعلمون منه و تواضعوا لمن تعلمونہ و لاتکونوا جابرة العلماء فیغلب جہلکم علمکم۔

جس سے علم سیکھتے ہو اس کے لئے تواضع کرو اور جسے علم سکھاتے ہو اس کے لئے تواضع کرو اور متکبر عالم نہ بنو کہ تمہارا جہل تمہارے علم پر غالب ہو جائے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۳۳۔ انہار الانوار۔“ (کنز العمال، ص ۱۳۱، ج ۱۰)

بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں صحابہ کرام کا ادب و احترام :

۳۹۶۔ ابوداؤد و نسائی ترمذی ابن ماجہ اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اصحابہ حولہ کان علی رؤسہم الطیر۔

میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا حضور کے اصحاب حضور کے گرد تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ یعنی سر جھکائے گرد نہیں خم کئے بے حس و حرکت کہ پرندے لکڑی یا پتھر جان کر سروں پر آ بیٹھیں۔ اس سے بڑھ کر اور خشوع کیا ہوگا۔ (ابوداؤد ۲/۵۳۹، باب الرجل ینداوی من کتاب الطب)

۳۹۷۔ ہند بن ابی ہالہ و صاف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رضی عنہ کی حدیث حلیہ اقدس میں ہے اذا تکلم الطریق جلساؤہ کان علی رؤسہم الطیر۔

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلام فرماتے جتنے حاضران مجلس ہوتے سب گردنیں جھکا لیتے گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۳۳۔ انہار الانوار۔“  
(شماکل ترمذی، ص ۲۴، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)  
جہاں انسان سے کوئی تقصیر واقع ہو عمل صالح وہاں سے ہٹ کر کرے۔

۳۹۸۔ مسلم فی صحیحہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال عرشنا مع نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلم نستقیظ حتی طلعت الشمس فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیأخذ کل رجل براس راحلته فان هذا منزل حضرنا فی الشیطان قال ففعلنا ثم دعا بالماء فتوضأ الحدیث۔

(خلاصہ یہ ہے کہ) ایک بار سفر میں آخر شب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نزول فرمایا اور آنکھ نہ کھلی یہاں تک کہ آفتاب چمکا حضور نے وہاں نماز نہ پڑھی اور فرمایا اس جگہ شیطان حاضر ہوا تھا اپنے مرکبوں کو یوہیں لے چلے آؤ پھر وہاں سے تجاوز فرما کر نماز تضاکی۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۳۹۔ انہار الانوار۔“ (مسلم اول، ص ۲۳۸، باب قضاء الصلاة الفاتنة الخ)

نماز کسوف میں جنت حضور کے قریب کر دی گئی۔

۳۹۹۔ صحیح مسلم شریف براویت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ثابت کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عین نماز میں چند قدم آگے بڑھے جب جنت خدمت اقدس میں اتنی قریب حاضر کی گئی کہ دیوار قبلہ میں نظر آئی یہاں تک کہ حضور بڑھے تو اس کے خوشہ ہائے انگور دست اقدس کے قابو میں تھے اور یہ نماز صلاۃ کسوف تھی۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۴۰۔ انہار الانوار۔“ (مسلم اول، ص ۲۹۷، کتاب الکسوف) (بخاری ۱۰۳۱ باب ما یقرأ بعد التکبیر)

بلند جگہ پر دعا کرنے سے قبول ہوتی ہے اور خطائیں معاف ہوتی ہیں۔

۴۰۰۔ طبرانی نے معجم کبیر اور حاکم نے بسند صحیح مستدرک میں بر شرط شیخین ابودرداء

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کل شیء یتکلم بہ ابن آدم فانه مکتوب علیہ فاذا اخطأ الخطیئة ثم احب ان یتوب الی اللہ عزوجل فلیات بقعة مرتفعة فلیمذد یدیہ الی اللہ ثم یقول اللهم انی اتوب الیک منها لا ارجع الیہا ابدا فانه یغفر له ما لم یرجع فی عملہ ذلک۔

آدمی کا ہر بول اس پر لکھا جاتا ہے تو جو گناہ کرے پھر اللہ کی طرف توبہ کرنا چاہے اسے چاہئے بلند جگہ پر جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہاتھ پھیلا کر کہے الہی میں اس گناہ سے تیری طرف رجوع لاتا ہوں اب کبھی ادھر عود نہ کروں گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمادے گا جب تک اس گناہ کو پھرنہ کرے۔ (کنز العمال، ص ۱۲۷، ج ۴)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وصال اقدس کے وقت ارض مقدسہ سے قریب ہونے کی دعا کی :

۴۰۱۔ بخاری مسلم نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ارسل ملک الموت الی موسیٰ علیہما الصلاة والسلام (فذكر الحديث الی ان قال) نسأل الله ان یدنيه من الارض المقدسة رمية بحجر۔

(خلاصہ یہ ہے کہ) جب سیدنا موسیٰ علیہ الصلاة والسلام کا زلمہ انتقال قریب آیاتن میں تشریف رکھتے تھے اور ارض مقدسہ پر جبارین کا قبضہ تھا وہاں تشریف لے جانا میسر نہ ہوا دعا فرمائی کہ اس پاک سر زمین سے مجھے ایک سنگ پر تاب قریب کر دے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۳۲۔ انہار الانوار“۔ (بخاری لول، ص ۸۴، باب وفات موسیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ)

کتمان علم سے روز قیامت آگ کی لگام دی جائے گی حدیث میں ہے :

۴۰۲۔ قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سئل عن علمه فکتمه الجمه الله يوم القيامة بلجام من نار۔ اخرجہ احمد و ابو داؤد و الترمذی و حسنه و النسائی و ابن ماجه و الحاکم و صححه عن ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جس سے کوئی علمی بات پوچھی جائے وہ اسے چھپائے اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے آگ کی لگام دے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۳۔ انہار الانوار“۔ (کنز العمال، ص ۱۰۹، ج ۱۰) (ابوداؤد روم، ص ۵۱۵، باب کراهية منع العلم) (ترمذی روم، ص ۹۳، باب ماجا فی کتمان العلم) (ابن ماجه، ص ۲۳، باب من سئل عن علمه فکتمه)

تحویل رداء قبولیت دعائی قال حسن ہے۔

۴۰۳۔ الدار قطنی بسند صحیح علی اصولنا عن الامام ابن الامام ابن الامام جعفر بن محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن ابیہ انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حول رداء ۵ ليتحول القحط

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چادر مبارک پھیر دی تاکہ قحط پھر جائے۔ یعنی اسی لئے استسقاء میں قلب رد فرمایا کہ تبدیل حال کی فال ہو۔ (مولف) (سنن الدار قطنی کتاب الاستسقاء حدیث ۲ ملتان ۶۶/۲)

اگر کوئی برا خواب دیکھے تو کروٹ بدل لے حدیث میں ہے :

۳۰۳۔ مسلم و ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما مرفوعا اذا رأى احدكم الرؤيا يكرهها فليصق عن يساره ثلاثا وليستعد بالله من الشيطان ثلاثا وليتحول عن جنبه الذي كان عليه.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً مروی کہ جب کوئی برا خواب دیکھے تو بیدار ہونے کے بعد بائیں طرف تین بار تھوک دے اور تین بار اعوذ باللہ پڑھے اور کروٹ بدل لے۔ تاکہ اس حال کے بدل جانے پر فال حسن ہو۔ (مولف) (مسلم دوم ص ۲۳۱، کتاب الرزیا) استسقاء میں پشت دست کو آسمان کی طرف کرے حدیث میں ہے :

۳۰۵۔ مسلم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استسقی فاشار بظھر کفہ الی السماء.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طلب باراں کے وقت پشت دست سے آسمان کی طرف اشارہ فرمایا۔ یعنی پشت دست کو آسمان کی جانب اس لئے رکھا کہ ابر چھانے اور باراں آنے کی فال ہو۔ (مولف) (مسلم اول ص ۲۹۳، کتاب صلاة الاستسقاء)

دعاء کے بعد ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لینا باعث برکت ہے :

۳۰۶۔ ترمذی و حاکم کی حدیث میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رفع یدیه فی الدعاء لم یحطهما حتی یمسح بہما وجہہ.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھوں کو اٹھاتے تو چہرے پر پھیرنے سے پہلے نہیں جھکاتے تھے۔ ہاتھوں کو روئے انور پر اس لئے پھیرتے تھے تاکہ حصول مراد و قبول دعا کی فال ہو اور چہرہ کے ذریعہ سے خیر و برکت پورے بدن کو پہنچ جائے۔ (مولف) (کنز العمال ص ۳۹۱ ج ۲)

۳۰۷۔ حدیث حسن ابی داؤد عن المسائب بن یزید عن ایہ ان النبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا دعا فرفع يديه مسح وجهه بيديه .

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھوں کو اٹھاتے تو ہاتھوں کو چہرہ انور پر

پھیرتے تھے (مولف) (ابوداؤد اول ۲۰۹ باب الدعاء)

۴۰۸۔ حدیث ابی داؤد و بیہقی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم سلوا اللہ ببطون اکفکم ولا تسنلوه بظہورہا فاذا فرغتم فامسحوا بیہا وجوہکم .

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے ہتھیلیوں کو پھیلا کر مانگونہ کہ

پشت دست اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳

ص ۵۳۰، انہار الانوار" (ابوداؤد اول ۲۰۹ باب الدعاء)

بدعت سید گمراہی ہے

۴۰۹۔ حدیث کل بدعة ضلالة و کل ضلالة فی النار

ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔ (مولف) (کنز العمال ص ۶

ج ۱، مسلم ۱/۲۸۵ کتاب الجمعة)

۴۱۰۔ حدیث شرار الامور محدثاتها۔

دین میں ایجادات فتنہ ہیں۔ (مولف) (ابن ماجہ اول، ص ۶، باب اجتناب البدع والمجدل۔ مسلم

۱/۲۸۵، کتاب الجمعة)

بدعتی جہنمیوں کے کتے ہیں:

۴۱۱۔ حدیث اصحاب البدع کلاب اهل النار

بد مذہب لوگ جہنمیوں کے کتے ہیں (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۳۷، انہار الانوار"

(کنز العمال ص ۱۹۵، ج ۱)

# تعارف

وصاف الرجیح فی بسملة التراویح  
(ختم تراویح میں ایک بار جہر سے بسملہ پڑھنے کا بیان)

۲۶ رجب ۱۳۱۲ھ کو ایک طویل استفتاء آیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قاری عبدالرحمن پانی پتی نے فتویٰ دیا کہ نماز تراویح میں سورۃ براءت کے علاوہ ہر سورۃ کی ابتدا میں بسم اللہ شریف بلند آواز سے پڑھنا لازم ہے، ورنہ جن قراء کے نزدیک بسم اللہ شریف ہر سورۃ کی جز ہے ان کے مذہب پر لازم آئے گا کہ ایک سو چودہ (۱۱۳) آیتیں کم ہو جائیں اور ختم قرآن مکمل نہ ہو، مولوی رشید احمد گنگوہی نے بھی اس فتوے کی تصدیق کر دی۔

امام احمد رضا بریلوی کے سامنے جب یہ فتویٰ پیش ہوا تو انہوں نے ۲۱ صفحات پر مشتمل جواب میں ان پر معقول و منقول و مدلل تنقید کی اور مسئلہ مذکورہ کی تحقیق و تزیین کے لئے پندرہ افادات ذکر کئے اور عبدالرحمن پانی پتی کے رد میں بیس وجوہات سے کلام کیا اور رشید احمد گنگوہی پر پانچ سوالات قائم کئے۔

پھر مسئلے کو کتب فقہ و تفسیر اور قراءت کے حوالوں سے آراستہ و پیراستہ کر کے اس طرح پیش کیا کہ آج مخالفین و معاندین بھی ان کے اس محققانہ فتوے پر عمل کر رہے ہیں اور اسی کی روشنی میں اپنے عوام و خواص کو فتویٰ دینے پر مجبور ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی ابتداء جواب میں فرماتے ہیں کہ بسم اللہ شریف کا تراویح میں ہر سورۃ پر جہر مذہب حنفی میں لازم و واجب ہونا محض بے اصل باطل صریح اور حنفیہ کرام پر افتراء نتیجہ ہے، تحصیل سنت ختم فی التراویح کے لئے صرف ایک بار کسی سورۃ پر جہر کرنے کی ہماری کتب میں تصریح ہے۔ یعنی بسم اللہ شریف سارے قرآن مجید میں صرف ایک آیت ہے کہ سورتوں میں فصل کے لئے اتاری گئی نہ وہ فاتحہ کی جز ہے نہ ہر سورۃ کی، لہذا قرآن عظیم نام ہے ایک سو چودہ (۱۱۳) سورتوں اور ایک آیت یعنی بسم اللہ کے مجموعہ کا، تو بسم اللہ تراویح میں جہر سے ایک بار پڑھی جائے اس کے بغیر سنت ختم ادا نہ ہوگی۔

بالجملہ حق یہ کہ بسم اللہ کا جز قرآن عظیم ہونا تو ہمارے نزدیک دلیل قطعی سے ثابت ہے مگر جز سورہ ہونا ہرگز عقلاً و نقلاً کسی طرح قطعی نہیں بلکہ ہمارے علمائے کرام اسے دلیل قطعی سے باطل، اور بعض اخبار احاد کو، کہ جس سے بسم اللہ کے جز قرآن ہونے کا وہم ہوتا ہے دلیل قطعی کے مخالف ہونے کے سبب نامقبول و مضحک بتاتے ہیں، اور تمام قراء کے نزدیک بسم اللہ شریف سورہ بقرہ سے ناس تک کسی سورہ کی جز نہیں، تاہم بسم اللہ کے جز فاتحہ ہونے میں قراء کا اختلاف ہے اور اس رسالہ مبارکہ میں مسئلہ مذکورہ کی وضاحت کے لئے جو حدیثیں بطور دلیل و استشہاد پیش کی گئی ہیں ان کی تعداد بیس ہے۔

# احادیث

## وصاف الرجیح فی بسملة التراویح

نماز میں آغاز قراءت سے پہلے بسم اللہ زور سے پڑھنا منع ہے اس پر چند احادیث و آثار :  
 ۳۱۲۔ امام اعظم ابو حنیفہ و امام مالک و امام شافعی و امام احمد چاروں ائمہ مذہب اور بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ چھنوں ائمہ حدیث اور دارمی و طحاوی و ابن خزیمہ و ابن حبان و دارقطنی و الطبرانی و ابویعلیٰ و ابن عدی و بیہقی و ابونعیم و ابن عبدالبر و غیر ہم اکابر حفاظ و اجلہ محدثین اپنی صحاح و سنن و مسانید و معاجم میں باسانید کثیرہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں صلیت خلف (مع) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و خلف ابی بکر و عمر و عثمان فلم اسمع احدا منهم یقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ هذا لفظ مسلم (مسلم اول ص ۷۲، باب حجة من قال لا یجهر بالبسملة)

۳۱۳۔ وفي لفظ للامام احمد والنسائی وابن حبان في صحيحه وغيرهم باسناد على شرط الصحيح كما افاده في الفتح كانوا لا یجھرون بسم اللہ الرحمن الرحیم (شرح معانی الآثار ۱/۱۱۹، باب قراءة بسم اللہ فی الصلوة) (مسند امام اعظم مترجم ص ۱۰۰)

۳۱۴۔ وفي لفظ لابن خزیمة والطبرانی وابی نعیم كانوا یسرون بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (صحیح ابن خزیمہ معنی قول انس بیروت ۱/۲۳۹)  
 ۳۱۵۔ ولابن ماجة فكلهم یخفون بسم اللہ الرحمن الرحیم (ابن ماجہ ۱/۵۹، باب افتتاح القراءة (شرح معانی الآثار ۱/۱۱۹، باب قراءة بسم اللہ)

(ان حدیثوں کا خلاصہ یہ ہے حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ) میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابو بکر صدیق و عمر فاروق و عثمان غنی کے پیچھے نماز پڑھی ان میں کسی کو بسم اللہ شریف پڑھتے نہ سنا وہ بسم اللہ شریف پڑھتے نہ سنا وہ بسم اللہ شریف پڑھتے تھے۔  
 ۳۱۶۔ طبرانی نے انہیں سے روایت کی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



كان يسر بسم الله الرحمن الرحيم و ابا بكر و عمر و عثمان و عليا.

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابو بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے تھے۔ (المجموع کبیر حدیث ۷۳۹ بیروت ۱/۲۵۵)

۳۱۷۔ امام الزمخشری، امام ابو حنیفہ و امام محمد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و غیر ہم عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال سمعی ابی و انا اقول بسم الله الرحمن الرحيم فقال ای بنی ایاک والحدث قال ولم ار احدا من اصحاب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان ابغض اليه الحدث في الاسلام يعني منه قال و صليت مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم و مع ابی بکر و مع عمر و مع عثمان فلم اسمع احدا منهم يقولها فلا تقلها انت اذا صليت فقل الحمد لله رب العالمين.

یعنی میرے باپ نے مجھے نماز میں بسم اللہ شریف پڑھتے سنا فرمایا اے میرے بیٹے بدعت سے بچ عبد اللہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ میں ان سے زیادہ کسی کو اسلام میں نئی بات نکالنے کا دشمن نہ دیکھا انہوں نے فرمایا میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابو بکر صدیق و عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی کسی کو بسم اللہ شریف پڑھتے نہیں سنا تم بھی نہ کہو جب نماز پڑھو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرو۔ (ترمذی اول ص ۵۷، باب ماجاء فی ترک الجهر بسم الله الرحمن الرحيم)

۳۱۸۔ انہیں عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی امام کو بسم اللہ جہر سے پڑھتے سنا پکار کر فرمایا یا عبد الله انی صليت خلف رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و ابی بکر و عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم فلم اسمع احدا منهم يجهر (يجهرون) بها.

اے خدا کے بندے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نمازیں پڑھیں ان میں سے کسی کو بسم اللہ جہر سے پڑھتے نہ سنا۔ رواہ الامام الاعظم فی الفتح۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۶۵، و صاف الرجیح" (مسند امام اعظم مترجم ص ۱۰۱، کتاب الآثار ص ۱۵۳، باب الجهر بسم الله)

۳۱۹۔ امام اعظم و امام محمد و امام احمد و امام طحاوی و امام ابو عمرو بن عبد البر حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی الجهر بسم الله الرحمن الرحيم قراءة الاعراب بسم اللہ شریف آواز سے پڑھنی گنواروں کی قراءت ہے۔ (شرح معانی الآثار ۱/۱۲۰، باب قراءة بسم الله

۴۲۰۔ نیز اسی جناب سے مروی ہوالم بجهر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
بالسملۃ حتی مات

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی بسم اللہ شریف کا جہر نہ فرمایا یہاں تک کہ دنیا سے  
تشریف لے گئے۔ ذکرہ المحقق فی الفتح۔ (فتح القدیر ۱/۲۵۳، باب صفة الصلاة)

۴۲۱۔ اثرم بسد صحیح عکرمۃ تابعی شاگرد خاص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
سے راوی انا اعرابی ان جہرت بسم اللہ الرحمن الرحیم  
میں گنوار ہوں اگر بسم اللہ شریف جہر سے پڑھوں۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۶۶ و صاف  
الرجح“۔

۴۲۲۔ سعید بن منصور اپنی سنن میں راوی حدثنا حماد بن زید عن کثیر بن  
شظیر ان الحسن سئل عن الجهر بالسملۃ فقال انما يفعل ذلك الاعراب  
یعنی امام حسن بصری سے جہر بسم اللہ کا حکم پوچھا گیا فرمایا یہ گنواروں کا کام ہے۔ (نصب الراية  
کتاب الصلاة ریاض الشیخ ۱/۳۵۸)

۴۲۳۔ ابن ابی شیبہ اپنے مصنف میں امام ابراہیم نخعی تابعی سے راوی الجهر بسم اللہ  
الرحمن الرحیم بدعة۔  
بسم اللہ الرحمن الرحیم جہر سے کہنا بدعت ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ من کان لا یجہر،  
کراچی ۱/۳۱۱)

۴۲۴۔ اثرم انہیں سے راوی ما ادرکت احدا یجہر بسم اللہ الرحمن الرحیم  
والجهر بہا بدعة۔

میں نے صحابہ و تابعین میں سے کسی کو بسم اللہ شریف کا جہر کرتے نہ پایا اس کا جہر بدعت  
ہے (نصب الراية کتاب الصلاة ریاض الشیخ ۱/۳۵۸)

۴۲۵۔ محدث الاکائی کتاب السنۃ میں بسد صحیح راوی حدثنا المخلص نا ابو الفضل  
شعیب بن محمد نا علی بن حرب بسام سمعت شعیب بن جریر یقول قلت لسفیان  
الثوری حدث بحديث السنة ینفعی اللہ بہ فاذا وقفت بین یدیہ قلت یا رب حدثنی  
بہذا سفیان فانجو انا وتوخذ قال اکتب بسم اللہ الرحمن الرحیم القرآن کلام اللہ

غير مخلوق (وجعل يسرد الى ان قال) يا شعيب لا ينفك ما كتبت حتى ترى المسح على الخفين وحتى ترى ان اخفاء بسم الله الرحمن الرحيم افضل من الجهر به وحتى تؤمن بالقدر (الى ان قال) اذا وقفت بين يدي الله فسلت عن هذا فقل يا رب حدثني بهذا سفیان الثوری ثم خل بيني وبين الله عز وجل.

یعنی شعیب بن جریر نے امام سفیان ثوری سے کہا مجھے عقائد اہل سنت بتا دیجئے کہ اللہ عزوجل مجھے نفع بخشے اور جب میں اس کے حضور کھڑا ہوں تو عرض کر دوں کہ الہی یہ مجھے سفیان نے بتائے تھے تو میں نجات پاؤں اور جو پوچھ گچھ ہو آپ سے ہو فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں اور اسی طرح اور عقائد و مسائل لکھوا کر فرمایا اے شعیب یہ جو تم نے لکھا تمہیں کام نہ دے گا جب تک مسح موزہ کا جواز نہ مانو اور جب تک یہ اعتقاد نہ رکھو کہ بسم اللہ کا آہستہ پڑھنا آواز پڑھنے سے افضل ہے اور جب تک تقدیر الہی پر ایمان نہ لاؤ جب تم اللہ عزوجل کے حضور کھڑے ہو اور تم سے سوال ہو تو میرا نام لے دینا کہ یہ عقائد و مسائل مجھے سفیان ثوری نے بتائے پھر مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور چھوڑ کر الگ ہو جانا۔

امام ذہبی طبقات الحفاظ میں فرماتے ہیں هذا ثابت عن سفیان وشيخ المخلص ثقة یہ روایت سفیان سے ثابت ہے اور راوی ثقہ۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۶۶ و صاف الرجیح“ (تذکرۃ الحفاظ للذہبی سفیان ثوری ۴۳ حیدرآباد ۱۹۳)

عامہ ناس جنت میں بھی علماء کے محتاج ہوں گے حدیث میں ہے

۴۲۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اهل الجنة ليحتاجون الى

العلماء في الجنة وذلك انهم يرون الله تعالى في كل جمعة فيقول لهم تمنوا على ماشتم فيلتفتون الى العلماء فيقولون ماذا نتمنى فيقولون تمنوا عليه كذا كذا فهم يحتاجون اليهم في الجنة كما يحتاجون اليهم في الدنيا.

پیشک اہل جنت جنت میں علماء کے محتاج ہوں گے یوں کہ ہر جمعہ کو انہیں اللہ تعالیٰ کا دیدار

نصیب ہو گا مولیٰ سبحانہ تعالیٰ فرمائے گا جو جی میں آئے مجھ سے مانگو (اب جنت سے مکان میں جا کر کون سی حاجت باقی ہے کچھ سمجھ میں نہ آئے گا کہ کیا مانگیں) علماء کی طرف منہ کر کے کہیں گے ہم کیا تمنا کریں وہ فرمائیں گے اپنے رب سے یہ یہ مانگو تو لوگ جنت میں بھی علماء کے محتاج ہوں گے جس طرح دنیا میں ان کے محتاج ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہما۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۷۲، و صاف الرجیح“ (کنز العمال ص ۸۵ ج ۱۰)۔  
بسم اللہ کا نزول انفصال سورت کے لئے ہوا ہے

۳۲۷۔ قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم لا یعرف فصل السورة حتی ينزل علیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم . وهو  
مذهب مالک و ابی حنیفة والثوری و حکمی عن احمد و غیرہ .

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل ہونے سے قبل انفصال  
سورت معلوم نہ تھا۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۵۸ و صاف الرجیح“ (ابوداؤد اول  
ص ۱۱۵، باب من لم یر الجہر بیسم اللہ الرحمن الرحیم)

صحابہ کرام دس دس آیتیں مع ان کے علم و عمل کے سیکھتے جب ان پر قادر ہو جاتے دس اور  
تعلیم فرماتے۔

۳۲۸۔ ابن عساکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال کنا اذا  
تعلمنا من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر آیات من القرآن لم نتعلم العشر التي  
بعدها حتی نعلم ما فیہ فقیل لشریک من العمل قال نعم .

یعنی ہم جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرآن کی دس آیتیں سیکھتے تھے تو اگلی دس  
آیتوں کا سبق اس وقت تک نہیں لیتے جب تک پچھلے سبق کے احکام و مضامین کا ہمیں علم نہ ہو جاتا  
شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کیا وہ عمل ہے فرمایا ہاں۔ (مؤلف) (کنز العمال ص ۲۲۵ ج ۲)

۳۲۹۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اپنی مصنف میں ابو عبدالرحمن سلمی سے راوی قال حدثنا من  
کان یقرینا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہم کانوا یقترون من  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر آیات ولا یاخذون فی العشر الاخری  
حتی یعلموا ما فی ہذہ من العلم والعمل فعملنا العلم والعمل .

ابو عبدالرحمن سلمی نے فرمایا کہ حدیث بیان کی ہم سے صحابہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
میں سے وہ جو زیادہ قرآن جانتے تھے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس آیتیں  
پڑھتے اور دوسری دس آیات شروع کرنے سے قبل ان کا علم و عمل جان لیتے تھے تو ہم نے علم و عمل  
سیکھ لیا۔ (مؤلف) (کنز العمال ص ۲۲۵ ج ۲)

۳۳۰۔ ابن سعد طبقات میں بطریق عبدالرحمن بن جعفر عن ابی الملیح عن

میمون اور امام مالک مؤطا میں بلا غار اوی ان ابن عمر نعلم البقرة فی ثمان سنین۔  
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سورہ بقرہ آٹھ سال میں پڑھی۔ (مولف) (مؤطا مالک

ص ۱۷، باب ماجاء فی القرآن)

ختم قرآن کے بعد لوگوں کو کھانا وغیرہ کھلانا درست ہے

۳۲۱۔ خطیب بغدادی کتاب رواق مالک میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی

قال تعلم عمر البقرة فی اثنتی عشر سنة فلما ختمها نحر جزورا

امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہ برس میں سورہ بقرہ حضور پر نور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پڑھی جب ختم فرمائی ایک اونٹ ذبح کیا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ

ج ۳ ص ۵۶۸، وصاف الرجیح“۔

# تعارف

التبصیر المنجد بان صحن المسجد مسجد

(اس بارے میں عمدہ رہنمائی کہ مسجد کا صحن مسجد ہی ہوتا ہے)

۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۰ھ کو سوال ہوا کہ صحن مسجد جس پر موسم گرما میں باجماعت نماز ادا کی جاتی ہے وہ مسجد کے حکم میں ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں بارہ ائمہ دین کی تصریحات سے ثابت کیا کہ صحن مسجد بھی قطعاً جزء مسجد ہے جس طرح صحن دار جزء دار۔

پھر صحن مسجد کے مسجد ہونے کی وضاحت و صراحت کے لئے دس وجوہات کا ذکر کیا اور فرمایا کہ مسجدیت صحن سے انکار اجماع کے خلاف ہے اس لئے صحن مسجد میں نہ اذان دی جاسکتی ہے نہ جنازہ کی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

نیز مسجد کی تعریف و تحدید میں امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ :

مسجد اس بقعہ کا نام ہے جو بغرض نماز ہیجگانہ وقف خالص کیا گیا ہو۔

یہ تعریف بالیقین صحن مسجد کو بھی شامل ہے اور عمارات و بنایا سقف وغیرہ ہرگز اس کی ماہیت میں داخل نہیں یہاں تک کہ اگر عمارت اصلانہ ہو صرف ایک چبوترہ یا محدود میدان نماز کے لئے وقف کر دیں تو قطعاً مسجد ہو جائے گا اور تمام احکام مسجد کا استحقاق پائے گا۔

اور بنی نوع انسان کی عادت سے ہے کہ مسجد و معبد ہو یا منزل و مسکن ہر مکان کو اختلاف موسم کے لحاظ سے دو حصوں پر تقسیم کرتے ہیں۔

ایک پارہ مسقف کرتے ہیں کہ برف و بارش اور آفتاب سے بچائے۔

دوسرا کھلا رکھتے ہیں کہ دھوپ میں بیٹھنے اور ہوا لینے کے کام آئے۔

زبان عربی میں حصہ مسقف کو شتوی اور غیر مسقف کو صیقلی کہتے ہیں۔

جمازی سائز کے ۷ صفحات پر مشتمل اس مختصر رسالے میں یہی ظاہر کرنا مقصود ہے کہ

مسجد شتوی و صیقلی دونوں پر مطلقاً مسجد کا اطلاق ہوتا ہے اگرچہ علماء صحن مسجد کو کبھی مسجد صیقلی اور

کبھی مسجد الخارج سے تعبیر فرماتے ہیں لیکن صحن مسجد کا جزء مسجد ہونا اعلیٰ بدیہیات سے ہے اس

لئے صحن میں بھی وہ تمام باتیں ممنوع ہیں جو اندرونی حصہ مسجد میں ممنوع ہوتی ہیں۔ اور اس

رسالہ جلیلہ میں دو حدیثیں موجود ہیں۔

## احادیث

التبصیر المنجد بان صحن المسجد مسجد

اصحاب صفہ کے بارے میں ایک حدیث

۴۳۲۔ صحیح بخاری شریف میں ہے باب نوم الرجال فی المسجد وقال ابو قلابہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدم رھط من عکل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فکانوا فی الصفة وقال عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان اصحاب الصفة الفقراء۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ عکل کی ایک جماعت آئی جو اصحاب صفہ میں سے تھی، اور حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ اصحاب صفہ فقراء تھے۔ یعنی اصحاب صفہ فقراء مہاجرین میں سے تھے ان میں سے جن کے پاس رہنے کے لئے مسکن نہیں تھا تو وہ لوگ مسجد نبوی شریف کے چبوترہ میں رہتے تھے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ

ج ۳ ص ۵۷۹ التبصیر المنجد“ (بخاری اول ص ۶۳، باب نوم الرجال فی المسجد)

مسجد کے پڑوسی کی نماز سے متعلق ایک حدیث

۴۳۳۔ حدیث میں ہے لا صلاة لجار المسجد الا فی المسجد

مسجد کے پڑوسی کی نماز نہیں مگر مسجد ہی میں۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۷۷

التبصیر المنجد“ (کنز العمال ص ۳۱۹ ج ۷)

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد سوم

مسجد بنانا جنت میں گھر بنانے کے مثل ہے

۳۳۴۔ حدیث میں ہے امر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ببناء المساجد

فی الدار والتنظيف.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر محلے میں مسجدیں بنوائی جائیں اور یہ کہ وہ

ستھری رکھی جائیں۔ (ابوداؤد اول ص ۶۶، باب اتخاذ المساجد فی الدور)

۳۳۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من بنی لله مسجدا بنی الله له

بیتا فی الجنة زاد فی روایة من درو یاقوت.

جو اللہ کے لئے مسجد بنائے اللہ اس کے لئے جنت میں موتیوں اور یاقوت کا گھر بناوے۔

”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۹۱“ (مسلم اول ص ۲۰۱، باب فضل بناء المساجد الخ)

مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا منع ہے

۳۳۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سمع رجلا ینشد ضالة فی المسجد

فلیقل لاردها الله عليك فان المساجد لم تبین لهذا.

جو کسی شخص کو سنے کہ مسجد میں اپنی گمشدہ چیز دریافت کرتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ اس

سے کہے اللہ تیری گمی چیز تجھے نہ ملائے مسجدیں اس لئے نہیں بنیں۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرة

رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مسلم اول ص ۲۱۰، باب النهی عن نشد الضالة فی المسجد الخ)

مسجد میں خرید و فروخت منع ہے

۳۳۷۔ اسی حدیث کی دوسری روایت میں ہے اذا رأیتم من یتاع فی المسجد

فقولوا لا اربح الله تجارتك.

جب تم کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھو تو کہو اللہ تیرے سودے میں قائدہ نہ

دے۔ رواہ الترمذی وصححه والحاکم عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳



ص ۵۹۳ (ترمذی اول ص ۲۳۷، باب النهی عن البيع فی المسجد)

بقدر استطاعت نمی عن المنکر پر ایک حدیث

۳۳۸۔ ارشاد اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہے من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فلیسانہ فان لم یستطع فقلبه وذلك اضعف الايمان.

جو تم میں کوئی ناجائز بات دیکھے اس پر لازم ہے کہ اپنے ہاتھ سے اسے منادے بند کر دے اور اس کی طاقت نہ پائے تو زبان سے منع کرے اور اگر اس کی بھی قدرت نہ ہو تو دل سے اسے برا جانے اور یہ سب میں کمتر درجہ ایمان کا ہے۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۹۶“ (مسلم اول ص ۵۱ باب بیان کون النهی عن المنکر الخ)

دیوار قبلہ میں عام مصلیوں کے موثع نظر تک کوئی چیز ایسی نہ چاہئے جس سے دل بٹے۔  
۳۳۹۔ احمد و ابوداؤد عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعاه بعد دخوله الکعبة فقال انی کنت رأیت قرنی الکبش حین دخلت البیت فسیت ان أمرک ان تخمرها فخرها فانه لا ینبغی ان یکون فی قیلة البیت شی یلہی المصلی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ معظمہ میں تشریف فرما ہوئے عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کلید بردار کعبہ کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا ہم نے کعبہ میں دنبے کے سینگ ملاحظہ فرمائے تھے۔ (دنبہ کہ سیدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ندیہ ہو اس کے سینگ کعبہ معظمہ کی دیوار غربی میں لگے ہوئے تھے) ہمیں تم سے یہ فرمانا یاد نہ رہا کہ ان کو ڈھانک دو اب ڈھانکو کہ نمازی کے سامنے کوئی چیز ایسی نہ چاہئے جس سے دل بٹے۔ (ابوداؤد اول، ص ۲۷۷۔ باب الصلاة فی الکعبة)

حالت نماز میں آسمان کی طرف نظر کرنا جائز ہے حدیث میں ہے۔

۳۴۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیستھین اقوام یرفعون ابصارهم الی السماء فی الصلاة او لتخطفن ابصارهم۔

وہ جو آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں یا تو اس سے باز آئیں گے یا ان کی نگاہ اچک لی جائے گی یعنی واپس نہ آئے گی اندھے ہو جائیں گے۔ رواہ احمد و مسلم و النسائی عن ابی ہریرة

رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۰۷۔“ (مسلم اول، ص ۱۸۱۔ باب النهی عن رفع البصر الى السماء في الصلاة)

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بھی ذکر الہی ہے

۴۴۱۔ حدیث میں ہے رب عزوجل نے کریمہ ورفعتنا لک ذکرک کے نزول کے بعد کہ ہم نے بلند کیا تمہارے لئے تمہارا ذکر، جبریل امین علیہ الصلاة والسلام کو خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھیج کر ارشاد فرمایا اتلری کیف رفعت لک ذکرک۔ جانتے ہو میں نے تمہارا ذکر تمہارے لئے کیونکر بلند فرمایا حضور نے عرض کی تو خوب جانتا ہے فرمایا جعلتک ذکر من ذکرى فمن ذکرک فقد ذکرنى۔

میں تمہیں اپنے ذکر میں سے ایک ذکر بتلایا تو جس نے تمہارا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا۔

”فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۶۰۸۔“ (الشفاع ج ۱، ص ۱۲۔ الفصل الاول من الباب الاول)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پوری روئے زمین سجد گاہ بنا دی گئی ہے۔

حدیث میں ہے۔

۴۴۲۔ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم جعلت لى الارض مسجدا و

طهورا فايما رجل من امتى ادر كته الصلاة فليصل۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے لئے پوری روئے زمین سجد گاہ اور

پاک کر دی گئی ہے تو میری امت میں سے جو شخص کو جہاں نماز کا وقت ہو جائے نماز پڑھ لے۔

(مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۸۶۔“ (بخاری اول، ص ۶۲۔ باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم جعلت لى الارض مسجدا الخ)

خلق خدا سے محبت کرنا دانشمندی ہے :

۴۴۳۔ حدیث میں ہے۔ اس العقل بعد الايمان بالله التودد الى الناس۔

ایمان باللہ کے بعد بڑی دانشمندی یہ ہے کہ لوگوں سے محبت کی جائے۔ (مولف) ”فتاویٰ

رضویہ، ج ۳، ص ۵۹۶۔“ (کنز العمال، ص ۵ ج ۳)

کچی پیاز یا کچا لسن کھا کر مسجد میں جانا منع ہے حدیث میں ہے :

۴۴۴۔ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرماتے ہیں من اكل من هذه الشجرة

المنتنة (الخبیثة) فلا يقربن مسجدنا فان الملكة تتأذى مما يتأذى منه الانس۔ رواه

الشیخان عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جو اس بدبودار پیڑ سے کھالے یعنی کچی پیاز یا کچا لہسن وہ ہمارے مسجد کے پاس نہ آئے کیونکہ فرشتے اس سے ایذا پاتے ہیں جس سے انسان ایذا پاتے ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۹۸۔" (کنز العمال، ص ۱۹۳، ج ۱۹) (مسلم اول، ص ۲۰۹۔ باب نہیں من اکل ثوما الخ)

مساجد میں زینت ظاہری زمانہ سلف صالحین میں فضول و ناپسند تھی مگر اب نظر بحال زمانہ جائز ہے۔ اور حدیث میں مباہات فی المساجد کو شرط ساعت سے شمار فرمایا ہے۔

۴۴۵۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا لئن خررنا کما زخررت

اليهود والنصارى۔

تم مسجدوں کو مزین کرو گے جس طرح یہود و نصاریٰ نے آراستہ کیا۔ یعنی مساجد کی آرائش صدر اول میں نہ تھی مگر اب ائمہ دین نے حکم جواز دیا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۹۹۔" (ابوداؤد اول، ص ۶۵، باب فی بناء المسجد)

قبلے کی طرف تھوکتا ہے اور بی ہے اس پر دو حدیثیں۔

۴۴۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان احدکم اذا قام فی الصلاة فانما یناجی ربہ و ان ربہ بینہ و بین القبلة فلا یزقن احدکم قبل قبلتہ و لکن من (عن) یسارہ تحت قدمہ۔ رواہ البخاری عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جب کوئی نماز میں مشغول ہوتا ہے تو وہ تو اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور اس کا رب عزوجل اس کے اور قبلہ کے مابین ہوتا ہے تو کوئی قبلہ کی جانب نہ تھو کے ہاں بائیں جانب قدم کے نیچے تھوک سکتا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۰۱۔" (بخاری اول، ص ۵۸۔ باب حک البزاق بالید من المسجد)

۴۴۷۔ اور فرمایا اذا قام احدکم الی الصلاة فلا یبصق امامہ فانما یناجی اللہ مادام فی مصلاہ ولا عن یمینہ فان عن یمینہ ملکا و یبصق عن یسارہ او تحت قدمہ فیدفنها۔ رواہ الشیخان عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جب کوئی نماز میں کھڑا ہو تو سامنے نہ تھو کے کیونکہ جب تک وہ نماز میں ہے تو اللہ تعالیٰ سے مناجات کرتا ہے اور نہ داہنی جانب تھو کے کہ ادھر فرشتے رہتے ہیں اور چاہئے کہ بائیں جانب یا قدم کے نیچے تھوک کر دفن کر دے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۰۲۔" (بخاری اول، ص

۵۹۔ باب دفن النخامة في المسجد

قبروں پر مسجد بنانا جائز نہیں ہے۔ حدیث میں ہے :

۴۸۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعنة الله على اليهود و

النصارى اتخذوا قبور انبياهم مساجد. رواه الشيخان وغيرهما

یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو جائے سجدہ بنا لیا۔

(مؤلف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۰۳"۔ (بخاری اول، ص ۷۷۷۔ باب ما یکرہ من اتخاذ المسجد

على القبور)

بچوں اور پاگلوں کو مسجد میں جانے کی ممانعت ہے۔

۴۴۹۔ حدیث میں فرمایا جنبوا مساجدکم صیانکم و مجانینکم۔

اپنی مسجدوں کو اپنے بچوں اور مجنونوں کے جانے سے بچاؤ۔ (مؤلف) "فتاویٰ رضویہ،

ج ۳، ص ۶۰۵"۔ (ابن ماجہ، ص ۵۵، باب ما یکرہ فی المساجد)

نماز بھول کر نہ پڑھنے کا کفارہ نماز پڑھ لینا ہے۔

۴۵۰۔ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمودہ اند۔ من نسی صلاة

فليصلها اذا ذكرها لا كفارة لها الا ذلك۔

جو شخص نماز بھول جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے یہی اس کا کفارہ ہے۔ (مؤلف) اخرجہ

احمد و البخاری و مسلم و اللفظ له و الترمذی و النسائی و غیرہم عن انس بن مالك

رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۲۱" (مسلم اول، ص ۲۳۱ باب قضاء الصلوة الفائتة)

توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں حدیث میں ہے۔

۴۵۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں التائب من الذنب كمن لا ذنب له

جس نے گناہ سے توبہ کر لی وہ ایسا ہے جیسے گناہ کیا ہی نہیں۔ رواہ ابن ماجہ بسند

حسن و البيهقي في السنن و الطبراني في الكبير عن عبد الله بن مسعود والحكيم

الترمذی عن ابی سعید الخدری و البيهقي في الشعب و السنن و ابن عساکر عن ابن

عباس و فی السنن عن عقبه الخولانی و الاستاذ القشیری فی رسالته و الدیلمی و ابن

النجار عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۱۰"۔ (ابن ماجہ، ج ۲، ص

۳۲۳ باب ذکر التوبة)

ہر مسلمان کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی حدیث میں ہے۔

۴۵۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الصلاة واجبة علیکم علی

کل مسلم یموت براکان او فاجرا و ان ہو عمل الکبائر۔

ہر مسلمان کے جنازہ کی نماز تم پر فرض ہے وہ نیک ہو یا بد اگرچہ اس نے کبیرہ گناہ کئے

ہوں۔ رواہ ابوداؤد و ابویعلی و البیہقی بسند حسن صحیح عن ابی ہریرة و معناه

لابن ماجة عن واثلة بن الاسقع و للطبرانی فی الکبیر و ابی نعیم فی الحلیة عن ابن عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۱۰۔“ (ابوداؤد ا ۳۳۳، باب فی الغزو

مع ائمة الجور)

اگر صبح کی سنتیں جماعت فوت ہونے کے خوف سے رہ گئیں تو اگر ان کی قضا کرے تو

آفتاب بلند ہونے کے بعد پڑھے اس پر تین حدیثیں۔

۴۵۳۔ امام احمد و ترمذی و حاکم بسند صحیح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من لم یصل رکعتی الفجر فلیصلہما بعدما

تطلع الشمس۔

جس نے صبح کی سنتیں نہ پڑھی ہوں وہ بعد طلوع آفتاب پڑھے۔ قال الحاکم صحیح و

اقرہ الذہبی فی التلخیص۔ (ترمذی، ۹۶۱/۱۔ باب ماجا فی اعادتهما بعد طلوع الشمس)

۴۵۴۔ حدیث ابوداؤد حدثنا عثمان بن ابی شیبہ نا ابن نمیر عن سعد بن سعید

ثنی محمد بن ابراہیم عن قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأی رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجلا یصلی بعد صلاة الصبح رکعتین فقال رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلاة الصبح رکعتان فقال الرجل انی لم اکن صلیت

الرکعتین اللتین قبلہما فصلیتہما الآن فسکت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یعنی قیس انصاری فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بعد

صلاة صبح دو رکعتیں پڑھتے دیکھا فرمایا صبح کی دو ہی رکعتیں ہیں عرض کی سنتیں میں نے نہ پڑھی تھیں

وہ اب پڑھ لیں اس پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا رواہ ابن ماجة حدثنا ابوبکر

بن ابی شیبہ ثنا عبد اللہ بن نمیر الخ سند او متنا نحوه غیر انه قال قال النبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم اصلاة الصبح مرتین۔ (ابوداؤد ا ۱۸۰۔ باب من فاتته متی یقضیہا) (ابن ماجہ

۸۲/۱ باب فی ماجا فیمن فاتتہ الرکعتان الخ)

۳۵۵۔ اسی حدیث میں ترمذی کی روایت یوں ہے۔ حدثنا محمد بن عمرو السواق

ناعبد العزیز محمد عن سعد بن سعید عن محمد بن ابراهیم عن جدہ قیس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاقيمت الصلاة فصليت معه الصبح ثم انصرف النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فوجدني اصلي فقال مهلا يا قيس اصلاحتان معا قلت يا رسول اني لم اكن ركعت ركعتي الفجر قال فلا اذن۔

قیس فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو نماز قائم ہوئی میں نے حضور کے ساتھ نماز فجر پڑھی جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصراف فرمایا تو میں نماز پڑھ رہا تھا فرمایا اے قیس چھوڑو کیا دو نمازیں ایک ساتھ؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے فجر کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں یہ سن کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو اب حرج نہیں۔ (مولف) امام ترمذی نے کہا اس کی سند منقطع ہے اور بعض نے اسے مرسل روایت کیا۔ منہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۱۸"۔ (ترمذی ۹۶/۱۔ باب ماجا فیمن تفوتہ الرکعتان الخ)

اوقات نماز پر مشتمل ایک حدیث۔

۳۵۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان للصلاة اولا و آخر و ان

اول وقت الفجر حين يطلع الفجر و ان آخر وقتها حين تطلع الشمس۔  
پیشک ہر نماز کے لئے اول و آخر ہے اور پیشک نماز صبح کا اول وقت طلوع فجر کے وقت ہے اور اس کا آخر طلوع شمس پر ہے۔ رواہ الترمذی و الامام الطحاوی بسند صحیح عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هريرة مطولا و هذا مختصر۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۲۲"۔ (ترمذی ۳۰، ص ۳۰۔ باب ماجا فی مواقيت الصلاة۔ باب منہ)

فجر اور عصر کے بعد نفل پڑھنا منع ہے اس پر تین احادیث کریمہ۔

۳۵۷۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہا صحاح و سنن و مسانید میں امیر المؤمنین عمر فاروق

اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الصلاة بعد الصبح حتى تطلع الشمس و بعد العصر حتى تغرب۔ (بخاری ۸۲/۱۔ باب

الصلاة بعد الفجر)

۴۵۸۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہا میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا صلاة بعد الصبح حتى ترتفع الشمس و لا بعد العصر حتى تغرب الشمس۔ (بخاری اول، ص ۸۳۔ باب لا تتحرى الصلاة قبل غروب الشمس)

۴۵۹۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہا میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن الصلاة بعد العصر حتى تغرب الشمس و عن الصلاة بعد الصبح حتى تطلع الشمس۔ (بخاری اول، ص ۸۳۔ باب الصلاة بعد الفجر)

ان تینوں حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد طلوع شمس تک نفل پڑھنے سے اور نماز عصر کے بعد غروب شمس تک نفل پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۶۱۸۔"

اگر کوئی سونے یا بھولنے کے سبب نماز نہ پڑھ سکے تو جاگنے اور یاد آنے پر پڑھ لے۔ اس پر چند حدیثیں۔

۴۶۰۔ فی الصحیحین بلفظ من نسی صلاة فليصلها اذا ذكرها لا كفارة لها الا ذلك. اخرجاه عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه عن النبي صلي الله تعالى عليه وسلم۔

جو نماز کو بھول جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے اس کا کفارہ اس کی قضا کے علاوہ کچھ نہیں۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۸۳۔ باب من نسی صلاة الخ) (مسلم اول، ص ۲۳۱۔ باب قضاء الصلاة الفائتة)

۴۶۱۔ و فی لفظ لمسلم عنه من نسی صلاة او نام عنها فكفارتها ان يصلها اذا ذكرها۔

جو شخص نماز بھول جائے یا سو جائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ یاد آنے پر پڑھ لے۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۲۳۱۔ باب قضاء الصلاة الفائتة)

۴۶۲۔ و فی اخرى له عنه فليصلها اذا ذكرها فان الله عزوجل يقول اقم الصلاة لذكري۔

دوسری روایت میں ہے کہ یاد آنے پر پڑھ لے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۲۲۔“ (مسلم اول، ص ۲۳۱۔ باب قضاء الصلاة الفائتة)

۳۶۳۔ ولہ عن ابی قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلفظ فليصلها حين ينتبه لها فاذا كان الغد فليصلها عند وقتها۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ لفظ ہیں کہ جب بیدار ہو تو پڑھ لے پھر دوسرے دن اسی نماز کے وقت میں اور پڑھ لے۔ (مولف) ولہ كالسنة الا البخاری و الترمذی عن ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ كآخر الفاظه عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ و للترمذی و صححه و النسائی فی حدیث ابی قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ فليصلها اذا ذكرها۔ و مثله لابى يعلى و الطبرانی فی الكبير عن ابی حنیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ و نحوه لهذا فی الاوسط عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم اول، ص ۲۳۹۔ باب قضاء الصلاة الفائتة) (مسلم اول، ص ۲۳۱۔ باب مذکور)

۳۶۴۔ و لمالك في مؤطاه عن زيد بن اسلم عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا رقد احدكم عن الصلاة او نسيها ثم فزع اليها فليصلها كما كان يصلها لوقتها۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی نماز سے سو جائے یا بھول جائے پھر خوفزدہ ہو تو پڑھ لے جس طرح اس کے وقت میں پڑھتا ہے۔ (مولف) (موطا مالک، ص ۵، النوم عن الصلوة)

۳۶۵۔ و للطبرانی عن ميمونة بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا اذا ذكرها فليصلها و ليحسن وضونه فذلك كفارة و ليس في شيء من ذلك فان ذلك وقتها۔ اور طبرانی کے یہاں ميمونة رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ جب یاد آئے تو پڑھ لے اور چاہئے کہ اچھا وضو کرے یہی اس کا نفاذ ہے اور اس میں کچھ نہیں ہے کیونکہ یہی اس کا وقت ہے (مولف) (کنز العمال، ص ۳۳۶، ج ۷)

۳۶۶۔ للطبرانی فی الاوسط و البيهقي فی السنن عن ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ رفعا من نسي صلاة فوقتها اذا ذكرها۔



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب کوئی نماز بھول جائے تو اس کا وقت وہی ہے جب اس کو یاد آئے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۲۳۔“ (مجمع الزوائد باب فیمن نام عن الصلوٰۃ بیروت ۱/۳۲۲)

صدقہ جاریہ کے بارے میں دو حدیثیں :

۳۶۷۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصاب ارضا بخیر فاتى النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیستامرہ فیہا فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان شئت حبست اصلہا و تصدقت بہا فقال فتصدق بہا عمر انه لا یباع و لا یوہب و لا یورث و تصدق بہا فی الفقراء و فی القربی و فی الرقاب و فی سبیل اللہ و ابن السبیل و الضیف۔

حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیبر میں کچھ زمین پائی تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اس کے متعلق حکم لینے آئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر چاہو تو اصل زمین روک لو اور اس کی پیداوار کو صدقہ کرو، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان زمینوں کو اس طرح صدقہ کیا کہ نہ بیچی جائے اور نہ ہبہ کی جائے نہ میراث ہو، بلکہ ان کو فقراء رشتہ داروں، غلاموں، فی سبیل اللہ، مسافروں اور مہمانوں میں صدقہ کر دیا۔ (یعنی وقف کرنا بھی صدقہ ہے)۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۲۸۔“ (بخاری اول، ص ۳۸۹۔ باب الوقف و کیف یکتب) (مسلم ۳۱/۲۔ باب الوقف)

۳۶۸۔ یہ حدیث محرر المذہب سیدنا امام محمد نے مبسوط میں یوں روایت فرمائی اخبرنا صخر بن جویریۃ مولیٰ عبداللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب کان لہ ارض تدعی ثمغا و کان نخلانفیساً فقال یا رسول اللہ انی استفدت مالاہو عندی نفیس افا تصدق بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تصدق باصلہ لا یباع و لا یوہب و لا یورث و لکن تنفق ثمرتہ فتصدق بہ عمر فی سبیل اللہ و فی الرقاب و للضیف و للمسافر و لابن السبیل ولذی القربی۔ الحدیث۔

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک زمین تھی جس کو ثمنغ کہتے تھے اور ایک کھجور کا اچھا باغ تھا عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے عمدہ مال جمع کیا ہے کیا میں اس کو صدقہ کر دوں حضور نے فرمایا اس کو اس طرح صدقہ کرو کہ نہ بیچا جائے نہ ہبہ کیا جائے اور نہ

نیراث ہو ہاں اس کے پھلوں کو خرچ کرو تو عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو راہ خدا اور غلاموں، مہمانوں، مسافروں، ابن السبیل اور رشتہ داروں میں صدقہ کر دیا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۲۹۔“ (سنن الدار قطنی باب کیف یکتب مکان، ۳/۱۹۳)

نماز ظہر میں قرأت سے متعلق دو حدیثیں۔

۴۶۹۔ حدیث ابی سعید الخدری وغیرہ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقرأ فی صلاة الظہر فی الرکتین الاولی قدر ثلاثین آیة و فی الاخرین قدر خمسة عشرة آیة او قال بصف ذلك۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تقریباً تیس آیتیں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں پندرہ آیتیں پڑھتے یا کہا کہ ان کا نصف پڑھتے تھے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۳۷۔“ (مسلم اول، ص ۱۸۶۔ باب القراءة فی الظہر و العصر)

۴۷۰۔ حدیث ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الصحیحین ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یقرأ فی الظہر فی الاولین بام القرآن و سورتین و فی الرکتین الاخریین بام الكتاب۔ الحدیث۔

بیشک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور چھٹی دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۳۸۔“ (مسلم، ۱/۱۸۶۔ باب القراءة فی الظہر الخ)

سجدہ سو سے متعلق ایک حدیث :

۴۷۱۔ بزار مسند اور بیہقی سنن میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایس علی من خلف الامام سہو فان ہ الامام فعلیہ و عنی من خلفہ۔

مقتدیوں پر سجدہ سہو نہیں ہے۔ (اگر مقتدی غلطی کرے) ہاں اگر امام کو سہواً حق ہو تو امام و مقتدی دونوں پر سجدہ سہو ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۴۱۔“

غلام کی امامت پر ایک حدیث۔

۴۷۲۔ طبرانی معجم کبیر میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یؤم عبد قوم الا تولى ما كان علیہم فی صلاتہم۔

یعنی غلام کسی قوم کی امامت نہ کرے ہاں اگر قوم نے اپنی نماز کا امام بنایا تو غلام امامت کر سکتا ہے۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۳۲۔“ (المعجم الکبیر للطبرانی مسند عقبہ بن عامر بیروت ۱/۳۲۹)

ایک شب میں تکرار وتر منع ہے۔

۴۷۳۔ حدیث میں ہے لا وتران فی لیلة۔

ایک رات میں دو وتر نہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۳۵۔“ (مسند احمد، ۲/۲۳)

حدیث طلق بن علی)

اچھے اشعار کا پڑھنا جائز ہے اور یہ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے مسجد کریم میں اشعار سننے کے لئے منبر بچھایا اس پر تین حدیثیں۔

۴۷۴۔ اخرج البخاری فی الادب المفرد و الطبرانی فی المعجم الاوسط و ابو یعلیٰ عن عبد اللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما و هذا و الدار قطنی عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا و الامم الشافعی عن عروة بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مر سلا قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الشعر بمنزلة الکلام فحسنه کحسن الکلام و قبیحه تبیح الکلام۔

شعر ایک کلام ہے جس کا حسن اور قبیح قبیح ہے۔ یعنی مضمون پر مدار ہے اگر اچھا ذکر ہے تو شعر محمود ورنہ مذموم۔ (مؤلف) (کنز العمال، ص ۳۲۸ ج ۳)

۴۷۵۔ اخرج الامام البخاری فی الجامع الصحیح عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یضع لحسان بن ثابت منبرا فی المسجد یقوم علیہ قائما یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او ینافح و یقول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ یؤید حسان بروح القدس مانافع (ینافع) او فاخر (یفاخر) عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے مسجد اقدس میں منبر بچھاتے وہ اس پر کھڑے ہو کر حضور اقدس صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی حمد و ثنا و مفاخرت کا خطبہ بلیغہ اشعار میں پڑھتے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے یہ جب تک اس کام میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ جبریل سے اس کی مدد فرماتا ہے۔  
(ترمذی دوم، ص ۱۱۱، باب ماجاء فی انشاء الشعر)

۳۷۶۔ اخرج - العسکری فی السواعظ عن ابی خالد العنابی قال حدثنی شیخة من اهل الشام ادركوا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالوا لما استخلف سعد المنبر فلما رآی الناس اسفل منه حمد اللہ ثم كان اول كلام تكلم به بعد الثناء علی اللہ و علی رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،

هون عليك فان الامور

بكف الا له مقاديرها

فليس باتيك منهيبها

ولا قاصر عنك مامورها

یعنی جب امیر المؤمنین (فاروق اعظم) رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے منبر پر تشریف لے گئے لوگوں کو اپنے سے نیچا دیکھ کر حمد اسی بجا دئے پھر ثنائے خدا و نعت مصطفیٰ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد پہلا کلام جو زبان مبارک پر لائے یہ اشعار تھے جن کا حاصل یہ ہے کہ اپنے اوپر نرمی کر کہ سب کاموں کے اندازے اللہ عزوجل کے دست قدرت میں ہیں۔ جو مقدر نہیں وہ تیرے پاس آنے کا نہیں اور جو مقدر ہے وہ تجھ سے کمی کرنے کا نہیں۔ ذکرہ العلامة ابراہیم بن عبداللہ الیمنی المدنی فی الباب السابع عشر من کتاب القول الصواب فی فضل امیر المؤمنین عمر بن الخطاب من کتابہ الا کتفاء فی فضل الاربعة الخلفاء۔ "قاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۸۵"

آداب خطبہ سے متعلق تین احادیث کریمہ۔

۳۷۷۔ مسند احمد و سنن ابی داؤد میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قال یوم الجمعة لصاحبه صه فقد لغا و من لغا فلیس له فی جمعته تلك شی۔

جو جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے چسپائی کے لئے اس جمعہ میں کچھ اجر نہیں۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۵۱۔ باب فضل الجمعة)

۳۷۸۔ صحاح ستہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا قلت لصاحبك یوم الجمعة انصت و الامام یخطب فقل لغوت۔

جب روز خطبہ جمعہ کے وقت تو دوسرے سے کہے چپ تو تونے خود لغو کیا۔ (بخاری اول،

ص ۱۲۸۔ باب الانصات يوم الجمعة الخ)

۳۷۹۔ امام احمد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مثل الذی یتکلم يوم الجمعة و الامام یخطب مثل الحمار یحمل اسفارا و الذی یقولہ انصت لا جمعة له۔

جمعہ کے دن جب امام خطبہ میں ہو بولنے والا ایسا ہے جیسا گدھا جس پر کتابیں لدی ہوں

اور جو اس سے چپ کہے اس کا جمعہ نہیں۔ یعنی وقت خطبہ نماز نفل ہو یا سنت یا بات چیت وغیرہ یہاں تک کہ دوسرے کو چپ کہنا بھی جائز نہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۹۷۔“ (مسند احمد،

۲۳/۱۔ حدیث عبداللہ بن عباس)

نماز قصر اللہ کی جانب سے مسافر پر صدقہ ہے :

۳۸۰۔ حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ صدقة تصدق بها الله

علیکم فاقبلوا صدقته۔

یہ (نماز کا قصر) ایک صدقہ ہے جو اللہ نے تم پر فرمایا ہے لہذا اس کا صدقہ قبول کرو۔ یعنی

مسافر کے لئے قصر پڑھنا واجب ہے اگر اس نے پوری پڑھی تو گنہگار ہوگا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۶۷۔“ (ابن ماجہ اول، ص ۷۶۔ باب تفصیر الصلاة فی السفر) (ابوداؤد اول، ص ۱۷۰۔

باب صلوة المسافر)

دیہات میں جمعہ ناجائز ہے اگر پڑھیں گے گناہ گار ہوں گے اور ظہر زمرہ سے ساقط نہ ہوگا۔

۳۸۱۔ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی حدیث صحیح ہے جسے ابو بکر بن ابی

شیبہ و عبدالرزاق نے اپنی مصنفات میں روایت کیا لا جمعة و لا تشریق و لا صلوة فطر و لا اضحی الا فی مصر جامع او مدینة عظيمة۔

یعنی جمعہ و تشریق اور نماز عیدین بجز شہر جامع یا بہت بڑے شہر کے اور کہیں نہ واجب ہے۔

نہ جائز نہ صحیح۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۷۱۔“ (مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوة من قال لا جمعة الخ کراچی، ۱۰۱/۲)

۳۸۲۔ ابوداؤد بسند صحیح و الحاکم و صححه علی شرط الشیخین عن

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه کان اذا کان بمکة فصلی الجمعة تقدم فصلی

رکعتین ثم تقدم فصلی اربعا (وفیه) فقال کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم یفعل ذلك۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ میں تھے تو آپ نے فرض جمعہ پڑھی بعدہ پیش قدمی کر کے دو رکعات پڑھیں پھر پیشقدمی کر کے چار رکعات پڑھیں (اور اسی میں ہے کہ) پھر ابن عمر نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔ (مولف) هذا مختصر و تمام الکلام علیہ فی الفتح (ابوداؤد اول، ص ۶۰۔ باب الصلاة بعد الجمعة) جمعہ کی بعد یہ چھ سنتوں کا ثبوت :

۴۸۳۔ الامام الطحاوی فی شرح معانی الآثار عن ابی عبدالرحمن السلمی قال قدم علينا عبدالله (یعنی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فكان یصلی بعد الجمعة اربعا فقدم بعده علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فكان اذا صلی الجمعة صلی بعدها رکعتین و اربعا فاعجبنا فعل علی فاخرناہ۔

امام طحاوی ابو عبدالرحمن سے راوی کہ انہوں نے کہا کہ ہمارے یہاں حضرت عبداللہ بن مسعود تشریف لائے تو آپ فریضہ جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھتے تھے پھر آپ کے یہاں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ورد مسعود ہوا تو (ہم نے دیکھا) جب جمعہ کی نماز پڑھتے تو فرض جمعہ کے بعد دو رکعات اور چار رکعات سنتیں پڑھتے تھے (امام طحاوی کہتے ہیں) پس ہم کو حضرت علی کا عمل بھایا لہذا اسی کو اختیار کر لیا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۷۹"۔ (شرح معانی الآثار، ۱۹۹)۔ باب التطوع بعد الجمعة)

خطبہ عیدین کے بعد وعظ و تذکیر جائز ہے :

۴۸۴۔ بخاری و مسلم و دارمی و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال خرجت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم فطر او اضحیٰ فصلی ثم خطب ثم اتی النساء فوعظھن و ذکرھن و امرھن بالصدق۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ گیا تو حضور نے نماز پڑھا کر خطبہ ارشاد فرمایا پھر بیویوں کے پاس تشریف لائے اور ان کو وعظ و نصیحت فرمائی اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۹۲"۔ (بخاری اول، ص ۱۳۳۔ باب خروج الصیان الی المصلیٰ)

جو افعال اثنائے نماز میں حرام ہیں وہ بحالت خطبہ بھی حرام ہیں :

۴۸۵۔ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم من مس الحصى فقد لغا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے (خطبہ جمعہ سننے کی حالت میں) کنکری چھوئی اس نے لغوکام کیا۔ یعنی ہمہ تن گوش ہو کر خطبہ سنے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۹۵“۔ (مسلم اول، ص ۲۸۳ کتاب الجمعة)

سلام نماز کے بعد دائیں بائیں پھرنا جائز ہے حدیث میں ہے۔

۴۸۶۔ قال سيدنا عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا يجعل احدكم

للشيطان من صلاته يري ان حقا عليه ان لا ينصرف الا عن يمينه. لقد رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كثيرا ينصرف عن يساره. رواه الشيخان۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شیطان کے لئے نماز میں حصہ نہ بنائے کہ وہ یہ سمجھے کہ اس پر دائیں جانب ہی پھرنا حق ہے بلکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت بار بائیں جانب بھی پھرتے دیکھا ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۷۰۴“۔ (بخاری ۱۱۸۱ باب الانفتال الخ)

جمعہ کب فرض ہوا :

۴۸۷۔ حدیث میں ہے ان الجمعة فرضت على النبي صلى الله تعالى عليه

وسلم وهو بمكة قبل الهجرة. كما اخرج الطبراني عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قبل ہجرت مکہ میں جمعہ فرض ہوا۔ (مولف) (یہ خبر غریب و مرجوح ہے صحیح یہ ہے کہ بعد ہجرت سال اول بنی سالم میں فرض ہوا تھا) (فتح القدر، ۲/۲۳ باب صلوة الجمعة)

جمعہ کے بارے میں ایک اور حدیث :

۴۸۸۔ ان البخاری روى في صحيحه كان الناس يتابون الجمعة من منازلهم

و العوالي فيأتون في الغبار فيصيبهم الغبار فيخرج منهم العرق۔

دور دراز سے لوگ جمعہ کے لئے اپنے گھروں سے اور مدینہ کے ارد گرد سے حاضر ہوتے تو گندم وہ گرد و غبار میں اٹے ہوئے آتے اور ان کے جسموں سے پسینہ بہتا ہوتا۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ،

ج ۳، ص ۴۸۸۔ (بخاری اول، ص ۱۲۳۔ باب من این توتی الجمعة)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی کی توسیع کی اس پر ایک حدیث۔

۴۸۹۔ ترمذی شریف میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رحمہ اللہ عثمان زاد فی مسجدنا حتی وسعنا۔ هذا مختصر۔

اللہ تعالیٰ عثمان پر رحمت فرمائے اس نے ہماری مسجد شریف بڑھا دی یہاں تک کہ اس میں ہم سب نمازیوں کی وسعت ہو گئی۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۷۱۳۔"

بجالت نماز پڑھنے والے کے بارے میں ایک حدیث۔

۴۹۰۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں شیء خیر من لاشی

کچھ ہونا بالکل نہ ہونے سے بہتر ہے۔ رواہ عنہ عبدالرزاق فی مصنفہ انہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ مر برجل لا یتیم رکوعاً و لا سجوداً فقال شیء خیر من لاشی۔ سیدنا ابودرداء رضی

اللہ تعالیٰ عنہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو رکوع و سجود پورا نہیں کر رہا تھا تو فرمایا کچھ ہونا

بالکل نہ ہونے سے بہتر ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۷۱۳۔" (کنز العمال، ذیل ادب

الصلوة ۸/۲۰۲)

مساجد کی بے حرمتی منع ہے :

۴۹۱۔ اخرج المنذری مرفوعاً جنبوا مساجدکم صیانکم و مجانینکم و

بیعکم و شرائکم و رفع اصواتکم۔

اپنی مسجدوں کو اپنے بچوں اور دیوانوں اور خرید و فروخت اور آواز بلند کرنے سے بچاؤ۔ رواہ

ابن ماجہ عن واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عبدالرزاق فی مصنفہ بسند اسلم عن

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "فتاویٰ رضویہ، ج

۳، ص ۷۲۹۔" (ابن ماجہ اول، باب ما یکرہ فی المساجد)

ہر سنی ہوئی بات بیان کرنا دلیل کذب ہے :

۴۹۲۔ حدیث صحیح میں ہے کفی بالمرء کذباً ان یحدث بکل ماسع۔ رواہ

مسلم وغیرہ۔

آدمی کے جھوٹا ہونے کو یہ بہت ہے کہ جو کچھ سنے اس پر اعتبار کر کے لوگوں سے بیان

کردے۔ (مسلم اول، ص ۸، باب النهی عن الحدیث بکل ماسع)



بہتان وافترا حرام ہے حدیث میں ہے۔

۳۹۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من ذکر امراء بشیء لیس فیہ

لیعیبہ بہ حبسہ اللہ فی نار جہنم حتی یأتی بنفاذ ما قال۔ (مجمع الزوائد باب ماجاء فی الغیبة

والنمیمة ۸/۹۳)

۳۹۴۔ دوسری روایت میں ہے۔ کان حقاً علی اللہ ان یدیبہ یوم القیمة فی النار

حتى یأتی بنفاذ ما قال۔ رواہ الطبرانی بسند صحیح عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جو کسی کے عیب لگانے کو وہ بات بیان کرے جو اس میں نہیں اللہ اسے نار جہنم میں قید

کرے گا یہاں تک کہ اپنے کئے کی سزا لائے۔ (دوسری روایت یہ ہے) اللہ پر حق ہے کہ جب تک

اپنی اس بات کا ثبوت پیش نہ کرے اسے آتش دوزخ میں گلائے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص

۷۴۷۔“ (مجمع الزوائد باب ماجاء فی الغیبة و النمیمة بیروت ۲/۲۰۱)

## تعارف

مرقاۃ الجمان فی الہبوط عن المنبر لمدح السلطان

(مدح حاکم کے لئے خطیب کے منبر کی ایک سیڑھی اترنے پھر چڑھنے کے

بارے میں تحقیق)

۱۶ ربیع الاول شریف ۱۴۲۰ھ کو مع دو جواب کے ایک سوال پیش ہوا کہ خطیب کو خطبہ

دہانی میں منبر سے ایک سیڑھی اترنا پھر چڑھ جانا جائز ہے یا نہیں؟

اس سوال کے دونوں جواب باہم متوافق نہ ہونے کے باعث سائل نے توضیح حال کے لئے

امام احمد رضا کی بارگاہ میں سوال پیش کیا۔

امام احمد رضا بریلوی نے سب سے پہلے بطور تمہید فرمایا کہ۔

کسی فعل مسلمین کو بدعت شیعہ و ناجائز کہنا (چونکہ مجیب اول نے مذکور فی سوال خطیب

کے اس فعل کو بدعت شیعہ و ناجائز کہا تھا) ایک حکم اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم پر

لگانا ہے اور ایک حکم مسلمانوں پر۔

اللہ و رسول جل و علا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم پر تو یہ حکم کہ ان کے نزدیک یہ فعل ناروا ہے

انہوں نے اس سے منع فرما دیا ہے اور مسلمانوں پر یہ کہ وہ اس کے باعث گنہگار و مستحق عذاب و

ناراضی رب الارباب ہیں۔

خدا ترس مسلمان کبھی ایسے حکم پر جرأت روا نہ رکھے گا جب تک واضح دلیل شرعی سے

ثبوت کافی و دوائی نہ مل جائے۔ پھر کتب فقہ کے حوالوں سے جو محققانہ جواب تحریر کیا وہ یہ ہے کہ۔

”خطبے میں ذکر سلاطین اگرچہ محدث ہے مگر شعار سلطنت قرار پا چکا ہے کہ سلطنت اسلامی

میں اگر خطیب ذکر سلطان ترک کرے تو مورد عتاب ہو گا اور ترک پر مصر ہو تو گویا باغی اور سلطنت

کا منکر ٹھہرے گا۔ لیکن صدہا سال سے اکثر سلاطین زماں فساق ہیں اگر خطبے میں ان کا نام نہ لیا جائے

تو وہ ناراض ہوں گے یوں ہی اگر نام بے کلمات مدح و تعظیم لایا جائے تو اس سے زیادہ موجب

افروختگی ہو گا اور فساق کی مدح شرعاً حرام ہے۔ خطباء جب کہ مجبورانہ ذکر سلاطین میں مبتلا ہوئے

توان بندگان خدا نے چاہا کہ اس ذکر کو خطبے سے علیحدہ بھی کر دیں اور بالکل خطبے سے جدا ہی بھی نہ معلوم ہو، لہذا یہ تدبیر نکالی کہ اس ذکر کے لئے زینہ زیریں تک اتر آئیں اور بقدر امکان مجلس بدل دیں کہ خطبہ پڑھتے پڑھتے نیچے اترنا شروع کریں اس کے قطع ہی کے لئے معبود ہے تو یہ بہ نیت قطع تبدیل مجلس و انفصال ذکر کا باعث ہوگا۔

لہذا ذکر سلاطین و خطبہ کے مابین نزول و صعود بدعت شنیعہ و ممنوع نہیں کہ خطبہ قطع فرما کر شاہزادوں کے لینے کے لئے نیچے اترنا پھر اوپر تشریف لے جانا خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں ثابت ہے۔ اور اس رسالہ نافعہ میں مکررات کے علاوہ صرف ایک حدیث پاک ہے۔

## احادیث

مرقاة الجمان فی الهبوط عن المنبر لمدح السلطان

فاسق کی مدح شرعاً حرام ہے۔

۴۹۵۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا مدح الفاسق

غضب الرب و اهتزل ذلك العرش۔

جب فاسق مدح کیا جاتا ہے رب عزوجل غضب فرماتا ہے اور اس کے سبب عرش الہی ہل

جاتا ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة و ابویعلیٰ فی مسنده و البیہقی فی شعب الایمان

عن انس بن مالک و ابن عدی فی الکامل عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ”فتاویٰ

رضویہ، ج ۳، ص ۷۳۶۔ مرقاة الجمان“۔ (کنز العمال، ص ۳۲۶، ج ۳)

# تعارف

رعاية المذہبین فی الدعاء بین الخطبتین

(دونوں خطبوں کے درمیان دعا کرنے کا بیان)

۱۵ جمادی الاخرہ ۱۳۱۷ھ میں سوال ہوا کہ روز جمعہ بین الخطبتین کے جلسہ میں ہاتھ اٹھا کر آہستہ دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں؟

بعض لوگ اسے مکروہ و حرام اور بدعت سیئہ و شرک قرار دے کر اس فعل سے منع کرتے ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ۔

امام کے لئے تو اس دعا کے جواز میں اصلاً کلام نہیں جس کے لئے نہی شارع نہ ہونا ہی سند کافی، ممنوع وہی ہے جسے خدا اور رسول منع فرمائیں جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ان کی نہی کے بغیر ہرگز کوئی شئی ممنوع نہیں ہو سکتی خصوصاً دعا جیسی چیز جس کی طرف خود قرآن عظیم نے بکمال ترغیب و تائید علی الاطلاق بے تحدید و تقید بلایا اور احادیث شریفہ نے اسے عبادت و مغز عبادت فرمایا۔

پھر حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عین خطبہ میں دست مبارک بلند فرما کر ایک جمعہ کو مینہ برسے اور دوسرے جمعہ کو مدینہ طیبہ پر مینہ کھل جانے کی دعا مانگنا دلیل کو کافی ہے۔ اس لئے علمائے کرام نے شروح حدیث و غیرہ کتب عدیدہ میں صاف اس کا جواز اقادہ فرمایا اور دو خطبوں کے مابین اگر مقتدی دل میں دعا مانگیں کہ زبان کو حرکت نہ ہو اور ہاتھ نہ اٹھائیں تو بلا شبہ جائز ہے اور زبان سے دعا مانگنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مکروہ اور امام ابی یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک جائز ہے، اور مختار امام اعظم کا قول ہے۔

اور امام احمد رضا اس رسالے کے اخیر میں فرماتے ہیں کہ۔

باجملہ مقتدیوں کا یہ فعل تو علی الاختلاف ممنوع مگر مسلمانوں کو بلا وجہ شرک و بدعتی کہنا بالاجماع حرام قطعی، تو یہ حضرات مالمین خود اپنی خبر لیں، معاذ اللہ ایسا ناپاک۔ تشدد شرع شریف میں کبھی روا نہیں

اور اس رسالہ مفیدہ میں ۷ احادیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شامل ہیں۔

## احادیث

رعاية المذہبین فی الدعاء بین الخطبتین

روز جمعہ دو خطبوں کے درمیان اوقات دعا اور ساعت اجابت کے بارے میں چھ حدیثیں :

۳۹۶۔ صحیح مسلم شریف میں بروایت حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دربارہ ساعت جمعہ فرمایا ہی مابین ان بیجلس الامام الی ان تقضى الصلاة۔

امام کے جلوس سے نماز ختم ہونے تک ہے۔ (مسلم اول، ص ۲۸۱ کتاب الجمعة)

۳۹۷۔ دوسری حدیث میں آیا حضور پر نور صلوات اللہ وسلامہ نے فرمایا شروع خطبہ سے

ختم خطبہ تک ہے۔ رواہ ابن عبدالبر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۳۹۸۔ انہیں ابن عمر و ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی کہ خروج امام سے ختم نماز

تک ہے۔ امام عامر ششمی تابعی سے منقول۔ رواہ ابن جریر الطبری۔

۳۹۹۔ انہیں ششمی سے دوسری روایت میں خروج امام سے ختم خطبہ تک اس کا وقت بتایا۔

رواہ المروزی۔

۵۰۰۔ اسی طرح امام حسن بصری سے مروی ہوا۔ رواہ ابن المنذر۔

۵۰۱۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اذان سے نماز تک رکھا۔ رواہ حمید بن

زنحویہ۔ ”فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۶۳ رعایة المذہبین“

دو خطبوں کے درمیان قرآنی آیات پڑھنا چاہئے۔ حدیث میں ہے۔

۵۰۲۔ روایة ابن حبان کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقرأ فی

جلوسہ کتاب اللہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درمیان خطبہ جب بلوس فرماتے تو قرآن میں سے

کچھ پڑھتے تھے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۳۔ رعایة المذہبین“۔ (مرفاۃ شرح مشکوٰۃ

باب الخطبة و الصلوة الخ۔ لمان ۳/۲۷۰)

# احادیث

## فتاویٰ رضویہ جلد سوم

خطیب کا دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا سنت ہے

۵۰۳۔ صحیح بخاری شریف میں باب العقدة بین الخطبتین یوم الجمعة میں مرقوم ہے

حدثنا مسدد ثنا بشر بن المفضل ثنا عبيد الله عن نافع عن عبد الله بن عمر قال كان

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يخطب خطبتين يقعد بينهما.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم دو خطبوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ ج: ۳، ص: ۷۶۸“

(بخاری اول ص: ۱۲۷، باب مذکور)

عین حالت خطبہ میں دعا مانگنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول و ثابت ہے

۵۰۴۔ صحیح بخاری شریف باب رفع الیدین فی الخطبة میں ہے حدثنا مسدد

ثنا حماد بن زید عن عبد العزيز عن انس وعن يونس وعن ثابت عن انس قال بينما

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يخطب يوم الجمعة اذ قام رجل فقال يا رسول الله

هلك الكراع وهلك الشاة فادع الله ان يسقينا فمد يديه ودعا.

روز جمعہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے

کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ چوپائے اور بکریاں ہلاک ہو گئیں آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ

ہمیں سیراب کر دے تو حضور نے دست مبارک پھیلا کر دعا فرمائی۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ

ج: ۳، ص: ۷۶۹“ (بخاری اول، ص: ۱۲۷، باب مذکور)

# تعارف

اوفی اللمعة فی اذان الجمعة

(اذان جمعہ کے بارے میں کامل رہنمائی)

۱۱/ ذی الحجہ ۱۳۲۰ھ کو استفتا پیش ہوا کہ مسجد کے اندر اذان دینا کیسا ہے؟

امام احمد رضا بریلوی نے جو تحقیقی جواب رقم فرمایا اس کا ما حاصل یہ ہے کہ ہمارے علمائے کرام نے فتاویٰ قاضی خان، و فتاویٰ خلاصہ و فتح القدر و نظم و شرح نقایہ بر جندی و بحر الرائق و فتاویٰ ہندیہ و طحطاوی علی مراقی الفلاح وغیرہا میں تصریح فرمائی کہ مسجد میں اذان دینی مکروہ ہے۔ یعنی اذان منارے پر یا مسجد کے باہر چاہئے۔ مسجد میں اذان نہ کہی جائے۔ اس میں جمعہ کی اذان ثانی وغیرہا کی تخصیص نہیں ہے۔

پھر اس رسالے میں متعدد کتب فقہ کی عبارتیں پیش کی گئیں ہیں جن کا حاصل یہ کہ اذان ثانی خطیب کے سامنے منبر کے آگے مواجہہ میں ہو اور داخل مسجد امام کی گود میں منبر کی نگر پر ہونا کہیں سے ثابت نہیں اور لفظ ”بین یدی“ سمت مقابل میں طہائے جنت تک صادق ہے جو طلوع کے وقت مواجہہ مشرقی یا بنگام غروب مستقبل مغرب کھڑا ہو وہ ضرور کہے گا کہ الشمس بین یدی، آفتاب میرے سامنے ہے، حالانکہ آفتاب اس سے تین ہزار برس کی راہ سے زیادہ دور ہے۔

پہلے جو اذان در مسجد پر یا فناء مسجد کی کسی زمین میں جہاں تک حائل نہ ہو نمازات امام میں پائی جائے اس پر ضرور ”بین یدی“ صادق ہے۔ اور برتہ کہا جائے گا کہ امام کے سامنے خطیب کے رو برو منبر کے آگے اذان ہوگی۔ بین زمانہ رسالت و خلفائے راشدین سے متواتر و معمول ہے۔ ماں اگر بانی مسجد نے مسجد بنانے وقت تمام مسجدیت اپنے مسجد کے اندر اذان کے لئے منارہ خواہ وئی محل مرتفع بنایا تو یہ جائز ہے اور اتنا ٹکڑا اذان کے لئے جدا سمجھا جائے گا اور مسجد میں اذان دینے کی کراہت یہاں عارض نہ ہوگی۔



اسی طرح اگر منارہ یا مذنہ بیرون مسجد فنائے مسجد میں تھا بعدہ مسجد بڑھائی گئی ہو اور زمین متعلق مسجد، مسجد میں لے لی کہ اب مذنہ اندرون مسجد ہو گیا تو اس پر اذان میں حرج نہ ہو گا کہ یہ بھی وہی صورت ہے کہ اس زمین کی مسجدیت سے پہلے اس میں یہ محل اذان کے لئے مصنوع ہو چکا تھا۔ اور اگر داخل مسجد کوئی شخص اگرچہ خود بانی مسجد نیا مکان اذان کے لئے مستثنیٰ کرنا چاہے تو اس کی اجازت نہ ہونی چاہئے کہ بعد تمامی مسجد کسی کو اس سے استثناء یا فعل مکروہ کے لئے بنا کا اختیار نہیں۔ اور اس محققانہ رسالے میں چار حدیثیں بطور دلیل پیش کی گئی ہیں۔

## احادیث

اوفی اللمعة فی اذان الجمعة

مسجد میں اذان دینی مکروہ ہے بلکہ خارج مسجد میں اذان ہونی چاہئے

۵۰۵- سنن ابی داؤد میں بسند حسن مروی ہے حدثنا النقیلی ثنا محمد بن مسلمة عن محمد بن اسحق عن الزهري عن السائب بن يزيد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعة علی باب المسجد وابی بکر وعمر.

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روز جمعہ منبر پر تشریف فرما ہوتے تو حضور کے روبرو اذان مسجد کے دروازے پر دی جاتی اور یوہیں ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانے میں۔ ”فتاویٰ رضویہ ج: ۳، ص: ۷۷۲، اوفی اللمعة“ (ابوداؤد اول، ص: ۱۵۵، باب النداء یوم الجمعة)

اذان ہونے کے بعد بغیر نماز پڑھے مسجد سے چلا جانا منع ہے :

۵۰۶- حدیث مسلم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقفا ان من سنن الہدی

الصلاة فی المسجد الذی یؤذن فیہ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفہ روایت ہے کہ جس مسجد میں اذان دی جائے اس میں نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ (مولف) (یعنی بلا نماز پڑھے وہاں سے نکل جانا خلاف سنت ہے گناہ ہے) (مسلم، ج: ۱، ص: ۲۳۲، باب فضل جماعة)

۵۰۷- احمد بسند صحیح عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال امرنا رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کتم فی المسجد فنودی بالصلاة فلا یخرج احدکم حتی یصلی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا کہ جب تم مسجد میں رہو اور اذان

ہو جائے تو نماز پڑھے بغیر نہ نکلے۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ ج: ۳، ص: ۷۷۳، اوفی المعة“  
(مند احمد، ج: ۳، ص: ۳۵۶)

۵۰۸۔ حدیث ابن ماجہ عن امیر المؤمنین عثمان الغنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن  
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ادرك الاذان في المسجد ثم خرج لم يخرج  
لحاجته وهو لا يريد الرجعة فهو منافق

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے  
بیان کرتے ہیں کہ جس نے مسجد میں اذان کو پایا پھر بغیر مجبوری کے مسجد سے نکلا اور واپسی کا ارادہ  
بھی نہ تھا تو وہ منافق ہے۔ (مؤلف) ”فتاویٰ رضویہ، ج: ۳، ص: ۷۷۳، اوفی المعة“ (ابن ماجہ، ج:  
۱، ص: ۵۳، باب اذا اذن وانت في المسجد)

## تعارف

سرور العید السعید فی حل الدعاء بعد صلاة العید.  
(نماز عید کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعائے گننے کا ثبوت)

شعبان المعظم ۱۳۰۷ھ میں سوال ہوا کہ عیدین کی نماز و خطبہ کے بعد دعائے گننا جائز ہے یا نہیں؟

اور اس مسئلے میں مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی نے اپنے فتاویٰ کی جلد ثانی میں یہ تحریر کیا ہے کہ بعد دوگانہ عیدین یا بعد خطبہ عیدین دعائے گننا کسی طرح ثابت نہیں۔  
امام احمد رضا نے اس کے جواب میں جو نصوص و تحقیقات پیش کی ہیں وہ ۲۲ صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں۔ اور نفس سوال کا جواب تحریر کر کے بعد نماز عید کے بعد دعا کے مسئلہ کو دو عیدوں پر منقسم کیا ہے۔

عید اول :- قرآن و حدیث سے اس دعا کے جواز اور ادعائے مانعین کی غلطی کے بیان میں۔  
عید دوم :- فتویٰ مولوی عبدالحی لکھنوی سے اسناد پر کلام اور اوہام مانعین کے ازالہ تام کے بیان میں۔

امام احمد رضا بریلوی ابتداء جواب میں فرماتے ہیں :

نماز عیدین کے بعد دعاء حضرات عالیہ تابعین عظام و مجتہدین اعلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہے ظاہر ہے کہ شرع سے اس دعا کی کہیں ممانعت نہیں اور جس امر سے شرع نے منع نہ فرمایا ہرگز ممنوع نہیں ہو سکتا جو ادعائے منع کرے اثبات ممانعت اس کے ذمہ ہے۔

اور اس رسالے میں قرآن و حدیث اور اقوال ائمہ و علماء سے نمازوں کے بعد دعا کا ثبوت واضح انداز میں فراہم کیا گیا ہے اور علمائے کرام بشہادت نصوص مطلق نماز کے بعد دعائے گننے کو آداب سے گنتے ہیں۔

اور باطلاق نماز فرض و واجب اور نفل سب کو شامل ہے تو بلاشبہ نماز عیدین بھی اس پاک

مبارک حکم میں داخل ہے لہذا بشہادت قرآن و حدیث و اقوال علماء ثابت ہوا کہ نماز ہجگانہ و عیدین اور تہجد و غیر باہر گو نہ نماز کے بعد دعا مانگنا شرعاً جائز بلکہ مندوب و مرغوب ہے۔ اور اس رسالے میں امام احمد رضا فاضل بریلوی کی ایک عظیم الشان ۵۳ واسطوں سے سند حدیث مذکور ہے جو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوتی ہوئی امام المجتہدین حضرت امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتی ہے۔ یعنی امام احمد رضا نے اس رسالے میں اپنی روایت کردہ ایک حدیث جو عیدین میں دعاء سے متعلق ہے درج کی ہے اور خود امام احمد رضا اس حدیث پاک کے چون ویں راوی ہیں۔

اور تحقیقات اہل حقہ سے مملو اس رسالہ جلیلہ میں ۳۸ حدیثیں شامل بحث ہیں۔

## احادیث

سرور العید السعید فی حل الدعاء بعد صلاة العید

نماز عیدین کے بعد دعا حضرات عالیہ تابعین عظام و مجتہدین اعلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہے اس پر امام احمد رضا بریلوی کی سند روایت کے ساتھ ایک حدیث۔

۵۰۹۔ قال الفقیر عبد المصطفیٰ احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری البرکاتی البریلوی غفر اللہ له وحقق امله، انبأنا المولیٰ عبدالرحمن السراج المکی مفتی بلد اللہ الحرام بیته عند باب الصفا لثمان بقین من ذی الحجة سنة خمس و تسعین بعد الالف والمائین فی سائر مروياته الحدیثیة و الفقهیة و غیر ذلك عن حجة زمانة جمال بن عبداللہ بن عمر المکی عن الشیخ الاجل عابد السندي عن عمه محمد حسین الانصاری اجازنی به الشیخ عبدالخالق بن علی المزجاجی عن احمد النخلی عن محمد الباهلی عن سالم السنوری عن النجم الفیطی عن الحافظ زکریا الانصاری عن الحافظ ابن حجر العسقلانی انا به ابو عبداللہ الجریری انا قوام الدین الاتقانی انا البرهان احمد بن سعید بن محمد البخاری و الحسام السفتاقي قال انا حافظ الدین محمد بن محمد بن نصر البخاری هو حافظ الدین الکبیر انبأنا الامام محمد بن عبدالستار الکردری انبأنا عمر بن الکریم الوریسکی انا عبدالرحمن بن محمد الکرمانی انا ابوبکر محمد بن الحسین بن محمد بن الحسن بن محمد هو الامام فخر القضاة الارشابندی انا عبداللہ الزوزنی انا ابو زید الدبوسی انا ابو جعفر الاستروشنی ح و انبأنا عالیا باریع درج شیخی و برکتی و ولی نعمتی و مولائی و سیدی و ذخری و سندی لیومی و غدی سیدنا الامام الهمام العارف الاجل العالم الاكمل السید آل الرسول الاحمدی المارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنه و ارضاه و جعل الشردوس منقلبه و مثواه لخلت من جمادی الاولى سنة اربع و تسعین بداره المظهرة بما رهرة المنورة فی سائر ما يجوز له رواية عن استاذہ عبد العزيز

المحدث الدهلوی عن ابيه عن الشيخ تاج الدين القلعي مفتی الحنفية عن الشيخ حسن العجمی عن الشيخ خير الدين الرملي عن الشيخ محمد بن سراج الدين الخانوتي عن احمد بن الشبلي عن ابراهيم الكركي يعني صاحب كتاب الفيض عن امين الدين يحيى بن محمد الاقصراني عن الشيخ محمد بن محمد البخاري الحنفي يعني سيدى محمد پارسا صاحب فصل الخطاب عن الشيخ حافظ الدين محمد بن محمد بن علي البخاري الطاهري عن الامام صدر الشريعة يعني شارح الوقاية عن جده تاج الشريعة عن والده جمال الدين المحبوبي عن محمد بن ابى بكر البخاري عرف بامام زاده عن شمس الائمة الزرتجري عن شمس الائمة الحلواني كلاهما عن الامام الاجل على النسفي امام الحلواني فقالا عن ابى على و كذلك عنن الى نهاية الاسناد و اما الاستروشنى فقال انا ابو على الحسين بن خضر النسفي انا ابوبكر محمد بن فضل البخاري هو الامام الشهير بالفضل انا ابو محمد عبدالله بن محمد بن يعقوب الحارثي يعني الاستاذ السند موني انا عبدالله محمد بن ابى حفص الكبير انا ابى. اخبرنا محمد بن الحسن الشيباني اخبرنا ابو حنيفة عن حماد عن ابراهيم قال كانت الصلاة فى العيدين قبل الخطبة ثم يقف الامام على راحلته بعد الصلاة فيدعو و يصلى بغير اذان و لا اقامة۔

يعنى سيدنا امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں مجھے امام اعظم امام الائمہ ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام اجل حماد بن ابی سلمیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے خبر دی کہ امام المجتہدین امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا نماز عیدین خطبہ سے پہلے ہوتی تھی پھر امام اپنے راحلہ پر وقوف کر کے نماز کے بعد دعا مانگتا اور نماز بے اذان و اقامت ہوتی۔ فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۷۷، سرور العید۔ (کتاب الآثار للامام محمد باب صلوة العیدین، ص ۵۲۵)

مزدور اپنا عمل مکمل کرنے کے بعد مستحق اجرت ہوتا ہے اس پر دو حدیثیں۔

۵۱۰۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الم تر الى العمال يعملون فاذا

فرغوا من اعمالهم و فوا اجورهم۔

کیا تو نے نہ دیکھا کہ مزدور کام کرتے ہیں جب اپنے عمل سے فارغ ہوتے ہیں اس وقت

پوری مزدوری پاتے ہیں۔ رواہ البيهقي عن جابر بن عبدالله رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی

حدیث طویل۔ (شعب الایمان باب فی الصیام، حدیث ۳۶۰۳ بیروت ۲/۲۰۳)

۵۱۱۔ دوسری حدیث میں ہے۔ العامل انما یوفی اجرہ اذا قضی عملہ۔

عامل کو اسی وقت اجر کامل دیا جاتا ہے جب عمل تمام کر لیتا ہے۔ رواہ احمد و البزار و

البیہقی و ابوالشیخ فی الثواب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد، ۲/۲۹۲)

حدیث ابو ہریرہ)

قبولیت دعا کے مواقع اور اوقات اجابت کے بارے میں چند حدیثیں :

۵۱۲۔ بیہقی و خطیب و ابو نعیم و ابن عساکر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مع کل ختمۃ دعوة مستجابة۔

ہر ختم کے ساتھ ایک دعا مستجاب ہے۔ (کنز العمال، ص ۶۳، ج ۲)

۵۱۳۔ طبرانی معجم کبیر میں عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من ختم القرآن فله دعوة مستجابة۔

جو قرآن ختم کرے اسکے لئے ایک دعا مقبولہ ہے۔ (کنز العمال، ص ۶۱، ج ۲)

۵۱۴۔ امام احمد مسند اور ترمذی باقادۃ تحسین جامع اور ابنائے ماجہ و حبان و خزیمہ اپنی صحاح

اور بزار مسند میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلاثة لا ترد دعوتهم الصائم حين يفطر۔ الحدیث۔

تین شخصوں کی دعا رد نہیں ہوتی ایک ان میں روزہ دار جب افطار کرے۔ ”فادی رضویہ، ج

۳، ص ۷۷۸۔ سرور العید“۔ (ترمذی دوم، ص ۲۰۰، باب الدعوات)

۵۱۵۔ ابن ماجہ و حاکم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان للصائم عند فطرہ لدعوة ما ترد۔

بیشک روز دار کے لئے وقت افطار بالیقین ایک دعا ہے کہ رد نہ ہوگی۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۲۶،

باب فی الصائم لا ترد دعوتہ)

۵۱۶۔ امام حکیم ترمذی حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی

حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لكل عبد صائم دعوة مستجابة عند

افطارہ اعطيها فی الدنيا او ادخرت له فی الآخرة۔

ہر روزہ دار بندے کے لئے افطار کے وقت ایک دعا مقبول ہے خواہ دنیا میں دے دی جائے یا



آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ رکھی جائے۔ (نوادراصول الاصل الستون فی ان للصائم الخ بیروت، ص ۸۳)

ہر دو رکعت نفل کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعائے گننے کے بارے میں دو حدیثیں :

۵۱۷۔ ترمذی و نسائی و ابن خزیمہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ حضرت مطلب بن و داعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الصلاة مثنی مثنی تشهد فی کل رکعتین و تخشع و تضرع و تمسکن و تقنع یدیک یقول ترفعہما الی ربک مستقبلا ببطونہما وجہک و تقول یارب یارب من لم یفعل ذلك فہی کذا و کذا۔

یعنی نماز نفل دو رکعت ہے۔ ہر دو رکعت پر التحیات اور خضوع و زاری و تذلل پھر بعد سلام دونوں ہاتھ اپنے رب کی طرف اٹھا اور ہتھیلیاں چہرے کے مقابل رکھ کر عرض کر اے میرے رب اے رب میرے جو ایسا نہ کرے تو وہ نماز چنیں و چناں یعنی ناقص ہے۔ (ترمذی اول، ص ۸۷۔ باب ماجا فی التخشع فی الصلاة)

۵۱۸۔ مطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں آیا۔ فمن لم یفعل ذلك فہو خداج۔

جو ایسا نہ کرے اس کی نماز میں نقصان ہے۔ ”قلوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۹، سرور المعید“ (ترمذی

اول، ص ۸۷، باب ماجا فی التخشع الخ)

نصف شب اور نماز فرض کے بعد دعائیں قبول ہوتی ہیں :

۵۱۹۔ حدیث الترمذی و النسائی عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قلنا یا

رسول اللہ ای الدعاء اسمع قال جوف اللیل الآخر و دبر الصلوات المكتوبات۔

ہم نے عرض کی یا رسول اللہ کونسی دعا زیادہ سنی جاتی ہے، فرمایا رات کے نصف اخیر میں اور فرض نمازوں کے بعد۔ (فرض نمازوں کے بعد اور ان کی تخصیص اس لئے فرمائی کہ وہ سب حالتوں سے افضل ہیں تو ان میں امید اجابت زیادہ ہے) ”قلوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۹۔ سرور المعید“

(ترمذی دوم، ص ۱۸۷۔ باب الدعوات)

۵۲۰۔ حدیث میں ہے حضور پر نور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان

لربکم فی ایام دھرکم نفعات فتعرضوا لہا لعل ان ینصیبکم نفعہ منها لاتشقون بعدہا ابدا۔

بیشک تمہارے رب کے لئے تمہارے زمانے کے دنوں میں کچھ وقت عطا و بخشش و تجلی و کرم وجود کے ہیں تو انہیں پانے کی تدبیر کرو شاید ان میں سے کوئی وقت تمہیں مل جائے تو پھر کبھی بد بختی تمہارے پاس نہ آئے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن محمد بن مسلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (المعجم الکبیر حدیث ۵۱۹ بیروت ۱۹/۲۳۲)

۵۲۱۔ اور خود حدیث نے ان اوقات سے ایک وقت اجتماع مسلمین کا نشان دیا کہ اگر ایک گروہ مسلمانان جمع ہو کر دعائے کچھ عرض کریں کچھ آئین کہیں کتاب المستدرک علی البخاری و مسلم میں ہے عن حبيب بن مسلمة الفري رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکان مجاب الدعوة قال سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول لا يجتمع ملوء فيدعوا بعضهم يؤمن بعضهم الا اجابهم الله۔

یعنی حبیب بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ مستجاب الدعوات تھے، فرماتے ہیں میں نے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کوئی گروہ جمع نہ ہو گا کہ ان کے بعض دعا کریں بعض آئین کہیں مگر یہ کہ اللہ عزوجل ان کی دعا مقبول فرمائے گا۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۷۸۰۔ سرور العید“ (کنز العمال، ص ۶۵، ج ۲)

سجدے میں دعا کی کثرت کرو کہ اس میں بندہ اپنے رب سے قریب ہوتا ہے حدیث میں ہے۔  
۵۲۲۔ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اقرب ما يكون العبد من ربه و هو ساجد فاكثروا الدعاء۔

سب سے زیادہ قرب بندے کو اپنے رب سے حالت سجود میں ہوتا ہے تو اس میں دعا کی کثرت کرو۔ رواہ مسلم و ابوداؤد و النسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم اول ۱۹۱۔ باب النهی عن قراءة القرآن فی الركوع و السجود)  
قبولیت دعا کے بارے میں اور دو حدیثیں۔

۵۲۳۔ امام احمد و اصحاب صحاح ستہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تخرج العواتق و ذوات الخدور و الحيض و يعتزل الحيض المصلی و يشهدن الخير و دعوة المسلمين۔

نوجوان کوا ریاں اور پردہ والیاں اور حائض عورتیں سب عید گاہ کو جائیں اور حیض والیاں عید گاہ سے الگ بیٹھیں اور اس بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں حاضر ہوں۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳،

ص ۷۸۱۔ سرور العید“ (بخاری اول، ص ۱۳۳۔ باب اذا لم یکن لها جلاب فی العید)

۵۲۳۔ صحیح بخاری کی دوسری روایت ان لفظوں سے ہے۔ قالت کنا نومر ان نخرج یوم العید حتی نخرج البکر من خدرها حتی نخرج الحیض فیکن خلف الناس فیکبرون بتکبیرهم و یدعون بدعائهم یرجون برکة ذلك الیوم و طهرته۔

یعنی ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم عورتوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ عید کے دن باہر جائیں یہاں تک کہ کواری اپنے پردے سے نکلے یہاں تک کہ حیض والیاں باہر آئیں صفوں کے پیچھے بیٹھیں مسلمانوں کی تکبیر پر تکبیر کہیں اور ان کی دعا کے ساتھ دعا مانگیں اس دن کی برکت و پاکیزگی کی امید کریں۔ (یہ حکم زمانہ رسالت میں تھا) ”فادی رضویہ، ج ۳، ص ۷۸۲۔ سرور العید“

(بخاری اول، ص ۱۳۲، باب التکبیر ایام منی الخ)

نماز عید کے بعد بھی دعائیں قبول ہوتی ہیں اس پر ایک حدیث :

۵۲۵۔ امام بیہقی اور ابوالشیخ ابن حبان کتاب الثواب میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول اذا كانت غداة الفطر بعث اللہ عزوجل الملائكة فی کل بلد. (و ذکر الحدیث الی ان قال) فاذا بروزوا الی مصلاتهم فیقول اللہ عزوجل للملائكة (وساق الحدیث الی ان قال) و یقول یا عبادی سلونی فوعزتی و جلالی لاتسألونی الیوم شیاً فی جمعکم لآخرتکم الا اعطیتکم ولا لدنیاکم الا نظرت لکم فوعزتی لاسترن علیکم عثراتکم مارا فتمونی فوعزتی و جلالی لا اخزیکم و لا افضحکم بین اصحاب الحدود و انصرفوا مغفورالکم قد ارضیتمونی و رضیت عنکم. (مختصر من طویل)

یعنی حضور پر نور سید یوم النشور علیہ افضل الصلوة والسلام نے فرمایا جب عید کی صبح ہوتی ہے مولیٰ سبحانہ تعالیٰ ہر شہر میں فرشتے بھیجتا ہے (اس کے بعد حدیث میں ان فرشتوں کا شہر کے ہر تاقہ پر کھڑا ہونا اور مسلمانوں کو عید گاہ کی طرف بلانا بیان فرمایا پھر ارشاد ہوا) جب مسلمان عید گاہ کی طرف میدان میں آتے ہیں مولیٰ سبحانہ تعالیٰ فرشتوں سے یوں فرماتا ہے اور ملائکہ اس سے یوں عرض کرتے ہیں پھر فرمایا رب تبارک و تعالیٰ مسلمانوں سے ارشاد فرماتا ہے اے میرے بندو مانگو کہ مجھے قسم اپنے عزت و جلال کی آج اس مجمع میں جو چیز اپنی آخرت کے لئے

مانگو گے میں تمہیں عطا فرماؤں گا اور جو کچھ دنیا کا سوال کرو گے اس میں تمہارے لئے نظر کروں گا۔ (یعنی دنیا کی چیزیں خیر و شر دونوں کو متحمل ہیں اور آدمی اکثر اپنی نادانی سے خیر کو شر، شر کو خیر سمجھ لیتا ہے اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے لہذا دنیا کے لئے جو کچھ مانگو گے اس میں بکمال رحمت نظر فرمائی جائے گی۔ اگر وہ چیز تمہارے حق میں بہتر ہوئی عطا ہوگی ورنہ اس کی برابر بلا دفع کریں گے یاد عاروز قیامت کے لئے ذخیرہ رکھیں گے اور یہ بندے کے لئے ہر صورت سے بہتر ہے) مجھے اپنی عزت کی قسم ہے جب تک تم میرا مراقبہ رکھو گے میں تمہاری لغزشوں کی ستاری فرماؤں گا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں تمہیں اہل کبار میں فضیحت و رسوائی کروں گا پلٹ جاؤ مغفرت پائے ہوئے بیشک تم نے مجھے راضی کیا اور میں تم سے خوشنود ہوا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۷۸۲۔ سرور العید" (شعب الایمان ۲۳۔ باب فی الصیام فصل فی لیلۃ القدر بیروت ۳/۳۳۷-۳۳۶)

کسی مجلس کے اختتام پر دعائے متعلق تین حدیثیں :

۵۲۶۔ ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن حبان و حاکم باسانید صحیحہ جیدہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو داؤد و دارمی و ابو بکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم حضرت ابو ہریرہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نسائی و طبرانی بسید صحیح و ابن ابی الدینا اور حاکم بافادۃ تصریح حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نسائی و حاکم بتصریح صحیح و ابوالقاسم طبرانی باسانید جیدہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نسائی و ابن ابی الدینا و حاکم و بیہقی حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اذا جلس احدکم فی مجلس فلا یبرحن منہ حتی یقول ثلث مرات سبحنک اللہم ربنا و بحمدک لا الہ الا انت اغفر لی و تب علی فان کان اتی خیرا کان کالطابع علیہ و ان کان مجلس لغو کان کفارة لما کان فی ذلک المجلس۔ جب تم میں کوئی کسی جلسے میں بیٹھے تو زنا روہاں سے نہ بٹے جب تک تین بار یہ دعا نہ کر لے (پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے اور تیری تعریف بجالاتا ہوں تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں میرے گناہ بخش اور مجھے توبہ دے) کہ اگر اس جلسے میں اس نے کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ دعا اس پر مہر ہو جائے گی اور اگر وہ جلسہ لغو کا تھا تو جو کچھ اس میں گزرا یہ دعا اس کا کفارہ ہو جائے گی۔ یہ لفظ بروایت امام ابو بکر ابن ابی الدینا حدیث جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں۔ (ابو داؤد

دوم، ص ۶۶۷، باب فی کفارة المجلس)

۵۲۷۔ اور ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں یوں ہے۔ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس مجلساً یقول فی آخره اذا اراد ان یقوم من المجلس سبحنک اللہم و بحمدک اشهد ان لا اله الا انت استغفرک و اتوب الیک۔ (ابوداؤد دوم، ص ۶۶۷، باب کفارة المجلس)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی جلسہ فرماتے تو اس کے ختم میں اٹھتے وقت یہ دعا کرتے (تیری پاکی بولتا اور تیری حمد میں مشغول ہوتا ہوں اے اللہ میں گواہی دیتا ہوں تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں میں تیری مغفرت مانگتا اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں) اسی طرح رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں لفظ ارادہ ان ینھض ہے یعنی جب اٹھنا چاہتے یہ دعا فرماتے اور انہوں نے بعد الفاظ مذکورہ دعا میں اتنے لفظ اور زائد کئے عملت سوء و ظلمت نفسی فاغفر لی انه لا یغفر الذنوب الا انت میں نے برا کیا اور اپنی ہی جان کو آزار پہنچایا۔ اب میری مغفرت فرمادے بیشک تیرے سوا کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا میں مثل حدیث ابو برزہ ہے اس میں بھی ارشاد ہوا قال قبل ان یقوم من مجلسہ۔ کھڑے ہونے سے پہلے یہ دعا کر لے۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۷۸۳۔ سرور العید“ (الترغیب و الترہیب، ۲/۱۱۱، الترغیب فی کلمات یکفرن الخ) (ترمذی ۱۸۱۲ ابواب الدعوات)

۵۲۸۔ سنن نسائی کی نوع من الذکر بعد التسلم میں ہے۔ عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا جلس مجلساً او صلی تکلم بکلمات فسأته عائشة عن الکلمات فقال ان تکلم بخیر کان طابعا علیہن الی یوم القیمة و ان تکلم بشر کان کفارة له سبحنک اللہم بحمدک استغفرک و اتوب الیک۔

یعنی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے کچھ کلمات فرماتے ام المومنین نے وہ کلمات پوچھے فرمایا وہ ایسے ہیں کہ اگر اس جلسہ میں کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ قیامت تک اس پر مہر ہو جائیں اور بری کسی ہے تو کفارہ، الہی میں تیری تسبیح و حمد بجالاتا اور تجھ سے استغفار و توبہ

کرتا ہوں۔ (نسائی اول، ص ۱۹۷، نوع مذکور)

دعائے مانگنے کے بارے میں چند احادیث جلیلہ :

۵۲۹۔ حدیث قدسی میں فرماتا ہے انا عند ظن عبدی بی و انا معہ اذا دعانی۔

میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب مجھ سے دعا کرے۔ رواہ البخاری و مسلم و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن ربہ عزوجل۔ (مسلم دوم، ص ۳۲۳۔ باب فضل الذکر و الدعاء و حسن الظن الخ)

۵۳۰۔ اور فرماتا ہے یا ابن آدم انک مادعوتنی و رجوتنی غفرت لک علی ما کان

منک (فیک) ولا ابالی۔

اے فرزند آدم تو جب تک مجھ سے دعائے مانگے جائے گا اور امید رکھے گا تیرے کیسے ہی گناہ ہوں بخشا رہوں گا اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔ رواہ الترمذی و حسنہ عن انس بن مالک عن رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن ربہ تبارک و تعالیٰ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۷۸۲ سرور العید“ (ترمذی دوم، ص ۱۹۳۔ باب الدعوات)

۵۳۱۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم فرماتے ہیں علیکم عباد اللہ بالدعاء۔

خدا کے بندو دعا کو لازم پکڑو۔ رواہ الترمذی مستغریبا و الحاکم و صححہ۔ (ترمذی

دوم، ص ۱۹۵۔ باب من ابواب الدعوات)

۵۳۲۔ زید بن خارجه رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

و سلم فرماتے ہیں صلوا علی و اجتهدوا فی الدعاء۔

مجھ پر درود بھیجو اور دعا میں کوشش کرو۔ رواہ الامام احمد و النسائی و الطبرانی

فی الکبیر و ابن سعد و سمویہ و البغوی و الباوردی و ابن قانع۔ (نسائی اول، ص

۱۹۰۔ باب کیفیۃ الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ نوع آخر)

۵۳۳۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے

ہیں لاتعجزوا فی الدعاء فانہ لن یهلك مع الدعاء احد۔

دعا میں تقصیر نہ کرو کہ جو دعا کرتا رہے گا ہرگز ہلاک نہ ہوگا۔ رواہ ابن حبان فی

صحیحہ والحاکم و صححہ۔ (کنز العمال، ص ۳۱، ج ۲)

۵۳۴۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تدعون اللہ لیکم و نهارکم فان اندعا سلاح المؤمن۔

رات دن خدا سے دعا مانگو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ۔ (مسند ابی یعلیٰ حدیث

۱۸۰۶ بیروت ۲/۳۲۹)

۵۳۵۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اکثر الدعاء بالعافیة۔

عافیت کی دعا اکثر مانگ۔ رواہ الحاکم بسند حسن۔ (المستدرک علی الصحیحین

کتاب الدعاء بیروت ۱/۵۲۹)

۵۳۶۔ عبادہ بن صامت و ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیثوں میں ہے ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی فضیلت ارشاد فرمائی صحابہ نے عرض کی اذا نکثرا ایسا ہے تو ہم دعا کی کثرت کریں گے فرمایا اللہ اکثر اور اللہ عزوجل کا کرم بہت کثیر ہے۔

و فی الروایة الاخری اللہ اکبر

اللہ بہت بڑا ہے۔ رواہ الترمذی و الحاکم عن عبادہ و صححہ و احمد و البزار و ابو یعلیٰ باسانید جیدة و الحاکم و قال صحیح الاسناد عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (ترمذی دوم، ص ۱۹۸۔ باب دعاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ)

۵۳۷۔ سلمان فارسی و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیثوں میں ہے، حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من سرہ ان یتجیب اللہ له عند الشدائد فلیکثر من الدعاء عند الرخاء

جسے خوش آئے کہ اللہ تعالیٰ سختیوں میں اس کی دعا قبول فرمائے وہ نرمی میں دعا کی کثرت رکھے۔ رواہ الترمذی عن ابی ہریرة و الحاکم عنہ و عن سلمان و قال صحیح و اقروہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۸۵۔ سرور العید“ (ترمذی دوم، ص ۱۷۵۔ باب ماجاء ان دعوة المسلم مستجابة)

ذکر الٹی سے متعلق چار حدیثیں :

۵۳۸۔ حدیث حسن عبد اللہ بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرمایا لا يزال لسانك رطبا من ذكر الله۔

ہمیشہ ذکر الہی میں تر زبان رہے۔ (ترمذی دوم، ص ۷۵۔ باب ماجاء فی فضل الذکر)

۵۳۹۔ حدیث جید الاستاد ام انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کثری من ذکر اللہ فانک لاتین بشی احب الی من کثرة ذکرہ۔

اللہ کا ذکر بکثرت کر کہ تو کوئی چیز ایسی نہ لائے جو خدا کو اپنی کثرت ذکر سے زیادہ پیاری ہو۔

”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۸۶۔ سرور العید۔“ (در معراج بحوالہ الطمرانی ذکر اکثیر کے تحت۔ قم ایران ۲۰۵/۵)

۵۴۰۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من لم یکثر ذکر اللہ فقد برئ من الایمان۔

جو ذکر الہی کی کثرت نہ کرے وہ ایمان سے بیزار ہوگا۔ (در معراج بحوالہ المعجم الاوسط ذکر اکثیر کے

تحت قم ایران ۲۰۵/۵)

۵۴۱۔ حدیث صحیح ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کان رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یدکر اللہ تعالیٰ علی کل احیانه۔

حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت ذکر خدا فرمایا کرتے۔ (رواہ

مسلم و احمد و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ و علقہ البخاری) ”فتاویٰ رضویہ، ج

۳، ص ۸۷۔ سرور العید۔“ (مسلم اول، ۱۶۲۔ باب ذکر اللہ تعالیٰ فی حال الجنابة)

تسبیح فاطمہ مراد بر آری کیلئے تریاق ہے :

۵۴۲۔ حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تسبیح حضرات بتول زہرا

صلوات اللہ و سلامہ علی اہلہا الکریم و علیہا کی نسبت فرمایا معقبات لا ینحیب قائلہن۔

کچھ کلمات (یعنی سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر) نماز کے بعد بلا فاصلہ کہنے کے ہیں جن کا کہنے

والا نامراد نہیں رہتا۔ راوہ احمد و مسلم و الترمذی و النسائی عن کعب بن عجرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۸۹۔ سرور العید۔“ (ترمذی دوم، ص ۷۸۔ باب ماجاء

فی التسبیح و التکبیر۔ باب منہ)

خطبہ عیدین سنت ہے :

۵۴۳۔ ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ نے حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

روایت کی والنفظ لابن ماجہ قال حضرت العید مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ



عليه وسلم فصلی بنا العید ثم قال قد قضينا الصلاة فمن احب ان يجلس للخطبة فليجلس و من احب ان يذهب فليذهب۔

میں عید میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوا حضور نے نماز عید پڑھائی پھر فرمایا ہم نماز تو پڑھ چکے اب جو خطبہ سننے کے لئے بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے چلا جائے۔ (ابن ماجہ اول، ۹۳۔ باب ماجا فی انتظار الخطبة بعد الصلاة)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عید کے بعد خطبہ اور وعظ و تذکیر فرماتے۔  
۵۳۳۔ اسی کی ایک روایت بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی کے یہاں یوں ہے صلی (یعنی انبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ثم خطب ثم اتی النساء و معہ بلال فوعظهن و ذکرهن و امرهن بالصدقة فرأیتهن یهوین بایدیہن یقذفنہ فی ثوب بلال ثم انطلق هو و بلال الی بیتہ۔

یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عید پڑھی پھر بعدہ خطبہ فرمایا پھر بعد ازاں صفوف زماں پر تشریف لا کر انہیں وعظ و ارشاد کیا اور صدقہ کا حکم دیا تو میں نے دیکھا کہ بی بیوں اپنے ہاتھوں سے گہنا اتار کر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کپڑے میں ڈالتی تھیں پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شائے نبوت کو تشریف فرما ہوئے۔ (بخاری اول، ص ۱۳۳۔ باب العلم بالمصلی)

۵۳۵۔ صحیحین میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ثم خطب الناس بعد فلما فرغ نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزل فاتی النساء فذکرهن۔

یعنی پھر بعد نماز حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ سے فارغ ہوئے اتر کر بی بیوں کے پاس تشریف لائے اور انہیں تذکیر فرمائی۔

”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۷۹۱۔ سرور العید“ (بخاری اول، ص ۱۳۱۔ باب المشی و الركوب الی العید) نماز چاشت کے بارے میں ایک حدیث پاک:

۵۳۶۔ حدیث عائشہ ہے جو صحیح بخاری وغیرہ میں ہے مارأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسبح سبحۃ الضحیٰ و انی لا سبحھا۔

میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے نہیں دیکھا ہے لیکن میں پڑھتی ہوں۔ اس حدیث سے نفی وجود لازم نہیں ہے کیونکہ باعادیث متکاثرہ حضور صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کا صلاۃ الضحیٰ ادا کرنا ثابت ہے۔ (مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۷۹۳۔ سرور العید“۔ (بخاری اول، ص ۱۵۷۔ باب من لم یصل الضحیٰ الخ)

نعلین مقدس میں نماز پڑھنے کے بارے میں ایک حدیث پاک :

۵۳۷۔ فی الصحیحین وغیرہما عن سعید بن زید قال سألت انس بن

مالک اکان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی فی نعلیہ فقال نعم۔

حضرت سعید بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ کیا رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعلین مقدس میں نماز پڑھتے تھے تو فرمایا ہاں۔ (مولف) (بخاری

۱/۵۶۶ باب الصلوۃ فی النعال)

نماز عیدین کے بعد خطبہ ارشاد فرمانے سے متعلق چند احادیث کریمہ :

۵۳۸۔ صحیحین میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے و اللفظ

لمسلم قال شهدت صلاة الفطر مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابی بکر و

عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم فکلہم یصلیہا قبل الخطبة ثم یخطب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نماز عید میں حضور اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابو بکر صدیق اور عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ

حاضر ہوا سبھوں نے نماز ادا فرما کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۲۸۹ کتاب

صلاة العیدین)

۵۳۹۔ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے ان رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یصلی فی الاضحی و الفطر ثم یخطب بعد

الصلاة۔

پیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں نماز کے بعد خطبہ

ارشاد فرماتے تھے۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۱۳۱۔ باب المشی و الركوب الی العید۔ الخ)

۵۵۰۔ اسی کے باب استقبال الامام الناس فی خطبة العید میں حضرت براء بن عازب رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے خرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم اضحی فصلی

العید رکعتین ثم اقبل علینا بوجهہ و قال . الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے دن تشریف لائے اور دو رکعت نماز عید ادا

فرمائی پھر ہماری طرف رخ انور فرما کر خطبہ دیا۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۱۳۳۔ باب مذکور)

۵۵۱۔ اسی میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ان رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم صلی یوم النحر ثم خطب۔ الحدیث۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید اضحیٰ کے دن نماز پڑھ کر خطبہ ارشاد فرمایا۔

(مولف) (بخاری اول، ص ۱۳۳۔ باب کلام الامام و الناس فی خطبة العید الخ)

۵۵۲۔ اسی میں حضرت جناب بن عبد اللہ بکلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے صلی النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم النحر ثم خطب ثم ذبح۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید اضحیٰ کو نماز پڑھ کر خطبہ ارشاد فرمایا پھر قربانی کی

(مولف) (بخاری اول، ص ۱۳۳۔ باب کلام الامام الخ)

۵۵۳۔ جامع ترمذی میں بافادۃ تحسین و تصحیح حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

سے ہے کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابوبکر و عمر یصلون فی

العیدین قبل الخطبة ثم یخطبون۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما عیدین کی نماز

پڑھ کر خطبہ فرماتے تھے۔ (مولف) (ترمذی اول، ص ۱۱۹۔ باب فی صلاة العیدین الخ)

۵۵۴۔ سنن نسائی میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ان رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یخرج یوم العید فیصلی رکعتین ثم یخطب۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے دن تشریف لاتے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر

خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ (مولف) (نسائی اول، ص ۲۳۳۔ باب حث الامام علی الصلوة فی الخطبة)

۵۵۵۔ صحیحین میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے واللفظ للبخاری

کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یخرج یوم الفطر و الاضحی الی المصلی

فاول شی یبدأ بہ الصلاة ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس و الناس جلوس علی

صفوفہم فیعظہم و یوعیہم و یأمرہم فان کان یرید ان یقطع بعثا قطعہ او یأمر

بشی امر بہ ثم ینصرف۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر اور عید اضحیٰ کے دن عید گاہ تشریف لاتے

پہلے جس چیز سے ابتدا فرماتے وہ نماز ہوتی پھر انصراف فرما کر لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے

اور لوگ صفوں میں بیٹھے ہوتے پھر ان کو وعظ و نصیحت فرماتے اور اگر لشکر جدا کرنے کا ارادہ فرماتے تو جدا کر دیتے یا کسی چیز کا حکم فرمانا چاہتے تو حکم فرما دیتے پھر انصراف فرماتے تھے۔  
(مولف) ”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۷۹۰۔ سرور العید“۔ (بخاری اول، ص ۱۳۱۔ باب الخروج الی

المصلیٰ بغیر منبر)

ترغیب نماز پر ایک حدیث :

۵۵۶۔ حدیث میں وارد ہے۔ الصلاة خیر موضوع فمن شاء فليقلل و من شاء

فليكثر۔

نماز بہترین موضوع ہے تو جو چاہے کم کرے اور جو چاہے زیادہ کرے۔ (مولف) ”فتاویٰ

رضویہ، ج ۳، ص ۷۹۵۔ سرور العید“۔ (کنز العمال، ص ۱۸۸، ج ۷)

# احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد سوم

عین حالت خطبہ میں ایک مسکین کے لئے تصدق کا امر :

۵۵۷۔ حدیث میں ہے ایک بار (حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خطبہ فرماتے ہوئے ایک صاحب کو ملاحظہ فرمایا کہ بہت حالت فقر و مسکنت میں تھے حاضرین سے ارشاد فرمایا تصدقوا صدقہ دو ایک صاحب نے ایک کپڑا دوسرے صاحب نے دوسرا کپڑا دیا پھر ارشاد فرمایا تصدقوا صدقہ دو یہ مسکین جن کو ابھی دو کپڑے ملے تھے اٹھے اور ان دو کپڑوں میں سے ایک حاضر کیا یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم کہ تصدقوا حاضرین کے لئے عام ہے اور میں بھی حاضرین میں ہوں اور اس وقت دو کپڑے رکھتا ہوں ایک حاضر کر سکتا ہوں، ان کو اس سے باز رکھا گیا تو تمہارے ہی لئے تصدق کا حکم فرمایا جاتا ہے نہ کہ تم کو۔

قاضی ہونا خطرناک چیز ہے۔

۵۵۸۔ صحیح حدیث میں قاضی کی تین قسمیں فرمائیں۔ قاض فی الجنة و قاضیان فی النار۔ ایک قاضی جنت میں ہے اور دو قاضی دوزخ میں۔ وہ کہ عالم و عادل ہو جنت میں ہے اور وہ کہ قصد اخلاف حکم کرے با بوجہ جہل یہ دونوں نار میں ہیں۔ بوجہ جہل پر ناری ہونے کا یہ سبب ہے کہ اس نے ایسی بات پر اقدام کیا جس کی قدرت نہ رکھتا تھا وہ جانتا تھا کہ میں عالم نہیں۔

”فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۸۰۰“

عید قربان میں نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا اور عید الفطر میں قبل نماز کچھ کھانا مستحب ہے

۵۵۹۔ الترمذی و ابن ماجہ عن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لا ینخرج یوم الفطر حتی یأکل و کان لا یأکل یوم النحر حتی یصلی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن تناول کئے بغیر نہیں نکلتے تھے اور عید اضحیٰ کے دن نماز پڑھے بغیر کچھ تناول نہیں فرماتے تھے۔ (مولف) (ترمذی اول، ص ۱۲۰۔)

باب فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج)

۵۶۰۔ ورواه الدار قطنی فی سنہ و فیہ حتی یرجع فی اکل من اضحیتہ .

صححہ ابن قطان۔

دار قطنی کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراجعت کے بعد قربانی کے

گوشت میں سے تناول فرماتے۔ (مولف) (سنن الدار قطنی کتاب العیدین حدیث ۷ ملتان ۲/۲۵)

۵۶۱۔ و فی اوسط الطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال من

السنة ان لا ینخرج یوم الفطر حتی یطعم و لا یأکل یوم النحر حتی یرجع۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ عید الفطر کے دن کھانے

سے پہلے عید گاہ نہ جائے اور عید اصحیٰ کے دن واپسی تک کچھ نہ کھائے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ،

ج ۳، ص ۸۱۱۔ (مجمع الزوائد باب الاکل یوم الفطر بیروت ۲/۱۹۹)

نکی ایجاد کرنے والے کو اس پر عمل کرنے والوں کے برابر نیکیاں ملیں گی اور بدی رائج

کرنے والے پر اس راہ میں چلنے والوں کے برابر گناہ ہوں گے۔

۵۶۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من دعا الی ہدی کان لہ من

الاجر مثل اجر من تبعہ لا ینقص ذلک من اجرہم شیاً و من دعا الی ضلالة کان

علیہ من الاثم مثل اثم من تبعہ لا ینقص ذلک من اثمہم شیاً۔ رواہ الائمة احمد

و مسلم و الاربعة عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جو کسی امر ہدایت کی طرف بلائے جتنے اس کا اتباع کریں ان سب کی برابر ثواب پائے اور

اس سے ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ آئے اور جو کسی امر ضلالت کی طرف بلائے جتنے اس کے

بلائے پر چلیں ان سب کے برابر اس پر گناہ ہو اور اس سے ان کے گناہوں میں کچھ تخفیف راہ نہ

پائے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۸۱۵" (مسلم دوم، ص ۳۳۱۔ باب من من منة حسنة الخ)

## احادیث بضمن ابواب

# باب الايمان

صفحة نمبر	حدیث نمبر
۳۷۱	۱۴۲ لا يسرق السارق حين يسرق وهو مومن
۳۷۹	۱۴۹ ليس المؤمن بالطعان و لا الفحاش
۳۷۹	۱۵۰ الحياء من الايمان و البذاء من النفاق
۳۸۶	۱۶۸ لا يذهب الليل و النهار يعبد اللات و العزى (الى قوله) يبعث الله ريحا طيبة فتوفى كل من كان فى قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان فيبقى من لاخير فيه فيرجعون الى دين آبائهم
۴۴۲	۳۵۸ ليس المؤمن بالطعان و لا اللعان و لا الفحاش و لا البذى

## باب فضل لا اله الا الله

۳۰۹	۴۰۲ قال الشيخ محى الدين ابن العربى انه بلغنى عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم انه من قال لا اله الا الله سبعين الفاً غفر الله تعالى له و من قيل له غفر له ايضاً فكنت ذكرت التهليله بالعدد المروى من غير ان ينوى لاحد بالخصوص فحضرت طعاماً مع بعض الاصحاب و فيهم شاب مشهور بالكشف فاذا هو فى اثناء الاكل اظهر البكاء فسألته عن السبب فقال ارى امى فى العذاب فوهبت فى باطنى ثواب التهليله المذكورة لها فضحك و قال انى لراها الآن فى حسن الثآب فقال الشيخ فرغت صحة الحديث بصحة كشفه و صحة كشفه بصحة الحديث
-----	--

۲۶۶ مامن عبد قال لا اله الا الله ثم مات على ذلك الادخل الجنة و ۳۱۶  
ان زنى و ان سرق و ان زنى و ان سرق و ان زنى و ان سرق  
على رغم انف ابى ذر

## باب الاعمال بالنيات

۱۳۷ قال صلى الله تعالى عليه وسلم انما الاعمال بالنيات و انما  
لكل امرى ما نوى

۳۲۱ نية المؤمن خبير من عمله ۳۷۰

## باب الوضوء

۱ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لا وضوء لمن لم يذكر اسم  
الله عليه

۲ عن الربيع قالت اتانى ابن عباس فسألنى عن هذا الحديث تعنى  
حديثها الذى ذكرت ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
توضأ و غسل رجله فقال ابن عباس رضى الله تعالى عنهما ان  
الناس ابوا الا الغسل و اجد فى كتاب الله الا المسح

۳ عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما انه قراءها و ارجلكم  
بالنصب

۴ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم هل مع احد منكم  
ماء فوضع يده فى الاناء و قال توضؤا بسم الله قال فرأيت الماء  
يخرج من بين اصابعه صلى الله تعالى عليه وسلم حتى توضؤا  
من عند آخرهم و كانوا نحوا من سبعين

۵ ان الوضوء يوزن

۶ من توضأ فمسح بثوب نظيف فلا بأس به و من لم يفعل فهو  
افضل لان الوضوء يوزن يوم القيمة مع سائر الاعمال

۷ كان لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم خرقة يتشرف بها  
بعد الوضوء



- ۸ عن معاذ بن جبل قال رأيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا ۷۹  
توضأ مسح وجهه بطرف ثوبه
- ۹ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم توضأ فقلب جبهه ۸۰  
صوف كانت عليه فمسح بها وجهه
- ۱۰ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا باس بلحنديل بعد ۸۰  
الوضوء
- ۱۲ قوله عليه السلام اذا توضأ ثم فلا تنفضوا ايديكم ۸۰
- ۱۳ اشربوا اعينكم من الماء عند الوضوء و لا تنفضوا ايديكم فانها ۸۱  
مراوح الشيطان
- ۱۸ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لا وضوء على من نام قائماً او ۸۸  
راكعاً او ساجداً
- ۱۹ عن ابن عباس انه رأى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم نام وهو ۸۸  
ساجد حتى غط او نفخ ثم قام يصلى فقلت يا رسول الله انك  
قد نمت قال ان الوضوء لا يجب الا على من نام مضطجعاً فانه  
اذا اضطجع استرخت مفاصله
- ۲۰ ليس على من نام ساجداً وضوء حتى يضطجع فانه اذا اضطجع ۸۰  
استرخت مفاصله
- ۲۱ انما الوضوء على من نام مضطجعاً استرخت مفاصله ۸۹
- ۲۲ لا وضوء على من نام قاعداً انما الوضوء على من نام مضطجعاً ۸۹  
فان من نام مضطجعاً استرخت مفاصله
- ۲۳ لا يجب الوضوء على من نام جالساً او قائماً او ساجداً حتى ۸۹  
بضع جنبه فانه اذا اضطجع استرخت مفاصله
- ۲۶ انه صلى الله تعالى عليه وسلم نام حتى نفخ فانه بلال فاذنه ۹۰  
بالصلاة فقام و صلى و لم يتوضأ

- ۳۵ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يتوضأ بالمد و ۱۰۰  
یغتسل بالصاع
- ۳۶ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يتوضأ من مد ۱۰۰  
فیسبغ الوضوء و عسی ان یفضل منه
- ۳۷ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ بنصف مد ۱۰۰
- ۳۸ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ فاتی باناء فیہ ماء قدر ۱۰۱  
ثلثی المد
- ۳۹ و فی لفظ فاتی بماء فی اناء قدر ثلثی المد ۱۰۱
- ۴۰ عن عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه رأى النبی صلی اللہ ۱۰۱  
تعالیٰ علیہ وسلم توضأ بثلاث مد
- ۴۱ حدیث ربیع بنت معوذ بن عفراء وضأت رسول اللہ صلی اللہ ۱۰۱  
تعالیٰ علیہ وسلم فی اناء نحو من هذا الاناء وھی تشير الی  
رکوة تاخذ مدا او مدا و ثلثاء و فی لفظ یكون مدا و مدا و ربعاً
- ۴۲ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يتوضأ بملوک و ۱۰۱  
یغتسل بخمسة مکاکی
- ۴۳ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ مرتین مرتین ۱۰۲
- ۴۴ توضأ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرة مرة ۱۰۲
- ۴۵ عن امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأیت رسول ۱۰۲  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ مرة مرة
- ۴۶ عن ابی رافع قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۰۲  
توضأ ثلاثا ثلاثا و رأیته غسل مرة مرة
- ۴۷ انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ بثلثی مد ۱۰۳
- ۴۸ کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يتوضأ بالمد و یغتسل بالصاع ۱۰۴
- ۴۹ یحزی من الوضوء مد و من الغسل الصاع ۱۰۵
- ۵۰ یکفی احدکم مد من الوضوء ۱۰۵

- ۱۰۵ الوضوء مد و الغسل صاع ۵۹
- ۱۰۵ ان العبد اذا غسل رجله خرجت خطايا و اذا غسل وجهه و ۶۰  
تمضمض و تشوص و استنشق و مسح براسه خرجت خطايا  
سمعه و بصره و لسانه و اذا غسل ذراعيه و قدميه كان كيوم  
ولدتہ امہ
- ۱۰۶ ايما رجل قام الى وضوئه يريد الصلاة ثم غسل كفيه نزلت كل ۶۱  
خطيئة من كفيه مع اول قطرة فاذا مضمض و استنشق و استنثر  
نزل كل خطيئة من لسانه و شفتيه مع اول قطرة فاذا غسل  
وجهه نزلت كل خطيئة من سمعه و بصره مع اول قطرة فاذا  
غسل يده الى المرفقين و رجله الى الكعبين سلم من كل ذنب  
كهيأة يوم ولدتہ امہ
- ۱۰۶ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يتوضأ برطلين و ۶۲  
يغتسل بالصاع
- ۱۰۶ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يتوضأ بالمد و هو ۶۳  
رطلان
- ۱۰۹ حديث ضابحي، اذا استنثر خرجت الخطايا من انفه ثم قال بعد ۷۵  
ذكر الوجه واليدين فاذا مسح راسه خرجت الخطايا من راسه  
حتى تخرج من اذنيه
- حديث عمرو، ما منكم رجل يقرب و وضوئه فيتمضمض و  
يستنشق و يستنثر الا خرجت خطايا وجهه من فيه و خياشمه  
ثم يمسح راسه الا خرجت خطايا راسه من اطراف شعره مع  
الماء
- ۱۱۰ حضور اقدس صلى الله تعالى عليه وسلم نے یہ (مذکورہ) بشارت بیان ۷۶  
کر کے ارشاد فرمایا کہ لاتفتروا

- ۸۰ عن ابن عباس انه توضعاً فغسل وجهه اخذ غرفة من ماء ۱۱۱  
فتمضمض بها و استنشق ثم اخذ غرفة من ماء فجعل بها هكذا  
اضافها الى يده الاخرى فغسل بها وجهه ثم اخذ غرفة من ماء  
فغسل بها يده اليمنى ثم اخذ غرفة من ماء فغسل بها يده  
اليسرى ثم مسح براسه ثم اخذ غرفة من ماء فرش على رجله  
اليمنى حتى غسلها ثم اخذ غرفة اخرى فغسل بها رجله  
اليسرى ثم قال هكذا رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه  
وسلم يتوضأ
- ۸۲ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مضمض و استنشق ۱۱۳  
من غرفة واحدة
- ۸۷ حدثنا زيد و فيه رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ۱۱۴  
توضأ فغسل يديه ثم مضمض و استنشق من غرفة واحدة
- ۸۸ عن ابن عباس رضی الله تعالى عنهما انه توضأ فغسل كل عضو ۱۱۴  
منه غسلة واحدة ثم ذكر ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم  
كان يفعله
- ۸۹ توضأ النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فادخل يده في الاناء ۱۱۴  
فتمضمض و استنشق مرة واحدة ثم ادخل يده فصب على  
وجهه مرة و صب على يده مرة مرة و مسح براسه و اذنيه مرة ثم  
اخذ ملاكفه من ماء فرش على قلميه وهو متعل
- ۹۰ توضأ النبي صلى الله تعالى عليه وسلم مرة مرة ۱۱۵
- ۹۱ قال ابوداؤد و النسائي و الامام الطحاوي و لفظ الاولين فيه الا ۱۱۵  
اخبركم بوضوء رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فتوضأ  
مرة مرة و بمعناه لفظ الطحاوي

- ۹۶ ان امتی يدعون يوم القيامة غرا محجلين من آثار الوضوء فمن ۱۱۶  
استطاع منكم ان يطيل غرته فليفع  
و في لفظ انتم الغر المحجلون يوم القيامة من اسباغ الوضوء  
فمن استطاع منكم فليطيل غرته و تحجيلة
- ۱۰۱ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وفيه ثم ادخل يديه جميعاً ۱۱۸  
فاخذ حفنة من ماء فضرب بها على رجله وفيها النعل فغسلها  
بها ثم الاخرى مثل ذلك
- ۱۰۲ و لفظ الطحاوي ثم اخذ بيديه جميعاً حفنة من ماء فصك بها ۱۱۸  
على قدمه اليمنى و اليسرى كذلك
- ۱۰۳ عن زيد و فيه رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ۱۱۸  
توضاً غرفة غرفة
- ۱۰۴ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم توضاً غرفة غرفة و قال ۱۱۸  
لا يقبل الله صلاة الاب
- ۱۰۵ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم توضأ مرة مرة و قال ۱۱۹  
هذا وضوء لا يقبل الله صلاة الاب
- ۱۰۶ عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ادخل يده اليمنى ۱۱۹  
فافرغ بها على الاخرى ثم غسل كفيه ثم تمضمض و استثر ثم  
ادخل يديه في الاناء جميعاً فاخذ بهما حفنة من ماء فضرب  
بها على وجهه ثم الثانية ثم الثالثة مثل ذلك
- ۱۰۷ و رواه الطحاوي مختصراً فقال اخذ حفنة من ماء بيديه جميعاً ۱۱۹  
فصك بهما وجهه ثم الثانية مثل ذلك ثم الثالثة
- ۱۰۸ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اخذ بكفه اليمنى قبضة من ۱۱۹  
ماء فصبها على ناصية فتركها تستن على وجهه ثم غسل  
ذراعيه الى المرفقين ثلاثا
- ۱۱۹ في الوضوء اسراف و في كل شيء اسراف ۱۲۲

- ۱۲۱ فی حدیث قدسی من احدث و لم يتوضأ فقد جفانی ۱۲۲
- ۱۲۲ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم توضأ مرتين مرتين و ۱۲۳  
قال هو نور على نور
- ۱۲۳ الوضوء على الوضوء نور على نور ۱۲۳
- ۱۲۳ من توضأ على طهر كتب له عشر حسنات ۱۲۳
- ۱۲۴ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مر بسعه وهو يتوضأ ۱۲۵  
فقال ما هذا السرف فقال افى الوضوء اسراف قال نعم و ان  
كنت على نهر جار
- ۱۲۳ رأى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم رجلاً يتوضأ فقال ۱۲۵  
لا تسرف لا تسرف
- ۱۲۴ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا ۱۲۵  
فرمایا یا عبد اللہ لا تسرف۔ انہوں نے عرض کی یا نبی اللہ و فی  
الوضوء اسراف قال نعم و فی کل شیء اسراف
- ۱۲۶ ان للوضوء شیطانا يقال له الولهان فاتقوا وسواس الماء ۱۲۶
- ۱۲۶ انه سيكون فى هذه الامة قوم يعتدون فى الطهور و الدعاء ۱۲۶
- ۱۲۷ عن انس لآخر فى صب الماء الكثير فى الوضوء و انه من ۱۲۷  
الشیطان
- ۱۲۸ ایک اعرابی نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲۶  
میں حاضر ہو کر وضو کو پوچھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
انہیں وضو کر کے دکھایا جس میں ہر عضو تین تین بار دھویا فرمایا کہذا  
الوضوء فمن زاد على هذا او نقص فقد اساء و ظلم او ظلم و  
اساء، هذا لفظ د و مثله لفظ الامام الطحاوی و مقتصراً على  
قوله اساء و ظلم، و لفظ س و ق فمن زاد على هذا فقد اساء و  
تعدي و ظلم، و لفظ سعيد و ابى بكر فمن زاد او نقص فقد  
تعدي و ظلم

- ۱۲۸ اذا توضأت فانتضح ۱۳۳
- ۱۳۱ لا وضوء الا من صوت او ريح ۱۵۳
- ۱۳۳ كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا بال توضأ و نضح فرجه ۱۶۳
- ۱۳۴ توضأ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فنضح فرجه ۱۶۵
- ۱۳۴ اتانى جبريل فى اول ما اوحى الى فعلمنى الوضوء و الصلاة ۱۶۶  
فلما فرغ الوضوء اخذ غرفة من الماء فنضح بها فرجه
- ۱۳۴ و لفظ ق علمنى جبريل الوضوء و امرنى ان انضح تحت ثوبى لما يخرج من البول بعد الوضوء ۱۶۷
- ۱۳۴ جأنى جبريل فقال يا محمد اذا توضأت فانتضح ۱۶۸
- ۱۳۴ من توضأ فاحسن الوضوء خرجت خطاياها من جسده حتى تخرج من تحت اظفاره ۱۸۶
- ۱۳۴ اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجهه فخرج من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينه مع الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل يده خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها يده مع الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل رجليه خرج كل خطيئة مشتها رجلاه مع الماء او مع آخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب ۱۸۷
- ۱۳۴ اذا تطهر احدكم فذكر اسم الله عليه فانه يطهر جسده كله فان لم يذكر اسم الله تعالى على طهوره لم يطهر الا ما امر عليه الماء من توضأ و ذكر اسم الله على وضوئه تطهر جسده كله و من توضأ و لم يذكر اسم الله على وضوئه لم يطهر الا موضع الوضوء ۱۹۰
- ۱۳۴ من ذكر الله عند الوضوء طهر جسده كله فان لم يذكر اسم الله لم يطهر منه الا ما اصاب الماء ۱۹۱

- ۱۹۲ عن ابى بكر الصديق رضى الله تعالى عنه انه قال اذا توضأ العبد ۱۳۴  
فذكر اسم الله طهر جسده كله و ان لم يذكر لم يطهر الا ما  
اصابه الماء
- ۱۹۳ عن مكحول قال اذا تطهر الرجل و ذكر الله طهر جسده كله و ۱۳۵  
اذا لم يذكر اسم الله حين يتوضأ لم يطهر منه الا مكان الوضوء
- ۲۰۷ ان عمر رضى الله تعالى عنه سئل عن الوضوء من ماء البحر ۱۶۰  
فقال سبحن الله فای ماء اطهر من ماء البحر و فى لفظ اطيب
- ۲۰۹ عن ابى العالية الرياحى انه قال كنت فى جماعة من اصحاب ۱۶۰  
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فى سفينة فى البحر  
فحضرت الصلاة ففنى ماء هم و معهم نبيذ التمر و كره  
التوضاء بماء البحر و توضأ بعضهم بماء البحر و كره التوضوء  
بنبيذ التمر
- ۲۱۳ توضأ عمر رضى الله تعالى عنه بالحميم ۱۶۲
- ۲۱۶ نهى ان يتوضأ الرجل بفضل طهور المرأة ۱۶۲
- ۲۲۲ ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم قال له (بن مسعود) هل ۱۶۳  
معك من وضوء قال قلت لا قال فما فى ادواتك قلت نبيذ تمر  
قال تمر حلوة و ماء طيب
- ۲۲۳ ان الماء طهور لا ينجسه الا ماغلب على ريحه و طعمه و لونه ۱۶۳
- ۲۲۵ الماء طهور الا ماغلب على طعمه او ريحه او لونه ۱۶۵
- ۲۲۶ الماء لا ينجسه شىء الا ماغلب على ريحه او طعمه او لونه ۱۶۵
- ۳۶ ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم و اصحابه توضؤوا من ۱۹۵  
مزادة امرأة مشتركة
- ۳۷ ان عمر رضى الله تعالى عنه توضأ من ماء فى جرة النصرانية ۱۹۶
- ۵۱ ان عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه ورد حرض مجنة ۱۹۹  
فقيل انما ولغ الكلب أنفا فقال انما ولغ بلسانه فشرب و توضأ



- ۶۳ ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خرج فی ركب فیہم عمرو بن ۲۰۲  
العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتی وردوا حوضاً فقال یا صاحب  
الحوض هل ترد حوضک السباع فقال عمر بن الخطاب یا  
صاحب الحوض لا تخبرنا فانا نرد علی السباع و ترد علينا
- ۷۵ سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے کھڑے ہو کر بقیہ وضو یا ۲۰۵  
پہر فرمایا احببت ان اریکم کیف کان ظہور رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
- ۹۱ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم هذا وضوئی و وضوء الانبیاء ۲۱۱  
من قبلی
- ۱۱۱ ان جبریل اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی اول ما ۲۱۸  
اوحی الیہ فاراه الوضوء و الصلاة فلما فرغ من الوضوء اخذ  
غرفة من ماء فنضح بها فرجه
- ۳۸۰ کان للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرقة یتنشف بها بعد ۳۰۲  
الوضوء
- ۳۲۲ الوضوء علی الوضوء نور علی نور ۳۱۵
- باب الغسل**
- ۱۱ عن ام المومنین میمونة رضی اللہ تعالیٰ عنہا انها اتت النبی ۸۰  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخرقة بعد الغسل فلم یردها و جعل  
ینفض الماء بیدہ
- ۱۳ عن میمونة ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اغتسل اتی ۸۱  
بمنديل فلم یمسه و جعل یقول هكذا (یعنی ینفضہ)
- ۱۵ عن الاعمش فناولته المنديل فلم ینخذه و جعل ینفض الماء ۸۱  
عن جسده
- ۱۶ عن ابن عباس انه کره ان یمسح بالمنديل من الوضوء و لم ۸۲  
یکرہه اذا اغتسل من الجنابة

- ۱۷ ان امرأة من الانصار سألت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ۸۵  
 عن غسلها من المحيض فامرها صلى الله تعالى عليه وسلم  
 كيف تغتسل ثم قال خذي فرصة من مسك فتطهري بها (و  
 تمامه في المرقاة لمولانا علي القاري) قالت كيف تطهر بها  
 فقال صلى الله تعالى عليه وسلم سبحن الله تطهري بها قالت  
 ام المؤمنين فاجتذبتها الي فقلت تبتغي بها اثر الدم
- ۲۸ انه صلى الله تعالى عليه وسلم سئل عن الرجل يجد البلل و لم ۹۳  
 يذكر احتلاما قال يغتسل
- ۲۹ اذا رأى الرجل بعد ما ينتبه من نومه بللا و لم يتذكر احتلاما ۹۳  
 اغتسل و ان رأى احتلاما و لم ير بللا لا غسل عليه
- ۳۰ سئل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن الرجل يجد ۹۳  
 البلل و لا يذكر احتلاما قال صلى الله تعالى عليه وسلم  
 يغتسل، و عن الرجل الذي يرى انه قد احتلم و لا يجد بللا قال  
 لا غسل عليه.
- ۳۱ حدثنا عكرمة عن عبد ربه بن موسى عن امه انها سألت عائشة ۹۳  
 عن المذي فقالت ان كل فحل يمذي و انه المذي والودي و  
 المنى فاما المذي فالرجل يلاعب امرأته فيظهر على ذكره  
 الشيء فيغسل ذكره و اثنيه و يتوضأ و لا يغتسل و اما الودي  
 فانه يكون بعد البول يغسل ذكره و اثنيه و يتوضأ و لا يغسل  
 واما المنى فانه الماء الاعظم الذي منه الشهوة و فيه الغسل
- ۳۲ قال صلى الله تعالى عليه وسلم اذا اخذت الماء فاغتسل و ان ۹۳  
 لم تكن حاذفا فلا تغتسل
- ۳۳ عن انس لما سأله ام سليم يا رسول الله ان الله لا يستحي من الحق ۹۳  
 فهل على المرأة من غسل اذا احتلمت قال نعم اذا رأت الماء

- ۳۴ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغتسل بالصاع الی ۱۰۰  
خمسة امداد و يتوضأ بالمد
- ۳۵ عن ام المومنین الصديقة انها كانت تغتسل هي والنبي صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی اناء واحد یسع ثلاثة امداد او قریباً من  
ذلك
- ۳۹ كنت اغتسل انا و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ۱۰۳  
اناء واحد تختلف ايدينا فيه من الجنابة
- ۵۰ و فی اخرى لمسلم من اناء بيني و بينه واحد فيبادرنی حتى  
اقول دع لي
- ۵۱ و للنسائي من اناء واحد يبادرنی و ابادره حتى يقول دع لي و  
انا اقول دع لي
- ۵۲ كان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغتسل فی القدر  
وهو الفرق و كنت اغتسل انا وهو فی الاناء الواحد و لفظ  
سفين اناء واحد
- ۵۴ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغتسل من اناء واحد ۱۰۴  
وهو الفرق من الجنابة
- ۵۵ كنت اغتسل انا و النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اناء ۱۰۴  
واحد مذقاج يقال له الفرق
- ۵۶ یجزی من الغسل الصاع و من الوضوء المد ۱۰۵
- ۸۳ حدثنا ابو جعفر انه كان عند جابر بن عبد اللہ هو و ابوه و عنده ۱۱۲  
قوم فسألوه عن الغسل فقال يكفيك صاع فقال رجل ما  
يكفينی فقال جابر كان يكفي من هو اونی منك شعراً و خيراً  
منك ثم امنافى ثوب

- ۸۴ عن ابی جعفر قال لی جابر اتانی ابن عمک یعرض بالحسن بن ۱۱۲  
 محمد بن الحنفیة قال کیف الغسل من الجنابة فقلت كان  
 النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاخذ ثلث اکف فیفضیہا  
 علی راسہ ثم یفیض علی سائر جسده فقال الحسن انی رجل  
 کثیر الشعر فقلت کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر  
 منك شعرا۔ هذا لفظ خ
- و نحوه عندم وفيه قال جابر فقلت له یا ابن اخی کان شعر  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر من شعرك و اطیب
- ۸۵ عن ابی جعفر قال تمارینا فی الغسل عند جابر بن عبد اللہ فقال ۱۱۳  
 جابر یکفی من الغسل من الجنابة صاع من ماء قلنا ما یکفی  
 صاع و لا صاعان قال جابر قد کان یکفی من کان خیرا منکم  
 و اکثر شعرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
- ۹۹ عن ام المومنین الصدیقة فیما حکت غسله صلی اللہ تعالیٰ ۱۱۷  
 علیہ وسلم ثم یصیب راسه ثلث غرف بیدیه
- ۱۰۰ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اما المرءة فلا علیها ان ۱۱۷  
 لا تنقضه لتغرف علی راسها ثلث غرفات بکفیہا
- ۱۲۸ ام سلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں سرگند ہوائی ہوں کیا نہاتے میں ۱۲۳  
 کھول دیا کروں فرمایا انما یکفیک ان تحشی علی راسک ثلث  
 حیثیات
- ۱۲۹ اما المرءة فلا علیها ان لا تنقضه لتغرف علی راسها ثلث ۱۲۳  
 غرفات بکفیہا
- ۱۳۰ حضرت عائشہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقہ ۱۲۳  
 غسل میں روایت فرماتی ہیں ثم یصب علی راسه ثلث غرفات  
 بیدیه اور خود اپنا فرماتی ہیں لقد کنت اغتسل انا و رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اناء واحد و ما ازید علی ان  
 افرغ علی راسی ثلث افرغات

- ۱۳۱ قالت عائشة كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ۱۲۵  
يتوضأ وضوءه للصلاة ثم يفيض على راسه ثلث مرار و نحن  
نفيض على رؤسنا خمسا من اجل الضفر
- ۱۹۵ لا يبولن احدكم في الماء الدائم و لا يغتسلن فيه من الجنابة ۱۳۸
- ۱۹۶ عن جابر بن عبد الله قال كنا نستحب ان نأخذ من ماء الغدير و ۱۳۸  
تغتسل به ناحية
- ۱۹۷ عن ابن عمر انه قال لا بأس بان يغتسل الرجل بفضل وضوء ۱۳۸  
المرأة ما لم تكن جنبا او حائضا
- ۱۹۸ مالك بن عائق رضي الله تعالى عنه في حضوره نور صلى الله تعالى عليه ۱۳۹  
وسلم كوديكها ك حاجت غسل میں کھانا تناول فرمایا انہوں نے فاروق  
اعظم رضي الله تعالى عنه کے سامنے اس کا ذکر کیا فاروق اعظم رضي  
الله تعالى عنه کو اس کا اعتبار نہ آیا انہیں کھینچتے ہوئے بارگاہ انور میں حاضر  
لانے نور عرض کی یا رسول الله یہ کہتے ہیں کہ حضور نے بحالت  
جنابت کھانا تناول کیا فرمایا نعم اذا توضأت اكلت و شربت و  
لكني لا اصلي و لا اقرأ حتى اغتسل
- ۲۰۸ عن عمر رضي الله تعالى عنه قال اغتسلوا من ماء البحر فانه ۱۶۰  
مبارك
- ۲۱۳ عن عمر الفاروق موقوفاً لا تغسلوا بالماء المشمس فانه يورث ۱۶۲  
البرص
- ۲۱۵ عن ام المؤمنين انها سئمت للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم ۱۶۲  
ماء في الشمس فقال لا تفعلی یا حمیراء فانه يورث البرص
- ۲۱۷ ان ميمونة قالت اغتسلت من جفنة فيها فضلة فحاء النبي صلى ۱۶۲  
الله تعالى عليه وسلم يغتسل فقلت اني قد اغتسلت منه فقال  
الماء ليس عليه جنابة
- ۲۱۸ نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان تغتسل المرأة ۱۶۳  
بفضل الرجل او يغتسل الرجل بفضل المرأة

- ۲۲۰ اغتسل صلى الله تعالى عليه وسلم يوم الفتح من قصعة فيها اثر  
العجين
- ۲۲۱ اغتسل صلى الله تعالى عليه وسلم و غسل راسه بالخطمي  
وهو جنب و اكتفى و لم يصب عليه الماء
- ۲۲ ثلثة لا تقربهم الملائكة الجنب و السكران و المتمضخ بالخلوق ۱۸۹
- باب التيمم**
- ۲۳۲ التيمم ضربة للوجه و ضربة للذراعين الى المرفقين ۱۷۵
- ۲۳۵ التيمم ضربتان ضربة للوجه و ضربة لليدين الى المرفقين ۱۷۵
- ۲۳۶ عن عمار بن ياسر رضى الله تعالى عنهما قال كنت فى القوم ۱۷۵  
حين نزلت الرخصة فامرنا بضربتين ضربة للوجه ثم ضربة اخرى  
لليدين الى المرفقين
- ۲۳۷ قال له (عمار) النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ان كان ۱۷۵  
يكفيك ان تضرب بيديك الارض ثم تنفخ ثم تمسح بهما  
وجهك و كفيك
- ۲۳۹ عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم تمسحوا بالارض فانها ۱۷۶  
بكم برة
- ۲۳۷ اقبل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من نحو بشر جمل ۱۷۸  
فلقيه رجل فسلم عليه فلم يرد عليه حتى اقبل على جدار فمسح  
وجهه و يديه ثم رد عليه السلام
- ۲۳۸ ايك صاحب گزرے حضور انور صلى الله تعالى عليه وسلم کو سلام کیا ۱۷۹  
حضور اقدس صلى الله تعالى عليه وسلم نے جواب نہ دیا یہاں تک کہ  
قریب ہوا کہ گلی سے گزر جائیں حضور نے تيمم فرما کر جواب دیا اور  
ارشاد فرمایا انہ لم يمنعنى ان ارد عليك السلام الا انى لم اكن  
على طهر

## باب الحيض

- ۲ کان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يدنى راسه الكريم ۱۸۲  
لام المومنين الصديقة رضى الله تعالى عنها وهى فى بيتها وهو  
صلى الله تعالى عليه وسلم معتكف فى المسجد لتغسله فنقول  
انا حائض فيقول حيضتك ليست فى يدك
- ۳ كان لعمر بن الخطاب امرأة تكرر الجماع فكان اذا اراد ان ۱۸۲  
ياتيها اعتلت عليه بالحيض فوق عليها فاذا هى صادقة فاتى  
النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فامر ان يتصدق بخمس  
دينار و فى رواية بخمسين دينار
- ۴ عن عمر رضى الله تعالى عنه انه اتى جارية له فقالت انى ۱۸۳  
حائض فوق بها فوجدتها حائضا فاتى النبي صلى الله تعالى  
عليه وسلم فذكر ذلك له فقال يغفر الله لك يا ابا حفص  
تصدق بنصف دينار
- ۶۸ اذا وقع الرجل باهله وهى حائض فليصدق نصف دينار ۲۰۴
- ۶۹ يتصدق بدينار او نصف دينار ۲۰۴
- ۷۰ اذا كان دما احمر فدینار و اذا كان اصفر فنصف دينار ۲۰۴
- ۷۱ من اتى امرأته فى حیضها فليصدق بدینار ومن اتاها و قد ادبر ۲۰۴  
الدم عنها و لم تغسل فنصف دينار
- ۷۲ تصدق بدینار فان لم تجد دينار فنصف دينار ۲۰۴
- باب الاستنجاء**
- ۲۵۳ نهى ان يستنجى بروث او عظم و قال انها لا يطهران ۱۸۰
- ۲۵۴ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من استطاب بثلاثة ۱۸۰  
احجار ليس فيها رجيع كن له طهورا
- ۵ عن عائشة قالت من ازواجكن ان يغسلوا اثر الغائط و البول ۱۸۳  
فان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يفعله

- ۶ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء ۱۸۴  
نزع خاتمہ
- ۷۶ بال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقام عمر خلفہ ۲۰۵  
بکوز من ماء فقال ما هذا يا عمر قال ماء تتوضوء به قال ما  
امرت كلما بليت ان اتوضأ و لو فعلت لكانت سنة
- ۷۷ قوم جن کے وفد جو بارگاہ اقدس حضور پر نور سید العظیم صلی اللہ ۲۰۶  
تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اپنے اور اپنے جانوروں کے لئے  
خوراک طلب کی ان سے ارشاد ہوا لکم کل عظم ذکر اسم اللہ  
علیہ فی ایديکم او فر ما یکون لحما و کل بعرۃ علف لدوابکم،  
پھر انسانوں سے ارشاد ہوا فلا تستنجوا بهما فانها طعام اخوانکم
- ۷۸ تنزهوا من البول فان عامة عذاب القبر منه ۲۰۶
- ۷۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو شخصوں پر عذاب قبر ۲۰۶  
ہوتے دیکھا فرمایا کان احدهما لا یستر من بوله و کان الآخر  
یمشی بالنمیمة
- ۸۱ عن عائشة من حدثکم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۲۰۷  
کان یبول قائماً فلا تصدقوه ما کان یبول الا قاعداً
- ۸۲ ما بال قائماً منذ انزل علیہ القرآن ۲۰۷
- ۸۳ ثلاث من الحفاء ان یبول الرجل قائماً او یمسح جبهته قبل ان ۲۰۷  
یفرغ من صلاته او ینفخ فی سجوده
- ۸۴ عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأی النبی صلی اللہ تعالیٰ ۲۰۷  
علیہ وسلم و انا ابول قائماً فقال یا عمر لا تبیل قائماً فما بليت  
قائماً بعد
- ۸۵ نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یبول الرجل ۲۰۸  
قائماً
- ۸۶ اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سباطة قوم ذیال قائماً ۲۰۸



- ۲۰۸ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بال قائماً من جرح ۸۷
- ۲۰۸ اذا اتى احدكم الغائط فلا يستقبل القبلة و لا یؤلها ظهره و لكن ۶
- شرقوا او غربوا

## باب الصلاة

- ۱۱۶ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی یصلی الرجل فی ۹۳
- سراویل و لیس علیہ رداء
- ۱۱۶ لا یصلین احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیہ منہ شیء ۹۵
- ۱۲۰ انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یلاحظ اصحابہ فی صلاتہ ۱۱۰
- بمؤق عینیہ
- ۱۲۶ اذا شک احدکم فی صلاتہ فلم یدرکم صلی ثلثا او اربعا ۱۲۳
- فلیطرح الشک و لیبین علی ما استیقن ثم یسجد سجدتین قبل
- ان یسلم فان کان صلی خمسا شفعن له صلاتہ و ان کان صلی
- اتماما لاربع کانتا ترغیما للشیطان
- ۱۲۷ من صلی صلاة یشک فی النقصان فلیصل حتی یشک فی ۱۲۴
- الزیادة
- ۱۳۱ ایک صاحب نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر وسوسہ کی شکایت کی ۱۲۷
- نماز میں پتہ نہیں چلتا دوپڑھیں یا تین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
- علیہ وسلم نے فرمایا اذا وجدت ذلك فارفع اصبعك السبابة الیمنی
- فاطعنه فی فخذك الیسری و قل بسم اللہ فانها سکین الشیطان
- ۱۳۲ عبد اللہ بن مرہ فرماتے ہیں ما وسوسة باولع فمن یراها تعمل فیہ ۱۲۸
- ۱۳۳ ان احدکم اذا کان فی المسجد جاء الشیطان فابس بہ کما ۱۲۸
- یس الرجل بدابته فان اسحن له وثقه او الحمه
- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو روایت کر کے فرمایا و
- انتم ترون ذلك اما الموثوق فقراه مائلا کذا لا یدکر اللہ و اما
- الملحوم ففاتح فاه لا یدکر اللہ عزوجل
- ۱۳۸ انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرق فی صلاتہ لینه فسلت ۱۲۸
- العرق عن جبینہ

- ۱۲۹ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه سلت العرق عن جبينه ۱۲۹  
و كان اذا قام من سجوده نفض ثوبه يمنة و يسرة
- ۱۵۰ ان الله كره لكم ثلثا العبث في الصلاة و الرفث في الصيام و ۱۳۰  
الضحك في المقابر
- ۱۵۱ الصلاة خير موضوع فمن استطاع ان يستكثر منها فليستكثر ۱۳۰
- ۱۵۳ اذا وجد احدكم في بطنه شيئاً فاشكل عليه اخرج منه شيئاً ام لا ۱۳۱  
فلا يخرج من المسجد حتى يسمع صوتاً او يجد ريحاً
- ۱۵۵ عن عبدالله بن زيد بن عاصم قال شكى الى النبي صلى الله ۱۳۱  
تعالى عليه وسلم الرجل ينخيل اليه انه يجد الشيء في الصلاة  
قال لا تنصرف حتى تسمع صوتاً او تجد ريحاً
- ۱۵۶ ان الشيطان ليأتى احدكم وهو في صلاته فيأخذ بشعرة من ۱۳۱  
دبره فيمدها فيرى انه قد احدث فلا ينصرف حتى يسمع صوتاً  
او يجد ريحاً
- ۱۵۷ يأتي احدكم الشيطان في الصلاة فينفخ في مقعدته فينخيل انه ۱۳۱  
احدث و لم يحدث فاذا وجد ذلك فلا ينصرف حتى يسمع  
صوتاً او يجد ريحاً
- ۱۵۸ من نخيل له في صلاته انه قد احدث فلا ينصرف حتى يسمع ۱۳۲  
صوتاً او يجد ريحاً
- ۱۵۹ عن عبدالله بن مسعود قال ان الشيطان يطيف باحدكم في ۱۳۲  
الصلاة ليقطع عاينه صلاته فاذا اعياه ان ينصرف نفخ في دبره  
يريد انه قد احدث فلا ينصرف احدكم حتى يجد ريحاً او  
يسمع صوتاً
- ۱۶۰ و في رواية اخرى عنه حتى انه يأتي احدكم وهو في الصلاة ۱۳۲  
فينفخ في دبره و يبيل احليله ثم يقول قد احدثت فلا ينصرف  
احدكم حتى يجد ريحاً او يجد بللاً

- ۱۶۱ عن ابراهيم النخعي قال كان يقال ان الشيطان يحرى في الا  
حليل و في الدبر فيرى الرجل انه قد احدث فلا ينصرفن  
احدكم حتى يسمع صوتا او يجد ريحا و يجد بللا
- ۱۶۹ اذا جاء احدكم الشيطان فقال انك احدثت فليقل انت كذبت، ۱۳۵  
ولا بن حبان فليقل في نفسه
- ۱۷۰ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نے ابو ذر سے فرمایا اللہ کی پناہ ۱۳۵  
مانگ شیطان آدمیوں اور شیطان جنوں کے شر سے عرض کی کیا  
آدمیوں میں شیطان ہیں فرمایا ہاں
- ۲۳۸ ان هذا الصلاة لا يصلح فيها شيء من كلام الناس انما هي ۱۷۶  
التسبيح والتكبير وقراءة القرآن
- ۲۳۰ روى ابن مسعود (فذكر حديث الكسوف و فيه قوله صلى ۱۷۶  
الله تعالى عليه وسلم) صلوا حتى تنجلي
- ۲۳۱ و في رواية ابي مسعود الانصاري فاذا رأيتموها فقوموا و صلوا ۱۷۶
- ۲۳۲ اذا رأيتم من هذه الافزاع شيئا فافزعوا الى الصلاة ۱۷۷
- ۲۳۳ هذا نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم قائلا ليس في النوم تفريط ۱۷۷  
و انما التفريط في اليقظة
- ۷ عن عبد الله بن مسعود في خبر الاسراء فاعطى رسول الله ۱۸۴  
صلى الله تعالى عليه وسلم ثلثا اعطى الصلوات الخمس و  
اعطى خواتيم سورة البقر و غفر لمن لم يشرك بالله من امته شيئا
- ۲۸ عن ابي ذر رضى الله تعالى عنه و فيه فانه يقطع صلاته المراء ۱۹۰  
و الحمار و الكلب الاسود قلت يا ابا ذر ما بال الكلب الاسود  
من الكلب الاحمر من الكلب الاصفر قال ابن ابي سألته  
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كما سألته فقال  
الكلب الاسود شيطان
- ۲۹ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الكلب الان و البهيم ۱۹۱  
الشيطان
- ۳۲ عن سعيد بن يزيد سألت انساً اكان النبي صلى الله تعالى عليه ۱۹۴  
وسلم يصلى في نعليه قال نعم

- ۳۳ خالفوا اليهود فانهم لا يصلون في نعالهم و لا خفافهم ۱۹۳
- ۸۸ نقل الامام الفقيه ابوالليث السمرقندي رحمه الله تعالى في ۲۰۸ تنبيه الغافلين عن كعب الاحبار رضى الله تعالى عنه قال قرأت في بعض ما انزل الله تعالى على موسى عليه الصلاة والسلام يا موسى ركعتان يصليهما احمد و امته و هي صلاة الغداة من يصليهما غفرت له ما اصاب من الذنوب من ليله ويومه ذلك و يكون في ذمتي يا موسى اربع ركعات يصليهما احمد و امته و هي صلاة الظهر اعطيهم باول ركعة منها المغفرة و بالثانية اتقل ميزانهم و بالثالثة او كل عليهم الملكة يسبحون و يستغفرون لهم و بالرابعة افتح لهم ابواب السماء و يشرفن عليهم الحور العين يا موسى اربع ركعات يصليهما احمد و امته و هي صلاة العصر فلا يبقى ملك في السموات و الارض الا استغفر لهم و من استغفر له الملكة لم اعذبه يا موسى ثلث ركعات يصليهما احمد و امته حين تغرب الشمس افتح لهم ابواب السماء لا يسألون من حاجة الا قضيتها لهم يا موسى اربع ركعات يصليهما احمد و امته حين يغيب الشفق هي خير لهم من الدنيا و ما فيها يخرجون من ذنوبهم كيوم ولدتهم امهم يا موسى يتوضوء احمد و امته كما امرتهم اعطيهم بكل قطرة تقطر من الماء جنة عرضها كعرض السماء و الارض يا موسى يصوم احمد و امته شهرا في كل سنة و هو شهر رمضان اعطيهم بصيام كل يوم مدينة في الجنة و اعطيهم بكل خير يعملون فيه من التطوع اجر فريضة و اجعل فيه ليلة القدر من استغفر منهم مرة واحدة نادما صادقا من قلبه ان مات من ليله او شهره اعطته اجر ثلثين شهيدا يا موسى ان في امة محمد رجالا يقومون على كل شرف يشهدون بشهادة ان لا اله الا الله فجزائهم بذلك جزاء الانبياء عليهم الصلاة و السلام و رحمتي عليهم و احبة و غضبي بعيد منهم و لا احسب باب التوبة عن واحد منهم ماداموا يشهدون ان لا اله الا الله

- ۸۹ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا خير في دين لا صلاة فيه ۲۱۰
- ۹۰ قوله عز وجل، اعطيتك ثمانية اسهم الاسلام و الهجرة و ۲۱۰  
الجهاد و الصلاة و الصدقة و صوم رمضان و الامر بالمعروف  
و النهي عن المنكر
- ۹۲ حديث سيدنا معاذ الصحيح العار في العشاء انكم فضلتكم بها ۲۱۱  
على سائر الامم
- ۹۳ اعتم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ليلة بالعشاء حتى ابهار ۲۱۱  
الليل ثم خرج فصلى فلما قضى صلاته قال لمن حضره ابشروا  
ان من نعمة الله عليكم انه ليس احد من الناس يصلى هذه  
الساعة غيركم او قال ما صلى هذه الساعة احد غيركم
- ۹۴ اخر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم صلاة العشاء ثم ۲۱۱  
خرج الى المسجد فاذا الناس ينتظرون الصلاة فقال اما انه ليس  
من اهل هذه الاديان احد يدكر الله تعالى هذه الساعة غيركم
- ۹۵ عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما ليس احد من اهل الارض ۲۱۲
- ۹۶ زاد مسلم الليلة ينتظر الصلاة غيركم ۲۱۲
- ۹۷ عن ام المؤمنين ما ينتظرها احد من اهل الارض غيركم ۲۱۲
- ۹۹ في حديث الاسراء، ثم ردت الى خمس صلوات قال فارجع ۲۱۲  
الى ربك فاسأله التخفيف فانه فرض على بنى اسرائيل صلاتين  
صلاتين فما قاموا بهما
- ۱۰۰ حضور اقدس صلى الله تعالى عليه وسلم في نماز عشاء كي نسبت فرمایا، اعتموا ۲۱۳  
بهذه الصلاة فانكم بها على سائر الامم و لم تصلها امة قبلكم
- ۱۰۱ ان ابراهيم و اسماعيل اتيا منى فصليا الظهر و العصر و المغرب ۲۱۳  
و العشاء و الصبح
- ۱۰۲ اول من صلى العشاء الاخرة نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم ۲۱۳

- ۱۰۴ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا و اما صلاة العتمة فانها الصلاة التي صلاها المرسلون قبلي
- ۱۰۵ امام اجل رافعی نے شرح مسند میں ذکر فرمائی کہ صبح آدم، ظہر داؤد، عصر سلیمان، مغرب یعقوب، عشاء یونس علیہم السلام سے ہے
- ۱۰۹ فی حدیث الاسراء و اتيانه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت المقدس لم البت الا يسيرا حتى اجتمع ناس كثير ثم اذن مؤذن و اقيمت الصلاة قال فقمنا صفوفنا ننظر من يؤمننا فاخذ جبريل عليه الصلاة والسلام يدي فقدمني فصليت بهم فلما انصرفت قال لي جبريل اتدري من صلى خلفك فقلت لا قال صلى خلفك كل نبي بعثه الله
- ۱۱۰ فی حدیث الاسراء حانت الصلوة فاممتهم
- ۱۱۲ صلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول يوم الاثنين و صلت الخديجة آخره و صني على يوم الثلاثاء
- ۱۱۳ فی حدیث ايداء ابي جهل وغيره من الكفرة لعنهم الله تعالى حين صلى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عند الكعبة فرمقوا سجوده فلقوا عليه ما القوا به في قلب بلر ملعونين
- ۱۱۵ عن ابن مسعود و فيه من قول الكفار يحيى به ثم يمهل حتى اذا سجد وضع بين كفيه قال فثبتت اشقاهم فلما سجد صلى الله تعالى عليه وسلم وضع بين كفيه و ثبت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ساجدا
- ۱۱۶ ثم قام به جبريل فصلى به و صلى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بصلاته (الى ان قال في خديجة) صلى بها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كما صلى به جبريل فصلت بصلاته

- ۱۱۷ فی حدیث مجئ الحن الیه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول ۲۲۰  
البعث انہم اتوہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وهو یصلی  
باصحابہ صلاة الفجر
- ۱۱۹ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اول صلاة رکعنا فیہا العصر ۲۲۱  
فقلنا یا رسول اللہ ماہذا قال بہذا امرت
- ۱۲۰ کان المسلمون قبل ان تفرض الصلوات الخمس یصلون ۲۲۱  
الضحیٰ و العصر فكان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و  
اصحابہ اذا صلوا آخر النهار تفرقوا فی الشعب فصلوا ہا ہا فرادیٰ
- ۱۲۱ عن عقیف الکندی قال فحئت فی الجاہلیة الی مکة و انا ارید ۲۲۲  
ان اتباع لاهلی من ثیابہا و عطرہا فاتیت العباس و کان رجلا  
تاجرا فانی عنده جالس انظر الی الکعبة وقد کلفت الشمس و  
ارتفعت فی السماء فذهبت اذ اقبل شاب فنظر الی السماء ثم  
قام مستقبل الکعبة فلم البث الایسیرا حتی جاء غلام فقام عن  
یمینہ ثم لم یلبث الا یسیرا حتی جاءت امراءة فقامت خلفہا  
فرکع الشاب فرکع الغلام و المرءة فرکع الشاب فرکع الغلام  
و المرءة فسجد الشاب فسجد الغلام و المرءة فقلت یا  
عباس امر عظیم فقال امر عظیم تدری من هذا الشاب هذا  
محمد بن عبد اللہ ابن اخی تدری من هذا الغلام هذا علی ابن  
اخی تدری من هذا المرءة هذه خدیجة بنت خویلد زوجته ان  
ابن اخی هذا حدثنی ان ربه رب السموات والارض امره بهذه  
الدين و لم یسلم معه غیر ہولاء الثلاثة
- ۱۲۲ فی حدیث الاسراء ثم دخلت فعرفت النبیین مابین قائم و راکع ۲۲۳  
و ساجد
- ۱۲۳ کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یرون ۲۲۴  
شیاً من الاعمال ترکہ کفرأ غیر الصلاة

- ۲۲۳ عن علی، من لم یصل فهو کافر ۱۲۴
- ۲۲۴ عن ابن عباس، من ترک الصلاة فقد کفر ۱۲۵
- ۲۲۴ عن ابن مسعود، من ترک الصلاة فلا دین له ۱۲۶
- ۲۲۴ عن جابر بن عبد الله، من لم یصل فهو کافر ۱۲۷
- ۲۲۴ عن ابی الدرداء، لا ایمان لمن لا صلاة ۱۲۸
- ۲۲۴ صح عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان تارك الصلاة کافر ۱۲۹
- ۲۲۵ عن الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم ان من ترک صلاة فرض واحد متعمداً حتى ینخرج وقتها فهو کافر مرتد و لا یعلم لهؤلاء مخالفات ۱۳۰
- ۲۲۵ خمس صلوات کتبهن الله علی العباد، الی قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من لم یأت بهن فلیس له عند الله عهد ان شاء ادخله الجنة و ان شاء عذبه ۱۳۱
- ۲۲۵ الدواين ثلاثة فدیوان لا یغفر الله منه شیاً و دیوان لا یعبأ الله منه شیاً و دیوان لا یترك الله منه شیاً فاما الدیوان الذی لا یغفر الله منه شیاً فالاشراك بالله و اما الدیوان الذی لا یعبأ الله منه شیاً فمظالم العبد نفسه فیما بینة و بین ربه من صوم یوم ترکه او صلاة ترکها فان الله تعالیٰ یغفر ذلك ان شاء و یتجاوز و اما الدیوان الذی لا یترك الله منه شیاً فمظالم العباد بینهم القصاص لا محالة ۱۳۲
- ۲۲۶ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قد صلی الناس و ناموا و انکم فی صلاة ما انتظر تموها ۱۳۳
- ۲۲۶ و لا تصلی یومئذ الا بالمدينة ۱۳۴
- ۲۲۶ کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یؤخر العشاء الاخرة ۱۳۵
- ۲۲۸ من شرب مسکراً ما کان لم تقبل له صلاة اربعین یوما ۱۳۶
- ۲۲۹ من ترک الصلوة متعمداً فقد کفر حهارة ۱۳۷



- ۲۶۹ ثلث من حفظهن فهو ولي حقا و من ضيعهن فهو عدو حقا ۲۶۹  
الصلاة و الصيام و الجنابة
- ۲۷۰ ان عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه كتب الى عماله ان ۲۷۰  
اهم امركم عندي الصلاة فمن حفظها و حافظ عليها حفظ  
دينه و من ضيعها فهو ما سواها
- ۳۰۳ و رباره ستره نمازی مروی ہوا فان لم يكن معه عصا فليخط خطا ۳۰۳
- ۳۱۳ قال ما رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصلى الى ۳۱۳  
عود و لا عمود و لا شجرة الا جعله على حاجبه الا يمن و  
الايسر و لا يصمد له صمدا
- ۳۲۳ الصلاة عماد الدين ۳۲۳  
۳۱۵
- ۴ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نے فرمایا ما بين المشرق و ۴  
المغرب قبله
- ۵ اذا جعلت المغرب عن يمينك و المشرق عن يسارك فما ۵  
بينهما قبله اذا استقبلت القبلة
- ۹ عن علقمة بن وائل بن حجر عن ابيه قال رأيت رسول الله ۹  
صلى الله تعالى عليه وسلم وضع يمينه على شماله فى الصلاة  
تحت السرة
- ۱۰ عن وائل بن حجر قال صليت مع رسول الله صلى الله تعالى ۱۰  
عليه وسلم فوضع يده اليمنى على يده اليسرى على صدره
- ۱۲ صلاة المراءة فى بيتها افضل من صلاتها فى حجرتها و ۱۲  
صلاتها فى منخدغها افضل من صلاتها فى بيتها
- ۱۴ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مر على امرأ تين ۱۴  
تصليان فقال اذا سجدتما فضا بعض اللحم الى بعض الارض
- ۱۵ عن على رضى الله تعالى عنه قال اذا صلت المراءة فلتحتفز ۱۵  
۳۲۱
- ۱۹ حضور اقدس صلى الله تعالى عليه وسلم جب كعبه معظمہ میں تشریف ۱۹  
لے گئے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی

- ۲۴ عن ابن مسعود قال الا اخبركم بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فقام فرفع يديه اول مرة ثم لم يعد
- ۵۶ امرت ان اسجد على سبعة اعظم على الجبهة و اليدين و ۳۵۰  
الركبتين و اطراف القدمين
- ۸۴ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرض بيت شعر ۳۵۷  
بعد العشاء الاخرة لم تقبل له صلاة تلك الليلة
- ۹۲ اذا نعت احدكم وهو يصلى فليرقد حتى يذهب عنه النوم فان ۳۶۲  
احدكم اذا صلى وهو ناعس لا يدري لعله يذهب يستغفر  
فيسب نفسه
- ۹۷ ان الملكة تتأذى مما يتأذى به بنو آدم ۳۶۳
- ۱۱۵ عن ابى رمثة قال صليت هذه الصلاة او مثل هذه الصلاة مع ۳۶۹  
النبي صلى الله عليه وسلم قال وكان ابوبكر و عمر  
يقومان فى الصف المقدم عن الامام و كان رجل قد شهد  
التكبير الاونى من الصلاة يشفع فوثب عليه عمر فاخذ بمنكبيه  
فهزه ثم قال اجلس فانه لن يهلك اهل الكتاب الا انهم لم يكن  
بين صلاتهم فصل فرفع النبي صلى الله عليه وسلم بصره  
فقال اصاب الله بك يا ابن الخطاب
- ۱۴۴ لا يصليين احدكم فى الثوب الواحد ليس على عاتقه منه شئ ۳۷۸
- ۱۴۵ نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصلاة فى ۳۷۸  
السراويل
- ۱۵۵ لا صلاة لحجار المسجد الا فى المسجد ۳۸۰
- ۲۵۷ عن عائشة قالت لم يكن النبي صلى الله عليه وسلم على ۳۱۳  
شئ من النوافل اشد تعاهدا منه على ركعتي الفجر
- ۲۹۲ كان (على) رضى الله تعالى عنه لا ينهى احدا تطوع بشئ زائد ۳۲۱  
على السنة و يقول فمن تطوع حيرا فهو خير له
- ۲۹۳ قال صلى الله تعالى عليه وسلم صلوا كما رأيتمونى اصلوا ۳۲۲
- ۲۹۹ من نابه شئ فى صلاته فليسبح ۳۲۳

- ۳۰۰ عن علی، قال كان لی ساعة من السحر ادخل فیها علی رسول  
الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فان كان قائما یصلی سبیح لی
- ۳۰۱ اذا ناب احدکم نائبة وهو فی الصلاة فلیسبیح
- ۳۰۳ امرت ان اسجد علی سبعة اعضاء و ان لا اکف شعرا و لا ثوبا
- ۳۰۴ امرت ان الا اکف الشعر و لا الثياب
- ۳۰۸ اذا صلی احدکم فلا یضع نعلیه عن یمینه و لا عن یساره فتكون  
عن یمین غیره الا ان لا یکون عن یساره احد و لیضعهما بین  
رجلیه
- ۳۰۹ فی رواية: فلا یوذبهما احدا
- ۳۱۰ لا تضعهما عن یمینک و لا عن یسارک فتوذی الملثکة و الناس
- ۳۱۱ اذا كان احدکم یصلی فلا یصق قبل وجهه فان الله تعالیٰ قبل  
وجهه اذا صلی
- ۳۱۲ فاجعلهما بین رجلیک و لا تجعلهما عن یمینک و لا عن یمین  
صاحبک و لا ورائک فتوذی من خلفک
- ۳۱۸ لا یصلین احدکم و بینه و بین القبلة فجوة
- ۳۱۹ فان احدکم اذا قام فی صلاته فانه یناجی ربه و ان ربه بینه و بین  
القبلة
- ۳۲۱ ان عمر رأی رجلا فعل ذلك (ای صلی فی ثياب البذلة) فقال  
ارایت لو ارسلتک الی بعض الناس اکتتموفی ثيابک هذه  
فقال لا فقال عمر الله احق ان یتزین له
- ۳۲۲ افضل صلاة المرء فی بینه الا المكتوبة
- ۳۲۶ علیکم بالصلاة فی بیوتکم فان خیر صلاة المرء فی بینه الا  
المكتوبة
- ۳۲۷ صلاة المرء فی بینه افضل من صلاته فی مسجدی هذا الا  
المكتوبة
- ۳۲۹ عن عمرو بن اسی سلمة قال رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ  
عليه وسلم یصلی فی ثوب واحد. مشتتلا فی بیت ام سلمة  
واضعا طرفیه عنی عاتقیه

- ۳۳۰ عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول من صلی فی ثوب واحد فلیخالف بین طرفیہ
- ۳۳۵ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه کان یصلی جمیع السنن والوتر فی البیت
- ۳۳۶ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا فاتہ الاربع قبل الظهر قضاہن بعدہ
- ۳۳۷ عن السائب بن یزید قال لقد رأیت الناس فی زمن عمر بن الخطاب اذا انصرف من المغرب انصرفوا جمیعا حتی لا یبقی فی المسجد احد کانہم لا یصلون بعد المغرب حتی یصیرون الی اہلیہم
- ۳۳۸ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتی مسجد بنی عبد الاشہل فصلی فیہ المغرب فلما قضاوا صلاتہم راہم یسبحون بعدہا فقال هذه صلاة البیوت
- ۳۳۹ فی لفظ، علیکم بهذه الصلاة فی البیوت
- ۳۴۰ ارکعوا ہاتین الرکعتین فی بیوتکم
- ۳۴۱ ان صلی قائما فهو افضل و من صلی قاعدا فله نصف اجر القائم۔ (هذا المصلی النوافل)
- ۳۴۲ عبد اللہ بن عمر سے ہے مجھے حدیث پہنچی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھے کی نماز آدمی ہے، میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز پڑھتے پایا میں نے سر انور پر ہاتھ رکھا (یعنی یہ خیال گزرا کہ شاید بخار وغیرہ کے سبب بیٹھ کر پڑھ رہے ہوں) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد اللہ بن عمر کیا ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے سنا تھا کہ حضور نے فرمایا بیٹھے کی نماز آدمی ہے اور حضور خود بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں فرمایا اجل و لکن لست کا احد منکم

- ۳۴۹ عن ام المومنین الصديقة قالت بعد ما ذكرت وتره صلى الله ۳۴۹  
تعالى عليه وسلم ثم يصلى ركعتين بعد ما يسلم وهو قاعد
- ۳۵۰ انه صلى الله تعالى عليه وسلم كان يصليها بعد الوتر وهو ۳۵۰  
جالس
- ۳۵۱ انه صلى الله تعالى عليه وسلم كان يصلى بعد الوتر ركعتين ۳۵۱  
خفيفتين وهو جالس فاذا اراد ان يركع قام فركع
- ۳۹۸ عن ابى هريرة قال عرسنا مع نبى الله صلى الله تعالى عليه ۳۹۸  
وسلم فلم نستيقظ حتى طلعت الشمس فقال النبى صلى الله  
تعالى عليه وسلم لياخذ كل رجل براس راحلته فان هذا منزل  
حضرنا فيه الشيطان قال ففعلنا ثم دعاء بالماء فتوضأ الحديث
- ۳۹۹ سيد عالم صلى الله تعالى عليه وسلم عين نماز میں چند قدم آگے بڑھے ۳۹۹  
جب جنت خدمت اقدس میں اتنی قریب حاضر کی گئی کہ دیوار قبلہ  
میں نظر آئی یہاں تک کہ حضور بڑھے تو اس کے خوشہ ہائے انگور  
دست اقدس کے قابو میں تھے اور یہ نماز صلاۃ کسوف تھی۔
- ۴۳۹ ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم دعاه بعد دخوله الكعبة ۴۳۹  
فقال انى كنت رأيت قرنى الكبش حين دخلت البيت فنسيت  
ان أمرك ان تخمرها فخرها فانه لا ينبغي ان يكون فى قبة  
البيت شئ يلهى المصلى
- ۴۴۰ ليتهين اقوام يرفعون ابصارهم الى السماء فى الصلاة او ۴۴۰  
لتخطفن ابصارهم
- ۴۴۲ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم جعلت لى الارض ۴۴۲  
مسجدا و طهورا فايما رجل من امتى ادركته الصلاة فليصل
- ۴۴۶ ان احدكم اذا قام فى الصلاة فانما يناجى ربه و ان ربه بينه و ۴۴۶  
بين القبلة فلا يزقن احدكم قبل قبلته و لكن من يساره تحت  
قدمه

- ۴۴۷ اذا قام احدكم الى الصلاة فلا يبصق امامه فانما يناجى الله ۴۷۵  
 مادام في مصلاه ولا عن يمينه فان عن يمينه ملكا و يبصق عن  
 يساره او تحت قدمه فيلغنها
- ۴۵۰ من نسي صلاة فليصلها اذا ذكرها لا كفارة لها الا ذلك ۴۷۶
- ۴۵۳ من لم صل ركعتي الفجر فليصهما بعد ما تطلع الشمس ۴۷۷
- ۴۵۴ رأى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم رجلا يصلى بعد ۴۷۷  
 صلاة الصبح ركعتين فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه  
 وسلم صلاة الصبح ركعتان فقال الرجل انى لم اكن صليت  
 الركعتين اللتين قبلهما الآن فسكت رسول الله تعالى عليه  
 وسلم
- ۴۵۵ عن قيس خرج رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فاقيمت ۴۷۸  
 الصلاة فصليت معه الصبح ثم انصرف النبي صلى الله تعالى  
 عليه وسلم فوجدنى اصلى فقال مهلا يا قيس اصلتان معا  
 قلت يا رسول الله انى لم اكن ركعت ركعتي الفجر قال فلا  
 اذن
- ۴۷۴ لا وتران في ليلة ۴۸۳
- ۴۸۰ (في تقصير الصلاة) صدقة تصدق بها الله عليكم فاقبلوا ۴۸۵  
 صدقته
- ۴۹۰ عن ابي الورداء انه مر برجل لا يتم ركوعا ولا سجودا فقال شئ ۴۸۸  
 خير من لا شئ
- ۵۳۶ حديث عائشة، مارأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ۵۱۳  
 يسبح سبحه الضحى و انى لا سبحها
- ۵۴۷ عن سعيد بن زيد قال سألت انس بن مالك كان رسول الله ۵۱۳  
 صلى الله تعالى عليه وسلم يصلى في نعليه فقال نعم
- ۵۵۶ الصلاة خير موضوع فمن شاء فليقلل و من شاء فليكثر ۵۱۶

## باب رفع اليدين

- ۵۳ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لایرفع یدیه الا ۳۳۹  
عند افتتاح الصلاة ثم لا يعود لشيء من ذلك
- ۵۴ حدیث وائل انه رأى النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع یدیه ۳۵  
اذا افتتح الصلاة و اذا ركع و اذا رفع راسه من الركوع فقال ان  
كان وائل راه مرة يفعل فقد راه عبدالله خمسين مرة لا يفعل  
ذلك
- ۵۵ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مای اراکم رافعی ۳۵  
ایدیکم کانها اذنا بخیل شمس اسکنوا فی الصلاة
- باب مواقیت الصلاة**
- ۱۰۳ جبریل امین علیہ الصلاة والسلام نے دو روز حضور کی امامت کی ایک دن ۲۱۳  
پانچوں نمازیں اول وقت دوسرے دن آخر وقت پڑھیں پھر حضور پر نور  
صلوات اللہ و تسلیما علیہ سے عرض کی هذا وقت الانبیاء من قبلك
- ۱۳۶ ان اول وقت العشاء الاخرة حين یغیب الافق ۲۲۶
- ۱۳۸ نہی عن الصلاة نصف النهار حتی تزول الشمس ۲۲۷
- ۱۴۴ کان علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یصلی بنا الفجر و ۲۲۸  
نحن نترأى الشمس مخافة ان تكون طلعت
- ۱۴۸ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب اقدس تھے موزن نے اذان ظہر دینی چاہی  
فرمایا ابرد، دیر کے بعد پھر موزن نے اذان دینی چاہی فرمایا ابرد دیر  
کے بعد موزن نے سہ بارہ اذان کا ارلوہ کیا فرمایا ابرد لوریو نہی تاخیر کا  
حکم فرماتے رہے حتی ساوی الظل التلوی اس وقت اذان کی  
اجازت فرمائی اور ارشاد فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی سانس سے ہے تو  
جب گرمی سخت ہو تو ظہر ٹھنڈے وقت پڑھو
- ۱۵۱ عن سعد بن ابی وقاص قال سألت النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ ۲۳۰  
وسلم عن قول اللہ تعالیٰ الذین ہم عن صلاتهم ساهون قال  
هم الذین یؤخرون الصلاة عن وقتها

۲۳۰ عن مصعب بن سعد عن ابيه انه قال سئل رسول الله صلى الله  
تعالى عليه وسلم عن الذين هم في صلاتهم ساهون قال اضاعة  
الوقت

۲۳۰ عن زيادة بن عبدالله نخعي قال كنا جلوسا مع علي رضي الله  
تعالى عنه في المسجد للاعظم فجاء المؤذن فقال يا امير  
المؤمنين فقال اجلس فجلس ثم عاد فقال له ذلك فقال هذا  
الكلب يعلمنا السنة فقام علي فصلى بنا العصر ثم انصرفنا  
فرجعنا الى المكان الذي كنا فيه جلوسا فحثونا للركب لتزول

الشمس للغروب فتراها

۲۵۵ جبرئيل امين عليه الصلوة والتسليم نے صبح اسر بعد فرضیت نماز اوقات  
نماز معین کرنے اور ان کا اول آخر بتانے کے لئے دو روز حضور  
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امامت کی پہلے دن ظہر سے فجر تک  
پانچوں نمازیں اول وقت پڑھیں اور دوسرے دن ہر نماز آخر وقت اس  
کے بعد گزارش کی الوقت مابین ہذین الوقتین۔ وقت ان دونوں  
وقتوں کے بیچ میں ہے۔ اس حدیث میں ابو داؤد و ترمذی و شافعی و طحاوی  
و ابن حبان و حاکم کے یہاں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں صلی بی  
العصر حین کان ظلہ مثلہ فلما کان الغد صلی بی الظہر حین  
کان ظلہ مثلہ۔ (جبرئیل نے) مجھے عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب  
شئی کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا پھر کل ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی  
جب شئی کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا۔

ترمذی کے لفظ یوں ہیں صلی المرة الثانية الظہر حین کان ظل  
کل شئی مثلہ لوقت العصر بالامس۔

شافعی کے لفظ یوں ہیں ثم صلی المرة الاخری الظہر حین  
کان ظل کل شئی قدر ظلہ قدر العصر بالامس۔



۲۲۱ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہذا جبریل جاء کم  
یعلمکم دینکم وفيہ ثم صلی العصر حین رأى الظل مثله ثم  
جاء ہ الغد ثم صلی بہ الظهر حین کان الظل مثله۔"

۲۲۲ بزار کے لفظیوں میں: "جاء نی فصلی بی العصر حین کان فیئنی  
مثلی ثم جاء نی من الغد فصلی بی الظهر حین کان الفئنی  
مثلی۔"

۲۲۳ ان جبریل ابی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین کان الظل  
مثل شخصه فصلی العصر ثم اتاہ فی الیوم الثانی حین کان ظل  
الرجل مثل شخصه فصلی الظهر۔

۲۲۴ قال جاء جبریل الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال قم  
فصل وذلك لدلوك الشمس حین مالت فقام رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی الظهر اربعا ثم اتاہ حین کان ظله  
مثله فقال قم فصل فقام فصلی العصر اربعا ثم اتاہ من الغد حین  
کان ظله مثله فقال له قم فصل فقام فصلی الظهر اربعا۔

۲۲۵ قال جاء جبریل فصلی بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و  
صلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالناس حین زالت  
الشمس الظهر ثم صلی العصر حین کان ظله مثله قال ثم جاء  
جبریل من الغد فصلی الظهر بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
وصلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالناس الظهر حین  
کان ظله مثله۔

۲۲۶ ان جبریل جاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین  
دلکت الشمس فقال یا محمد صل الظهر فصلی ثم جاء  
حین کان ظل کل شیء مثله فقال یا محمد صل العصر  
فصلی ثم جاء ہ الغد حین کان ظل کل شیء مثله فقال صل  
الظهر۔

- ۲۲۷ سائل نے جو خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر لوقات نماز پوچھے اور حضور والا نے ارشاد فرمایا ہے کہ دو دن حاضر رہ کر ہمارے پیچھے نماز پڑھ پہلے دن ہر نماز اپنے اول وقت اور دوسرے دن ہر نماز آخر وقت پڑھا کر ارشاد ہوا ہے الوقت بین ہذین وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے۔ اس حدیث میں نسائی و طحاوی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی سأل رجل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن مواعيت الصلاة فقال صل معي فصلى الظهر حين زاغت الشمس والعصر حين كان فتي كل شئ مثله قال ثم صلى الظهر حين كان فتي الانسان مثله۔
- ۲۲۸ ان سألنا سأل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فلم يرد عليه شيئا حتى امر بلالا فاقام الفجر حين انشق الفجر وفيه فلما كان من الغد اقام الظهر في وقت العصر الذي كان قبله وصلى العصر وقد اصفرت الشمس او قال امسى۔
- ۲۳۱ فلما كان يوم التروية توجهوا الى منى فاهلوا بالحج وركب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فصلى بها الظهر و العصر و المغرب و العشاء و الفجر
- ۲۳۲ ثم اخر الظهر حتى كان قريبا من وقت العصر بالامس
- ۲۳۳ وقت الظهر اذا زالت الشمس و كان ظل الرجل كطوله ما لم يحضر العصر
- ۲۳۴ صلى الظهر و فتي كل شئ مثله
- ۲۳۵ امير المؤمنين عمر بن عبد العزيز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک روز نماز عصر کو بہت تاخیر کرنا اور عروہ بن زبیر کا آکر حدیث جبریل سنانا کہ دعا المؤذن لصلاة العصر فامسى عمر بن عبد العزيز قبل ان يصلها

- ۲۳۶ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا کہ سحری کھلو  
پیو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے، اس پر صحیح بخاری شریف میں  
عبداللہ بن عمر سے ہے قال کان رجلا لا ینادی حتی یقال له  
اصبحت اصبحت
- ۲۳۷ اسی حدیث میں ہے فانہ لا یوذن حتی یطلع الفجر ۲۶۱
- ۲۳۰ حدیث سائل میں ظہر روز اول کی نسبت یوں ہے اقام بالظہر ۲۶۲  
حین زالت الشمس و القائل یقول قد انتصف النهار وهو  
کان اعلم منهم
- ۲۳۱ و فی لفظ ابی داؤد، حتی قال القائل انتصف النهار وهو اعلم ۲۶۲
- ۲۳۲ و فی لفظ، و القائل یقول انتصف النهار او لم و کان اعلم منهم ۲۶۲
- ۲۳۳ حدیث عبداللہ بن مسعود در بارہ انکار جمع بین الصلاتین یہ ہے صلی ۲۶۲  
الفجر یومئذ قبل میقاتها
- ۲۳۴ ابوداؤد کے لفظ یوں ہیں صلی صلاة الصبح من الغد قبل وقتها ۲۶۲
- ۲۳۵ طحاوی کی روایت یوں ہے صلی الفجر یومئذ بغیر میقاتها ۲۶۲
- ۲۳۶ خود عبداللہ بن مسعود کی ہے ثم صلی الفجر حین طلع الفجر قائل ۲۶۳  
یقول طلع الفجر وقائل یقول لم یطلع الفجر، و اوله قال خرجنا  
مع عبدالله الی مکة ثم قدمنا جمعا
- ۲۳۷ عن عبدالرحمن النخعی، قال صلی عبدالله باصحابه صلاة ۲۶۳  
المغرب فقام اصحابه یتراؤن الشمس فقال ما تنظرون قالوا  
نظر اغابت الشمس فقال عبدالله هذا والله الذی لا اله الا هو  
وقت هذه الصلاة
- ۲۳۸ عن زید بن ثابت قال تسحرنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ ۲۶۳  
علیه وسلم ثم قمنا الی الصلاة قلت کم کان قدر ما بینهما قال  
خمسين آية

- ۲۴۹ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و زید بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحورهما قام نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی الصلاة فصلى قلت لانس کم کان بین فراغهما من سحورهما و دخولهما فی الصلاة قال قدر ما یقرأ الرجل خمسين آية
- ۲۵۰ عن زر بن حبیش، قال قلنا لحذیفة ای ساعة تسحرت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال هو النهار الا ان الشمس لم تطلع
- ۲۵۱ امام طحاوی کی روایت میں یوں صاف ہے قلت بعد الصبح غیر ان الشمس لم تطلع
- ۲۵۲ عن انس قال کنا اذا کنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السفر فقلنا لزال الشمس او لم تزل صلی الظهر ثم ارتحل
- ۲۵۳ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا نزل منزلا لم یرتحل حتی یصلی الظهر فقال له رجل و ان کان نصف النهار قال و ان کان نصف النهار
- ۲۵۴ عندالنسائی، فقال رجل و ان کانت بنصف النهار قال و ان کانت بنصف النهار
- ۲۵۵ ان شدة الحر من فیح جهنم (فابردوا بالظہر)۔
- ۲۵۹ عن حنظلة الکاتب، قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول من حافظ علی الصلوات الخمس رکوعهن و سجودهن و مواعیتهن و علم انهن حق من عندالله دخل الجنة او قال وجبت له الجنة او قال حرم علی النار
- ۲۶۰ خمس من جاء بهن مع ایمان دخل الجنة من حافظ علی الصلوات الخمس علی وضوئهن و رکوعهن و سجودهن و مواعیتهن

- ۲۶۱ خمس صلوات افترضهن الله تعالى من احسن وضوئهن و ۲۶۷  
صلاهن لوقتھن و اتم ركوعھن و خشوعھن كان له على الله  
عهدا ان يغفرله و من لم يفعل فليس له على الله عهد ان شاء  
غفرله و ان شاء عذبه
- ۲۶۲ اللہ عزوجل فرماتا ہے انی فرضت علی امتك خمس صلوات و ۲۶۷  
عهدت عندی عهدا انه من جاء يحافظ عليهن لوقتھن ادخلته  
الجنة و من لم يحافظ عليهن فلا عهد له عندی
- ۲۶۳ من صلى الصلوة لوقتھا فاقام حلما كان له على عهد ادخله ۲۶۸  
الجنة و من لم يصل الصلوة لوقتھا و لم يقم حلما لم يكن له  
عندی عهد ان شئت ادخلته النار و ان شئت ادخلته الجنة
- ۲۶۳ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی  
اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے عرض کی  
خدا اور سول خوب دانا ہیں فرمایا جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے  
عرض کی خدا اور سول خوب دانا ہیں فرمایا جانتے ہیں تمہارا رب کیا  
فرماتا ہے عرض کی خدا اور سول خوب دانا ہیں فرمایا تمہارا رب جل و علا  
فرماتا ہے و عزتی و جلالی لا یصلھا احد لوقتھا الا ادخلته  
الجنة و من صلاھا لغير وقتھا ان شئت رحمته و ان شئت عذبه
- ۲۶۵ من صلى الصلوات لوقتھا و اسبغ لها وضوئھا و اتم لها قیامھا ۲۶۸  
و خشوعھا ركوعھا و سجودھا خرجت وھی بیضاء مسفرة  
تقول حفظك الله كما حفظتی و من صلاھا لغير وقتھا و لم  
یسبغ لها وضوءھا و لم يتم خشوعھا و لاركوعھا و  
لا سجودھا خرجت سوداء مظلمة تقول ضيعك الله كما  
ضيعتنی حتی اذا كانت حیث شاء الله لفت كما يلف الثوب  
الخلق ثم ضرب بها وجهه

- ۲۶۶ عن فضالة، قال علمني رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم  
فكان فيما علمني و حافظ على الصلوات الخمس
- ۲۶۷ عن ابن مسعود، قال سألت رسول الله صلى الله تعالى عليه  
وسلم اى العمل احب الى الله قال الصلاة على وقتها
- ۲۶۸ جاء رجل فقال يا رسول الله اى شىء احب الى الله فى الاسلام  
قال الصلاة لوقتها و من ترك الصلاة فلا دين له و الصلاة عماد  
الدين
- ۲۷۰ جبريل نے بعد تعيين لوقات عرض کی بهذا امرت
- ۲۷۰ ان جبريل نزل على محمد صلى الله تعالى عليه وسلم فصلى و  
صلى و صلى و صلى و صلى ثم صلى ثم صلى ثم صلى ثم صلى  
ثم صلى ثم قال هكذا امرت
- ۲۷۰ فى آخره، ثم قال جبريل ما بين هذين وقت صلاة
- ۲۷۱ جبريل نے عرض کی، ما بين هذين وقت يعنى امس و اليوم
- ۲۷۱ جبريل نے گزارش کی الوقت ما بين هذين الوقتين
- ۲۷۱ جبريل نے عرض کی الصلاة ما بين صلاتك امس و صلاتك اليوم
- ۲۷۱ بزار کے یہاں ہے ثم قال ما بين هذين وقت
- ۲۷۱ جبريل نے گزارش کی ما بين هاتين الصلاتين وقت
- ۲۷۱ جبريل نے گزارش کی، الصلاة فيما بين هذين الوقتين
- ۲۷۱ حضور اقدس صلى الله تعالى عليه وسلم نے فرمایا وقت صلاتکم بين مارأيتم
- ۲۷۱ مسلم کے دوسرے طریق میں ہے ما بين مارأيت وقت
- ۲۷۲ ترمذی کے یہاں یوں ہے مواقيت الصلاة كما بين هذين
- ۲۷۲ حضور پر نور صلى الله تعالى عليه وسلم نے فرمایا الوقت بين هذين
- ۲۷۲ ان رجلا اتى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم قال ما بين صلاتي  
فى هذين الوقتين وقت كله
- ۲۷۲ و لفظ الحجج ثم قال ما بينهما وقت

- ۲۸۶ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مابین ہذین وقت ۲۷۲
- ۲۸۷ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ضرب فخذی  
کیف انت اذا بقیت فی قوم یؤخرون الصلاة عن وقتها قال  
قلت ما تامرنی قال صل الصلاة لوقتها
- ۲۸۸ سيكون عليكم بعدی امراء تشغلهم اشياء عن الصلاة لوقتها ۲۷۳  
حتى یذهب وقتها فصلوا الصلاة لوقتها
- ۲۸۹ عن ابن مسعود ، قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ ۲۷۳  
وسلم کیف بکم اذا اتت علیکم امراء یصلون الصلاة لغير  
ميفاتها قلت فما تامرنی اذا ادركنی ذلك يا رسول اللہ قال صل  
الصلاة لميفاتها و اجعل صلاتك معهم سبحة
- ۲۹۰ ان للصلاة اولاً و آخراً و ان اول وقت صلاة الظهر حين ۲۷۳  
تزول الشمس و آخر وقتها حين یدخل وقت العصر، وفيه  
ان اول وقت المغرب حين تغرب الشمس و ان آخر وقتها  
حين یغيب الشفق
- ۲۹۱ وقت الظهر مالم یحضر العصر و وقت المغرب مالم یسقط ثور ۲۷۳  
الشفق
- ۲۹۲ ليس فی النوم تفريط و انما التفريط فی اليقظة و ان تؤخر صلاة ۲۷۳  
حتى یدخل وقت صلاة اخرى
- ۲۹۳ عن سعد بن ابی وقاص، قال سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ ۲۷۳  
وسلم عن قول اللہ عزوجل الذین هم عن صلاتهم ساهون،  
قال هم الذین يؤخرون الصلاة عن وقتها
- ۲۹۴ عن مصعب بن سعید عن ابيه انه قال سئل رسول اللہ صلی ۲۷۳  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الذین هم فی صلاتهم ساهون قال  
اضاعة الوقت

- ۲۹۵ عن ابن عباس، قال وقت الظهر الى العصر ووقت العصر الى المغرب ووقت المغرب الى العشاء و العشاء الى الفجر،
- ۲۹۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال ہوا ما التفريط فی الصلاة فرمایا ان تؤخر حتى یجئ وقت الاخریٰ
- ۲۹۷ عن ابن عباس، قال لا تفوت صلاة حتى یجئ وقت الاخریٰ
- ۲۹۹ ان جبریل اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین کان الظل مثل شخصه فصلى العصر ثم اتاه فی اليوم الثانی حین کان ظل الرجل مثل شخصه فصلى الظهر
- ۳۰۰ فی روایة، ثم مکث حتى اذا کان مثله جاءه للعصر فقال قم یا محمد فصل العصر ثم جاءه من الغد حین کان فی الرجل مثله فقال قم یا محمد فصل فصلی الظهر
- ۳۰۱ فی روایة، اتاه حین کان ظله مثله فقال قم فصل فقام فصلی العصر اربعا ثم اتاه من الغد حین کان ظله مثله فقال قم فصل فقام فصلی الظهر اربعا
- ۳۰۲ جاءه حین کان ظل کل شیء مثله فقال یا محمد صل العصر فصلی ثم جاءه من الغد حین کان ظل کل شیء مثله فقال صلی الظهر فصلی
- ۳۱۲ اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر
- ۳۱۷ و لفظ الطیرانی، فکلما اسفرتم بالفجر فانه اعظم للاجر
- ۳۱۸ و لفظ ابن حبان، کلما اصبحتم بالصبح فانه اعظم لاجورکم
- ۳۱۹ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لبلال یا بلال ناد بصلاة الصبح الفجر حتى یبصر القوم مواقع نبلهم من الاسفار
- ۳۲۰ ما اجتمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی شیء کما اجتمعوا علی التنویر
- ۳۲۲ اذا اشتد الحر فابردوا بالظهر فان شدة الحر من فیح جهنم



- ۳۲۳ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا كان الحر ابرد  
بالصلاة و اذا كان البر عجل
- ۳۲۴ اذن مؤذن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الظهر فقال ابرد ابرد  
او قال انتظر انتظر و قال شدة لحر من فيح جهنم فاذا اشتد  
الحر ابردوا عن الصلاة حتى رأينا في التلؤلؤ
- ۳۳۲ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا صلاة بعد الصبح  
حتى ترتفع الشمس
- ۳۳۶ كان قلر صلاة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الظهر في  
الصيف ثلثة اقدم الي خمسة اقدم
- ۳۰۷ حديث رد شمس کہ حضور پر نور سید الانوار ماہ عرب مر عجم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا، مغرب ہو کر پھر عصر  
کا وقت ہو گیا یہاں تک کہ امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ  
نے نماز عصر ادا کی۔
- ۳۵۶ ان للصلاة اولا و آخر و ان اول وقت الفجر حين يطلع الفجر و  
ان آخر وقتها حين تطلع الشمس
- ۳۵۷ نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الصلاة بعد  
الصبح حتى تطلع الشمس و بعد العصر حتى تغرب۔
- ۳۵۸ لا صلاة بعد الصبح حتى ترتفع الشمس و لا بعد العصر حتى  
تغرب الشمس
- ۳۵۹ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن الصلاة بعد العصر  
حتى تغرب الشمس و عن الصلاة بعد الصبح حتى تطلع  
الشمس
- ۳۶۰ من نسی صلاة فليصلها اذا ذكرها لا كفارة لها الا ذلك
- ۳۶۱ من نسی صلاة او نام عنها فكفارتها ان يصلها اذا ذكرها

۳۶۲ و فی آخری، فلیصلها اذا ذکرها فان الله عزوجل يقول اقم ۳۷۹  
الصلاة لذكری

۳۶۳ و فی لفظ، فلیصلها حین یتبہ لها فاذا كان الغد فلیصلها عند ۳۸۰  
وقتها

۳۶۴ اذا رقد احدکم عن الصلاة او نسیها ثم فزع اليها فلیصلها كما ۳۸۰  
كان یصلیها لوقتها

۳۶۵ اذا ذکرها فلیصلها و لیحسن وضوئه فذلك كفارة و لیس فی ۳۸۰  
شیء من ذلك فان ذلك وقتها

۳۶۶ من نسی صلاة فوقتها اذا ذکرها ۳۸۰

## باب اماکن الصلاة

۳۲۸ عن انس قال رأی عمر رضی الله تعالیٰ عنه اصلی الی قبر ۲۸۴  
فنهانی فقال القبر امامک

۳۲۹ عن انس قال رأی عمر اصلی عند قبر فقال لی القبر لا تصل الیه ۲۸۴  
قال ثابت فكان انس یاخذ بیدی اذا اراد ان یصلی فیتنحی عن  
القبور

۳۳۰ عن حرث بن السائب قال سمعت الحسن یقول بینا انس ۲۸۴  
یصلی الی قبر فناداه عمر القبر القبر وظن انه یعنی القبر فلما  
رأی انه یعنی القبر تقدم و صلی و جاز القبر

۳۳۱ اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم و لا تشخذوها قبورا ۲۸۴

۳۳۸ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قوم ثمود کی جائے ہلاک میں نماز ۲۸۶  
نہ پڑھی کہ وہاں عذاب نازل ہوا تھا۔

۳۳۹ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شبِ تعریس جب نماز فجر ۲۸۶  
سوتے میں قضا ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم فرمایا کہ نماز  
آگے چل کر پڑھو یہاں تمہارے پاس شیطان حاضر ہوا تھا

۳۳۰ رأى عمر انس بن مالك يصلى عند قبر فقال القبر القبر و لم ۲۸۶  
يامره بالاعادة

## باب الجمع بين الصلاتين

۱۵۴ ان مؤذن ابن عمر قال الصلاة قال سر حتى اذا كان قبل غيوب ۲۳۳

الشفق نزل فصلى المغرب ثم انتظر حتى غاب الشفق فصلى  
العشاء ثم قال ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان  
اذا عجل به امر صنع مثل الذى صنعت فسار فى ذلك اليوم  
والليلة مسيرة ثلث.

۱۵۵ رواه عبدالله بن العلاء عن نافع قال حتى اذا كان عند ذهاب  
الشفق نزل فجمع بينهما.

۱۵۶ اخبرنا محمود بن خالد ثنا الوليد ثنا ابن جابر ثنى نافع قال

خرجت مع عبدالله بن عمر فى سفر يريد ارضاله فاتاه آت  
فقال ان صفية بنت ابي عبيد لما بها فانظر ان تدركها فخرج  
مسرعا ومعه رجل من قريش يسايره وغابت الشمس فلم  
يصل الصلاة وكان عهدى به وهو يحافظ على الصلاة فلما  
ابطاء قلت الصلاة يرحمك الله فالتفت الى ومضى حتى اذا  
كان فى آخر الشفق نزل فصلى المغرب ثم اقام العشاء وقد  
توارى الشفق فصلى بنا ثم اقبل علينا فقال ان رسول الله  
صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا عجل به السير صنع  
هكذا.

۱۵۷ اخبرنا عطف بن خالد المخزومي المدينى قال اخبرنا نافع قال

اقبلنا مع ابن عمر من مكة حتى اذا كان ببعض الطريق استصرخ  
على زوجته فقيل له انها فى الموت فامر السير وكان اذا نودى  
بالمغرب نزل مكانه فصلى فلما كان تلك الليلة نودى  
بالمغرب فسار حتى امسينا فظننا انه نسي فقلنا الصلاة فسار  
حتى اذا كان الشفق قر ان يغيب نزل فصلى المغرب وغاب  
الشفق فصلى العشاء ثم اقبل علينا فقال هكذا نضع مع رسول  
الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا جد بنا السير.

امام عیسیٰ بن ابان نے اسے روایت کر کے فرمایا وہ کذا قال ابو حنیفہ  
فی الجمع بین الصلاتین ان یصلی الاول منهما فی آخر وقتها  
الاخری فی اول وقتها کما فعل عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما ورواہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۵۸ عن اسامة بن زید اخبرنی نافع وفيه حتى اذا كان عند غيوبة  
الشفق فجمع بينهما وقال رأيت رسول الله صلى الله تعالى  
عليه وسلم يصنع هكذا اذا جد به السير۔

۱۵۹ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال رأيت رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اعجله السير فی السفر  
یؤخر صلاة المغرب حتى یجمع بينها وبين العشاء قال سالم  
وكان عبداللہ یفعله اذا اعجله السير یقیم المغرب فیصلیہا ثلثا  
ثم یسلم ثم قلما یلبث حتى یقیم العشاء فیصلیہا رکعتین

۱۶۰ اسی کے باب یصلی المغرب ثلثا فی السفر میں بطریق مذکور  
وكان عبداللہ یفعله اذا اعجله السير تک روایت کر کے فرمایا  
وزاد الليث قال حدثني يونس عن ابن شهاب قال سألتم كان  
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یجمع بین المغرب والعشاء  
بالمزدلفة قال سالم واجر ابن عمر المغرب وکان استصرخ  
على امرأة صفية بنت ابي عبيد فقلت له الصلاة فقال سر  
فقلت له الصلاة فقال سر حتى سار ميلين او ثلاثة ثم نزل  
فصلی ثم قال هكذا رأيت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
یصلی اذا اعجله السير۔ وقال عبداللہ رأيت النبی صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم اذا اعجله السير (یقیم) یؤخر المغرب  
فیصلیہا ثلثا ثم یسلم ثم قلما یلبث حتى یقیم العشاء فیصلیہا  
رکعتین۔

نسائی کے یہاں یوں ہے اخیر نبی محمد بن عبداللہ بن زریع حدثنا  
 یزید بن زریع حدثنا کثیر بن قاروندا قال سألت سالم بن  
 عبداللہ عن صلاة ابيه في السفر وسألناه هل كان يجمع بين  
 شئ من صلاته في سفره فذكر ان صفية بنت ابي عبيد كانت  
 تحته فكتبت اليه وهو في زراعة له اني في آخر يوم من ايام  
 الدنيا واول يوم من الآخرة فركب فاسرع السير اليها حتى اذا  
 حانت صلاة الظهر قال له المؤذن الصلاة يا ابا عبد الرحمن فلم  
 يلتفت حتى اذا كان بين الصلاتين نزل فقال اقم فاذا سلمت  
 فاقم فصلي ثم ركب حتى اذا غابت الشمس قال له المؤذن  
 الصلاة فقال كفعلك في صلاة الظهر والعصر ثم سار حتى اذا  
 اشتبكت النجوم نزل ثم قال للمؤذن اقم فاذا سلمت فاقم  
 فصلي ثم انصرف فالتفت اليها فقال قال رسول الله صلى الله  
 تعالى عليه وسلم اذا حضر احدكم الامر الذي يخاف فوته  
 فليصل هذه الصلاة۔

۱۶۱

اسی حدیث میں دوسرے طریق سے یوں زائد کیا اخیرنا عبدة بن  
 عبدالرحیم ثنا ابن شمیل ثنا کثیر بن قاروندا قال سألنا سالم بن  
 عبداللہ عن الصلاة في السفر فقلنا اكان عبد الله يجمع بين  
 شئ من الصلاة في السفر فقال لا الا يجمع

۱۶۲

كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في السفر يؤخر  
 الظهر ويقدم العصر ويؤخر المغرب ويقدم العشاء۔

۱۶۳

ان عليا كان اذا سافر سار بعد ما تغرب الشمس حتى تكاد ان  
 تظلم ثم ينزل فيصلي (فصلی) المغرب ثم يدعو بعشائه فيتعشى  
 ثم يصلي العشاء ثم يرتحل ويقول هكذا كان رسول الله صلى  
 الله تعالى عليه وسلم يصنع۔

۱۶۴

۱۶۵ طحاوی بطریق ابی خیشمہ عن عاصم الاحول عن بی عثمان  
راوی قال وفدت انا وسعد بن مالک ونحن ینادی للحج فکنا  
نجمع بین الظهر والعصر نقدم من هذه ونؤخر من هذه ونجمع  
بین المغرب والعشاء نقدم من هذه ونؤخر من هذه حتى قدمنا  
مكة۔

۱۶۶ نیز امام ممدوح عبدالرحمن بن یزید سے راوی صحبت عبدالله بن  
مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حجہ فکان یؤخر الظهر  
ويعجل العصر ویؤخر المغرب وיעجل العشاء ویسفر بصلاة  
الغداة۔

۱۶۷ جمع عمر بن الخطاب الظهر والعصر فی يوم مطیر

۱۶۸ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یجمع بین المغرب  
والعشاء یؤخر هذه فی آخر وقتها وיעجل هذه فی اول وقتها۔

۱۶۹ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان فی غزوة تبوک اذا  
ارتحل قبل ان تزیر الشمس اخر الظهر حتى یجمعها الی العصر  
فیصلیها جميعا اذا ارتحل بعد زیر الشمس صلی الظهر والعصر  
جميعا ثم سار وکان اذا ارتحل قبل المغرب اخر المغرب حتى  
یصلیها مع العشاء واذا ارتحل بعد المغرب جعل العشاء  
فصلاها مع المغرب۔ رواه احمد وابدواؤد والترمذی وابن  
حبان والحاکم والدارقطنی والبيهقی۔ زاد الترمذی بعد قوله  
اذا ارتحل بعد زیر الشمس عجل العصر الی الظهر وصلی  
الظهر والعصر جميعا۔

۱۷۰ قال صلیت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثمانیا جميعا  
قلت یا ابا السعشاء اظنه اخر الظهر وعجل العصر واخر المغرب  
وعجل العشاء قال وانا اظن ذلك

- ۱۷۱ صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الظهر والعصر  
 جميعا بالمدينة في غير خوف ولا سفر قال ابو الزبير فسألت  
 سعيدا لم فعل ذلك فقال سألت ابن عباس كما سألتني فقال  
 اراد ان لا يخرج احد من امته.
- ۱۷۲ جمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بين الظهر والعصر  
 والمغرب والعشاء بالمدينة في غير خوف ولا مطر.
- ۱۷۳ وللطحوي عن صالح مولى التوامة عن ابن عباس في غير سفر  
 ولا مطر
- ۱۷۴ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال صليت مع النبي  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالمدينة ثمانيا جميعا وسبعا  
 جميعا اخر الظهر وعجل العصر واخر المغرب وعجل  
 العشاء.
- ۱۷۵ عن ابن عباس انه صلی بالبصرة الاولى والعصر ليس بينهما  
 شئ والمغرب والعشاء ليس بينهما شئ فعل ذلك من شغل  
 وزعم ابن عباس انه صلی مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم بالمدينة الاولى والعصر ثمان سجداً ليس بينهما  
 شئ.
- ۱۷۶ عن عبد الله بن شقيق ان التاخير كان لاجل خطبة خطبها.
- ۱۷۷ عن ابن عباس في القصة قال كنا نجمع بين الصلاتين على عهد  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
- ۱۷۸ كان النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ربما جمع بينهما بالمدينة
- ۱۷۹ انما التفريط على من لم يصل الصلاة حتى يجثي وقت الصلاة  
 الاخرى.

- ۱۸۰ قال عبد الله جمع لنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مقيما غير مسافر بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء فقال رجل لابن عمر لم ترى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فعل ذلك قال لان لا تخرج امته ان جمع رجل-
- ۱۸۲ خرج علينا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فكان يؤخر الظهر ويعجل العصر فجمع بينهما ويؤخر المغرب ويعجل العشاء فجمع بينهما.
- ۱۸۳ اذا بادر احدكم الحاجة فشاء ان يؤخر المغرب ويعجل العشاء ثم يصليهما جميعا فعل-
- ۱۸۴ كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يجمع بين المغرب والعشاء اذا جدبه السير-
- ۱۸۵ وفي لفظ لمسلم والنسائي من طريق سالم رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا اعجله السير في السفر يؤخر صلاة المغرب حتى يجمع بينهما وبين الصلاة العشاء.
- ۱۸۶ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يجمع بين صلاة الظهر والعصر اذا كان على ظهر سير ويجمع بين المغرب والعشاء- وهو عند مسلم وآخرين بذكر غزوة تبوك.
- ۱۸۷ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يجمع بين المغرب والعشاء في السفر من غير ان يعجله شئ ولا يطلبه عدو ولا يخاف شيئا.
- ۱۸۸ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يجمع بين هاتين الصلاتين في السفر يعني المغرب والعشاء-
- ۱۸۹ جمع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في غزوة تبوك بين الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء قال فقلت ما حمله على ذلك قال فقال اراد ان لا يخرج امته.



- ۱۹۰ خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عام غزوة تبوك فكان يجمع الصلاة فصلى الظهر والعصر جميعا والمغرب والعشاء جميعا حتى اذا كان يوما اخر الصلاة ثم خرج فصلى الظهر والعصر جميعا ثم دخل ثم خرج بعد ذلك فصلى المغرب والعشاء جميعا - الحديث بطوله -
- ۱۹۱ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يجمع بين الظهر والعصر في سفره الى تبوك.
- ۱۹۲ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يجمع بين الصلاتين في السفر.
- ۱۹۳ جمع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بين الصلاتين في غزوة بني المصطلق.
- ۱۹۴ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا جد به السير جمع بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء.
- ۱۹۵ جمع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بين المغرب والعشاء قال نعم عام غزونا بني المصطلق -
- ۱۹۶ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم جمع ولفظ الآخر كان يجمع بين الصلاتين في السفر وللطبراني في معجمه الكبير والاوزن عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه قال جمع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء فليل له في ذلك فقال صنعت ذلك لثلاث تخرج امتي.
- ۱۹۷ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يجمع بين الصلاتين في السفر.

۱۹۸ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا اراد ان يسير  
يومه جمع بين الظهر والعصر واذا اراد ان يسير ليله جمع بين  
المغرب والعشاء.

۱۹۹ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم جمع في غزوة تبوك بين  
الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء.

۲۰۰ عن ابي جحيفة رضى الله تعالى عنه خرج علينا النبي صلى الله  
تعالى عليه وسلم بالهاجرة الى البطحاء فتوضأ فصلى لنا الظهر  
والعصر.

۲۰۱ خرج علينا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بالهاجرة  
فصلى بالبطحاء الظهر ركعتين والعصر ركعتين.

۲۰۲ خرج رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بالهاجرة الى  
البطحاء فتوضأ ثم صلى الظهر ركعتين والعصر ركعتين.

۲۰۳ خرج بلال فنادى بالصلاة ثم دخل فاخرج فضل وضوء رسول  
الله صلى الله تعالى عليه وسلم فوقع الناس عليه يأخذون منه ثم  
دخل فاخرج العنزة وخرج رسول الله صلى الله تعالى عليه  
وسلم كاني انظر الى وبيض ساقيه فركز العنزة ثم صلى الظهر  
ركعتين والعصر ركعتين.

۲۰۴ خرج النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فتوضأ واذن بلال ثم  
ركزت العنزة فتقدم فصلى الظهر ركعتين ثم صلى العصر  
ركعتين ثم لم يزل يصلى ركعتين حتى رجع الى المدينة.

۲۰۵ عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما قال الا اخبركم عن صلاة  
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في السفر قلنا بلى قال  
كان اذا زاغت الشمس في منزله جمع بين الظهر والعصر قبل  
ان يركب واذا لم ترغ له في منزله سار حتى اذا كانت العصر  
نزل فجمع بين الظهر والعصر.

- ٢٠٦ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فذكر الحديث وفيه جمع بين الظهر والعصر في الزوال.
- ٢٠٧ كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا ارتحل حين نزول الشمس جمع بين الظهر والعصر فاذا جد به السير اخر الظهر وعجل العصر ثم جمع بينهما.
- ٢٠٨ فان زاغت الشمس قبل ان يرتحل صلى الظهر والعصر ثم ركب.
- ٢٠٩ كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا كان في سفر فزالَت الشمس صلى الظهر والعصر جميعا ثم ارتحل.
- ٢١٠ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا كان في سفر فزاغت الشمس قبل ان يرتحل صلى الظهر والعصر جميعا.
- ٢١١ ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حين جمع بين المغرب والعشاء (في السفر) سار حتى غاب الشفق.
- ٢١٢ عن ابيه قال كنت مع عبد الله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بطريق مكة فبلغه عن صفية بنت ابي عبيد شلة وجع فاسرع السير حتى اذا كان بعد غروب الشفق ثم نزل فصلى المغرب والعتمة جمع بينهما فقال اني رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا جد به السير اخر المغرب وجمع بينهما.
- ٢١٣ ان ابن عمر كان اذا جد به السير جمع بين المغرب والعشاء بعد ان يغيب الشفق و يقول ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا جد به السير جمع بين المغرب والعشاء.
- ٢١٤ ان ابن عمر استصرخ على صفية وهو بمكة فسار حتى غربت الشمس وبدت النجوم فقال ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا عجل به امر في سفر جمع بين هاتين الصلاتين فسار حتى غاب الشمس (الشفق) فنزل فجمع بينهما.

ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما استصرخ علی صفیة بنت ابی عبید وهو بمكة فاقبل الی المدینة فسار حتی غربت الشمس یمدت النجوم وكان رجل یصحبه یقول الصلاة الصلاة وقال له سالم الصلاة فقال ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم كان اذا عجل به السیر فی سفر جمع بین ہاتین الصلاتین وانى ارید ان اجمع بینہما فسار حتی غاب الشفق ثم نزل فجمع بینہما.

۲۱۵

عن اللیث قال قال ربیعة یعنی كتب الیہ حدثنی عبد اللہ بن دینار قال غابت الشمس وانا عند عبد اللہ بن عمر فسرنا فلما رأیناه قد امسى قلنا الصلاة فسار حتی غاب الشفق وتصوبت النجوم ثم انه نزل فصلى الصلاتین جميعا ثم قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جده السیر صلی صلاتی هذه یقول یجمع بینہما بعد لیل.

۲۱۶

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه استغیث علی بعض اہله فجذبہ السیر و اخر المغرب حتی غاب الشفق ثم نزل فجمع بینہما ثم اخبر ہم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم كان یفعل ذلك اذا جذبہ السیر.

۲۱۷

عن اسمعیل بن عبد الرحمن شیخ من قریش قال صحبت ابن عمر الی الحمی فلما غربت الشمس هبت ان اقول له الصلاة فسار حتی ذهب بیاض الافق وفحمة العشاء ثم نزل فصلی المغرب ثلاث رکعات ثم صلی رکعتین علی اثرہما قال هكذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یفعل.

۲۱۸

- ۲۲۹ عن اسمعيل بن ابى ذويب قال كنت مع ابن عمر فلما غربت الشمس ان نقول الصلاة فسار حتى ذهبت فحمة العشاء و رأينا بياض الافق فنزل فصلى ثلثا المغرب و اثنتين العشاء و قال هكذا رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يفعل،
- ۲۳۰ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا ارتحل قبل ان تزيع الشمس اخر الظهر الى وقت العصر ثم يجمع بينهما و اذا زعت صلى لظهر ثم ركب و نطق قتيبة ثم نزل فجمع بينهما فان زاغت الشمس قبل ان يرتحل صلى الظهر ثم ركب
- ۲۳۸ اخر الظهر حتى يدخل اول وقت العصر ثم يجمع بينهما ۲۲۱
- ۲۳۹ يؤخر المغرب حتى يجمع بينها و بين العشاء حين يغيب الشفق ۲۲۱
- ۲۵۲ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم غابت له الشمس بمكة فجمع بينهما بسرف، و فى لفظ، غابت الشمس و رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بمكة فجمع بين الصلاتين بسرف، عن هشام بن سعد قال بينهما عشرة اميال يعنى بين مكة و سرف۔
- ۲۵۷ عن يحيى بن سعيد انه قال قال سالم بن عبد الله ما شد ما رأيت اباك اخر المغرب فى السفر فقال سالم غربت الشمس و نحن بذات الحيش فصلى المغرب بالعقيق
- ۲۵۸ اصبح النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ببلل ثم راح و تعشى بسرف ۲۲۲
- ۲۹۸ عن عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه انه كتب فى الآفاق ينهائم ان يجمعوا بين الصلاة و اخبرهم ان الجمع بين الصلاتين فى وقت واحد كبيرة من الكبائر

- ۳۰۳ عن عبد الله قال ما رأيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم صلى صلاة لغير ميقاتها الا صلاتين جمع بين المغرب و العشاء و صلى الفجر قبل ميقاتها۔
- ۳۰۴ عن عبد الله قال ما رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم صلى صلاة الا لميقاتها الا صلاتين صلاة المغرب و العشاء بجمع و صلى الفجر يومئذ قبل ميقاتها۔
- ۳۰۵ عن الاعمش بهذا الاسناد قال قبل وقتها بغلس
- ۳۰۶ ما جمع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بين المغرب و العشاء قط في السفر الا مرة
- ۳۰۷ عن ابي قتادة العدوي قال سمعت قراءة كتاب عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه ثلث من الكبائر الجمع بين الصلاتين و الفرار من الزحف و النهبة
- ۳۰۸ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصلي الصلاة لوقتها الا بجمع و عرفات
- ۳۰۹ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم جمع بين المغرب و العشاء بجمع
- ۳۱۰ كان عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه يقول لا جمع بين الصلاتين الا بعرفة الظهر و العصر
- ۳۱۱ ابن مسعود رضي الله تعالى عنه في مزدلفه في حضوره في المغرب و العشاء بوقت عشاء و فجر كقول وقت يرضى عنهما في هذا المكان
- باب التهجيد**
- ۲۴۴ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال ما من امرئ تكون له صلاة الليل يغلبه عليه نوم الا كتب الله له اجر صلاته و كان نومه عليه صدقة

- ۲۳۵ من اتى فراشه وهو ينوى ان يقوم يصلي من الليل فغلبته عيناه ۳۰۹  
حتى اصبح كتب له مانوى و نومه صدقة عليه من ربه عزوجل
- ۲۳۸ عليكم بقيام الليل فانه داب الصالحين قبلكم و قربة الى الله ۳۱۰  
تعالى و منهاة عن الائم و تكفير السيئات و مطردة للداء عن  
الجسد
- ۲۵۲ يحسب احدكم اذا قام من الليل يصلى حتى يصبح انه تهجد ۳۱۲  
انما التهجد المرء يصلى الصلاة بعد رقدة
- ۲۵۳ يا عبدالله لا تكن مثل فلان كان يقوم الليل فترك قيام الليل ۳۱۲
- ۳۲۳ ثلث هن على فرائض و هن لكم سنة الوتر و السواك و قيام  
الليل ۳۳۳
- ۳۲۴ امر صلى الله تعالى عليه وسلم بقيام الليل و كتب عليه دون امته ۳۳۳
- ۳۲۵ ما كان بعد صلاة العشاء فهو من الليل ۳۳۳
- ۳۲۸ عن عبدالله بن سفين سألت عائشة عن صلاة رسول الله صلى  
الله تعالى عليه وسلم عن تطوعه فقالت كان يصلى فى بيتى  
قبل الظهر اربعا ثم يخرج فيصلى بالناس ثم يدخل فيصلى  
ركعتين و كان يصلى بالناس المغرب ثم يدخل فيصلى ركعتين  
و يصلى بالناس العشاء و يدخل بيتى فيصلى ركعتين، ثم  
ذكرت صلاة الليل و الوتر الى ان قالت و كان اذا طلع الفجر  
صلى ركعتين، زاد ابوداؤد ثم يخرج فيصلى بالناس صلاة  
الفجر
- ۳۳۱ ان الله عزوجل افترض قيام الليل فى اول هذه السورة (المزمل) ۳۳۳  
فقام نبى الله صلى الله تعالى عليه وسلم و اصحابه حولا و  
امسك الله خاتمها اثنى عشر شهرا فى السماء حتى انزل الله  
فى آخر هذه السورة التخفيف فصار قيام الليل تطوعا بعد  
فريضة

- ۳۳۲ قال (ای سعد بن هشام) قلت حدثنی من قیام اللیل قالت ۴۳۵  
الست تقراء یا ایہا المزمحل قال قلت بلی قالت فان اول هذه  
السورة نزلت فقام اصحاب رسول الله صلى الله تعالى عليه  
وسلم حتى انتفخت اقدامهم وحبس خاتمها فی السماء انی  
عشر شهراتم نزل اخرها فصار قیام اللیل تطوعا بعد فريضة
- ۳۳۳ كانت صلواته صلى الله تعالى عليه وسلم فی شهر رمضان ۴۳۵  
وغيره ثلث عشر ركعة باللیل عنها ركعتا الفجر
- ۳۳۴ افضل الصلاة بعد الفريضة صلاة اللیل ۴۳۶
- ۳۳۲ اجعلوا آخر صلواتكم باللیل وترا ۴۳۷
- ۳۳۶ قام النبی صلى الله تعالى عليه وسلم حتى تورمت قدماه فقيل له ۴۳۸  
قد غفرالله لك ماتقدم من ذنبك و ما تأخر قال افلا اكون عبدا  
شكورا
- ۳۳۷ ان نبی الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يقوم من اللیل حتى ۴۳۹  
تنفطر قدماه فقالت عائشة لم تصنع هذا یا رسول الله وقد  
غفرالله لك ما تقدم من ذنبك و ما تأخر قال افلا احب ان  
اكون عبدا شكورا
- ۳۵۳ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نے تہجد کی نماز میں ابو بکر صدیق ۴۴۱  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت پست آواز سے پڑھتے دیکھا اور فاروق اعظم  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت بلند آواز سے اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو  
دیکھا کہ کچھ ایک سورت سے پڑھا اور کچھ دوسری سورت سے لیا حضور  
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تینوں صاحبوں سے وجہ دریافت  
فرمائی صدیق اکبر نے عرض کی قد اسمعت من ناجیت یا رسول  
الله، فاروق اعظم نے عرض کی یا رسول اللہ اوقظ الوسمان و اطرد  
الشیطان، بلال نے عرض کی کلام طیب یجمعه الله بعضه الی  
بعض یا رسول الله، فرمایا کلکم قد اصاب

### باب القنوت

- ۳۱۳ عن ام عبد الله قالت رأیت رسول الله صلى الله تعالى عليه ۴۱۴  
وسلم قنت فی الوتر قبل الركوع



- ۳۶۱ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یقنت فی الصبح ۴۴۴  
الا ان یدعو لقوم او علی قوم
- ۳۶۲ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لا یقنت الا اذا دعا ۴۴۴  
لقوم او دعا علی قوم
- ۳۶۳ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قنت شهرا یدعو علی ۴۴۴  
احیاء من احیاء العرب ثم ترکہ، فی روایۃ فی صلاة الصبح
- ۳۶۴ طارق الحلی دربارہ انکار قنوت فجر (جس طرح معمول شافعیہ ہے) ۴۴۵  
نسائی نے اس طرح روایت کی کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم و خلفائے اربعہ کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے قنوت نہ  
پڑھی وہ بدعت ہے
- ۳۶۵ ایک روایت میں یوں کہ ان کے صاحبزادے سعد ابوالک نے الناس سے ۴۴۵  
پوچھا آپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و خلفائے اربعہ  
کے پیچھے نمازیں پڑھیں کیا وہ فجر میں قنوت پڑھتے تھے فرمایا نئی نکالی  
ہوئی ہے
- ۳۶۶ نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن القنوت فی ۴۴۵  
الفجر
- ۳۶۷ بہتر نماز طول قنوت ہے یعنی جس میں قیام دیر تک ہو ۴۴۵
- ۳۷۰ ما زال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقنت فی الصبح ۴۴۶  
حتی فارق الدنیا
- ۳۷۱ لم یقنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الصبح ۴۴۶  
الاشہرا ثم ترکہ لم یقنت قبلہ و لا بعدہ۔ و لفظ حماد لم یر  
قبل ذلك و لا بعدہ
- ۳۷۳ ان قوما یزعمون ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یزل ۴۴۷  
یقنت فی الفجر فقال (انس) کذبوا انما قنت رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شهرا واحدا یدعو علی احیاء من  
المشرکین
- ۳۷۴ عن علی، انه لما قنت فی الصبح انکر الناس علیہ فقال ۴۴۷  
استنصرنا علی عدونا

۳۷۵ قال ابراهيم و ان اهل الكوفة انما اخذوا القنوت عن علي قنت  
يدعو علي معوية حين حاربة و اما اهل الشام فانما اخذوا  
القنوت عن معوية قنت يدعو علي حين حاربه

۳۷۷ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اسلم سالمها الله و  
غفار غفرالله لها اما والله ما انا قنته و لكن الله قاله

۳۷۸ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كا اذا رفع راسه من الركعة  
الآخرة يقول اللهم انج عياش بن ابي ربيعة اللهم انج سلمة بن  
هشام اللهم انج الوليد بن الوليد اللهم انج المستضعفين من  
المومنين اللهم اشد دوطاتك على مضر اللهم اجعلها سنين  
كسنى يوسف و ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال غفار  
غفرالله و اسلم سالمها الله

۳۸۳ قنت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم شهرا على عدة ۳۵۱  
قبائل من الكفار

۳۸۴ قنت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم شهرا يدعو على رعل و ۳۵۱  
ذكوان

۳۸۵ قنت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم شهرا بعد الركوع ۳۵۲  
فى صلاة الصبح يدعو على رعل و ذكوان و يقول عصية  
عصت الله و رسوله

۳۸۶ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قنت بعد الركعة فى ۳۵۲  
صلوات شهرا اذا قال سمع الله لمن حمده يقول فى قنوته  
اللهم انج الوليد بن الوليد اللهم نج سلمة بن هشام اللهم نج  
عياش بن ابي ربيعة اللهم نج المستضعفين من المومنين اللهم  
اشدد و طاتك على مضر اللهم اجعلها عليهم سنين كسنى  
يوسف قال ابوهريرة ثم رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه  
وسلم ترك الدعاء بعد فقلت ارى رسول الله صلى الله تعالى  
عليه وسلم ترك الدعاء لهم قال فقيل و ماتراهم قد قدموا

### باب الإشارة فى التشهد

۲۰ عن عبدالله بن عمر قال، فيه وضع (يريد رسول الله صلى الله ۳۴۲  
تعالى عليه وسلم) كفه اليمنى على فخذه اليمنى و قبض  
اصابعه كلها و اشار باصبعه التى تلى الابهام

- ۲۱ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الاشارة باليد اشد ۳۴۲  
على الشيطان من الحديد
- ۲۲ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال هي مذعرة للشيطان ۳۴۲
- ۲۳ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عقد في جلوس التشهد ۳۴۳  
الخنصر و انصر ثم حلق الوسطى بالابهام و اشار بالسبابة
- باب الدعاء بعد السلام**
- ۸۵ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا انصرف من ۳۵۸  
صلاته استغفر ثلثا و قال اللهم انت السلام و منك السلام  
تباركت يا ذوالجلال و الاكرام
- ۸۶ عن الاسود العامري عن ابيه قال صليت مع رسول الله صلى ۳۵۸  
الله تعالى عليه وسلم الفجر فلما سلم انصرف و رفع يديه و  
دعا
- ۸۷ كتب معوية الى مغيرة بن شعبه اخبرني بشئ سمعته من رسول ۳۵۸  
الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال كان رسول الله صلى الله  
تعالى عليه وسلم اذا قضى الصلاة قال لا اله الا الله وحده  
لا شريك له له الملك و له الحمد و هو على كل شئ قدير اللهم  
لا مانع لما منعت و لا معطي لما منعت و لا ينفع ذا الجد منك  
الجد
- ۸۸ ان كعبا خلف له بالله الذي خلق البحر لموسى انا لنجد في ۳۵۹  
التوراة ان داود نبي الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا  
انصرف من صلاته قال اللهم اصلح لي ديني الذي جعلته لي  
عصمة و اصلح لي دنياي التي جعلت فيها معاشي اللهم اني  
اعوذ برضاك من سخطك و اعوذ بعفوك من نعمتك  
واعوذ بك منك لا مانع لما اعطيت و لا معطي لما منعت و لا  
ينفع ذا الجد منك الجد قال و حدثني كعب ان صهيبا حدثه ان  
محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم كان يقولهن عند انصرافه  
من الصلاة

- ۸۹ عن براء بن عازب، كنا اذا صلينا خلف رسول الله صلى الله ۳۵۹  
تعالى عليه وسلم احببنا ان نكون عن يمينه يقبل علينا بوجهه  
قال فسمعتة يقول رب قنى عذابك يوم تبعث او تجمع عبادك
- ۹۰ كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا صلى و فرغ من ۳۵۹  
صلاته مسح يمينه على رأسه و قال بسم الله الذى لا اله الا هو  
الرحمن الرحيم اللهم اذهب عنى الهم و الحزن
- ۹۱ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه قال ما من عبد بسط ۳۶۰  
كفيه فى دبر كل صلاة ثم يقول اللهم الهى واله ابراهيم و  
اسحق و يعقوب واله جبريل و ميكائيل اسرافيل اسئلك ان  
تستجيب دعوتى فانى مضطر و تعصمنى فى ذنبى فانى مبتلى و  
تألنى برحمتك فانى مذنب و تقى عنى الفقر فانى متمسك  
الا كان حقا على الله عزوجل ان لا يرد يديه خائبين
- ۹۲ اذ صليت الصبح فقل قبل ان تتكلم من الناس اللهم اجرنى من ۳۶۳  
النار سبع مرات فانك ان مت من يومك ذلك كتب الله لك  
جوارا من النار
- ۹۳ كان رسول الله لا يقعد الا بمقدار ما يقول اللهم انت السلام ۳۶۳  
الخ
- ۹۵ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا اسلم من صلاته ۳۶۳  
قال بصوته الا على لا اله الا وحده لا شريك له الملك و له  
الحمد وهو على كل شى قدير و لاحول و لا قوة الا بالله و لا  
نعبد الا اياه النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن مخلصين له  
الدين و لو كره الكافرون
- ۳۷۶ اللهم لا قابض لما بسطت و لا باسط لما قبضت و لا مانع لما ۳۷۸  
اعطيت و لا معطى لما منعت و لا هادى لمن اضللت و لا  
مضل لمن هديت و لا مقرب لما باعدت و لا مباعد لما قربت

- ۳۸۶ قال ابن مسعود، لا يجعل احدكم للشيطان من صلاته يرى ان ۳۸۷  
حقا عليه ان لا ينصرف الا عن يمينه لقد رأيت رسول الله صلى  
الله تعالى عليه وسلم كثيرا ينصرف عن يساره
- ۵۱۷ الصلاة مثنى مثنى تشهد في كل ركعتين و تخشع و تضرع ۵۰۵  
تمسكن و تقنع يديك يقول ترفعها الى ربك مستقبلا يبطونهما  
وجهك و تقول يا رب يا رب من لم يفعل ذلك فهي كذا و كذا  
في رواية، فمن لم يفعل ذلك فهو خداج ۵۰۵
- ۵۱۹ عن ابي امامة قلنا يا رسول الله اى الدعاء اسمع قال خوف ۵۰۵  
الليل الآخر و دبر الصلوات المكتوبات
- باب الستر**
- ۱ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان تركز الحربة قدماه يوم ۳۳۷  
الفطر و النحر ثم يصلى
- ۲ كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يقدو الى المصلى و العنزة ۳۳۷  
بين يديه تحمل و تنصب بالمصلى بين يديه فيصلى اليها
- ۳ و ذلك لان المصلى كان فضاء ليس فيه شئ يستر به ۳۳۷
- ۲۴۸ لو يعلم المار بين يدي المصلى ماذا عنيه لكان ان يقف اربعين ۳۰۲  
خيراه من ان يمر بين يديه
- ۲۴۹ لو يعلم احدكم ماله فى ان يمر بين يدي اخيه معترضا فى ۳۰۲  
الصلاة كان لان يقيم مائة عام خيرا له من الخطوة التى خطاها
- ۲۳۰ لو يعلم المار بين يدي المصلى لاحب ان يكسر فخذه و لا يمر ۳۰۲  
بين يديه
- ۲۳۱ اذا صلى احدكم الى شئ يستره من الناس فاراد احد ان يجتاز ۳۰۳  
بين يديه فليدفعه فان ابي فليقاتله فانما هو شيطان
- باب الجمعة**
- ۲۵۳ عن سهل بن سعد قال ما كنا نقيل و لا نتغذى الا بعد الجمعة ۳۱۲

- ۲۵۵ و فی لفظ، کنا نصلی مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم ۳۱۲  
الجمعة ثم تكون القايلة
- ۲۵۶ عن انس کنا نبکر الی الجمعة ثم نقیل ۳۱۲
- ۳۷۷ من قال يوم الجمعة لصاحبه فقد لغا و من لغا فليس له فی ۳۸۳  
الجمعة تلك شیء
- ۳۷۸ اذا قلت لصاحبك يوم الجمعة انصت و الامام یخطب فقد ۳۸۳  
لغوت
- ۳۷۹ مثل الذي يتكلم يوم الجمعة و الامام یخطب مثل الحمار ۳۸۵  
یحمل اسفارا والذي یقوله انصت لاجمعة له
- ۳۸۱ لا جمعة و لا تشریق و لا صلوة فطر و لا اضحیٰ الا فی مصر ۳۸۵  
جامع او مدينة عظيمة
- ۳۸۲ عن ابن عمر انه كان اذا كان بمكة فصلی الجمعة تقدم فصلی ۳۸۵  
رکعتین ثم تقدم فصلی اربعا (وفیه) فقال كان رسول الله صلی  
الله تعالیٰ علیہ وسلم یفعل ذلك
- ۳۸۳ عن ابی عبد الرحمن السلمی قال قدم علينا عبد الله (یعنی ابن ۳۸۶  
مسعود) فكان یصلی بعد الجمعة اربعا فقدم بعده علی رضی  
الله تعالیٰ عنه فكان اذا صلی الجمعة صلی بعدها رکعتین و  
اربعا فاعجبنا فعل علی فاخترناه
- ۳۸۵ قوله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم من مس الحصی فقد لغا ۳۸۷
- ۳۸۷ ان الجمعة فرضت علی النبی صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم وهو ۳۷۸  
بمكة قبل الهجرة (هذا مرجوح)
- ۳۸۸ كان الناس ینتابون الجمعة من منازلهم و العوالی فیاتون فی ۳۸۷  
الغبار فیصیبهم الغبار فیخرج منهم العرق

## باب اذان الجمعة

۵۰۵ عن السائب بن يزيد رضى الله تعالى عنه قال كان يؤذن بين ۴۹۸  
يدى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا جلس على

المنبر يوم الجمعة على باب المسجد و ابى بكر و عمر

### باب الدعاء بين الخطبتين

۴۹۶ حضور اقدس صلى الله تعالى عليه وسلم نے دربارہ ساعت جمعہ فرمایا ۴۹۴  
ہی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضى الصلاة

۴۹۷ دوسری حدیث میں فرمایا، شروع خطبہ سے ختم خطبہ تک ہے ۴۹۴

۴۹۸ ابو موسیٰ سے مروی کہ خروج امام سے ختم نماز تک ہے ۴۹۴

۴۹۹ شعبی نے، خروج امام سے ختم خطبہ تک اس کا وقت بتایا ۴۹۴

۵۰۰ اسی طرح امام حسن بصری سے مروی ہوا ۴۹۴

۵۰۱ امین عباس نے اذان سے نماز تک رکھا ۴۹۴

۵۰۲ کان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقرأ فى جلوسه ۴۹۴

کتاب الله

۵۰۳ کان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم يخطب خطبتين يقعد ۴۹۵

بينهما

۵۰۴ عن انس قال بينما النبى صلى الله تعالى عليه وسلم يخطب يوم ۴۹۵

الجمعة اذا قام رجل فقال يا رسول الله هلك الكراع و هلك

الشاة فادع الله ان يسقينا فمد يديه و دعا

### باب العيدين

۲۰۵ قد امر صلى الله تعالى عليه وسلم باخراج الحيض و ذوات ۴۹۶

الخدور يوم العيدين فيشهدن جماعة المسلمين و دعوتهم و

تعزل الحيض المصلی قالت امرأة يا رسول الله احدنا ليس

لها جلباب قال صلى الله تعالى عليه وسلم لتلبسها صاحبها

من جلبابها

- ۳۸۳ عن ابن عباس، قال خرجت مع النبي صلى الله تعالى عليه ۳۸۶ وسلم يوم فطر او اضحى فصلى ثم خطب ثم اتى النساء فوعظهن و ذكرهن و امرهن بالصدقة
- ۵۰۹ عن ابراهيم قال كانت الصلاة فى العيدين قبل الخطبة ثم يقف ۵۰۲ الامام على راحلته بعد الصلاة فيدعو و يصلى بغير اذان و الاقامة
- ۵۴۳ تخرج العواتق وذوات الخدور و الحيض و يعتزل الحيض ۵۰۶ المصلى و يشهدن الخير و دعوة المسلمين
- ۵۲۲ كنا نومران نخرج يوم العيد حتى تخرج البكر من خدرها حتى ۵۰۷ تخرج الحيض فيكن خلف الناس فيكبرون بتكبيرهم و يدعون بدعائهم يرجون بركة ذلك اليوم و طهرته
- ۵۴۵ عن ابن عباس، انه سمع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ۵۰۷ يقول اذا كانت غداة الفطر بعث الله عزوجل للملكة (الى ان قال) و يقول يا عبادى سلونى فوعزتى و جلالى لا تسألونى اليوم شياً فى جمعكم لاخرتكم الا اعطيتكم ولا لدنياكم الا نظرت لكم فوعزتى لاسترن عليكم عثراتكم مارا قبتمونى فوعزتى و جلالى لا احزيبكم و لا افضحكم بين اصحاب الحدود و انصرفوا مغفورا لكم قد ارضيتمونى و رضيت عنكم
- ۵۴۳ عن عبد الله بن السائب، قال حضرت العيد مع رسول الله صلى ۵۱۲ الله تعالى عليه وسلم فصلى بنا العيد ثم قال قد قضينا الصلاة فمن احب ان يجلس للخطبة فليجلس و من احب ان يذهب فليذهب
- ۵۴۴ صلى (يعنى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم) ثم خطب ثم اتى ۵۱۳ النساء و معه بلال فوعظهن و ذكرهن و امرهن بالصدقة فرأيتهن ان يهوين بايديهن يقذفنه فى ثوب بلال ثم انطلق هو و بلال الى بيته



- ۵۲۵ ثم خطب الناس بعد فلما فرغ نبي الله صلى الله تعالى عليه ۵۱۳  
وسلم نزل فاتي النساء فذكرهن
- ۵۲۸ عن ابن عباس، قال شهدت صلاة الفطر مع النبي صلى الله ۵۱۴  
تعالى عليه وسلم و ابي بكر و عمر و عثمان رضی الله تعالى  
عنهم فكلهم يصليها قبل الخطبة ثم يخطب
- ۵۲۹ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يصلي في ۵۱۴  
الاضحى و الفطر ثم يخطب بعد الصلاة
- ۵۵۰ خرج النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يوم اضحى فصلى العيد ۵۱۴  
ركعتين ثم اقبل علينا بوجهه و قال- الحديث
- ۵۵۱ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم صلى يوم النحر ثم ۵۱۵  
خطب
- ۵۵۲ صلى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يوم النحر ثم خطب ثم ۵۱۵  
ذبح
- ۵۵۳ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و ابوبكر و عمر ۵۱۵  
يصلون في العيدين قبل الخطبة ثم يخطبون
- ۵۵۴ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يخرج يوم العيد ۵۱۵  
فيصلي ركعتين ثم يخطب
- ۵۵۵ كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يخرج يوم الفطر و ۵۱۵  
الاضحى الى المصلى فاوّل شيء يبداء به الصلاة ثم ينصرف  
فيقوم مقابل الناس و الناس جلوس على صفوفهم فيعظهم و  
يوصيهم و يأمرهم فان كان يريد ان يقطع بشا قبله او يأمر  
بشيء امر به ثم ينصرف
- ۵۵۶ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان لا يخرج يوم ۵۱۷  
الفطر حتى يأكل و كان لا يأكل يوم النحر حتى يصلي
- ۵۶۰ في رواية، حتى يرجع فيأكل من اضحته ۵۱۸

۵۶۱ عن ابن عباس قال من السنة ان لا يخرج يوم الفطر حتى يطعم ۵۱۸  
ولا يأكل يوم النحر حتى يرجع

## باب الصفوف

- ۳۳۹ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرماتے ہیں من قطع صفا قطعه الله ۲۳۹
- ۸ من وصل صفا وصله الله و من قطع صفا قطعه الله ۳۳۹
- ۱۱ خير صفوف الرجال اولها و شرها آخرها و خير صفوف النساء ۳۳  
التي آخرها و شرها اولها
- ۱۳ اخروهن من حيث اخرهن الله ۳۳
- ۱۶ عن معوية بن قرة عن ابيه قال كنا ننهي ان نصف بين السواري ۳۳۱  
على عهد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ونطرد عنها  
طردا
- ۱۷ عن عبد الحميد بن محمود قال صلينا خلف امير من الامراء ۳۳۱  
فاضطرنا الناس فصلينا بين الساريتين فلما صلينا قال انس بن  
مالك كنا نتقى على عهد رسول الله صلى الله تعالى عليه  
وسلم
- ۱۸ لاتصفوا بين الاساطين و اتموا الصفوف ۳۳۲
- ۸۰ حديث نعمان بن بشير، رأيت الرجل منا يلزق كعبه بكعب صاحبه ۳۵۶
- ۸۱ حديث انس، كان احدنا يلزق منكبه بمنكب صاحبه و قدمه ۳۵۷  
بقدم صاحبه
- ۲۱۹ اقيموا صفوفكم و تراصوا فاني اريكم من وراء ظهري ۳۹۹
- ۲۲۰ اتموا الصفوف فاني اركم خلف ظهري ۴۰۰
- ۲۲۱ سدوا الخلل فان الشيطان يدخل فيما بينكم بمنزلة الخذف ۴۰۰
- ۲۲۲ راصوا الصفوف فان الشيطان يقوم في الخلل ۴۰۰

- ۲۲۳ راصوا صفوفکم و قاربوا بينها و حاذو بالاعناق فوالذی نفسی ۴۰۰  
 بیده انی لاری الشیاطین تدخل من خلل الصف کانها الخذف
- ۲۲۴ اقیموا صفوفکم و تراصوا فوالذی نفسی بیده انی لاری ۴۰۰  
 الشیاطین بین صفوفکم کانها غنم غفر
- ۲۲۵ اقیموا الصفوف فانما یصفون بصفوف الملكة و حاذوا بین ۴۰۱  
 المناكب و سدوا الخلل ولینوا بایدی اخوانکم و لاتدروا  
 فرجات للشیاطین و من وصل صفا وصله الله و من قطع صفا  
 قطعه الله۔
- ۲۲۶ خرج علينا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال الا ۴۰۱  
 تصفون كما تصف الملكة عند ربها فقلنا یا رسول الله کیف  
 تصف الملكة عند ربها قال يتمون الصف الاول و يتراصون  
 فی الصف
- ۲۲۷ من نظر الی فرجة فی الصف فلیسدها بنفسه فان لم یفعل فمر ۴۰۲  
 مار فلتخط علی رقبتہ فانه لا حرمة له
- ۲۸۳ عباد الله لتسون صفوفکم او لیخالفن الله بین وجوهکم ۴۱۹
- ۲۸۴ اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیه فما کان من نقص فلیکن فی ۴۱۹  
 الصف المؤخر
- ۲۸۵ ان الله و ملكة یصلون علی الذین یصلون الصف و من سد ۴۲۰  
 فرجة رفعه الله بها درجة
- ۲۹۳ لیلینی منکم اولو الاحلام و النهی ۴۲۲
- ۳۱۳ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم توسطوا الامام و سدوا الخلل ۴۲۷

### باب الجماعة

- ۲۳۵ اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل اعمی فقال یا رسول الله ۱۷۸  
 الله لیس لی قائد یقودنی الی المسجد فسأل رسول الله صلی  
 الله تعالیٰ علیه وسلم ان یرخص له فیصلی فی بیته فرخص له  
 فلما ولی دعاه فقال هل تسمع النداء بالصلاة قال نعم قال  
 فاجب

۲۴۶ عن ابی ہریرۃ قال اقيمت الصلاة وعدلت الصفوف فخرج الينا ۱۷۸

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فلما قام في مصلاه ذكر  
انه جنب فقال لنا مكانكم ثم رجع فاغتسل ثم خرج الينا و  
راسه يقطر فكبر فصلينا معه

۲۸۱ حديث في سنت اقدس يوں مروی ہے کہ جب لوگ جلد حاضر ۲۸۱

ہوتے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلد نماز پڑھ لیتے اور  
حاضری میں دیر ملاحظہ فرماتے تو تاخیر فرماتے اور کبھی سب لوگ  
حاضر ہو جاتے اور تاخیر فرماتے، یہاں تک کہ ایک بار نماز عشاء میں  
تشریف آوری کا بہت انتظار طویل صحابہ کرام نے کیا بہت دیر کے  
بعد مجبور ہو کر امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے در  
اقدس پر عرض کی عورتیں اور بچے سو گئے اس کے بعد حضور اقدس  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور فرمایا روئے زمین پر تمہارے  
سوا کوئی نہیں جو اس نماز کا انتظار کرتا اور تم نماز ہی میں ہو جب تک  
نماز کے انتظار میں رہو۔

۲۴۳ من صلی العشاء فی الجماعة فکانما قام نصف لیلۃ و من صلی  
الصبح فی جماعة فکانما صلی اللیل کلہ

۲۴۴ اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل اعمی فقال یا رسول  
اللہ انه لیس لی قائد یقودنی الی المسجد فسأل رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یرخص له فیصلی فی بیتہ  
فرخص فلما ولی دعاه فقال هل تسمع النداء بالصلاة فقال نعم  
قال فاجب۔

۲۴۵ عن ابن ام مکتوم قلت یا رسول اللہ ان المدینة کثیرة الهوام و  
السباع قال تسمع حی علی الصلاة حی علی الفلاح قال نعم  
قال فحیہلا

- ۲۳۶ و فی روایة، ایسعی ان اصلی فی بیٹی قال اتسب الاقامة قال ۴۰۷  
نعم قال فأتها۔
- و فی اخرى، قال فا تنرھا ولم یرخص له
- ۲۳۷ و فی روایة، سأل ان یرخص له فی صلاة العشاء و الفجر قال ۴۰۷  
هل تسمع الاذان قال نعم مرة او مرتین فلم یرخص له فی ذلك
- ۲۳۸ جاء رجل ضریر الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیہ ۴۰۸  
ایبلغك النداء قال نعم (قال) فاذا سمعت اجب
- ۲۳۹ و فی لفظ، قال اتسمع الاذان قال نعم قال فأتها و لو حیوا ۴۰۸
- ۲۴۰ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ادرك الاذان فی  
المسجد ثم خرج لم یخرج لحاجة وهو لا یرید الرجعة فهو  
منافق
- ۲۴۱ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یسمع النداء فی ۴۰۸  
مسجدی هذا ثم یرجع منه الا لحاجة لا یرجع الی الا منافق
- ۲۴۲ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لا یرجع من المسجد ۴۰۹  
احد بعد النداء الا منافق الا لعذر اخرجه حاجة وهو یرید  
الرجوع
- ۲۴۳ قال ابن مسعود فی المتخلفین عن الجماعات لو ترکتم سنة ۴۰۹  
نبیکم لکفرتم
- ۲۴۴ ان عمر بن الخطاب فقد سلیم بن ابی حشمة فی صلاة الصبح ۴۱۰  
و ان عمر بن الخطاب غدا الی السوق و مسکن بین السوق و  
المسجد النبوی فمر علی الشفاء ام سلیم فقال لها لم ار  
سلیم فی الصبح فقالت انه قد بات یصلی فغلبته عیناه فقال  
عمر لان اشهد صلاة الصبح فی الجماعة احب الی من اقوم  
لیلة

- ۲۳۷ عن سليمان بن ابي حثمة عن امه الشفا قالت دخل علي عمرو ۴۱۰  
عندي رجلان نائمان معني زوجها ابا حثمة و ابنها سليمان  
فقال اما صلوا الصبح قلت لم يزالا يصليان حتى اصبحا فصليا  
الصبح و ناما فقال لان اشهد الصبح في جماعة احب الي من  
قيام ليلة
- ۲۳۹ الجفا كل الجفا و الكفر و النفاق من سمع منادى الله ينادى ۴۱۱  
الي الصلوات فلا يجيبه
- ۲۵۸ يحسب المؤمن من الشفا و الخيبة ان يسمع المؤذن يثوب ۴۱۳  
بالصلاة فلا يجيبه
- ۲۵۹ قال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ليس صلاة اثقل على ۴۱۳  
المناققين من الفجر و العشاء ولو يعلمون ما فيهما لاتوهما و  
لو حبوا لقد هممت ان آمر المؤذن فيقيم ثم امر رجلا يوم  
الناس ثم اخذ شعلا من نار فاحرق علي من لا يخرج الي الصلاة  
بعد-
- ۲۶۰ انه عليه الصلاة و السلام كان خرج ليصلح بين قوم فعاد الي ۴۱۴  
المسجد و قد صلى اهل المسجد رجع الي منزله فجمع اهله و  
صلى-
- ۲۶۱ ان اصحاب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كانوا اذا ۴۱۴  
فاتتهم الجماعة في المسجد صلى في المسجد فرادى
- ۲۶۳ عن انس نفسه انه جاء الي مسجد قد صلى فاذن و اقام و صلى ۴۱۴  
جماعة
- ۲۶۴ ان رجلا دخل المسجد و قد صلى رسول الله صلى الله تعالى ۴۱۵  
عليه وسلم باصحابه فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه  
وسلم من يتصدق علي ذا فيصلى معه فقام رجل من القوم  
فصلى معه- و في بعضها ان ذلك المتصدق علي الرجل ابوبكر  
صديق رضي الله تعالى عنه-

- ۲۶۵ اذا جئت المسجد و كنت قد صليت فاقميت الصلاة فصل مع ۴۱۵  
الناس و ان كنت قد صليت
- ۲۶۸ اذا جئت الصلاة فوجدت الناس فصل معهم و ان كنت قد ۴۱۶  
صليت
- ۲۶۹ اذا صليتما في رحالكما ثم ايتما مسجد جماعة فصليا معهم ۴۱۶  
فانها لكما نافلة
- ۲۷۰ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ذلك له سهم جمع ۴۱۶
- ۲۷۱ سيكون عليكم بعدى امرء تشغلهم اشياء عن الصلاة لوقتها ۴۱۷  
حتى يذهب وقتها فصلوا الصلاة لوقتها فقال رجل يا رسول  
الله اصلى معهم قال نعم ان شئت۔
- ۲۷۲ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كيف انت اذا كانت ۴۱۷  
عليك امرء يميئون الصلاة او قال يؤخرون الصلاة عن وقتها  
قال قلت فما تامرنى قال صل الصلاة لوقتها فان ادركتها معهم  
فصل فانها لك نافلة
- ۲۷۳ فى رواية و اجعلوا صلاتكم معهم تطوعا ۴۱۷
- ۲۷۴ اذا صليت فى اهلك ثم ادركت فصلها الا الفجر و المغرب ۴۱۷
- ۲۷۵ اذا صلى احدكم فى رحله ثم ادرك الصلاة مع الامام فليصلها ۴۱۸  
فانها له نافلة
- ۲۷۶ عبد الله بن عمر كار شاذ جب ان سے پوچھا گیا میں ان دونوں میں کس کو ۴۱۸  
اپنی نماز یعنی فرض تصور کروں فرمایا و ذلك اليك انما ذلك الى الله  
عز وجل يجعل ايتهما شاء
- ۲۸۱ عن ابن مسعود، لقد رأيتنا و ما يتخلف عنها الا منافق معلوم ۴۱۹  
النفاق
- ۲۸۲ و ايضا، لو تركتم سنة نبيكم لضللتم ۴۱۹
- ۲۸۶ انكم فى صلاة ما انتظرتم الصلاة ۴۲۰

- ۲۸۸ حدیث ابن عمر میں ہے، اصلی فی بیٹی ثم ادرك الصلاة فی ۳۲۰  
المسجد مع الامام
- ۲۸۹ حدیث ابو ایوب میں ہے، یصلی (احدنا) فی منزله الصلاة ثم ۳۲۰  
یأتی المسجد فتقام الصلاة
- ۲۹۱ اذا جئت المسجد و كنت قد صلیت فاقیمت الصلاة فصل مع ۳۲۱  
الناس و ان كنت قد صلیت
- ۳۳۵ عن عمر انه جاء و الامام یصلی الصبح و لم یکن صلی ۳۳۸  
الركعتین قبل صلاة الصبح فصلاهما فی حجرة حفصة ثم انه  
صلی مع الامام
- ۳۳۸ عن المسور بن مخرمة قال دفنا ابابکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیلا ۳۳۹  
فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انی لم اوتر فقام و صففنا و راءه  
فصلی بنا ثلث ركعات لم یسلم الا فی آخرهن۔
- ۵۰۶ ان من سنن الهدی الصلاة فی المسجد الذی بوذن فیہ ۳۹۸
- ۵۰۷ اذا كنتم فی المسجد فنودی بالصلاة فلا یخرج احدکم حتی ۳۹۸  
یصلی
- ۵۰۸ من ادرك الاذان فی المسجد ثم خرج لم یخرج لحاجته وهو لا ۳۹۹  
یریدا الرجعة فهو منافق

### بَابُ الْقِرَاءَةِ

- ۳۲۸ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسا شخص (جو نماز ۳۲۸  
یا تلاوت میں بے ترتیب قرآن پڑھتا ہے) خوف نہیں کرتا کہ اللہ  
عزوجل اس کا دل الٹ دے۔
- ۳۹ اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیومکم احدکم فاذا کبر فکبروا ۳۳۸  
و اذا قراء فانصتوا۔
- ۵۰ انما الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا و اذا قراء ۳۳۹



- ۵۱ من صلى ركعة لم يقرأ فيها بام القرآن فلم يصل الا ان يكون ۳۴۹  
وراء الامام
- ۵۲ ان عبدالله بن مسعود لم يقرأ خلف الامام لا في الركعتين ۳۴۹  
الاوليين ولا في غيرهما
- ۶۰ من صلى خلف الامام فان قراءه الامام له قراءه ۳۵۱
- ۶۱ صلى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بالناس فقراء رجل ۳۵۲  
خلفه فلما قضى الصلاة قال ايكم قراء خلفي ثلث مرات قال  
رجل انا يا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال صلى الله  
تعالى عليه وسلم من صلى خلف الامام فان قراءه الامام له قراءه  
ة
- ۶۲ سئل ابن مسعود عن القراءه خلف الامام قال انصت فان في ۳۵۲  
الصلاة لشعلا سيكفيك ذلك الامام۔
- ۶۳ ان عبدالله بن مسعود كان لا يقرأ خلف الامام فيما يجهر و ۳۵۲  
فيما يخافت فيه في الاوليين و لا في الاخرين و اذا صلى وحده  
قراء في الاوليين بفاتحة الكتاب و لم يقرأ في الاخرين شيئاً
- ۶۴ عن ابراهيم انه قال لم يقرأ خلف الامام حرفاً لا فيما يجهر فيه ۳۵۳  
القراءه و لا فيما لا يجهر فيه و لا قراء في الاخرين بام الكتاب  
و لا غيرهما خلف الامام و لا اصحاب عبدالله جميعاً
- ۶۵ عن علقمة بن قيس قال لان اعرض على جمره احب الى من ان ۳۵۳  
اقرأ خلف الامام
- ۶۶ عن ابراهيم قال ان اول من قراء خلف الامام رجل منهم ۳۵۳
- ۶۷ ان عبدالله بن عمر كان اذا سئل يقرأ احد خلف الامام قال اذا ۳۵۳  
صلى فيكم خلف الامام فحسه قراءه الامام و د صلى  
وحده فليقرأ قال و كان عبدالله بن عمر لا يقرأ خلف الامام
- ۶۸ عن ابن قال من صلى خلف الامام كفته قراءته ۳۵۳

- ۶۹ عن ابن عمر انه سئل عن القراءة خلف الامام قال تكفيك قراءة الامام
- ۳۵۴ عن زيد بن ثابت سمعه يقول لا يقراء المزمع خلف الامام في شيء من الصلاة
- ۷۰ عن موسى بن سعد بن زيد بن ثابت يحدثه عن جده انه قال من قراء خلف الامام فلا صلاة له
- ۷۱ عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال من قراء خلف الامام فلا صلاة له
- ۷۲ ان سعدا قال وددت ان الذي يقراء خلف الامام في فيه جمرة
- ۷۳ ان عمر بن الخطاب قال ليت في قم الذي يقراء خلف الامام حجرا
- ۷۴ من صلى صلاة لم يقراء بام القرآن فهي خداج هي خداج
- ۷۵ حديث عباده بن صامت، لا تفعلوا الا بام القرآن
- ۹۶ عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه ايك شخص كو قرآن عظيم پڑھا رہے تھے اس نے انما الصدقات للفقراء كو بغیر مد کے پڑھا فرمایا ہكذا اقرأ نبيها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم۔
- ۱۱۰ ايك بچہ جس كى ماں شريك جماعت تھیں اس كے رونے كى آواز سن كر حضور پر نور رحمت عالم صلى الله تعالى عليه وسلم نے فجر كى نماز صرف موز تین سے پڑھائی .
- ۱۱۱ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لبلال اذا ابتدأت سورة فاتمها على نحوها۔
- ۱۱۲ نعتت قراءة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم مفسرة حرفا حرفا الخ
- ۱۱۳ لا تشروه نثرا الدقل و لا تهذوه هذا الشعر ففوا عند عجائبه حر كوه به القلوب و لا يكن هم احدكم آخر السورة

- ۳۷۸ لا صلاة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب ۱۳۶
- ۳۹۹ من صلى صلاة لم يقرأ فيها بفاتحة الكتاب فهي خداج ۲۱۶
- ۳۹۹ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم امره ان يخرج فينادى لا صلاة الا بقراءة فاتحة الكتاب فما زاد ۲۱۷
- ۳۹۹ لا تحزى صلاة الا بفاتحة الكتاب و معها غيرها ۲۱۸
- ۳۱۴ قول انس صليت خلف النبي صلى الله تعالى عليه وسلم و ابى بكر و عمر و عثمان فكانوا يستفتحون بالحمد لله رب العلمين ۲۶۲
- ۳۲۳ عن انس قال، صليت خلف رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و خلف ابى بكر و عمر و عثمان فلم اسمع احدا منهم يقرأ بسم الله الرحمن الرحيم ۳۱۲
- ۳۶۳ كانوا لا يجهرون بسم الله الرحمن الرحيم ۳۱۳
- ۳۶۳ كانوا يسرون بسم الله الرحمن الرحيم ۳۱۴
- ۳۶۳ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يسر بسم الله الرحمن الرحيم و ابى بكر و عمر و عثمان و عليا ۳۱۵
- ۳۶۵ عن عبدالله بن مغفل، قال سمعتى ابى و انا اقول بسم الله الرحمن الرحيم فقال اى بنى اياك و الحدث قال و لم ارا احدا من اصحاب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان ابغض اليه الحدث فى الاسلام يعنى منه قال و صليت مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم و مع ابى بكر و مع عمر و مع عثمان فلم اسمع احدا منهم يقولها فلا تقلها انت اذا صليت فقل الحمد لله رب العلمين ۳۱۷
- ۳۶۵ عبد الله رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی نام کو بسم اللہ جہ سے پڑھتے سنا پکار کر فرمایا یا عبد اللہ انی صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابی بکر و عمر و عثمان فلم اسمع احدا منهم یجہر بها ۳۱۸

- ۴۱۹ عن ابن عباس قال، الجهر بيسم الله الرحمن الرحيم قراءة ۴۶۵  
الاعراب
- ۴۲۰ لم يجهر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم حتى مات ۴۶۶
- ۴۲۱ عن ابن عباس، انا اعرابي ان جهرت بيسم لله الرحمن الرحيم ۴۶۶
- ۴۲۲ الحسن سئل عن الجهر بالبسملة فقال انما يفعل ذلك ۴۶۶  
الاعراب
- ۴۲۳ الجهر بيسم الله الرحمن الرحيم بدعة ۴۶۶
- ۴۲۴ عن ابراهيم، ما ادركت احدا يجهر بسم الله الرحمن الرحيم و ۴۶۶  
الجهر بها بدعة
- ۴۲۵ عن شعيب بن حرير، قلت لسفيان الثوري حدث بحديث السنة ۴۶۶  
ينفعني الله به فاذا وقفت بين يديه قلت يا رب حدثني بهذا  
سفيان فانحوانا و توخذ قال اكتب سم الله الرحمن الرحيم  
القرآن كلام الله غير مخلوق (الى ان قال) يا شعيب لا ينفعك  
ما كتبت حتى ترى المسح على الخفين و حتى ترى ان اخفاء  
بسم الله الرحمن الرحيم افضل من الجهر به و حتى تؤمن  
بالقدر (الى ان قال) اذا وقفت بين يدي الله فسئلت عن هذا  
فقل يا رب حدثني بهذا سفيان الثوري ثم خل بيني و بين الله  
عزوجل-
- ۴۲۷ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يعرف فصل ۴۶۸  
السورة حتى ينزل عليه بسم الله الرحمن الرحيم
- ۴۶۹ انه صلى الله تعالى عليه وسلم كان يقرأ في صلاة الظهر في ۴۸۲  
الركعتين الاوليين قدر ثلثين آية و في الاخرين قدر خمسة  
عشرة آية او قال بصف ذلك
- ۴۷۰ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يقرأ في الظهر في ۴۸۲  
الاوليين بام القرآن و سورتين و في الركعتين الاخرين بام  
الكتاب-

## باب الامامة

- ۳۲۵ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم امنى حبريل عا. ۳۸۳  
البيت مرتين فصلى بي الظهر حين زالت الشمس و كان قدر  
الشراك
- ۷۷ ان عثشة رضى الله تعالى عنها كانت تؤم النساء فى شهر ۳۵۶  
رمضان فتقوم وسطا
- ۷۸ ان عثشة امتهن و قامت بينهن فى صلاة مكتوبة ۳۵۶
- ۷۹ عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم المرأة عورة ۳۵۶
- ۸۲ و اذا قال و لا الضالين فقولوا آمين فان الامام يقولها ۳۵۷
- ۹۹ لا يؤمن الرجل فى سلطانه ۳۶۳
- ۱۰۰ من زار قوما فلا يؤمهم و ليومهم رجل منهم ۳۶۵
- ۱۰۲ تمن شخصوں کی نماز ان کے کانوں سے بالشت بھراو پر نہیں اٹھتی، ۳۶۵  
واحد منهم من ام قوما وهو له كارهون
- ۱۰۳ ثلثة لا يقبل الله منهم صلاة من تقدم قوما وهم له كارهون ۳۶۵
- ۱۰۴ ان سرکم ان تقبل صلاتکم فليؤمکم علمائکم ۳۶۶
- ۱۰۵ من ام قوما وفيهم اقراء منه لكتاب الله و اعلم لم يزل فى سفال ۳۶۶  
الى يوم القيمة
- ۱۰۷ لا يؤمن فاجر مومنا الا ان يقهره بسلطانه يخاف سيفه او ۳۶۶  
سوطه
- ۱۰۸ ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم استخلف ابن ام مكتوم ۳۶۷  
على المدينة مرتين يصلى بهم وهو اعمى
- ۱۰۹ ثلثة لعنهم الله من تقدم قوما وهم له كارهون و امرأة باتت و ۳۶۷  
زوجها عليها ساخط و رجل سمع حى على الصلاة و حى  
على الفلاح فلم يحب

- ۱۱۳ ان عتبان بن مالك وهو من اصحاب رسول الله صلى الله تعالى ۳۶۸  
عليه وسلم ممن شهد بدرا من الانصار انه اتى رسول الله صلى  
الله تعالى عليه وسلم فقال يا رسول الله انى قد انكرت بصرى  
و انا اصلى لقومى
- ۱۱۶ ان سرکم ان يقبل الله صلاتکم فليؤمکم خيارکم فانهم ۳۶۹  
وفدکم فيما بينکم وبين ربکم
- ۱۴۷ ثلثة لا ترفع صلاتهم فوق آذانهم شبرا و علمنهم من ام قوما ۳۷۲  
وهم له كارهون
- ۱۳۵ ثلثة لا ترفع صلاتهم فوق رؤسهم شبرا رجل ام قوما وهم له ۳۷۶  
كارهون و امرأة باتت و زوجها عليها ساخط و اخوان  
متصارمان
- ۱۳۶ ثلثة لا يقبل الله منهم صلاة من تقدم قوما وهم له كارهون و ۳۷۶  
رجل يأتى الصلاة دبراً و الدبر ان يأتىها بعد ان تفته، و رجل  
اعتبد محرراً۔
- ۱۵۱ ايما رجل ام قوما وهم له كارهون لم تحز صلاته لذنيه۔ ۳۷۹
- ۱۵۲ ثلثة لا يقبل الله منهم صلاة و لا تصعد الى السماء و لا تجاوز ۳۸۰  
رؤسهم رجل ام قوما وهم له كارهون و رجل صلى على جنزة  
و لم يؤمر و امرأة دعا زوجها من الليل فابت عليه
- ۱۵۳ ثلثة لا تجاوز صلاتهم آذانهم العبد الأبق حتى يرجع و امرأة ۳۸۰  
باتت و زوجها عليها ساخط و امام قوم وهم له كارهون
- ۱۶۶ ان سرکم ان تقبل صلاتکم فليؤمکم خيارکم فانهم وفدکم ۳۸۵  
فيما بينکم و بين ربکم
- ۱۸۵ انما جعل الامام ليؤتم به ۳۹۱
- ۲۱۴ ان سرکم ان تقبل صلاتکم فليؤمکم خيارکم۔ ۳۹۸
- ۲۱۵ اجعلوا المتکم خيارکم فانهم وفدکم فيما بينکم و بين ربکم ۳۹۸

- ۲۸۷ قال علی کرم الله تعالى وجهه من السنة ان تفتح علی الامام اذا ۴۲۰  
استطعمك قبل لابی عبدالرحمن ما استطعام الامام قال اذا  
سکت
- ۲۹۵ صلى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فترك آية فقال له ۴۲۲  
رجل يا رسول الله آية كذا وكذا قال فهلا اذكرتها
- ۲۹۶ انه صلى الله تعالى عليه وسلم قراء في الصلاة سورة المومنين ۴۲۲  
فترك كلمة فلما فرغ قال ألم يكن فيكم ابي قال بلى قال هلا  
فتحت علی-
- ۲۹۷ اثر علی، اذا استطعمكم الامام فاطعموه- ۴۲۳
- ۲۹۸ حديث انس، كنا نفتح علی عهد رسول الله صلى الله تعالى ۴۲۳  
عليه وسلم علی الائمة-
- ۳۰۲ روى ان حذيفة اليمان قام بالمداين يصلى بالناس علی دكان ۴۲۴  
فجذبه سلمان الفارسي ثم قال مالذي اصابك اطال العهد ام  
نسيت اما سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول  
لا يقوم الامام علی مكان انشز مما عليه اصحابه - و في رواية  
اما علمت ان اصحابك يكرهون ذلك فقال تذكرت حين  
جذبتني-
- ۳۰۵ عن سمرة بن جندب، قال امرنا النبي صلى الله تعالى عليه ۴۲۴  
وسلم ان نرد علی الامام-
- ۳۰۶ اذا ام الرجل القوم يقوم في مكان لرفع من مقامهم او نحو ذلك ۴۲۵
- ۳۰۷ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نهى ان يقوم الامام ۴۲۵  
فوق و يبقى الناس خلفه-
- ۳۱۶ كان بين مصلى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و بين ۴۳۰  
الحدار مرشاة
- ۳۱۷ لا يزال قوم يتأخرون حتى يؤخرهم الله عزوجل ۴۳۰
- ۳۲۰ اتقوا هذه المذابح يعنى المحاريب- ۴۳۱

۳۵۳ اذا ام احدكم فليخفف۔ ۳۳۰  
 ۳۰۱ ليس على من خلف الامام سهو فان سها الامام فعليه و على ۳۸۲  
 من خلفه۔

۳۷۲ لا يؤم عبد قوما الا تولى ما كان عليهم في صلاتهم۔ ۳۸۲

## باب الاذان والاقامة

۳۳۳ انه صلى الله تعالى عليه وسلم اذن في سفر و صلى باصحابه ۲۸۵

۳۳۵ كنا مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في السفر فاراد المؤذن ۲۸۵

ان يؤذن الظهر فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ابرد ثم

اراد ان يؤذن فقال له ابرد حتى رأينا في التلؤلؤ

نبي صلى الله تعالى عليه وسلم في اذان فجر في الصلاة خير من النوم ۲۸۷

مقرر کرنے کی اجازت عطا فرمائی

۳۳۲ زياد بن حارث صدائی سے مروی میں نے اذان کہی تھی بلال نے تکبیر ۲۸۷

کہنی چاہی فرمایا یقیم اخو صداء فان من اذن فهو یقیم۔

۳۳۳ جب عبد اللہ بن زید نے خواب میں اذان دیکھی اور حضور اقدس صلی ۲۸۷

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی ارشاد ہوا بلال کو سکھا دو کہ ان کی

آواز بلند تر ہے بلال نے اذان کہی جب تکبیر کہنی چاہی عبد اللہ بن زید

نادم ہوئے اور عرض کی خواب تو میں نے دیکھا تھا میں تکبیر کہنا چاہتا

ہوں فرمایا تو تمہیں کہو انہوں نے تکبیر کہی۔

۳۳۵ حدیث تعلیم اذان میں ہے فرشتے نے کہا یوں کہا کرو، اللہ اکبر اللہ ۲۸۸

اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر، اشهد ان لا اله الا اللہ اشهد ان لا اله الا

اللہ، اشهد ان محمد رسول اللہ اشهد ان محمد رسول اللہ،

حی علی الصلاة حی علی الصلاة، حی علی الفلاح حی علی

الفلاح، اللہ اکبر اللہ اکبر لا اله الا اللہ۔

عبد اللہ بن زید نے فرمایا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

عرض کی حضور نے فرمایا ان هذه لرؤيا حق انشاء الله تعالى ثم امر

بالتأذين فكان بلال مولیٰ ابی بکر یؤذن بذلك



- ۳۴۶ عن ابی محذورة، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ۲۸۸  
اذان تعلیم فرمائی اس میں بھی شہادتین کے بعد یوں ہے حی علی  
الصلاة حی علی الصلاة حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ  
اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔
- ۳۴۸ عن السائب بن یزید قال کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعة علی  
باب المسجد و ابی بکر و عمر۔
- ۳۵۳ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تقوموا حتی ترونی ۲۹۰
- ۳۵۵ عن جابر ان لا اذان للصلاة یوم الفطر و لا اقامة و لا نداء و ۲۹۰  
لاشیء
- ۳۵۶ المؤذن املك بالاذان و الامام املك بالاقامة ۲۹۱
- ۳۵۸ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأمر المؤذن فی ۲۹۱  
العیدین فیقول الصلاة جامعة
- ۳۵۹ الامام ضامن و المؤذن مؤتمن ۲۹۱
- ۳۹۷ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لبلال اذا اذنت ۳۰۶  
فترسل و اذا اقامت و اجعل بین اذانک و اقامتک قدر ما یفرغ  
الآکل من اكله فی غیر المغرب، و الشارب من شربه و المعتصر  
اذ دخل لقضاء حاجته۔
- ۴۳۸ اذا اذن المؤذن ادبر الشيطان وله خصاص۔ ۳۲۳
- ۴۳۹ حدیث جابر کہ، چھتیس میل تک بھاگ جاتا ہے۔ ۳۲۳
- ۴۳۰ جب شیطان کا کھٹکا ہو فوراً اذان کہو کہ وہ دفع ہو جائے گا۔ ۳۲۳
- ۴۵۵ یغفر للمؤذن منتهی اذانه و یستغفر له کل رطب و یابس سمعه ۳۲۵
- ۴۵۹ نزل آدم بالهند و استوحش فنزل جبریل علیہ الصلاة و السلام ۳۲۸  
فنادی بالاذان۔

۳۶۱ عن علی، قال رأی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حزینا فقال ۳۶۹  
یا ابن ابی طالب انی اراک حزینا فمر بعض اهلك یوذن فی  
اذنک فانه درء للہم، مولیٰ علی لور مولیٰ علی تک جس قدر اس  
حدیث کے رلوی ہیں سب سے فرمایا فحزبتہ فوجدتہ كذلك۔

۳۷۱ اذا اذن فی قریة امنہا اللہ من عذابہ فی ذلک الیوم و شاہدہ ۲۳۱  
عندہ

## باب تقبیل الایہامین

۳۶۰ امام ستوی القاصد الحرس فی الاطالیح الدائرة علی الالسة میں فرماتے ۲۹۶  
ہیں۔ مسح العینین بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلہما عند  
سماع قول المؤذن اشہد ان محمد رسول اللہ مع قوله اشہد  
ان محمدا عبده و رسوله رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و  
بمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیا۔ ذکرہ الدیلمی فی  
مسند الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ  
عنه انه لما سمع قول المؤذن اشہد ان محمد رسول اللہ قال  
هذا و قبل باطن الانملتین السبابتین و مسح عینہ فقال صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت  
علیہ شفاعتی۔ ولا یصح۔

۳۶۱ پھر فرمایا و کذا ما لورده ابو العباس احمد بن ابی بکر  
الرداد الیمانی المتصوف فی کتابہ ”موجبات الرحمة و عزائم  
المغفرة“ بسند فیہ محامیل مع اتقطاعہ عن الخضر علیہ السلام  
انه قال من قال حین یسمع المؤذن بقول اشہد ان محمد  
رسول اللہ مرحبا بحیبی و قرۃ عینی محمد بن عبد اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم یقبل ایہامیہ و یجعلہا علی عینیہ لم  
یرمدا ابدا۔

۳۶۲ پھر فرمایا تم روى بسند فيه لم اعرفه عن اخى الفقيه محمد بن  
الابابا فيما حكى عن نفسه انه هبت ريح فوَقَعَتْ منه حصاة فى  
عينه و اعياء خروجها المته اشبه الالام وانه لما سمع المؤذن يقول  
اشهد ان محمد رسول الله قال ذلك فخرجت الحصاة من فوره  
قال لرداد رحمة الله تعالى و هذا يسير فى جنب فضائل الرسول  
صلى الله تعالى عليه وسلم.

۳۶۳ پھر فرمایا و حكى الشمس محمد بن صالح المدنى امامها و  
خطيبها فى تاريخه عن المعتمد احد القداما من المصريين انه  
سمع يقول من صلى على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا  
سمع ذكر فى الاذان و جمع اصيغته المسبحة و الابهام و  
قبلهما و مسح بهما عينيه لم يرمدا ابدا.

۳۶۴ پھر فرمایا قال ابن صالح و سمعت ذلك ايضا من الفقيه محمد  
بن الزرندي عن بعض شيوخ العراق و المعجم و انه يقول عندما  
يمسح عينيه صلى الله عليك يا سيدى يا رسول الله يا حبيب  
قلبي و يا نور بصري و يا قره عيني و قال لى كل منهما منفعته  
لم ترمد عيني.

۳۶۵ پھر فرمایا قال ابن صالح و اتا والله الحمد و الشكر منذ سمعة منهما  
استعملته فلم ترمد عيني و لرجوا ان عاليتهما تلوم واتى اسلم من  
العمر انشاء الله تعالى.

۳۶۶ پھر فرمایا قال روى عن الفقيه محمد بن سعيد الخولانى قال  
اخبرنى الفقيه العالم ابوالحسن على بن محمد بن حديد  
الحسينى اخبرنى الفقيه الزاهد البلالى عن الحسن رضى الله  
تعالى عنه انه قال من قال حين يسمع المؤذن يقول اشهد ان  
محمد رسول الله مرحبا بحبيبي و قره عيني محمد بن عبد الله  
صلى الله تعالى عليه وسلم و يقبل ابهاميه و يجعلهما على  
عجيه لم يعم ولم يرمد.

- ۳۶۷ پھر فرمایا وقال الطائوسى انه سمع من الشمس محمد بن نصر البخارى خواجه حديث من قبل عند سماعه من المؤذن كلمة الشهادة ظفري ابهاميه و مسهما على عينيه و قال عند المس اللهم احفظ حدقتى و نورهما ببركة حدقتى محمد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و نورهما لم يعم.
- ۳۲۹ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان میں نام شکر انگلیوں کے پوروں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر پھیرا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت علیہ شفاعتی۔
- باب المسجد**
- ۲۰۶ لا تمنعوا اماء الله مساجد الله ۱۵۶
- ۲۳۳ قال صلى الله تعالى عليه وسلم بشرا المشائين فى الظلم الى المساجد بالنور التام يوم القيامة ۱۷۷
- ۳۳۷ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب مسجد مدینہ طیبہ بنا ۲۸۶ فرمائی وہ ایک نخلستان تھا جس میں مشرکین دفن ہوتے تھے فامر بقبور المشرکین۔
- ۳۵۷ من سمع رجلاً ینشد ضالة فى المسجد فليقل لا رادها الله ۲۹۱ عليك فان المساجد لم تبين لهذا
- ۱۳۷ امر النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ببناء المساجد فى الدور و ان تنظف و تطيب۔ ۲۷۹
- ۳۱۳ خير البقاع المساجد و شر البقاع الاسواق ۲۳۰
- ۳۱۵ ما امرت بتشيد المساجد ۲۳۰
- ۲۳۳ لا صلاة لجار المسجد الا فى المسجد ۲۷۱
- ۳۳۳ امر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ببناء المساجد فى الدور و التنظيف۔ ۲۷۲

- ۴۳۵ من بنى لله مسجدا بنى الله له بيتا فى الجنة زاد فى رواية من در ۴۷۲  
و ياقوت
- ۴۳۶ من سمع رجلا ينشد ضالة فى المسجد فليقل لاردها الله ۴۷۲  
عليك فان المساجد لم تبين لهذا-
- ۴۳۷ اذا رأيتم من يتاع فى المسجد فقولوا لا اربح الله تجارتك ۴۷۲
- ۴۳۸ من اكل من هذه الشجرة المنتنة فلا يقربن مسجدا فان ۴۷۲  
الملئكة تتأذى مما يتأذى منه الانس-
- ۴۳۹ عن ابن عباس قال، لتزخرقنها كما زخرقت اليهود و النصارى ۴۷۵
- ۴۴۰ لعنة الله على اليهود و النصارى اتخذوا قبورا بنيائهم مساجد ۴۷۶  
جنبوا مساجدكم صبيانكم و مجانينكم-
- ۴۴۱ رحم الله عثمان زاد فى مسجدا حتى و سعنا ۴۸۸
- ۴۴۲ جنبوا مساجدكم صبيانكم و مجانينكم و بيعكم و شرائكم و ۴۸۸  
رفع اصواتكم-

## باب فضيلة العمامة

- ۲۵ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان الله عزوجل و ۳۳۳  
ملكته يصلون على اصحاب العمائم يوم الجمعة
- ۲۶ عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ۳۳۳  
يقول صلاة تطوع او فريضة بعمامة تعدل خمس و عشرين  
صلاة بلا عمامة و جمعة بعمامة تعدل سبعين جمعة بلا عمامة
- ۲۷ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الصلاة فى العمامة ۳۳۳  
تعدل بعشرة الآف حسنة-
- ۲۸ فرق ما بيننا و بين المشركين العمائم على القلانس- ۳۳۳
- ۲۹ العمامة على القلنسوة فصل ما يتنا و بين المشركين يعطى ۳۳۳  
بكل كورة يدور على راسه نورا-

- ۳۴۲ العمامم تیجان العرب۔ ۳۰
- ۳۴۳ العمامم تیجان العرب فاذا وضعت العمامم و ضعوا عزهم و فی لفظ وضع الله۔ ۳۱
- ۳۴۵ ایتوا المساجد حسرا و معصبین فان العمامم تیجان المسلمین ۳۲
- ۳۴۵ اعتموا تزدادوا حلما ۳۳
- ۳۴۵ اعتموا تزدادوا حلما و العمامم تیجان العرب ۳۴
- ۳۴۵ العمامم و قار المومن و عز العرب فاذا وضعت العرب عماممها و وضعت عزها۔ ۳۵
- ۳۴۵ لا تزال امنی علی الفطرة ما لبسوا العمامم علی القلائس۔ ۳۶
- ۳۴۵ ان الله امدنی يوم بدر و حنین بملئكة یعمون هذه العمة حاجزه بین الكفر و الايمان۔ ۳۷
- ۳۴۶ عبد الاعلی بن عدی نے فرمایا، هكذا فاعتموا فان العمامة سیماء الاسلام و هی حاجزة بین المسلمین و المشركین۔ ۳۸
- ۳۴۶ رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم نے عمامہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا هكذا تكون تیجان الملكة ۳۹
- ۳۴۶ علیکم بالعمامم فانها سیماء الملكة و ارخوا لها خلف ظهورکم۔ ۴۰
- ۳۴۶ ان الله اکرم هذه الامة بالعصائب۔ ۴۱
- ۳۴۶ اعتموا خالفوا علی الامم قبلکم ۴۲
- ۳۴۷ العمامم تیجان العرب فاعتموا تزدادوا احلما و من اعتم فله بكل کورة حسنة فاذا حط فله بكل حطة حطها خطیئة۔ ۴۳
- ۳۴۷ رکعتان بعمامة خیر من سبعین رکعة بلا عمامة ۴۴

- ٣٥ عن ميمون بن مهران قال دخلت على سالم بن عبدالله بن عمر ٣٣٤  
فحدثني علياً ثم التفت الي فقال يا ابا ايوب الا اخبرك بحديث  
تجبه و تحمله عنى و تحدث به قلت بلى قال دخلت على  
عبدالله بن عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنهما وهو يتعمم  
فلما فرغ التفت فقال اتحب العمامة قلت بلى قال احبها تكرم  
ولا يراك الشيطان الاولى سمعت رسول الله صلى الله تعالى  
عليه وسلم يقول صلاة تطوع او فريضة بعمامة تعدل خمسا و  
عشرين صلاة بلا عمامة و جمعة بعمامة تعدل سبعين جمعة  
بلا عمامة اى بنى اعتم فان الملكة يشهدون يوم الجمعة  
معتمين فيسلمون على اهل العمام حتى تغيب الشمس-
- ٣٦ لا ينظر الله الى قوم لا يجعلون عمائمهم تحت رداهم يعنى فى  
الصلاة-

## باب السواك

- ٦٤ عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انه تسوك و توضأ ثم ١٠٤  
قام فصلى-
- ٦٨ ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم كان لا يرقد من ليل و لا ١٠٤  
نهار فيستيقظ الا يتسوك قبل ان يتوضأ-
- ٦٩ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا توضأ استنشق ١٠٨  
ثلاثا و تمضمض و ادخل اصبعه فى فمه-
- ٤٠ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا توضأ تمضمض ١٠٨  
و استنشق و ادخل اصابعه من تحت لحيته فخللها-
- ٤١ عن على رضى الله تعالى عنه انه دعا بكوز من ماء فغسل وجهه ١٠٨  
و كفيه ثلاثا و تمضمض ثلاثا فادخل بعض اصابعه فى فيه و قال  
فى آخره هكذا كان وضوء نبى الله صلى الله تعالى عليه وسلم
- ٤٢ عن عثمان رضى الله تعالى عنه انه كان اذا توضأ يسوك فاه ١٠٨  
باصبعه-

- ٤٣ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يجزى من السواك ١٠٨  
الاصابع-
- ٤٤ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الاصابع تجزى ١٠٩  
مجزى السواك اذا لم يكن سواك-
- ٤٥ السواك سنة فاستاكوا ١١٠
- ٤٨ اذا قام احدكم يصلى من الليل فليستك فان احدكم اذا قرء فى ١١٠  
صلاته وضع ملك فاه فيه ولا يخرج من فيه شئ الا دخل فم  
الملك
- ٤٩ ليس شئ اشد على الملكين من ان يريا بين اسنان صاحبها ١١٠  
طعاما وهو قائم يصلى
- ٩٢ ان رجلا من الانصار من بنى عمرو بن عوف قال يا رسول الله ١١٥  
انك رغبتنا فى السواك فهل دون ذلك من شئ قال اصبعك  
سواك عند وضوئك تمر بها على اسنانك انه لا عمل لمن لانية  
له ولا اجر لمن لا خشية له-
- ٩٣ الوضوء شطر الايمان والسواك شطر الوضوء- و فى لفظ ١١٥  
السواك نصف الوضوء و الوضوء نصف الايمان-
- ١٢٣ عشر من الفطرة قص الشارب و اعفاء اللحية والسواك و ١٣٣  
استنشاق الماء و قص الاظفار و غسل البراجم و نتف الابط و  
حلق العانة و اتقصر الماء قال الراوى و نسبت العاشرة الا ان  
تكون المضمضة-
- ٣٤٥ صلاة بسواك خير من سبعين صلاة بغير مسواك- ٣٠١
- باب الاسراف والتبذير**
- ٩٤ عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما لو انفق مثل ابي قبيس ١١٤  
ذهبا فى طاعة الله لم يكن اسرافا و لو انفق صاعا فى معصية  
الله كان اسرافا



- ١١١ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قوله تعالیٰ 'ولا تبذر' ١٢٠  
تبذیرا قال التبذیر فی غیر الحق وهو الاسراف۔
- ١١٢ عن ابی بشر قال اطاف الناس بایاس بن معویة فقالوا ما السرف ١٢٠  
قال ما تجاوزت به امر اللہ فهو سرف۔
- ١١٣ کنا اصحاب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نتحدث ان ١٢١  
التبذیر النفقة فی غیر حقہ۔
- ١١٥ عن ابن عباس، المبذر المفق فی غیر حقہ۔ ١٢١
- ١١٦ لا تنفق فی الباطل فان المبذر هو المسرف فی غیر حق۔ ١٢١
- ١١٧ عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا تنذر تبذیرا لا تعط فی المعاصی۔ ١٢١

## باب صلاة الجنائز

- ٣٣٣ عن ابن عباس قال آخر ما كبر النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٢٨٥  
على الجنائز اربع تكبيرات و كبر عمر على ابی بكر اربعا و كبر  
ابن عمر على عمر اربعا و كبر الحسن بن علی على اربعا و كبر  
الحسين بن علی على الحسين بن علی اربعا و كبرت الملكة  
على آدم اربعا ولم تشرع فی الاسلام الا فی المدينة المنورة۔
- ٢٩٠ ان النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی على جنازة فلما فرغ ٣٢١  
جاء عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و معه قوم فارادا ان یصلى ثانيا  
فقال له النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصلاة على الجنائز لا  
تعاد و لكن ادع للمیت و استغفر له۔
- ٣٥٢ الصلاة واجبة علیکم على كل مسلم يموت برا كان او فاجرا و ٣٤٤  
ان هو عمل الكبائر۔

## باب التلقين

- ٣٣٤ ان المیت اذا سئل من ربك ترى له الشيطان فيشير الى نفسه ٣٢٣  
اني انا ربك، فهذا و رد سوال التثيت له حين يسئل

- ٣٢٣ لما دفن سعد بن معاذ (زاد في رواية) و سوى عليه سبوح النبي صلى الله تعالى عليه وسلم و سبوح الناس معه طويلا ثم كبر و كبر الناس ثم قالوا يا رسول الله لم سبحت (زاد في رواية) ثم كبرت قال لقد تضايق على هذا الرجل الصالح قبره حتى فرج الله تعالى عنه.
- ٣٢٢ لقنوا موتاكم لا اله الا الله.
- ٣٢٥ عن سعيد بن المسيب، قال حضرت ابن عمر في جنازة فلما وضعها في اللحد قال بسم الله و في سبيل الله فلما اخذ في تسوية اللحد قال اللهم اجرها من الشيطان و من عذاب القبر ثم قال سمعته من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم.
- ٣٢٦ كانوا يستحبون اذا وضع الميت في اللحد ان يقولوا اللهم اعذه من الشيطان الرجيم.
- ٣٢٧ كانوا يستحبون اذا دفن الميت ان يقولوا بسم الله و في سبيل الله و على ملة رسول الله اللهم اجره من عذاب القبر و عذاب النار و من شر الشيطان الرجيم.
- ٣٢٨ كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا فرغ من دفن الميت وقف عليه وقال استغفروا لآخيكم و سلوا له بالتثبيت فانه الآن يسئل.
- ٣٢٩ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقف على القبر على القبر بعد ما سوى عليه فيقول اللهم نزل بك صاحبنا و خلف الدنيا خلف ظهر اللهم ثبت عند السئلة نطقه و لا تبتهل في قبره بما لا طاقة له به.

## باب زيارة القبور

- ٣٢٤ لعن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم زائرات القبور و ٢٨٣ المتخذين عليها مساجد

## باب التعزية والعيادة

۳۰۰

ثلاثین لهم عبادة الرمد و الدملى و الضرس

۳۷۲

۳۱۳

قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان الله عزوجل يقول يوم القيامة يا ابن آدم مرضت فلم تعدنى، الحديث وفيه يا ابن آدم استطعمك فلم تطعمنى قال يا رب كيف اطعمك و انت رب العالمين قال اما علمت انه استطعمك عبدى فلان فلم تطعمه اما علمت انك لو اطعمته لوجدت عندى يا ابن آدم استقيتك فلم تسقنى-

۳۱۲

## باب الزكوة

۳۱۰

امراءة اتت النبى صلى الله تعالى عليه وسلم و معها ابنتها و فى يد بنتها مسكتان غليظتان من ذهب فقال تعطين زكوة هذا قال لا قال ابسرك ان يسورك الله بهما يوم القيامة سوارين من نار قال فخلعتها فالتقتهما الى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقالت هما لله و رسوله

۳۰۵

## باب الصدقة

۱۱۷

حضور اقدس صلى الله تعالى عليه وسلم نے تصدق کا حکم فرمایا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہوئے کہ اگر میں کبھی ابو بکر پر سبقت لے جاؤں گا تو یہی بار ہے کہ میرے پاس مال بسیار ہے اپنے جملہ اموال سے نصف حاضر خدمت اقدس لائے حضور نے فرمایا اہل و عیال کے لئے کیا رکھا عرض کی اتنا ہی، اتنے میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور اپنا کل مال لائے گھر میں کچھ نہ چھوڑا ارشاد ہوا اہل و عیال کیلئے کیا رکھا عرض کی اللہ اور اللہ کا رسول جل جلالہ و صلى الله تعالى عليه وسلم اس پر حضور پر نور صلى الله تعالى عليه وسلم نے فرمایا تم دونوں میں وہی فرق ہے جو تمہارے ان جوابوں میں۔

۹۸

۱۲۱

قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يا امة محمد و الذى بعثنى بالحق لا يقبل الله صدقة من رجل ولد قرابة محتاجون الى صلته و بصرفها الى غيرهم و الذى نفسى بيده لا ينظر الله يوم القيامة-

۱۱۳

۱۸۵ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم فى الصدقات انما هى اوساخ ۱۳۲  
الناس۔

۳۶۷ ان عمر رضى الله تعالى عنه اصاب ارضا بخير فاتى النبى صلى  
الله تعالى عليه وسلم ليستامرہ فيها فقال النبى صلى الله تعالى  
عليه وسلم ان شئت حبست اصلها و تصدقت بها فقال  
فتصدق بها عمر انه لا يباع ولا يوهب ولا يورث و تصدق بها  
فى الفقراء و فى القربى و فى الرقاب و فى سبيل الله و ابن  
السبيل و الضيف۔

۳۶۸ ان عمر بن الخطاب كان له ارض تدعى ثمغا و كان نخلا ۳۸۱  
نفيسا فقال يا رسول الله انى استفدت مالا هو عندى نفيس  
افاتصدق به فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم تصدق  
باصله لا يباع ولا يوهب ولا يورث و لكن تنفق ثمرته فتصدق  
به عمر فى سبيل الله و فى الرقاب و للضيف و للمسافر و لابن  
السبيل و لذى القربى۔

۵۵۷ ایک بار (حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خطبہ فرماتے ہوئے ۵۱۷  
ایک صاحب کو ملاحظہ فرمایا کہ بہت حالت فقر و مسکنت میں تھے  
حاضرین سے ارشاد فرمایا تصدقوا، ایک صاحب نے ایک کپڑا  
دوسرے نے دوسرا کپڑا دیا پھر ارشاد فرمایا تصدقوا، مسکین جن کو  
ابھی دو کپڑے ملے تھے اور دو کپڑوں میں سے ایک حاضر کیا، یعنی  
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم کہ تصدقوا، حاضرین کے  
لئے عام ہے اور میں حاضرین میں ہوں اور اس وقت دو کپڑے رکھتا  
ہوں ایک حاضر کر سکتا ہوں ان کو اس سے بازر کھا گیا تو تمہارے ہی  
لئے تصدق کا حکم فرمایا جاتا ہے نہ کہ تم کو۔

### باب فضيلة المدينة

۱۷۹ ان الايمان ليارز الى المدينة كما تارز الحية الى جحرها ۳۸۹

۱۹۵ لا يكيد اهل المدينة احد الا انماع كما ينماع الملح فى الماء ۳۹۳

- ۱۹۶ من اراد اهل المدينة بسوء اذا به الله كما يذوب الملح في الماء ۳۹۳
- ۱۹۷ من اذى اهل المدينة اذاه الله و عليه لعنة الله و الملكة و الناس ۳۹۳  
اجمعين لا يقبل منه صرف و لا عدل۔

## باب ماء زمزم

- ۳۰۸ من طاف بالبيت اسبوعا ثم اتى مقام ابراهيم فركع عنده ۳۱۱  
ركعتين ثم اتى زمزم فشرب من مائها اخرجته الله سن ذنوبه  
كيوم ولدته امه

- ۳۲۵ ماء زمزم لما شرب له۔ ۳۱۵

## باب فضل العرب

- ۱۷۴ ان الشيطان قدئس ان يعبد المصلون في جزيرة العرب ولكن ۳۸۸  
في التحريش بينهم

- ۱۷۵ ان الشيطان قدئس ان تعبد الاصنام في ارض العرب و لكنه ۳۸۸  
سيرضى منكم بدون ذلك بالمحقرات

- ۱۷۶ ان الشيطان قدئس ان يعبد في جزيرتكم هذه ولكن يطاع فيما ۳۸۹  
تحتقرون من اعمالكم فقد رضى بذلك

- ۱۷۷ ان الشيطان قدئس ان يعبد في جزيرة العرب ۳۸۹

- ۱۷۸ ان الدين ليأرز الى الحجاز كما تارز الحية الى جحرها و ليعقلن ۳۸۹  
الدين من الحجاز معقل الاروية من الجبل۔

- ۱۹۳ بغض العرب نفاق۔ ۳۹۳

- ۱۹۴ من سب العرب فاولئك هم المشركون ۳۹۳

## باب الصوم

- ۴۳۳ اغزوا تغنموا و صوموا تصحوا و سافروا تستغنوا و في حديث ۳۲۰  
حجوا تستغنوا۔

- ۱۰۱ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان يصبح جنباً من ۳۶۵  
الجماع ثم يغتسل و يصوم، زاد في رواية في رمضان۔

## باب وقت الإفطار

- ١٣٠ ان عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہما ٢٢٤  
 كانا یصلیان المغرب حین ینظران الی اللیل قبل ان یفطرا ثم  
 یفطران بعد الصلاة و ذلك فی رمضان۔
- ١٣١ اذا رأیتم اللیل قد اقبل من ههنا فقد افطر الصائم ٢٢٤
- ١٣٢ اذا غابت الشمس من ههنا فقد افطر الصائم ٢٢٨
- ١٣٣ اذا غابت الشمس من ههنا و جاء اللیل من ههنا فقد افطر  
 الصائم ٢٢٨
- ١٥٠ اذا اقبل اللیل من ههنا و ادبر النهار من ههنا و غربت الشمس ٢٢٩  
 فقد افطر الصائم۔

## باب الدين يسر

صفحة نمبر	حدیث نمبر
۱۸۷	۱۳ قال صلى الله تعالى عليه وسلم ان الدين يسر
۱۸۷	۱۴ قال صلى الله تعالى عليه وسلم يسروا ولا تعسروا
۱۹۷	۲۳ ان الدين يسر و لن يشاد الدين احد الا غلبه فسدوا و قاربوا و ابشروا
۱۹۷	۳۴ ان الدين يسر لن يغالب احد الا غلبه
۱۹۷	۳۵ اياكم و الغلو فى الدين فانما هلك من كان قبلكم بالغلو فى الدين
۱۹۸	۳۶ انكم لن تدرکوا هذا الامر بالمغالبة
۱۹۸	۳۷ احب الدين الى الله الحنيفة السمحة
۱۹۸	۳۸ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم خير دينكم ايسره
۱۹۸	۳۹ اياكم و التعمق فى الدين فان الله قد جعله سهلا
۲۰۱	۶۰ كان صلى الله تعالى عليه وسلم اذا بعث احدا من اصحابه فى بعض امر قال بشروا ولا تنفروا
۲۰۲	۶۳ عن انس رضى الله تعالى عنه مرفوعا يسروا ولا تعسروا و بشروا ولا تنفروا
۲۰۲	۶۵ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انما بعثت ميسرين و لم تبعثوا معسرين
۲۰۲	۶۶ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بعثت بالحنيفية السمحة و من خالف سنتى فليس منى

## باب احياء السنة

۲۸۹	۳۵۰ من احيا سنتى فقد احببني و من احببني كان معي فى الجنة
۲۸۹	۳۵۱ من احيا سنة من سنتى فقد اميتت بعدى فان له من الاجر مثل اجور من عمل بها من غير ان ينقص من اجورهم شيئا
۲۸۹	۳۵۲ من تمسك بسنتى عند فساد امتى فله اجر مائة شهيد

۳۳۱ ستہ لعنتہم لعنہم اللہ وکل نبی محاب (الی قولہ) والتارک ۳۱۹  
لستی۔ و فی لفظ، سبعة لعنتہم و کل نبی محاب

### باب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

۱۳۶ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لان یهدی اللہ بک رجلاً ۲۲۸  
خیر لک مما طلعت علیہ الشمس

۳۳۷ من دعا الی ہدی فلہ اجرہ و اجر من تبعہ ۲۸۸

۳۵۳ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من رأى منکم منکراً فلیغیرہ ۲۹۰  
بیہدہ فان لم یستطع فیلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ و ذلك اضعف  
الایمان

۱۲۰ کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ ۳۷۰

۲۳۸ من رأى منکم منکراً فلیغیرہ بیہدہ فان لم یستطع فیلسانہ فان لم ۳۷۳  
یستطع فبقلبہ و ذلك اضعف الایمان

۵۶۲ من دعا الی ہدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص  
ذلك من اجورہم شیئاً و من دعا الی ضلالة کان علیہ من الاثم  
مثل اثم من تبعہ لا ینقص ذلك من اثمہم شیئاً

### باب الضلالة والبدعة

۳۳۳ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ۲۸۷  
هذا لیس منہ فهو رد

۱۱۹ ایاکم و ایاہم لا یضلونکم و لا یفتنونکم ۳۷۰

۱۲۳ اصحاب البدع کلاب اهل النار ۳۷۱

۱۳۰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان کے لئے مسجد کریم ۳۷۷  
مدینہ طیبہ میں منبر بچھاتے کہ وہ اس پر کھڑے ہو کر مشرکین کا رو  
فرماتے۔

۱۶۷ عن ابن عمر قال ذکر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال ۳۸۵

اللہم بارک لنا فی شامنا اللہم بارک لنا فی یمنا قالوا یا رسول

اللہ و فی نجدنا فاضنہ قال فی الثالثة هناك الزلازل و الفتن و بہا

یطلع قرن الشیطان



- ١٦٩ يأتي في آخر الزمان قوم حدثاء الاسنان سفهاء الاحلام يقولون ٣٨٦  
من قول خير البرية يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من  
الرمية لا يحاوز ايمانهم حناجرهم
- ١٨٠ لا تقولوا للمنافق يا سيد فانه ان يكن سيدا فقد اسخطتم ربكم ٣٩٠  
عزوجل
- ١٨١ اذا قال الرجل للمنافق يا سيد فقد اغضب ربه عزوجل ٣٩٠
- ١٨٢ لا يقبل الله لصاحب بدعة صلاة و لا صوما و لا صدقة و لا  
حجا و لا عمرة و لا جهادا و لا صرفا و لا عدلا يخرج من  
الاسلام كما تخرج الشعرة من العجين
- ١٨٣ لاتجالسوا اهل القدر و لا تفاتحوهم ٣٩٠
- ١٨٤ ان الله اختارني و اختار لي اصحابا و اصهارا و سيأتي قوم ٣٩١  
يسبونهم و يتقصونهم فلا تحالسوهم و لا تشاربوهم و لا  
تواكلوهم و لاتناكحوهم
- ١٨٤ كان ابن عمر رضى الله تعالى عنهما يرى الخوارج شرار خلق ٣٩١  
الله و قال انهم انطلقوا الى آيات نزلت في الكفار فجعلوها  
على المرمين
- ٣٤٢ كل محدث بدعة و كل بدعة ضلالة و كل ضلالة في النار ٣٣٦
- ٣١٠ شرار الامور محدثاتها ٣٦١
- باب الكفر**
- ٣١٢ ما شهد رجل على رجل بكفر الا باء احدهما ٣١٢
- ٣١٨ من قال لاخيه يا كافر فقد باء بها احدهما ٣١٢
- ٣١٩ ما اكفر رجل رجلا قط الا باء بها احدهما ٣١٥
- ٢٠٣ اذا قال الرجل لاخيه يا كافر فقد باء بها احدهما ٣٩٥
- ٢٠٣ ليس من دعا رجلا بالكفر او قال عدو الله وليس كذلك الا ٣٩٥  
حار عليه و لا يرمى رجل رجلا بالفسق و لا يرميه بالكفر الا  
ارتدت عليه ان لم يكن صاحبه كذلك

- ٢٠٥ كفوا عن اهل لا اله الا الله لا تكفروهم بذنب فمن اكفر اهل ٣٩٦  
لا اله الا الله فهو الى الكفر اقرب
- ٢٠٦ ثلث من اهل الايمان الكف عمّن قال لا اله الا الله و لا يكفر ٣٩٦  
بذنب و لا يخرج من الاسلام بعمل
- ٢٠٧ الاسلام يعلو و لا يعلى ٣٩٦
- ٢٠٨ لا تكفروا احدا من اهل القبلة ٣٩٦

## باب الغيبة

- ٣٩٣ من ذكر امراء بشئ ليس فيه ليعيبه به حسب الله في نار جهنم ٣٨٩  
حتى يأتى بنفاذ ما قال-
- ٣٩٣ كان حقا على الله ان يذيه يوم القيامة في النار حتى يأتى بنفاذ ٣٨٩  
ما قال

## باب البيوع

- ٨ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نهى عن ثمن الكلب ١٨٦
- ٩ عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انه قضى في كلب ١٨٦  
باربعين درهما
- ١٠ عن عبد الله بن عمرو انه قضى في كلب صيد قتله رجل باربعين ١٨٦  
درهما و قضى في كلب ماشية بكبش
- ١١ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ان الله و رسوله حرم بيع ١٨٦  
الخمر و الميتة و الخنزير و الاصنام
- ١٢ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم نهى عن ثمن اكلب و ١٨٤  
السنور

## باب الحلال والحرام

- ٥٨ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم من اتقى الشبهات فقد استبرأ ٢٠٠  
لدينه و عرضه
- ٥٩ كل المسلم على المسلم حرام ماله و عرضه و دمه حسب ٢٠٠  
امرئ من الشر ان يحتقر اخاه المسلم

- ۳۹۵ قال صلى الله تعالى عليه وسلم دع ما يريك الى ما لا يريك ۳۰۶
- ۳۹۶ من اتقى الشبهات فقد استبرأ لدينه و عرضه و من وقع فى الشبهات وقع فى الحرام كالراعى حول الحمى يوشك ان يرتع فيه الا و ان لكل ملك حمى الا و ان حمى الله محارمه
- ۳۸۷ الحلال ما احل الله فى كتابه و الحرام ما حرم الله فى كتابه و ۳۵۵ ما سكت فهو مما عفا عنه
- ۳۸۸ ان الله تعالى فرض فرائض فلا تضيعوها و حرم حرمت ۳۵۵ فلا تنهكوها و حد حدودا فلا تعتدوها و سكت عن اشياء من غير نسيان فلا تبحثوا عنها
- ۳۸۹ ذرونى ما تركتم فانما هلك من كان قبلكم بكثرة سوائهم و ۳۵۵ اختلافهم على انبيائهم فاذا نهيتكم عن شئ فاجتنبوه و اذا امرتكم بامر فأتوا منه ما استطعتم
- ۳۹۰ ان اعظم المسلمين فى المسلمين جرما من سأل عن شئ لم ۳۹۶ يحرم على الناس فحرم من اجل مسأله
- باب السؤال**
- ۱۲۰ ان الله تعالى كره لكم ثلثا قيل و قال و كثرة السؤال و اضاعة ۱۲۲ المال
- ۳۲۶ نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن نفل المسائل ۲۸۳
- باب فى الله عزوجل**
- ۱۷۵ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرماتے ہیں لا احصى ثناء عليك ۱۳۹ انت كما اثنت على نفسك
- ۳۹۰ انا عند ظن عبدى بى
- ۳۹۱ دوسرى حديث میں یہ زائد ہے فليظن بى ما شاء
- ۳۹۲ تیسرى حديث میں یہ ہے ان ظن خيرا فله و ان ظن شرا فله
- ۳۱۵ رأيت ربي فى صورة شاب له وفرة

## باب صفة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

- ۲۴ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم ان عيني تنامان و لا ينام قلبي ۸۹
- ۲۷ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الانبياء تنام اعينهم و لا تنام قلوبهم ۹۰
- ۵۲ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بعثت بمدارة الناس ۱۹۹
- ۱۳۷ ما ينبغي لاحد ان يقول انا خير من يونس بن متى ۲۲۷
- ۲۶۷ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم انا سيد ولد آدم و لا فخر ۳۱۶
- ۳۵۹ جعلتك ذكرا من ذكري فمن ذكرك فقد ذكرني ۳۳۲
- ۳۳۱ رب عزوجل نے کریمہ ورفعنا لك ذكرك کے نزول کے بعد ۳۷۳  
جبریل امین کو خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
میں بھیج کر ارشاد فرمایا اتدري كيف رفعت لك ذكرك، حضور نے  
عرض کی تو خوب جانتا ہے فرمایا جعلتك ذكرا من ذكري فمن ذكر  
فقد ذكرني

## باب حیات النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

- ۱۹۸ ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء ۳۹۳
- ۱۹۹ من كلمه روح القدس لم يوذن للارض ان تاكل من لحمه ۳۹۳  
امام ابو العالیہ تابعی نے کہا ان لحوم الانبياء لا تبليها الارض و  
لا تاكلها السباع

## باب الصلاة على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

- ۳۹۳ كان صلى الله تعالى عليه وسلم يقول من صلى على طهر قلبه ۳۰۵  
من النفاق كما يطهر الثوب بالماء و كان صلى الله تعالى عليه  
وسلم يقول من قال صلى الله تعالى عليه وسلم محمد فقد فتح  
علي نفسه سبعين بابا من الرحمة و القى الله محبته في قلوب  
الناس فلا يبغضه الا من في قلبه نفاق

## باب فضيلة القرآن

- ۹۸ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کے پاس ۲۱۲  
قرآن مجید باریک لکھا ہوا دیکھا اسے مکروہ رکھا اور اس شخص کو مارا اور  
فرمایا عظموا کتاب الله

- ۱۰۸ عن ابن عباس في ترتيب نزول السور قال كان اول ما نزل من ۲۱۷  
القرآن اقراء باسم ربك ثم ن (فذكر الحديث الى ان قال) ثم  
بنى اسرائيل ثم يونس ثم هود ثم يوسف ثم الحجر ثم الانعام  
ثم الصنفت ثم لقمان ثم سبا ثم الزمر ثم حم المؤمن
- ۱۱۳ في حديث اسلام عمر رضى الله تعالى عنه وفيه فجعلت امشى ۲۱۹  
رويدا و رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قائم يصلى يقرأ  
القرآن حتى قمت في قبلته مستقبلة ما بيني و بينه الاثياب  
الكعبة قال فلما سمعت القرآن رق له قلبى
- ۱۱۸ عن عمر رضى الله تعالى عنه خرجت اتعرض رسول الله صلى ۲۲۱  
الله تعالى عليه وسلم قبل ان اسلم فوجدته قد سبقنى الى  
المسجد فقامت خلفه فاستفتح سورة الحاقة فجعلت اتعجب  
من تاليف القرآن فقلت هو شاعر كما قالت قريش فقراء انه  
لقول رسول كريم وما هو بقول شاعر فقليل ما تؤمنون فقلت  
كاهن علم ما فى نفسى فقراء ولا بقول كاهن فقليل  
ما تذكرون الى آخر السورة فوقع الاسلام فى قلبى كل موقع
- ۱۲۹ لا تنقضى عجائبه ۲۲۹
- ۳۷ رب تالى القرآن و القرآن يلعبه ۳۳۸
- ۱۶۰ انزل القرآن على سبعة احرف لكل حرف منها ظهر و بطن و ۳۸۳  
لكل حرف حد و لكل حد مطلع
- ۲۳۲ عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم قل هو الله احد تعدل ثلث ۳۰۶  
القرآن
- ۳۵۵ لم يفقه من قراء القرآن فى اقل من ثلاث ۳۳۱
- ۳۵۶ من قراء حرفا من كتاب الله فله حسنة و الحسنة بعشر امثالها لا ۳۳۱  
اقول الم حرف ، الف حرف و لام حرف و ميم حرف
- ۳۶۰ من شغله القرآن عن ذكرى و مسألتى اعطيته افضل ما اعطيت ۳۳۲  
السائلين و فضل كلام الله على سائر الكلام كفضل الله على  
خلقه۔
- ۳۸۲ خفف على داؤد القرآن فكان يأمر بدوابه فتسرج فيقرأ القرآن ۳۵۱  
من قبل ان تسرج دوابه

- ۴۲۸ عن ابن مسعود، كنا اذا تعلمنا من النبي صلى الله تعالى عليه ۴۶۸  
وسلم عشر آيات من القرآن لم نتعلم العشر التي بعدها حتى  
نعلم ما فيه فليل لشريك من العمل قال نعم
- ۴۲۹ عن ابي عبدالرحمن السلمى، قال حدثنا من كان يقرينا من ۴۶۸  
اصحاب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم انهم كانوا  
يقترون من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عشر آيات  
ولا ياخذون فى العشر الاخرى حتى يعلموا ما فى هذه من  
العلم والعمل فعملنا العلم والعمل
- ۴۳۰ ان ابن عمر تعلم البقرة فى ثمان سنين ۴۶۸
- ۴۳۱ تعلم عمر البقرة فى اثنتى عشرة سنة فلما ختمها نحر جزورا ۴۶۹

## باب تلاوة القرآن

- ۱۷۲ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يقرأ العنب ولا الحاضر ۱۳۸  
شياً من القرآن
- ۱۷۳ قال على رضى الله تعالى عنه، اقروا القرآن ما لم يصب احدكم ۱۳۸  
جنابة فان اصابه فلا ولا حرفاً واحداً
- ۱۷۴ ان بعض الصحابة رضى الله تعالى عنهم لما رقى السليم ۱۳۸  
بالباقحة على شأ و جاء بها الى اصحابه كرهوا ذلك و قالوا  
اخذت على كتاب الله اجرا حتى قدموا المدينة فقالوا يا رسول  
الله اخذ على كتاب الله اجرا فقال رسول الله صلى الله تعالى  
عليه وسلم ان احق ما اخذتم عليه اجرا كتاب الله
- ۱۷۶ سورة غافر كما آتاز حم تنزيل الكتب من الله العزيز العليم غافر ۱۳۹  
الذنب و قابل التوب شديد العقاب ذى الطول لا اله الا هو اليه  
المصير۔ تک پڑھنے کو حدیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جو صبح پڑھے شام  
تک ہر بلا سے محفوظ رہے اور شام پڑھے تو صبح تک۔
- ۱۹۳ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يمسن القرآن الا طاهر ۱۴۵

## باب التكلم فى المتشابهات

- ۱۲۹ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب صبیغ سے جس ۳۷۲  
 پر بوجہ بحث تشابہات بد مذہبی کا اندیشہ تھا بعد ضرب شدید توبہ لی ابو  
 موسیٰ اشعریٰ کو فرمان بھیجا کہ مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھیں، عن  
 صبیغ انه سأل عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن  
 المرسلات و الذاریات و النازعات فقال له عمر الق ما علی  
 راسك فاذا له ضفيرنان قال لو وجدتک مخلوقا لضربت الذی  
 فیہ عیناک ثم کتب الی اهل البصرة ان لاتجالسوا صبیغا قال ابو  
 عثمان فلو جاء و نحن مائة تفرقنا عنه۔
- ۱۳۰ کتب عمر بن الخطاب الی ابی موسیٰ اشعریٰ ان لاتجالسوا  
 صبیغا و ان یحرم عطاؤه و رزقه
- ۱۳۱ کتب امیر المؤمنین الی ابی موسیٰ اما بعد فان الا صبغ بن علیم  
 التمیمی تکلف ما کفی و ضیع ما ولی فاذا جاء ک کتابی هذا فلا  
 نبایعوه و ان مرض فلا تعودوه و ان مات فلا تشهدوه قال  
 فكان الا صبغ یقول قدمت البصرة فاقمت بها خمسة و  
 عشرين یوما و ما من غائب احب الی ان القائه من الموت ثم  
 ان الله الهمة التوبة و قد فها فی قلبه فاتیت ابا موسیٰ و هو علی  
 المنبر فسلمت علیه فاعرض فقلت ایها المعرض انه قد قبل  
 التوبة من هو خیر منک و من عمر و انی اتوب الی الله عزوجل  
 مما اسخط امیر المؤمنین و عامة المسلمین فکتب بذلك الی  
 عمر فقال صدق اقبلوا من اخیکم
- ۱۳۲ ان رجلا من بنی تمیم یقال له صبیغ بن عسل قدم المدينة و  
 كان عنده کتب فكان یسأل عن متشابه القرآن فبلغ ذلك عمر  
 فبعث الیه و قد اعد له اعراجین النخل فلما دخل علیه قال من  
 انت قال انا عبدالله صبیغ قال عمر رضی الله تعالیٰ عنه و انا  
 عبدالله عمر و اوما الیه فجعل یضربه بتلك العراجین فما زال  
 یضربه حتی شجحه و جعل الدم یسبل علی وجهه فقال حسبک  
 یا امیر المؤمنین و الله لقد ذهب الذی اجد فی راسی

۱۳۳ ان صبیغ العراقی جعل یسأل عن اشیاء عن القرآن فی اجناد المسلمین (وساق الحدیث الی ان قال) فارسل عمر الی یطلب الجرید فضربه بها حتی ترک ظهره وبره ثم ترکه حتی برئ ثم عاد له ثم ترکه حتی برئ ثم دعا به ليعود به فقال صبیغ یا امیرالمومنین ان كنت تريد قتلی فاقتلنی قتلا جمیلا و ان كنت تريد تداوینی فقد والله برئت فاذن له الی ارضه و کتب له الی ابی موسی الأشعری ان لا یجالسه احد من المسلمین فاشتد ذلك علی الرجل فکتب ابو موسی الأشعری الی عمر ان قد حسنت هیأته فکتب ایذن للناس فی مجالسته

### باب فضیلة العلم والعلماء

۳۰۰	اطلبوا العلم و لو بالصین	۳۷۳
۳۰۰	عالم قریش یملوء الارض علما	۳۷۳
۳۰۲	اکرموا العلماء فانهم ورثة الانبیاء	۳۷۹
۳۱۵	طلب العلم فریضة علی کل مسلم	۴۲۰
۳۱۵	من ادى الفریضة و علم الناس الخیر کان فضله علی العابد	۴۲۱
۳۱۵	العلماء ورثة الانبیاء	۱۲۳
۳۸۵	حدیث ابو هریره حفظت عن رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم وعائین فاما احدهما فبثته و اما الاخری فلو بثته قطع هذا البلعوم	۱۶۵
۳۹۲	ثلاثة لا یتستخف بهم الا منافق ذوا الشیبة فی الاسلام وذو العلم و امام مقسط	۱۹۰
۳۹۲	لیس من امتی من لم یعجل کبیرنا و یرحم صغیرنا و یعرف لعالمنا حقه	۱۹۱
۳۹۳	العالم سلطان الله فی الارض فمن وقع فیہ فقد هلك	۱۹۲
۴۴۹	(جو لوگ شب کو درس و تلاوت میں مشغول رہتے ہیں انہیں قراء کہتے ہیں ان کے متعلق ہے) یتدارسون القرآن باللیل و یصلون	۳۸۰
۴۵۷	تعلموا العلم و تعلموا للعلم السکينة و الوقار و تواضعوا لمن تعلمون منه	۳۹۳



- ۳۹۵ تواضعوا لمن تعلمون منه و تواضعوا لمن تعلمونه و لاتكونوا  
جبابرة العلماء فيغلب جهلكم علمكم
- ۳۰۲ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من سئل عن علمه  
فكتمه الحمه الله يوم القيمة بلجام من نار
- ۳۲۶ ان اهل الجنة ليحتاجون الى العلماء فى الجنة و ذلك انهم  
يرون الله تعالى فى كل جمعة فيقول لهم تمنوا على ما شتم  
فيلتفتون الى العلماء فيقولون ماذا تمنى فيقولون تمنوا عليه  
كذا كذا فهم يحتاجون اليهم فى الجنة كما يحتاجون اليهم  
فى الدنيا

### باب الاشياء والاحاديث فيها الفضيلة

- ۳۸۱ من بلغه عن الله عزوجل شى فيه فضيلة فاخذ به ايمانا به و  
رجاء ثوابه اعطاه الله تعالى ذلك و ان لم يكن كذلك
- ۳۸۲ فى رواية، اعطاه الله ذلك الثواب و ان لم يكن ما بلغه حقا
- ۳۸۳ فى لفظ، كان منى او لم يكن
- ۳۸۴ فى لفظ، و ان كان الذى حدثه كاذبا
- ۳۸۵ ما جاء كم عنى من خير قلته او لم اقله فانى ا قوله و ما جاء كم  
عنى من شرفانى لا اقول الشر
- ۳۸۶ فى رواية، ما قيل من قول حسن فانا قلته
- ۳۸۷ فى رواية، خذوا به حدثت به او لم احدث به
- ۳۸۸ عن حمزة بن عبدالمجيد قال، رأيت رسول الله صلى الله  
تعالى عليه وسلم فى النوم فى الحجر فقلت بابى انت و امى يا  
رسول الله انه قد بلغنا عنك انك قلت من سمع حديثا فيه  
ثواب فعمل بذلك الحديث رجاء ذلك الثواب اعطاه الله ذلك  
الثواب و ان كان الحديث باطلا فقال اى و رب هذا البلد انه  
لمنى وانا قلته۔
- ۳۸۹ من بلغه عن الله تعالى فضيلة فلم يصدق بها لم ينلها

باب اثم من كذب على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

- ۱۷۱ من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعده من النار
- ۳۸۷
- باب الفتیا**
- ۱۰۶ اجرؤکم علی الفتیا اجرؤکم علی النار
- ۳۶۶
- ۱۳۷ اتخذ الناس رؤسا جهالا فاستلوا فافتوا بغير علم فضلوا و  
اضلوا
- باب فضیلة امة محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم**
- ۱۳۵ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع عن امتی الخطا و النسیان
- ۱۲۹
- ۲۵۰ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه قال و انہی امتی  
عن اضاعة المال
- ۵۶ انکم فی زمان من ترک منکم عشر ما امر به هلك ثم یأتی زمان  
من عمل منهم بعشر ما امر به نجا
- ۳۶۹ جب مسلمان کی عمر چالیس برس کی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ جنون و جذام و  
برص کو اس سے پھیر دیتا ہے اور پچاس سال والے پر حساب میں نرمی  
اور ساٹھ برس والے کو توبہ و عبادت نصیب ہوتی ہے، ہفتاد سالہ کو  
اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے دوست رکھتے ہیں اسی برس والے کی  
نیکیاں قبول اور برائیاں معاف توے برس والے کے سب اگلے پچھلے  
گناہ مغفور ہوتے ہیں وہ زمین میں اللہ عزوجل کا قیدی کہلاتا ہے اور  
اپنے گمراہوں کا شفیع کیا جاتا ہے۔
- ۳۱۱ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثل امتی مثل المطر  
لا یدری اولہ خیر ام آخرہ
- ۳۱۳ المؤمن غر کریم و المنافق خب لئیم
- ۳۲۶ ان اللہ یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ من یجد لہا دینہا
- ۱۷۳ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی امت کی نسبت  
فرماتے ہیں اما انہم لا یعبدون شمساً و لاقمر او لا حجراً و لا  
ثناً و لکن یراؤن اعمالہم
- باب فی اولیاء اللہ تعالیٰ**

- ۱۵۶ فاذا احببته كنت سمعه الذي يسمع به و بصره الذي يبصر به ۳۸۲  
ويده التي يبطش بها و رجله التي يمشى بها (الى قوله تعالى) و  
ما ترددت عن شئ انا فاعله ترددى عن قبض نفس المؤمن  
يكره الموت و انا اكره مسأته
- ۱۵۷ قم الى امش اليك و امش الى اهروك اليك ۳۸۲
- ۱۵۸ و اذا احب الله عبدالم يضره ذنب ۳۸۲
- ۱۵۹ الدنيا و الاخرة حرام على اهل الله ۳۸۲
- ۱۶۱ قوله عزوجل اعطيهم من حلمى و علمى ۳۸۳
- ۱۶۲ من زهد فى الدنيا علمه الله بلا تعلم وهداه بلا هداية وجعله ۳۸۳  
بصيرا و كشف عنه العمى
- ۱۸۸ تقربوا الى الله ببغض اهل المعاصى و القوهم بوجوه مكفرة و ۳۹۱  
التمسوا رضا الله بسخطهم و تقربوا الى بالتباعد عنهم
- ۲۰۰ من عادى لى و ليا فقد اذنته بالحرب ۳۹۲
- ۲۰۱ من عادى اولياء الله فقد بارز الله بالمحاربة ۳۹۵

## باب فى الشعر

- ۳۷۳ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الشعر بمنزلة الكلام ۳۸۳  
فحسنه كحسن الكلام و قبيحه كقبيح الكلام
- ۳۷۵ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يضع لحسان بن ۳۸۳  
نابت منبرا فى المسجد يقوم عليه قائما يفاخر عن رسول الله  
صلى الله تعالى عليه وسلم او ينافح و يقول رسول الله صلى  
الله تعالى عليه وسلم ان الله يؤيد حسان بروح القدس مانافع  
او فاخر عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم-
- ۳۷۶ لما استخلف (عمر) صعد المنبر فلما رأى الناس اسفل منه ۳۸۳  
حمد الله ثم كان اول كلام تكلم به بعد الشاء على الله و على  
رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم-

هون عليك فان الامور بكف الاله مقاديرها

فليس بأتيك منهيها ولا قاصر عنك مامورها

## باب الامارت

۱۲۶ من استعمل رجلا من عصابة وفيهم من هو ارضى للرمه فقد ۳۷۱  
خان الله ورسوله و المومنين

## باب الطاعة

۳۸ قال عليه الصلوة و السلام عليكم بستي و سنة الخلفاء ۱۹۶  
الراشدين

۵۳ قال صلى الله تعالى عليه وسلم لا طاعة لاحد في معصية الله و ۱۹۹  
انما الطاعة في المعروف

۵۵ قال صلى الله تعالى عليه وسلم لا طاعة لمخلوق في معصية ۲۰۰  
الخالق

۳۵۲ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عليكم بستي و سنة ۴۴۰  
الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليها بالنواجذ

## باب النكاح

۳۹۲ (عقبه بن حارث نے جس عورت سے نکاح کیا وہ اس کی رضاعی بہن ۳۰۶  
تھی اس کی گواہی جب ان کی رضاعی ماں نے دی تو عقبہ نے انکار کیا  
اس پر) مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں ارشاد فرمایا  
کیف و قد قیل

## باب الطلاق

۳۷۶ ان رجلا اتى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقال ان امراء تى ۳۰۱  
لا تدفع يد لامس فقال طلقها قال انى احبها قال استمتع بها

## باب الاخوت

۵۳ قال صلى الله تعالى عليه وسلم راس العقل بعد الايمان بالله ۱۹۹  
تعالى التحبب الى الناس

۳۶۰ الله في عون العبد ما كان العبد في عون اخيه ۳۲۸

۳۶۲ من كان في حاجة اخيه كان الله في حاجته و من فرج عن ۳۲۹  
مسلم فرج الله عنه بها كربة من كرب يوم القيمة

- ۳۶۳ ان احب الاعمال الى الله تعالى بعد الفرائض ادخال السرور ۳۲۹  
على المسلم
- ۳۶۳ ان من موجبات المغفرة ادخالك السرور على اخيك المسلم ۳۳۰
- ۳۶۹ من استطاع منكم ان ينفع اخاه فلينفعه ۳۳۱
- ۱۳۱ لا يحل للرجل ان يهجر اخاه فوق ثلث ليال يلتقيان فيعرض هذا ۳۷۷  
ويعرض هذا و خيرهما الذي يبدأ بالسلام
- ۱۳۲ لا يحل لمومن ان يهجر مومنا فوق ثلث فان مرت به ثلث ۳۷۷  
فليلقه فليسلم عليه فان رد عليه السلام فقد اشتركا في الاجر  
فان لم يرد عليه فقد باء بالاثم و خرج المسلم من الهجرة
- ۱۳۳ لا يحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلث فمن هجر فوق ثلث ۳۷۸  
فمات دخل النار
- ۱۳۸ لا تباغضوا و لا تحاسدوا و لا تدابروا و كونوا عباد الله اخوانا ۳۷۹
- ۱۸۹ سباب المسلم فسوق ۳۹۲
- ۲۷۷ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرماتے ہیں العباد عباد الله ۳۱۸
- ۲۷۸ الناس بنو آدم و آدم من تراب ۳۱۸
- ۲۷۹ يا ايها الناس ان ربكم واحد و ان اباكم واحد الا لافضل لعربي ۳۱۸  
على عجمي و لا لعجمي على عربي و لا لاحمر على اسود و لا  
لاسود على احمر الا بالتقوى ان اكرمكم عند الله اتقاكم
- ۲۸۰ من اذى مسلما فقد اذاني و من اذاني فقد اذى الله ۳۱۹
- ۳۳۳ راس العقل بعد الايمان بالله التودد الى الناس ۳۷۳
- باب الظلم و التعدي**
- ۱۳۸ من مشى مع ظالم و هو يعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام ۳۷۷
- باب التوبة**
- ۳۰۶ جب كعب بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توبہ قبول ہوئی عرض کی یا ایاہی  
رسول اللہ ان من توبتی ان انخلع من مالی صدقة الى الله و الى  
رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم

- ٣٦٣ التائب من الذنب كمن لا ذنب له ٩٨
- ٣٤٢ من غير اخاه بذنب لم يمت حتى يعمله، و في رواية بذنب تاب ١٢٨  
منه
- ٣٥٨ كل شئ يتكلم به ابن آدم فانه مكتوب عليه فاذا اخطأ الخطيئة ٣٥٨  
ثم احب ان يتوب الى الله عزوجل فليات بقعة مرتفعة فليمدد  
يديه الى الله ثم يقول اللهم انى اتوب اليك منها لا ارجع اليها  
ابدا فانه يغفر له ما لم يرجع فى عمله ذلك
- باب الصدق والكذب**
- ٨٢ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم دع ما يريك الى مالا يريك ١١٢  
فان الصدق طمأنينة و ان الكذب رية
- ٢٥١ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اياكم و الظن فان ١٨٠٠  
الظن اكذب الحديث-
- ٦١ قال عبدالله ان الشيطان ليتمثل فى صورة الرجل فيأتى القوم ٢٠١  
فيحدثهم بالحديث من الكذب فيتفرقون فيقول الرجل منهم  
سمعت رجلا اعرف وجهه ولا ادرى ما اسمه يحدث
- ٢٩٢ كفى بالمرء كذبا ان يحدث بكل ما سمع ٢٨٨
- باب الرؤيا**
- ١٠٦ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من رأى فى المنام ٢١٢  
فقد رأى فان الشيطان لا يتمثل بى
- ١٠٤ من رأى فقد رأى الحق فان الشيطان لا يتزأبى ٢١٢
- ٣٠٣ اذا رأى احدكم الرؤيا يكرهها فليصق عن يساره ثلثا و ليستعد ٣٦٠  
بالله من الشيطان ثلثا و ليتحول عن جنبه الذى كان عليه
- باب الظن**
- ١٣٣ بش مطية الرجل زعموا

## باب الاطعمة والاشربة

- ۶۳ لما كثر الطعام في زمن معوية جعلوه مدين من حنطة ۱۰۶
- ۶۵ عن ابي سعيد الخدري كان طعامنا يومئذ الشعير ۱۰۷
- ۶۶ عن عبد الله بن عمر قال لم تكن الصدقة على عهد رسول الله ۱۰۷  
صلى الله تعالى عليه وسلم الا التمر و الزبيب و الشعير و لم  
تكن الحنطة
- ۸۱ كان صلى الله تعالى عليه وسلم يحب الحلواء و العسل ۱۱۲
- ۱۱۸ انه صلى الله تعالى عليه وسلم اذن في اكل لحم نخيل ۱۲۲
- ۱۷۷ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم امر بلعق الاصابع و ۱۳۱  
الصحفة و قال انكم لاتدرون في ايه البركة
- ۱۷۸ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم امرنا ان نسلت ۱۳۱  
القصعة و قال فانكم لا تدرون في اى طعامكم البركة
- ۱۷۹ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من اكل في قصعة ۱۳۱  
ثم لحسها استغفرت له القصعة
- ۱۸۰ زاد الحكيم الترمذى عن انس و صلت عليه ۱۳۲
- ۱۸۱ و زاد الديلمى عنه فتقول اللهم اعتقه من النار كما اعتقنى من ۱۳۲  
الشیطان
- ۱۸۲ عن مجابر بن عبد الله في حديث يرفعه الى رسول الله صلى الله ۱۳۲  
تعالى عليه وسلم لا يرنع القصعة حتى يلعقها او يلعقها فان في  
آخر الطعام البركة
- ۱۸۳ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لان العق القصعة احب ۱۳۲  
الى من ان تصدق بمثلها طعاما
- ۱۸۳ من لعق الصحفة و لعق اصابعه اشبعه الله تعالى في الدنيا و ۱۳۲  
الآخرة
- ۱۸۸ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا كثرت ذنوبك فاسق ۱۳۳  
الماء تتناثر كما يتناثر الورق من الشجر في الريح العاصف۔

- ۱۹۹ جب حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت فرما کر سیدنا ۳۹  
ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں مقیم ہوئے حضور  
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اولش جب ان کے گھر جاتا وہ اور ان  
کے گھر والے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشتان مبارک  
کے نشان کی جگہ سے کھاتے۔
- ۲۰۰ عن هلب قال رأيت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم نهى عن ۳۹  
طعام النصرى فقال لا يتخلجن في صدرك طعام ضارعت فيه  
نصرانية
- ۲۰۱ قال ابو ثعلبة خشنى، قلت يا رسول الله انا نغزو ارض العدو ۱۵۰  
فحتاج الى آيتهم فقال استغنوا عنها ما استطعتم فان لم  
تجدوا غيرها فاغسلوها واكلوا منها واشربوا
- ۲۳۳ ام المؤمنین صدیقہ نے عروہ بن زبیر سے فرمایا واللہ یا ابن اختی انا ۱۶۷  
کنا لننظر الى الهلال ثم الهلال، ثم الهلال ثلثة اهله فی شهرین  
و ما اوقد فی آيات النبى صلى الله تعالى عليه وسلم نار قلت يا  
خالة فما كان يعيشکم قالت الاسودان التمر و الماء۔
- ۲۳۴ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب اقدس حضور سرور عالم ۱۶۷  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمین ٹمود پر اترے وہاں کے کنوؤں سے پانی  
بھرا اس سے آٹے گوندھے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
حکم فرمایا کہ پانی پھینک دیں اور آٹا اونٹوں کو کھلا دیں چاہ ناقہ سے پانی  
لیں۔
- ۲۳۵ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم الناس شركاء فى ثلث (ای فی ۱۶۷  
الماء و النار و الملح) لا يفرق بين قصد و قصد
- ۳۳ ان يهوديا دعا النبى صلى الله تعالى عليه وسلم الى خبز شعير و ۱۹۵  
اهالة سنخة فاجابه



- ۳۵ عن جابر قال كنا نغزو مع رسول الله صلى الله تعالى عليه ۱۹۵  
وسلم فنصيب من آنية المشركين و اسقيتهم و نستمتع بها فلا  
يعيب ذلك علينا۔
- ۳۹ عن ابي ثعلبة قال قلت يا رسول الله انا بارض قوم اهل الكتاب ۱۹۶  
افناكل في آنيهم قال و ان وجدتم غيرها فلا تاكلوا فيها و ان  
لم تجدوا فاغسلوها و كلوا فيها
- ۴۰ و في لفظ انهم ياكلون لحم الخنزير و يشربون الخمر فكيف ۱۹۶  
نصنع بانيتهم وقد ورهم
- ۴۱ مثل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن قنور المحوس ۱۹۶  
فقال انقوها غسلا و اطبخوا فيها
- ۴۲ ان ابا ثعلبة سأل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم افتا في ۱۹۷  
آنية المحوس اذا اضطررنا اليها قال اذا اضطررتم اليها  
فاغسلوها بالماء و اطبخوا فيها
- ۵۰ رزين عن بعض الرواة و اني سمعت رسول الله صلى الله تعالى ۱۹۸  
عليه وسلم يقول لها ما اخذت في بطونها و ما بقي فهو لنا  
طهور
- ۶۲ اذا دخل احدكم على اخيه المسلم فاطعمه من طعامه فلياكل ۲۰۱  
و لا يسأل عنه و ان سقاه من شرابه فليشرب و لا يسأل عنه۔
- ۷۳ اذا وقعت الفارة في السمن فان كان جامدا فالقوها ما حولها ۲۰۵
- ۲۲۲ طعام الحواد دواء و طعام البخيل داء ۳۱۵
- ۲۵۰ ما ملاء آدمى وعاء شرا من بطنه بحسب ابن آدم اكالات يقمن ۳۱۱  
صلبه فان كان لا محالة فثلث لطعامه و ثلث لشرابه و ثلث  
لنفسه
- ۲۵۱ ان كثرة الاكل شؤم ۳۱۱

## باب الخمر والمسكرات

۱۱۸ نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن کل مسکرو ۳۷۰  
مفتر

## باب الذکر

- ۱ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یذکر اللہ تعالیٰ ۱۸۲  
علی کل احيائه
- ۳۵۶ ما من شیء انجی من عذاب اللہ من ذکر اللہ ۳۲۸
- ۳۵۷ ذکر کرنے والوں کی نسبت فرماتے ہیں حفتهم الملكة و غشيتهم ۳۲۸  
الرحمة و نزلت عليهم السکينة
- ۳۵۸ عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة ۳۲۸
- ۳۶۵ اکثرُوا ذکر اللہ حتی یقولوا محنون ۳۳۰
- ۳۶۶ اذکروا اللہ عند کل حجر و شجر ۳۳۰
- ۳۶۷ لم یفرض اللہ علی عبادہ فریضة الا جعل لها حدا معلوما ثم ۳۳۰  
عذر اهلها فی حال العذر غیر الذکر فانه لم یجعل له حدا انتهى  
اليه و لم یعذر احدا ترکه الا مغلوبا علی عقله و امرهم به فی  
الاحوال کلها
- ۳۶۸ الذکر الكثير ان لا يتناهی ابدا ۳۳۰
- ۵۳۸ لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ ۵۱۱
- ۵۳۹ اکثری من ذکر اللہ فانک لاتین بشیء احب الی من کثرة ذکره ۵۱۲
- ۵۴۰ من لم یکثر ذکر اللہ فقد برئ من الايمان ۵۱۲
- ۵۴۱ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یذکر اللہ تعالیٰ ۵۱۲  
علی کل احيائه
- ۵۴۲ معقبات لا یخیب قائلهن (ای سبحان اللہ، والحمد لله، و اللہ ۵۱۲  
اکبر)

## باب الصحبة و المجالسة

- ۲۰۹ انما مثل الحلیس الصالح و جلیس السوء کحامل المسک و ۳۹۶  
نافع الکبر اما ان یحرق ثيابک و اما ان تعبد منه ربحا خبیثة۔

۲۱۵ من جلیس السوء کمثل صاحب الکیر ان لم یصبک من سواد ۳۹۷  
اصابک من دخانہ

۲۱۶ اعتبروا الارض باسمائها و اعتبروا الصاحب بالصاحب ۳۹۷

۲۱۳ ایاک و قرین السوء فانک به تعرف ۳۹۷

## باب الزینة واللباس

۷۳ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یمتشط بمتشط من ۲۰۵  
عاج

۳۷۰ علیکم بلباس الصرّف تجملوا حلوة الایمان فی قلوبکم ۳۰۰

۳۷۱ ان الشیطان یحب الحمرة فلیاکم و الحمرة و کل ثوب فیہ ۳۰۰  
شہرة

۵۷ الشیاطین یمتعملون ثیابکم فاذا نزع احدکم ثوبه فلیطوه حتی ۳۵۱  
ترجع الیہا انفاسہا فان الشیطان لا یلبس ثوبا مطویا

۵۸ اطووا ثیابکم حتی ترجع الیہا ارواحہا فان الشیطان اذا وجد ۳۵۱  
ثوبا مطویا لم یلبسہ و ان وجد منشورا لبسہ

۵۹ مامن فراش یكون مفروشا لا ینام علیہ احد الا نام علیہ الشیطان ۳۵۱  
**باب مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما**

۳۲۷ انا و ابوبکر و عمر خلقنا من تربة واحدة ۳۱۶

۳۲۸ یكون فی آخر الزمان خلیفة لا یفضل علیہ ابوبکر و لا عمر ۳۱۶

۳۳۲ اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر ۳۱۹

## باب مناقب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۶۸ امیر مویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے خلافت میں نزاع ۳۳۵

نہیں نہ میں اپنے آپ کو مولیٰ علی کا ہمسر سمجھتا ہوں و انی لا علم انہ

افضل منی و احق بالامامة ولكن لستم تعلمون ان عثمان قتل

ظلما و انا ابن عمہ و ولیہ و اطلب بدمہ

## باب فضائل الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم

- ۳۱۱ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمسکوا بعہد بن ام ۲۷۹  
عبد (مسعود)
- ۳۱۲ ان اشبه الناس دلا و سمنا و ہدیا برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ ۲۷۹  
علیہ وسلم لابن ام عبد
- ۳۱۳ وہی ابن مسعود ہیں جنہیں امیر المؤمنین قاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ ۲۷۹  
عنه فرماتے کنیف مثنیٰ علما
- ۳۱۴ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رضیت لامتی ما ۲۷۹  
رضی لہا ابن عبدو کرہت لامتی ما کرہ لہا ابن ام عبد
- ۳۱۴ اصحابی کلنحوم باہم اقتدیتم اہتدیتم ۳۱۲
- ۱۶۳ د ع عنک معاذا فان اللہ یناہی بہ الملائکة قال لرجل قال لہ معاذ ۳۸۴  
بن جبل تعال حتی نومن ساعة فشکاه الرجل النبی صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم وقال او ما نحن بمؤمنین فقال لہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذلك
- ۱۶۴ کان عبد اللہ بن رواحة اذا لقی الرجل من اصحاب النبی صلی ۳۸۴  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال تعال نومن برنا ساعة فقال ذات یوم  
لرجل فغضب الرجل فحاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
فقال یا رسول اللہ الا ترى الی ابن رواحة یرغب عن ایمانک  
الی ایمان ساعة فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یرحم  
اللہ ابن رواحة انه یحب المحلس الی یناہی بہ الملائکة
- ۳۶۹ حرام بن سلمان کی شہادت کے بارے میں بخاری میں ہے جعل ۳۴۶  
نوم فارماؤا الی رجل فاتاه من خلفه قطعنه
- ۳۷۹ (واقعہ بیر معونہ میں ہے) بعث انبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
المنذر بن عمرو الساعدی و بعث معہ المطلب السلمی لیدلہم  
علی الطریق۔
- ۳۸۱ (واقعہ بیر معونہ کی) حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی ۳۴۹  
ان اخوانکم لقوا المشرکین فاقتطعوہم فلم یبق احد و انہم  
قالوا ربنا بلغ قومنا انا قد رضینا و قد رضی عناربنا فانارسلہم  
الیکم قدرضوا و رضی عنہم

- ۳۹۶ عن اسامة بن شريك ، قال اتيت النبي صلى الله تعالى عليه ۴۵۷ وسلم واصحابه حوله كان على رؤسهم الطير
- ۳۹۷ حديث عليه اقدس من ہے، اذا تكلم اطرق جلساؤه كان على رؤسهم الطير
- ۴۳۲ قدم رھط من عكل على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ۴۷۱ فكانوا في الصفة و قال عبدالرحمن بن ابى بكر قال كان اصحاب الصفة الفقراء

## باب الاسماء

- ۳۷۷ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من ولد له ثلاثة اولاد ۳۰۱ فلم يسم احدهم محمدا فقد جهل

## باب الاستمداد

- ۳۹۱ اذا انفلت دابة احدكم بارض فلاة فليناد يا عبادالله احبسوا فان ۴۵۶ لله تعالى عبادا في الارض تحبسه
- ۳۹۲ في رواية، اعينوني يا عبادالله ۴۵۶
- ۳۹۳ اذا ضل احدكم شيئا و ارادعوننا وهو بارض ليس بها انيس فليقل ۴۵۶ يا عبادالله اعينوني يا عبادالله اعينوني فان لله عباد لا يراهم

## باب قتل الحية

- ۱۵ خمس من الدواب و ليس على المحرم في قتلهن جناح ۱۸۷ الغراب و الحدأة و العقرب و الفارة و الكلب العقور۔
- ۱۶ خمس كلهن فاسقة يقتلن المحرم و يقتلن في الحرم ۱۸۸ وعد الحية بدل الحدأة و في رواية الحية مكان العقرب۔
- ۱۷ اقتلوا الحيات كلهن فمن خاف ثارهن فليس منا ۱۸۸
- ۱۸ اقتلوا الحيات ذوا الطفيتين و الابتر ۱۸۸
- ۱۹ اقتلوا الاسودين في الصلوة الحية و العقرب ۱۸۸
- ۲۰ اقتلوا الوزغ و لو في جوف الكعبة ۱۸۹
- ۲۱ من قتل حية فكانما قتل رجلا مشركا قد حل دمه ۱۸۹

۲۲ من قتل حية فله سبع حسنات ومن قتل وزغة فله حسنة ۱۸۹

## باب الحجامة

۳۹۸ من اجتمع يوم الاربعاء و يوم السبت فاصابه برص فلا يومن ۳۰۷  
الا نفسه

۳۹۹ امام سيوطي فرماتے ہیں سمعت ابي يقول سمعت ابا عمر محمد ۳۰۷  
بن جعفر بن مطر النيشاپوري قال قلت يوما ان هذا الحديث  
ليس بصحيح فافتصدت يوم الاربعاء فاصابني البرص فرأيت  
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في النوم فشكوت اليه  
حالي فقال اياك و الا ستهانة بحدیثی فقلت تبت يا رسول الله  
صلى الله تعالى عليه وسلم فانتبهت وقد عافاني الله و ذهب  
ذلك عني

۳۰۰ وعي فرماتے ہیں؛ سمعت ابا معين الحسين بن الحسن الطبري ۳۰۷  
يقول اردت الحجامة يوم السبت فقلت للغلام ادع لي الحجام  
فلما ولي الغلام ذكرت خبر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم  
فاصابه وضع فلا يلومن الا نفسه قال فدعوت الغلام ثم  
تفكرت فقلت هذا حديث في اسناده بعض الضعف فقلت  
لـلـغـلام ادع الحجام لي فدعاه فاحتجمت فاصابني البرص  
فرأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في النوم  
فشكوت اليه حالي فقال اياك و الاستهانة بحدیثی فنذرت لله  
نذرا لئن اذهب الله ما بي من البرص لم اتهاون في خبر النبي  
صلى الله تعالى عليه وسلم صحيحا كان او سقيما فذهب الله  
عني ذلك البرص

۳۰۱ ورد النهي عنه (عن تـقـلـيم الاظفار) يوم الاربعاء و انه يورث ۳۰۸  
البرص، وحكى عن بعض العلماء انه فعله فنهى عنه فقال لم  
ينبت هذا فلحقه البرص من سعة فرأى النبي صلى الله تعالى  
عليه وسلم نبي منامه فشكى اليه فقال له لم تسمع نهى عنه  
فقال لم يصح عندي فقال صنى الله تعالى عليه وسلم يكفيك  
انه سمع ثم مسح بدنه بيده الشريفة فذهب ما به فتاب عن  
مخالفة ما سمع

## باب الدعاء

۱۲۳	اقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فاكثروا الدعاء	۱۲۵
۳۲۰	من لم يدع الله غضب عليه	۴۳۴
۳۲۰	من لم يسأل الله يغضب عليه	۴۳۵
۳۲۰	عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال قال الله تعالى من لا يدعوني اغضب عليه	۴۳۶
۳۲۶	افضل الدعاء الحمد لله	۴۵۰
۳۲۶	ایک سفر میں لوگوں نے با آواز بلند اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا شروع کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو اپنی جانوں پر نرمی کرو۔ انکم لاتدعون اصم و لا غائبا انکم تدعون سمیعا بصیرا	۴۵۱
۳۲۶	ثتان لا ترد الدعاء عند النداء و عند الباس	۴۵۲
۳۲۷	اذا نادى المنادى فتحت ابواب السماء و استجيب الدعاء	۴۵۳
۳۲۷	اذا لقيت الحاج فسلم عليه و صافحه و مره ان يستغفر لك قبل ان يدخل بيته فانه مغفور له	۴۵۴
۴۵۹	انه صلى الله تعالى عليه وسلم حول رداءه ليتحول القحط	۴۰۳
۴۶۰	ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم استسقى فاشار بظهر كفيه الى السماء	۴۰۵
۴۶۰	كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا رفع يديه في الدعاء لم يحطهما حتى يمسح بهما وجهه	۴۰۶
۴۶۰	ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا دعا فرفع يديه مسح وجهه بيديه	۴۰۷
۴۶۱	سلوا الله يبطون اكفكم ولا تسئلوه بظهورها فاذا فرغتم فامسحوا بها وحوهكم	۴۰۸
۵۰۳	مع كل ختمه دعوة مستجابة	۵۱۲
۵۰۳	من ختم القرآن فله دعوة مستجابة	۵۱۳

- ٥١٣ ثلاثة لا ترد دعوتهم الصائم حين يفطر، الحديث
- ٥١٥ ان للصائم عند فطره دعوة ما ترد
- ٥١٦ لكل عبد صائم دعوة مستجابة عند افطاره اعطيها في الدنيا و  
ادخرت في الآخرة
- ٥٢٠ ان لربكم في ايام دهركم نفحات فتعرضوا لها لعل ان يصيبكم  
نقحة منها لا تشقون بعدها
- ٥٢١ لا يجتمع ملوء فيدعو بعضهم يؤمن بعضهم الا اجابهم
- ٥٢٢ اذا جلس احدكم في مجلس فلا يرحن منه حتى يقول ثلث  
مرات سبحنك اللهم ربنا و بحمدك لا اله الا انت اغفرلى و  
بت على فان كان اتى خيرا كان كالطالع عليه و ان كان  
مجلس لغو كان كفارة لما كان في ذلك المجلس
- ٥٢٤ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا جلس مجلسا  
يقول في آخره اذا اراد ان يقوم من المجلس سبحنك اللهم و  
بحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك و اتوب اليك
- ٥٢٨ ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا جلس  
مجلسا او صلى تكلم بكلمات فسالته عائشة عن الكلمات  
فقال ان تكلم بخير كان طابعا عليهن الى يوم القيامة و ان تكلم  
بشر كان كفارة له سبحنك اللهم بحمدك استغفرك و اتوب  
اليك-
- ٥٢٩ حديث قدسى، انا عند ظن عبدى بى و انا معه اذا دعانى
- ٥٣٠ يا ابن آدم انك مادعوتنى و رجوتنى غفرت لك على ما كان  
منك و لا ابالى
- ٥٣١ عليكم عباد الله بالدعاء
- ٥٣٥ صلوا على واجتهدوا فى الدعاء
- ٥٣٣ لا تعجروا فى الدعاء فانه لن يهلك مع الدعاء احد



- ۵۳۴ تدعون الله ليلاكم و نهاركم فان الدعاء سلاح المؤمن ۵۱۱
- ۵۳۵ اكثر الدعاء بالعافية ۵۱۱
- ۵۳۶ ايك بار حضور اقدس صلى الله تعالى عليه وسلم سے دعاء كُنْ نَسِيْمَتِ اِيَّا ارشاد فرمائی صحابہ نے عرض كى اذا نكث فرمایا الله اكثر، و فى رواية  
الله اكبر
- ۵۳۷ من سره ان يستجيب الله له عند الشدائد فليكثر من الدعاء عند ۵۱۱  
الرخاء

## باب اشراط الساعة

- ۵۱۱ لا تقوم الساعة حتى لا يقال فى الارض الله الله ۱۷۰

## باب الدجال

- ۲۵ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يمكث ابو الدجال ۸۹  
و امه ثلثين عاما لا يولد لهما ولد ثم يولد لهما غلام اعور اضر  
شىء و اقل منفعة تنام عيناه و لا ينام قلبه
- ۱۲۲ يكون فى آخر الزمان دجالون كذابون ياتونكم من الاحاديث ۱۳۳  
بما لم تسمعوا انتم و لا آباءكم فاياكم و اياهم لا يضلونكم و لا  
يفتنونكم
- ۱۷۱ من سمع بالدجال فلينأ منه فوالله ان الرجل لياتيه وهو يحسب ۱۳۵  
انه مؤمن فيتبعه فما يبعث به من الشبهات
- ۱۷۲ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يخرج الدجال ۳۸۷  
فيمكث اربعين فبعث الله عيسى بن مريم فيهلكه ثم يمكث فى  
الناس سبع سنين ليس بين اثنين عداوة ثم يرسل الله ريحا باردة  
من قبل الشام فلا يبقى على وجه الارض احد من فى قلبه مثقال  
ذرة من خير او ايمان الا قبضته حتى لو ان واحدكم دخل فى  
كبد جبل لدخلته حتى تقبضه قال فيبقى شرار الناس فى حفة  
انظير و احلام السباع لا يعرفون معروفها و لا ينكرون منكرا  
فيتمثل لهم الشيطان فيقول لا تستحيون فيقولون مات امرنا  
فيامرهم بعبادة الاوثان ثم ينفخ الصور

## باب صفة الجنة والنار

- ۲۲۷ نار جهنم سوداء مظلمة ۱۶۵
- ۲۲۸ تلا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم هذه الآية وقودها ۱۶۵  
الناس و الحجارة فقال او قد عليها الف عام حتى احمرت و  
الف عام حتى ابيضت و الف عام حتى اسودت فهي سوداء  
مظلمة لا يضيء لهبها۔ و في رواية فهي سوداء مظلمة كالليل  
المظلم۔
- ۲۲۹ قال صلى الله تعالى عليه وسلم يغث فيه ميزابان يمدانه من ۱۶۶  
الجنة احدهما من ذهب و الآخر من ورق
- ۲۳۰ قال صلى الله تعالى عليه وسلم الا ان سلعة الله غالية الا ان ۱۶۶  
سلعة الله الجنة
- ۲۳۱ حوضي مسيرة شهر ماؤه ابيض من اللبن و ريحه اطيب من ۱۶۶  
المسك
- ۲۳۲ اترونها حمراء كمناركم هذه لهي اشد سوداء من النار ۱۶۶
- باب الشتي**
- ۱۰۹ قال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم خير الامور اوساطها ۱۶۰
- ۱۳۹ من حسن اسلام امرء ترك مالا يعنيه ۱۲۷
- ۱۴۰ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا طلى بدء بعورته ۱۲۷  
فضلاها بالنورة و سائر جسده اهله
- ۱۳۶ الهواو العبوا فاني اكره ان يرى في دينكم غنظة ۱۲۷
- ۱۵۲ من كان يوم من بالله و اليوم الاخر فلا يتقطن مواقف التهم ۱۳۰
- ۲۰۲ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرماتے ہیں اياك و ما يسرء ۱۵۰  
الاذن
- ۲۰۳ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرماتے ہیں اياك و كل مردحتدر ۱۵۰  
منه
- ۲۰۴ فرماتے ہیں صلى الله تعالى عليه وسلم بشروا و لا تنفروا ۱۵۱

- ۲۱۰ لا یرکب البحر الا حاج او معتمرا و غازی فی سبیل اللہ فان ۱۶۱  
تحت البحر نارا و تحت النار بحرا
- ۲۱۱ عن ابن عمر رفعه تحت البحر نار و تحت النار بحر و تحت ۱۶۱  
البحر نار
- ۲۱۲ قوله صلى الله تعالى عليه وسلم في صفة البحر هو الظهور ماء ه ۱۶۱  
والحل ميتة
- ۲۱۹ عن ابن عباس قال كنت العب مع الصبيان فجاء رسول الله ۱۶۳  
صلى الله تعالى عليه وسلم فتواريت خلف باب فجاء فحطاني  
حطاة و قال اذهب ادع لي معاوية
- ۲۲۳ حديث عثمان غني رضي الله تعالى عنه من هي اللهم كبر سني ورق ۱۶۳  
عظمي فاقبضني اليك غير عاجز ولا ملوم
- ۲۲۹ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرماتے ہیں الحياء خير كله ۱۷۹
- ۲۵۲ قال صلى الله تعالى عليه وسلم ايما اهاب دبع فقد طهر ۱۸۰
- ۲۳ انها (اي الهرة) ليست بنجس انها من الطوافين عليكم و ۱۸۹  
الطوافات
- ۲۵ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اله سبع ۱۹۰
- ۲۶ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم السنور سبع ۱۹۰
- ۲۷ قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و ذكر اله فقال هي ۱۹۰  
سبع
- ۳۰ قال صلى الله تعالى عليه وسلم لا يأتي عليكم زمان الا الذي ۱۹۳  
بعده شر منه حتى تلقوا ربكم
- ۳۱ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم امس خير من اليوم و اليوم ۱۹۳  
خير من غدو كذلك حتى تقوه الساعة
- ۶۷ عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم هلك المنتظون ۲۰۳
- ۸۰ لعن الله الناظر و المنظور له ۲۰۷
- ۱۳۵ ليس الخبز كالمعاينة ۲۰۷

۳۰۲	اکرموا المعزی و امسحوا برغامها فانها من دواب الجنة	۳۷۸
۳۰۹	الديك الابيض صديقي و صديق صديقي و عدو عدو الله و كان رسول الله صلى الله تعالى عليه و سلم بيته معه في البيت	۴۰۳
۳۱۲	كان للنبي صلى الله تعالى عليه و سلم في حائطنا فرس يقال له اللحييف	۴۱۰
۳۲۳	اطفئوا الحريق بالتكبير	۴۲۳
۳۲۳	اذا رأيتم الحريق فكبروا فانه يطفى النار	۴۲۳
۳۳۹	قوله صلى الله تعالى عليه و سلم ان العجارية اذا حاضت لم يصلح ان يرى منها الا وجهها و يديها الى المفصل	۷
۳۵۷	انه يحدث بعدى اشياء و ان من احبها الى لما احدث عمر	۸۳
۳۷۰	ذوالو جهين، كوقيامت میں دو زبانیں آگ کی دی جائیں گی	۱۱۷
۳۷۱	منعون من يعمل عمل قوم لوط	۱۲۱
۳۷۱	كما تدين تدان	۱۲۵
۳۷۷	من احب شيأ اكثر من ذكره	۱۳۹
۳۸۰	الولد للفراش و للعاهر الحجر	۱۵۲
۳۹۵	اذا سمعت الرجل يقول هلك الناس فهو اهلكهم	۲۰۲
۳۹۷	انما سمى القلب من قلبه انما مثل ريشة الفلاة تعلق في اصل شجرة قلبها الرياح ظهر البطن	۲۱۱
۴۳۸	احب الاعمال الى الله ادومها و ان قل	۳۳۳
۴۵۹	ارسل ملك الموت الى موسى عليهما الصلاة و السلام (فذكر الحديث الى ان قال) فسأل الله ان يديه من الارض المقدسة رمية بحجر	۴۰۱
۴۸۲	اذا مدح الفاسق غضب الرب و اهتر لذلك العرش	۴۹۵
۵۰۳	الم تر الى العمال يعملون فاذا فرغوا من اعمالهم و فوا احوارهم	۵۱۰
۵۰۳	العامل انما يوفى اجره اذ قضى عمله	۵۱۱
۵۱۷	قاص في الجنة و قاصيان في النار	۵۵۸

# المأخذ

رقم كتاب محمد بن عثمان	فتاوى رضويه جلد اول	۱
مشمولہ جلد اول	الجود الحلو في اركان الوضوء	۲
	تنوير القنديل في اوصاف المنديل	۳
	الطراز المعلم فيما هو حدث من احوال الدم	۴
	نبه القوم ان الوضوء من اي نوم	۵
	الاحكام و العلل في اشكال الاحتلام و البلل	۶
	بارق النور في مقادير ماء الطهور	۷
	ارتفاع الحجب عن وجوه قراءة الجنب	۸
	الطرس المعدل في حد الماء المستعمل	۹
	النميقة الانقى في فرق الملقى و الملقى	۱۰
	اجلى الاعلام ان الفتوى مطلقاً على قول الامام	۱۱
	النور و النورق لاسفار الماء المطلق	۱۲
	عطاء النبي لا فاضة احكام ماء الصبي. رساله ضمنيہ	۱۳
	حسن التعمم لبيان حد التيمم	۱۴
	الظفر لقول زفر. رساله ضمنيہ	۱۵
	الطلبية البديعه في قول صدر الشريفة	۱۶

۱۷	فتاویٰ رضویہ جلد دوم	مکتبہ نعیمیہ دہلی
۱۸	سلب الثلب عن القائلین بطہارة الكلب	مشمولہ جلد دوم
۱۹	الاحلی من السكر لطلبة سكر روسر	
۲۰	جمان التاج فی بیان الصلوٰۃ قبل المعراج	
۲۱	حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلوتین	
۲۲	منیر العین فی حکم تقبیل الابهامین	
۲۳	نہج السلامة فی حکم تقبیل الابهامین فی الاقامة	
۲۴	ایذان الاجر فی اذان القبر	
۲۵	فتاویٰ رضویہ جلد سوم	رضا اکیڈمی بمبئی
۲۶	ہدایۃ المتعال فی حد الاستقبال	مشمولہ جلد سوم
۲۷	الجام الصاد عن سنن الضاد	
۲۸	النہی الاکید عن الصلاة وراء عدی التقليد	
۲۹	القلادة المرصعة فی نحر الاجوبة الاربعة	
۳۰	تیجان الصواب فی قیام الامام فی المحراب	
۳۱	اجتناب العمال عن فتاویٰ الجہال	
۳۲	انہار الانوار من یم صلاة الاسرار	
۳۳	وصاف الرجیح فی بسملة التراویح	
۳۴	مرقاۃ الجمان فی الهبوط عن المنبر لمدح السلطان	
۳۵	رعاية المذہبین فی الدعا بین الخطبتین	
۳۶	التبصیر المنجد بان صحن المسجد مسجد	
۳۷	اوفی اللعہ فی اذان الجمعة	
۳۸	سرور العید فی حل الدعاء بعد صلاة العید	

# فہرست مضامین

## جلد اول

۲۳	اربعین	۳	انتساب
۲۳	کتب ترغیب و ترہیب	۴	قدیم
۲۳	کتب موضوعات	۷	سرنامہ سخن
۲۳	کتب احکام	۹	مجدد اعظم رزم گاہ حق و باطل میں
۲۳	کتب تخریج	۱۱	کنز الایمان
۲۵	مفاتیح و فہارس	۱۲	تصنیفات
۲۵	کتب اوائل	۱۳	شہنشاہ اقلیم سخن
۲۵	کتب تفسیر ماثور	۱۵	امتیازی خصوصیات
۲۵	دیگر کتب	۱۶	امام احمد رضا کی بصیرت حدیث
۲۶	تخریج احادیث	۱۷	تعریف علم حدیث
۲۶	تعریف	۱۷	ضرورت حدیث
۲۶	اہمیت و فائدہ	۱۷	تدوین حدیث
		۲۱	اقسام کتب
۲۶	تاریخ	۲۱	جامع
۲۷	مشہور کتب تخریج	۲۱	مند
۲۷	الفاظ حدیث کے حق میں مستخرجات کا طریق کار	۲۱	سنن
۲۸	نقل اور اصل کی طرف نسبت	۲۱	مجموع
۲۸	فوائد مستخرجات	۲۲	علل
۳۳	قوت حافظہ	۲۲	جہ
۳۳	مراتب احادیث صحیحہ	۲۲	اطراف
۳۷	بیان راوی	۲۲	مندرک
۳۰	کتب حدیث کے طبقات	۲۲	مستخرج
۳۰	پہلا طبقہ	۲۲	مجمع
۳۰	دوسرا طبقہ	۲۳	زوائد
۳۰	تیسرا طبقہ	۲۳	مصنف و موطاء

۸۳	تعارف رسالہ۔ الطراز المعظم	۴۱	پو تھا طبقہ
۸۵	حدیث رسالہ الطراز المعظم	۴۱	پانچواں طبقہ
۸۵	زن حائضہ کو مستحب ہے کہ غسل حیض کے بعد خون صاف کرے	۴۲	سند حدیث مسلسل بالادویت
۸۶	تعارف رسالہ۔ نبی القوم	۴۳	سند حدیث مسلسل بالادویت
۸۸	احادیث رسالہ۔ نبی القوم	۴۵	سند روایت
۸۸	رکوع و سجود میں سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا	۴۸	فتاویٰ رضویہ
۸۸	ایسا سونا جس سے استرخائے مقاصل ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا	۵۳	سند فقہ حنفی
۸۸	حضور کی بیداری قلب اطہر کے بارے میں ایک حدیث	۵۵	فتاویٰ رضویہ اور احادیث
۸۹	دجال کے بارے میں ایک حدیث	۵۷	فتاویٰ رضویہ اور رسائل
۸۹	حضور کی نیند یا قہقہہ وضو نہیں	۵۹	سبب تالیف
۹۰	انبیاء کرام کے دل نہیں سوٹے ہیں	۶۰	طرز تالیف
۹۰	تعارف رسالہ۔ الاحکام والعلل	۶۵	اختتامیہ
۹۱	احادیث رسالہ۔ الاحکام والعلل	۶۷	تعارف فتاویٰ رضویہ جلد اول
۹۳	نیند سے بیدار ہونے کے بعد اگر تری دیکھے تو غسل واجب ہے ورنہ نہیں	۷۳	تعارف رسالہ الجود الخلو
۹۳	خواب میں اگر احتلام ہو اور تری بھی محسوس ہو تو غسل واجب ہے	۷۵	احادیث رسالہ۔ الجود الخلو
۹۶	تعارف رسالہ۔ بارق النور	۷۵	ابتدائے وضو میں بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے
۱۰۰	احادیث رسالہ۔ بارق النور	۷۶	وضو میں پاؤں دھونا فرض ہے
۱۰۰	وضو اور غسل میں اجماعاً پانی کی مقدار متعین نہیں ہے	۷۷	انگلستان مبارک سے پانی نکلنے کا معجزہ
۱۰۲	اعضائے وضو دو دو بار دھونے سے متعلق ایک حدیث	۷۷	تعارف رسالہ۔ تئور القندیل
۱۰۲	اعضائے وضو ایک ایک بار دھونے کے بارے میں دو حدیثیں	۷۷	احادیث رسالہ۔ تئور القندیل
۱۰۲	اعضائے وضو تین تین مرتبہ اور ایک بار دھونے سے	۷۹	وضو کا پانی قیامت کے دن نیکیوں کے پلڑے میں رکھا جائے گا
		۷۹	وضو کے بعد تو ایہ سے پانی پونچھنا منع نہیں ہے
		۸۰	غسل کے بعد کپڑے سے پانی صاف نہ کرنے کے بارے میں ایک حدیث
		۸۰	وضو کے بعد پانی بھارت سے
		۸۱	حضور پیرا سے پانی صاف کرتے تھے
		۸۱	حضرت ابن عباس غسل کے بعد پانی صاف کرتے تھے



۱۱۶	راہ خدا میں خرچ کرنا اسراف نہیں	۱۰۴	ایک مرتبہ دھونا بھی ثابت ہے
۱۱۷	صدیق کیلئے خدا اور رسول کافی ہیں	۱۰۴	دو تہائی مد پانی سے وضو فرمانے کے
۱۱۷	غسل میں پہلے سر پر پانی ڈالنا مستحب ہے	۱۰۳	بارے میں ایک حدیث
۱۱۷	عورتوں کے بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ	۱۰۳	زن و شوہر دونوں ایک ساتھ ایک
۱۱۷	جانے تو چونیاں کھولنا ضروری نہیں	۱۰۳	برتن سے غسل کر سکتے ہیں
۱۱۸	چلو سے پانی لیکر وضو کرنے کے بارے	۱۰۳	صاع و مد اور فرق سے وضو غسل
۱۱۸	میں چار حد تھیں	۱۰۳	کرنے کے بارے میں چند حد تھیں
۱۱۹	اعضائے وضو ایک ایک مرتبہ دھونے	۱۰۵	آب وضو کے ذریعے سے گناہ جھڑتے ہیں
۱۱۹	سے متعلق ایک حدیث	۱۰۶	رغل اور صاع و مد سے وضو غسل
۱۱۹	بڑے برتن سے پانی لیکر وضو کرنے کے	۱۰۶	کے بارے میں دو حد تھیں
۱۱۹	بارے میں تین حد تھیں	۱۰۶	گیسوں کے مد حضرت امیر معویہ نے ایجاد کئے
۱۲۰	معاملات میں میانہ روی بہتر ہے	۱۰۷	زمانہ رسالت میں گیسوں نہیں تھا
۱۲۰	نماز میں کن آنکھوں سے دیکھنا	۱۰۸	قبل وضو مسواک کرنے سے متعلق دو حد تھیں
۱۲۰	اسراف و تبذیر کی تفصیل	۱۰۸	وضو میں کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا سنت ہے
۱۲۰	قریبی رشتہ دار کو صدقہ دینا زیادہ ثواب ہے	۱۰۹	مسواک کرنا سنت ہے
۱۲۱	معنی اسراف پر چار حد تھیں	۱۱۰	آب وضو کے ساتھ گناہ دور ہوتے ہیں
۱۲۲	گھوڑے لے کر گوشت سے متعلق ایک حدیث	۱۱۰	مسواک کرنا سنت ہے
۱۲۲	وضو میں بلا ضرورت زیادہ پانی بہانا اسراف ہے	۱۱۱	مسواک کے ذریعہ منہ پاکیزہ رکھو
۱۲۲	تین چیزیں مکروہ ہیں	۱۱۲	کھل طریقہ وضو پر ایک حدیث
۱۲۲	ہمیشہ با وضو رہنا کمال ادب کی دلیل ہے	۱۱۲	حضور کو میٹھی چیزیں مرغوب ہیں
۱۲۲	وضو پر وضو کے فضائل	۱۱۲	مشک و اریاب کی باتیں منع ہیں
۱۲۳	سجدہ سب سے زیادہ قربت رب کا سبب ہے	۱۱۲	طریقہ غسل پر مشتمل تین حد تھیں
۱۲۳	جسے نماز میں شک ہو وہ کم پر بناء کرے	۱۱۳	کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا سنت ہے
۱۲۳	جڑ تک پانی پہنچ جائے تو عورت کو بال کھولنا	۱۱۳	اعضائے وضو ایک ایک مرتبہ دھونے
۱۲۳	ضروری نہیں	۱۱۳	کے بارے میں چار حد تھیں
۱۲۵	وضو میں زیادہ پانی بہانا اسراف ہے	۱۱۵	انگلیاں مسواک کے قائم مقام ہیں
۱۲۶	وضو کے شیطان کو لو لہان کہا جاتا ہے	۱۱۵	وضو جزاء ایمان اور مسواک جزو وضو ہے
۱۲۶	وضو میں شیطانی بات	۱۱۶	صرف پانچ ماہ پانچھی سے نماز مکروہ تحریمی ہے
۱۲۶	اعضائے وضو تین تین بار سے زیادہ	۱۱۶	وضو میں غرہ تجلیل کا بڑھانا مستحب ہے

۱۳۹	سورۃ غافر کی فضیلت	۱۳۶	دھونا برا ہے
۱۳۰	تعارف رسالہ۔ الطرس المعدل	۱۳۷	لا یعنی باتوں میں پڑنا منع ہے
۱۳۱	احادیث رسالہ۔ الطرس المعدل		بدن کے غیر ضروری بال نور سے
۱۳۱	کھانا کھا کر انگلیاں چاٹنا سنت ہے	۱۳۷	دور کرنا جائز ہے
۱۳۲	صدقہ مال کا میل ہے	۱۳۷	و سوسہ شیطان دفع کرنا
۱۳۳	وضو سے گناہ دھلتے ہیں	۱۳۸	وضو کے بعد رومالی پر چھینٹا دینا سنت ہے
۱۳۳	مسلمانوں کو پانی پلانے سے گناہ معاف ہوتے ہیں	۱۳۹	امت مرحومہ کی خطا پر مواخذہ نہیں
	بسم اللہ کہہ کر وضو کرنے سے پورا جسم	۱۳۹	دین میں بے جا سختی منع ہے
۱۳۳	پاک ہو جاتا ہے	۱۳۹	مدار اعمال نیتوں پر ہے
۱۳۵	بغیر طہارت کے قرآن چھونا منع ہے		نماز میں پسینہ سے دل بٹے تو صاف
۱۳۶	تعارف رسالہ۔ النبیۃ الاتی	۱۳۰	کرنا جائز ہے
۱۳۸	احادیث رسالہ النبیۃ الاتی	۱۳۰	تمن چیزیں اللہ کو ناپسند ہیں
۱۳۸	ٹھہرے ہوئے پانی میں جمع کرنا منع ہے	۱۳۰	کثرت نماز کی فضیلت پر ایک حدیث
	چھوٹے تالاب کا پانی لیکر کنارے میں		تصمت کی جگہ سے بچنے کی تاکید پر
۱۳۸	غسل کرنا چاہئے	۱۳۰	ایک حدیث
	عورت دومر دایک دوسرے کے بچے		صرف خروج ریح کے شک سے
۱۳۸	ہوئے پانی سے غسل کر سکتے ہیں	۱۳۰	نماز نہ چھوڑے
۱۳۹	احادیث فتاویٰ رضویہ جلد اول	۱۳۳	دجال سے دور رہنے کی تاکید پر ایک حدیث
	حالت جنابت میں وضو کے بعد کھانا کھلایا	۱۳۳	دس باتیں سنت ہیں
۱۳۹	جاسکتا ہے	۱۳۳	وضو کے بعد رومالی پر چھینٹا دینا سنت ہے
۱۳۹	معظم شخصیت کا جھوٹا کھانا جائز ہے		شیطانی خیال آئے تو یہ کسر ٹھکرا دو کہ
۱۳۹	نصرانی کے یہاں کا کھانا کھانا منع ہے	۱۳۳	تو جھوٹا ہے
	کافروں کے برتن دھونے کے بعد	۱۳۵	دجال سے دور بھاگنا واجب ہے
۱۵۰	استعمال کئے جاسکتے ہیں	۱۳۶	تعارف رسالہ۔ ارتقاء الحجب
۱۵۰	ایسی بات نہ کی جائے جو سننے سے بری معلوم ہو	۱۳۸	احادیث رسالہ۔ ارتقاء الحجب
۱۵۲	تعارف رسالہ۔ اجلی الاعلام	۱۳۸	جنب و حائض کو قرآن پڑھنے کی اجازت نہیں
۱۵۶	احادیث رسالہ۔ اجلی الاعلام		قرآن سے شفا اور اس پر اجرت کے
۱۵۶	عورتوں کو جماعت میں حاضر ہونا منع ہے	۱۳۸	بارے میں ایک حدیث
۱۵۷	تعارف رسالہ۔ النور والنورق	۱۳۹	اکمل ثنائے الہی

۱۷۶	نماز میں کلام کرنا حرام ہے	۱۶۰	احادیث رسالہ۔ النور والنورق
	تیمم میں مٹی کا ہاتھوں سے مس ہونا	۱۶۰	سمندر کے پانی سے وضو غسل جائز ہے
۱۷۶	ضروری ہے	۱۶۰	نیز ترم سے وضو کرنے کے بارے میں ایک حدیث
۱۷۶	نماز کسوف کے بارے میں دو حدیثیں	۱۶۱	بلا ضرورت سمندر میں سوار ہونا نہ چاہئے
۱۷۷	ہولناک منظر کے وقت نماز پڑھی جائے	۱۶۱	سمندر کا پانی پاک ہے
	نماز کے وقت اگر کوئی سویا رہے تو جلگنے پر	۱۶۱	گرم پانی سے وضو جائز ہے
۱۷۷	پڑھ لے	۱۶۲	دھوپ کے گرم کردہ پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے
	اندھیری میں مسجد کو جانا بڑی فضیلت		اجنبیہ عورت کے بچے ہوئے پانی سے
۱۷۷	رکھتا ہے	۱۶۲	مرد کو طہارت مکروہ ہے
	لذان کی آواز سننے والوں کو مسجد میں حاضر	۱۶۳	کسی بچے کو معمولی سا کام بتانا جائز ہے
۱۷۷	ہونا چاہئے		خمیر آلود برتن کے پانی سے وضو غسل
	اقامت نماز کے بعد وضو یا غسل نہ ہونا یاد	۱۶۳	جائز ہے
۱۷۸	آئے تو چلا جائے	۱۶۳	وقت غسل صرف خطمی سے سرد ہونا
	حضور نے ایک شخص کے سلام کا جواب	۱۶۳	نیز ترم کے بارے میں ایک حدیث
۱۷۸	تیمم کے بعد دیا	۱۶۳	حضرت عثمان نے موت کی دعا مانگی
۱۷۹	حیا جس قدر زیادہ ہو بہتر ہے	۱۶۳	جب تک پانی کے لو صاف نہ بدلیں وہ پاک ہے
۱۷۹	بے وجہ شرعی مال ضائع کرنا منع ہے	۱۶۵	آتش دوزخ کے بارے میں دو حدیثیں
۱۸۰	احادیث فتاویٰ رضویہ جلد اول	۱۶۶	جنت کے دو پر نالے کوڑ میں گر رہے ہیں
۱۸۰	بدگمانی حرام ہے	۱۶۶	جنت اللہ کا مال ہے
۱۸۰	بعد دعاغت چڑ لپاک ہو جاتا ہے	۱۶۶	حوض کوثر کی توصیف پر ایک حدیث
۱۸۰	ہڈی اور گوبر سے استنجاء کرنا منع ہے	۱۶۶	جہنم کی آگ کالی اور تاریک ہے
۱۸۱	تین پتھروں سے استنجاء کرنا پاک لانا ہے		کاشلہ نبوت میں دو دو مہینے آگ روشن
	☆☆☆	۱۶۷	نہ ہوتی
۱۸۱	تعارف فتاویٰ رضویہ جلد دوم		جس بستی پر عذاب اترا لوہاں کا پانی
۱۸۲	احادیث فتاویٰ رضویہ جلد دوم	۱۶۷	استعمال کرنا مکروہ ہے
۱۸۲	حضور علیہ السلام ہمہ وقت یاد الٹی کرتے	۱۶۷	تین چیزوں کی اباحت پر ایک حدیث
۱۸۲	حائض کا مسجد میں داخل ہونا منع ہے	۱۶۸	تعارف رسالہ۔ حسن الصائم
	حالت حیض میں جماع کرنے سے صدقہ	۱۷۵	احادیث رسالہ۔ حسن الصائم
۱۸۲	کرنے کے حکم پر دو حدیثیں	۱۷۵	طریقہ تیمم پر چند احادیث کریمہ

۱۹۷	دین میں آسانی مطلوب ہے	۲۵۲	پانی سے طہارت حاصل کرنے پر
۱۹۸	کھانے کی چیزوں سے متعلق ایک حدیث	۱۸۳	ایک حدیث
۱۹۹	دہ درودہ حوض ناپاک نہیں ہوتا		رفع حاجت کے وقت انگشتری اتار
۱۹۹	مدارات کے بارے میں دو حدیثیں	۱۸۳	لینے کے بارے میں ایک حدیث
۱۹۹	معصیت میں کسی کی اطاعت نہیں ہوتی	۱۸۳	شب اسرئی نو تین چیزیں عطا کی گئیں
۲۰۰	حالات زمانہ کی تبدیلی کے بارے میں ایک حدیث	۱۸۵	تعارف رسالہ۔ سلب الثلب
۲۰۰	شب کی چیزوں سے بچنا حفاظت دین کے برابر ہے	۱۸۶	احادیث رسالہ۔ سلب الثلب
۲۰۰	ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر کیا کیا حرام ہے	۱۸۶	کتاب بچنا منع ہے
۲۰۱	حضور آسانیاں کرنے کی تاکید فرماتے		کتاب قتل کرنے پر چالیس درہم ضمان
۲۰۱	شیطانی باتیں کس طرح پھیلتی ہیں	۱۸۶	ہوں گے
	دعوت میں جائے تو کھانے کے بارے	۱۸۶	حرام چیزوں کی خرید و فروخت حرام ہے
۲۰۱	میں سوال نہ کرے	۱۸۷	دین میں آسانیاں ہیں
۲۰۲	ایک حوض سے متعلق عمر فاروق کا فرمان	۱۸۷	پانچ جانور فاسق ہیں
	آسانی اور خوشخبری دینے کے بارے میں		سانپوں کو قتل کرنے کے بارے میں
۲۰۲	ایک حدیث	۱۸۸	چند حدیثیں
۲۰۲	رسول کی بعثت آسانی کیلئے ہوئی ہے		گرگٹ اور سانپ مارنے کے بارے
۲۰۲	دین حنیف اتباع سنت پر ایک حدیث	۱۸۹	میں تین حدیثیں
۲۰۳	طعن و تشنیع منع ہے		ملا مکہ رحمت تین شخصوں کے قریب
۲۰۳	احادیث، فتاویٰ رضویہ جلد دوم	۱۸۹	نہیں جاتے
	حیض میں بیوی سے صحبت کرنے سے	۱۸۹	لمبی درندہ ہے
۲۰۳	صدقہ دینے کے بارے میں چند احادیث	۱۹۰	شیطان کبھی کالے کتے کی شکل اختیار کرتا ہے
۲۰۵	ہاتھی دانت کا کٹکھا کر ناجائز ہے	۱۹۲	تعارف رسالہ۔ الا علی من السکر
۲۰۵	گھی پاک کرنے کا طریقہ	۱۹۳	احادیث رسالہ۔ الا علی من السکر
۲۰۵	وضو کا پانی کھڑے ہو کر پونا چاہئے	۱۹۳	خیر القرون کے بعد کا زمانہ شر انگیز ہے
۲۰۵	پانی سے استنجاء کرنا افضل ہے	۱۹۳	جو تاہم نماز پڑھنے کے بارے میں دو حدیثیں
۲۰۶	بڑی سے استنجاء کرنا منع ہے	۱۹۵	حضور نے برائے تالیف غار کی دعوت قبول فرمائی
	پیشاب کی چھینٹوں سے احتراز نہیں	۱۹۵	کفار کا برتن استعمال کرنا منع نہیں ہے
۲۰۶	کرنے سے عذاب قبر ہوتا ہے	۱۹۶	اتباع سنت کی تاکید پر ایک حدیث
۲۰۶	ستر دیکھنا دکھانا حرام ہے	۱۹۶	کافروں کا برتن استعمال کرنے میں حرج نہیں

۲۲۰	جبریل نے طریقہ امامت دکھایا	۲۰۷	کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منع ہے
۲۲۰	حضور کی بارگاہ میں جنات فجر کے وقت آئے		حضور نے عذر کے سبب کھڑے
۲۲۱	اعجاز قرآن	۲۰۸	ہو کر پیشاب فرمایا
۲۲۱	رکوع کا حکم نماز عصر میں ہوا	۲۰۸	نماز حجگاہ کے بارے میں ایک حدیث
	فریخت حجگاہ سے پہلے بھی مسلمان نماز	۲۱۰	نماز دین اسلام کی دلیل خیر ہے
۲۲۱	پڑھتے تھے	۲۱۰	آٹھ چیزوں پر مشتمل ایک حدیث
۲۲۲	تین نفوس قدسیہ کی نماز		وضو کے بعد حضور کے فرمان پر مشتمل
۲۲۳	مسجد اقصیٰ میں نماز	۲۱۱	ایک حدیث
۲۲۳	احادیث فتاویٰ رضویہ جلد دوم	۲۱۱	نماز عشاء امت مرحومہ کی خصوصیت ہے
۲۲۳	ترک نماز کی وعید	۲۱۲	قرآن عظیم چھوٹی تقطیع میں لکھا مکروہ ہے
۲۲۵	دیوان تین ہیں	۲۱۲	پہلے پچاس نمازیں فرض کی گئیں تھیں
۲۲۶	انتظار نماز میں رہنا		نماز عشاء کے سبب امت مرحومہ کی
۲۲۶	ابتدائے ہجرت میں نماز	۲۱۳	فضیلت ہے
۲۲۶	نماز عشاء میں تاخیر مستحب ہے	۲۱۳	دونوں نے نماز حجگاہ ادا کی ہیں
۲۲۶	وقت عشاء کا آغاز	۲۱۳	نماز عشاء خاص طور سے حضور کو عطا کی گئی
۲۲۷	نفس نبوت میں انبیاء برابر ہیں	۲۱۳	اوقات نماز کی تعیین پر ایک حدیث
۲۲۷	استوائے شمس کے وقت نماز	۲۱۳	نماز عشاء کی فضیلت
۲۲۷	شہیدہ کے بودمانند دیدہ	۲۱۳	کونسی نماز کس نبی نے پہلے پڑھی
۲۲۷	وقت افطار	۲۱۴	خواب میں حضور کی زیارت بیشک حق ہے
۲۲۸	فجر میں اسفار مستحب ہے	۲۱۵	تعارف رسالہ۔ جمان التاج
۲۲۸	نشہ آور چیزوں کی وعید	۲۱۷	احادیث رسالہ۔ جمان التاج
۲۲۸	امر بالمعروف	۲۱۷	سورت قرآنیہ کی ترتیب
۲۲۹	ترک صلاہ کی وعید		انبیاء علیہم السلام نے حضور علیہ السلام
۲۲۹	گرمی میں تاخیر ظہر مستحب ہے	۲۱۷	کی اقتداء کی
۲۲۹	عجاب قرآن	۲۱۸	جبریل نے طریقہ وضو نماز دکھایا
۲۲۹	وقت افطار		فریخت نماز کے بعد سب سے پہلے
۲۲۹	نماز قضا کرنا حرام ہے	۲۱۸	کس نے نماز پڑھی
۲۳۰	عصر میں تاخیر مستحب ہے	۲۱۹	نماز و قرآن
۲۳۱	تعارف رسالہ۔ حاجرا الحرمین	۲۱۹	ایذائے کفار

۲۵۳	احادیث رسالہ۔ حاجز البحرین	۲۳۳	تین باتیں گناہ کبیرہ ہیں
۲۴۸	احناف کے نزدیک دو نمازیں صورت ملا کر	۲۴۸	عرفات و مزدلفہ میں جمع
۲۴۹	پڑھنا جائز ہے ورنہ سوائے عرفہ و	۲۴۹	حضرت عبداللہ بن مسعود کی فضیلت
۲۵۱	مزدلفہ کے دو نمازیں حقیقہ جمع کر کے	۲۵۱	احادیث فتاویٰ رضویہ جلد دوم
۲۳۳	پڑھنا جائز نہیں۔ اس مضمون پر ۶۳ حدیثیں	۲۵۱	انتظار صلاۃ
۲۵۵	اوقات نماز کی تعیین	۲۵۱	فجر میں اسفار مستحب ہے
۲۵۹	جمع صوری	۲۵۲	مغرب و فجر
۲۶۰	جیلو دواع میں نماز	۲۵۲	گرمی میں تاخیر ظہر مستحب ہے
۲۶۰	تعیین اوقات	۲۵۳	امامت جبریل
۲۶۱	جمع صوری	۲۵۳	بیجا سوال منع ہے
۲۶۲	اوقات نماز کی تعیین	۲۵۳	مستورات کیلئے زیارت قبور کا حکم
۲۶۳	سحری اور نماز کے درمیان فاصلہ ہونا چاہئے	۲۵۳	قبر کے سامنے نماز پڑھنا منع ہے
۲۶۳	انتہائے وقت سحر	۲۵۳	نماز نفل گھر میں پڑھنا بہتر ہے
۲۶۳	وقت زوال ہی ابتدائے ظہر ہے	۲۵۳	فجر کے بعد نفل مکروہ ہے
۲۶۵	گرمی میں تاخیر ظہر مستحب ہے	۲۵۵	حضور کا اذان دینا ثابت ہے
۲۶۵	جمع صوری	۲۵۵	جنازہ میں چار تکبیریں ہیں
۲۶۶	طل سے سرف	۲۵۵	تاخیر ظہر
۲۶۶	پابندی کے ساتھ نماز کی محافظت	۲۵۶	تعمیر مسجد
۲۶۹	تین چیزوں کی حفاظت	۲۵۷	تعمیر کی جگہ نماز نہ پڑھے
۲۷۰	عالموں کو حفاظت نماز کی تاکید	۲۵۷	قبر کے سامنے نماز
۲۷۰	تعیین اوقات	۲۵۷	الصلوة خیر من النوم
۲۷۲	آخری زمانے کے امراء	۲۵۷	موذن تکبیر کے
۲۷۳	ظہر و مغرب کا آغاز و انتہا	۲۵۷	آغاز اذان
۲۷۳	نماز موخر کرنا گناہ ہے	۲۵۷	بدعت سینہ
۲۷۵	اوقات نماز کی ابتدا اور انتہا	۲۵۸	تعلیم اذان
۲۷۵	غیر وقت میں نماز پڑھنا گناہ ہے	۲۵۸	نیکی کی طرف نہ بلانا
۲۷۵	دو نمازیں جمع کر کے پڑھنا گناہ کبیرہ ہے	۲۵۸	اذان خطبہ
۲۷۶	اوقات ظہر و عصر	۲۵۹	قبط صنف منع ہے
۲۷۶	مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی جمع	۲۵۹	سنتوں کا زندہ کرنے والا بخشنے ہے

۳۰۷	نشر لگانا	۲۸۹	سوشیدوں کے برابر اجر
۳۰۷	حدیث کو ضعیف سمجھنا	۲۹۰	کھڑے ہو کر تکبیر سنتا مکروہ ہے
۳۰۹	ستر بزار کلمہ طیبہ	۲۹۰	نمی عن الیعر
۳۰۹	سفید مرغ	۲۹۰	عید کے لئے اذان و اقامت نہیں
	ستر ہنہ ہو تو وہ کھینچ دے	۲۹۱	تکبیر کا حق موذن کو ہے
۳۱۰	زیورن زکوٰۃ	۲۹۱	مسجد میں گمشدہ شی کی تلاش
۳۱۱	حضرت کعب بن مالک کی توبہ	۲۹۱	عیدین میں الصلاة جامعہ کتنا جائز ہے
۳۱۱	ایک مشہور معجزہ	۲۹۱	امام و موذن
۳۱۱	طواف کعبہ اور زمزم	۲۹۲	تعارف رسالہ۔ منیر العین
۳۱۲	صحابہ ستاروں کے مثل ہیں	۲۹۶	احادیث رسالہ۔ منیر العین
۳۱۲	حضور کا ٹھوڑا	۲۹۶	انگوٹھا چومنا جائز ہے
۳۱۲	امت مرحومہ بارش کی مانند ہے	۲۹۹	کھڑے ہو کر جو تا پہننا منع ہے
۳۱۳	اللہ تعالیٰ بندے سے پوچھے گا	۳۰۰	اون کا لباس
۳۱۳	سترہ کچھ ادھر ادھر رکھے	۳۰۰	مرد سرخ رنگ استعمال نہ کرے
۳۱۳	رکوع سے پہلے قنوت	۳۰۰	عبادت سنت ہے
۳۱۳	حضور نے رب کو دیکھا	۳۰۰	حصول علم کی تاکید
۳۱۳	مومن کی خصلت	۳۰۰	قریش کے ایک عالم دین کی فضیلت
۳۱۳	کسی کو کافر کہنا کیسا ہے	۳۰۰	مسواک کی فضیلت
۳۱۵	علم دین حاصل کرنا فرض ہے	۳۰۱	داود و ہش کرنے والی خاتون
۳۱۵	خیر کی تعلیم	۳۰۱	محمد نام کی فضیلت
۳۱۵	وضو علی الوضو	۳۰۲	بکری جنتی جانور ہے
۳۱۵	نماز دین کا ستون ہے	۳۰۲	اکرام علماء
۳۱۵	سخی اور بنخیل کا کھانا	۳۰۲	وضو کے بعد پانی صاف کرنا جائز ہے
۳۱۵	آب زمزم کے فوائد	۳۰۲	فضیلت والی بات پر عمل
۳۱۶	مجد کے بارے میں ایک حدیث	۳۰۳	بندے کا مان
۳۱۶	تین نوحوں قدسیہ کی تخلیق	۳۰۵	درود پاک کی فضیلت
۳۱۶	آخری زمانہ کے خلفاء	۳۰۶	رضائی بسن سے نکاح حرام ہے
۳۱۷	تعارف رسالہ۔ نبی السلام	۳۰۶	شہادت سے پہلے
۳۱۷	احادیث رسالہ۔ نبی السلام	۳۰۶	تریکہ حد

۳۳۵	تعارف رسالہ۔ ہدایہ المتعال	۳۱۹	انگوٹھے جو مناسبت صدیق ہے
۳۳۷	احادیث رسالہ۔ ہدایہ المتعال	۳۱۹	منکر سنت ملعون ہے
۳۳۷	عیدین میں سترہ	۳۱۹	صدیق و فاروق کی اقتداء
۳۳۷	سنت قبلہ	۳۲۰	جمادوروزہ اور حج
۳۳۸	قضاے حاجت کے وقت قبلہ کا استقبال منع ہے	۳۲۰	دعا نہ مانگنا غضب رب کا باعث
۳۳۹	احادیث فتاویٰ رضویہ جلد سوم	۳۲۱	تعارف رسالہ۔ ایذان الاجر
۳۳۹	عورت پر پردہ واجب ہے	۳۲۳	احادیث رسالہ۔ ایذان الاجر
۳۳۹	قطع صف ممنوع ہے	۳۲۳	شیطان فجر میں بھی برکات ہے
۳۳۹	مردناف کے نیچے ہاتھ باندھے	۳۲۳	اذان دافع شیطان ہے
۳۴۰	عورت سینے پر ہاتھ باندھے	۳۲۳	برک کی تنگی دور ہو گئی
۳۴۰	پہلی اور آخری صف	۳۲۳	طریقہ تلقین
۳۴۰	عورت کی نماز	۳۲۳	تکبیر سے آگ خاموش ہو جاتی ہے
۳۴۰	عورتوں کی صف	۳۲۵	دفن میت کے بعد دعاء
۳۴۱	عورتیں نماز میں پیٹ کو رانوں سے ملائیں	۳۲۶	انفصل دعاء
۳۴۱	صف میں ستون حائل نہ ہو	۳۲۶	دو دعائیں قبول ہوتی ہیں
	تساویک آدمی دو ستونوں کے بیچ میں نماز	۳۲۷	حاجی کی دعا قبول ہوتی ہے
۳۴۲	پڑھ سکتا ہے	۳۲۷	اذان باعث مغفرت ہے
۳۴۲	التحیات میں انگلی کا اشارہ	۳۲۷	ذکر اللہ دافع عذاب ہے
۳۴۳	تحریر کے وقت ہاتھ اٹھانا	۳۲۸	اذان دافع وحشت ہے
۳۴۳	عمامہ کی فضیلت	۳۲۸	مسلمان کی اعانت اللہ کو پسند
۳۴۸	قرآن لعنت کرتا ہے	۳۲۹	اذان دافع غم و الم ہے
۳۴۸	مقتدی کو قرأت جائز نہیں	۳۲۹	مسلمان کی تکلیف دور کرنا
۳۴۹	تحریر کے وقت ہاتھ اٹھانا	۳۲۹	مسلمان کا دل خوش کرنا
۳۵۰	رفع یدین کیا ہے	۳۳۰	ذکر اللہ کی کثرت
۳۵۰	رفع یدین کی ممانعت	۳۳۱	مسلمان کو نفع پہنچانا ثواب ہے
۳۵۰	برکت امضاء پر تہجد	۳۳۱	مسلمان کی نیت
۳۵۱	پڑا تہہ سر کے رکھنا	۳۳۱	اذان کی برکت
۳۵۱	مقتدی قرأت نہ کرے		
۳۵۵	سورہ فاتحہ کی قرأت	۳۳۳	تعارف فتاویٰ رضویہ جلد سوم



۳۶۸	قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھے	۳۵۶	عورتوں کی جماعت مکروہ ہے
۳۶۸	خلاف تجوید قرآن پڑھنا منع ہے	۳۵۶	عورت کھل عورت ہے
۳۶۸	عتبان بن مالک کی امامت	۳۵۶	صف میں مل کر کھڑا ہونے کا حکم
۳۶۹	فرض اور سنت کے درمیان فاصلہ ہو	۳۵۷	امام و مقتدی دونوں آمین کہیں
۳۶۹	جماعت میں جو افضل ہو وہ امامت کرے	۳۵۷	بدعت حسنة
۳۷۰	ذوالوجہین	۳۵۷	نماز عشاء کے بعد اشعار کا حکم
۳۷۰	نشہ والی چیزیں حرام ہیں	۳۵۸	نماز کے بعد دعاء
۳۷۰	بد مذہبوں کی محبت سے بچنا	۳۵۹	سلام کے بعد انصراف
۳۷۰	حاکم سے سوال ہوگا	۳۶۰	فرض کے بعد دعا قبول ہوتی ہے
۳۷۱	منظم فاسق ہے	۳۶۱	تعارف رسالہ۔ الجام الصادق
۳۷۱	چور کے بارے میں ایک حدیث	۳۶۲	حدیث رسالہ۔ الجام الصادق
۳۷۱	علماء نابین انبیاء ہیں	۳۶۲	نماز میں لوگھ آئے تو سو جائے
۳۷۱	جنمیوں کے کتے	۳۶۳	احادیث فتویٰ رضویہ جلد سوم
۳۷۱	جزاء سنہ سنہ	۳۶۳	نماز کے بعد ایک وظیفہ
۳۷۱	اللہ و رسول اور مسلمان کا خائن	۳۶۳	سلام کے بعد مناجات
۳۷۲	بعض امام کی نماز قبول نہیں ہوتی	۳۶۴	تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا
۳۷۲	توبہ کے بعد گناہ پر عار دلانا	۳۶۴	منہ میں بدبو ہو تو مسجد نہ جائے
۳۷۲	مشابہات میں تکلم گمراہی ہے	۳۶۴	توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہیں
۳۷۳	بد مذہب ہی کا اندیشہ	۳۶۴	بے اجازت کے امامت منع ہے
۳۷۵	بدگمانی حرام ہے	۳۶۵	میزبان مستحق امامت ہے
۳۷۶	تین شخصوں کی نماز	۳۶۵	حالت جنابت میں روزہ ہو جاتا ہے
۳۷۶	قیامت کی علامت	۳۶۵	تین شخصوں کی نماز
۳۷۷	ظالم کی اعانت حرام ہے	۳۶۶	زیادہ علم والا امامت کرے
۳۷۷	محبوب شی کا ذکر	۳۶۶	بے علم فتویٰ دینا حرام ہے
۳۷۷	کفار کی تردید جائز ہے	۳۶۶	فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے
۳۷۷	مسلمانوں سے قطع تعلق حرام ہے	۳۶۷	اندھے عالم کی امامت جائز ہے
۳۷۸	صرف پانچامہ میں نماز مکروہ ہے	۳۶۷	تین شخص لعنت کے مستحق ہیں
۳۷۸	سورہ فاتحہ پڑھنا	۳۶۷	طوال مفصل و لوساط مفصل
۳۷۸	تعمیر مساجد	۳۶۷	ترتیب سے قرآن پڑھنا

	۶۵۸		
۳۹۱	کچھ لوگ اہل بیت کو برا کہیں گے	۳۷۸	مسلمان سے بغض حرام ہے
۳۹۱	خارجیوں کی شرارت	۳۷۹	مومن فحش گو نہیں ہوتا
۳۹۱	فاسق کی دوری	۳۷۹	حیا ایمان کی نشانی ہے
۳۹۲	اہل اسلام کو گالی دینا فسق ہے	۳۷۹	تین شخصوں کی نماز
۳۹۲	تین شخصوں کی تعظیم	۳۸۰	ولد الزنا
۳۹۲	بڑے چھوٹے اور عالم کے حقوق	۳۸۰	پڑوس کی مسجد میں نماز
۳۹۳	عالم کی توہین حرام ہے	۳۸۱	تعارف رسالہ۔ النہی الاکید
۳۹۳	اہل عرب کو گالی دینا باعث نفاق ہے	۳۸۲	احادیث رسالہ۔ النہی الاکید
۳۹۳	اہل مدینہ کی فضیلت	۳۸۲	اولیاء اللہ سے متعلق چند حدیثیں
۳۹۳	حیات انبیاء علیہم السلام	۳۸۳	قرآن سات قرأت پر نازل ہوا
۳۹۳	اولیاء سے عداوت	۳۸۳	عظمت اولیاء
۳۹۵	خبر ہلاکت مشہور کرنے والا	۳۸۳	حضرت معاذ بن جبل
۳۹۵	کسی کو کافر کہنا کیسا ہے	۳۸۳	حضرت عبداللہ بن رواحہ
۳۹۶	اہل قبلہ کی تکفیر حرام ہے	۳۸۵	حضرت ابو ہریرہ نے دو علوم حاصل کئے
۳۹۶	مسلمان گناہ کبیرہ سے کافر نہیں ہوتا	۳۸۵	خيار جماعت کو امام بتلایا جائے
۳۹۶	اسلام ہمیشہ غالب رہتا ہے	۳۸۵	گردہ وہابیہ نجد سے نکلا ہے
۳۹۶	اہل قبلہ کی تکفیر ممنوع ہے	۳۸۶	قیامت کافروں پر آئے گی
۳۹۷	انقلاب قلب	۳۸۶	بے ایمانوں کی نشانیاں
۳۹۷	زمین کی معرفت	۳۸۶	مسلمان کی موجودگی میں قیامت نہیں آئے گی
۳۹۷	محبت اثر کر جاتی ہے	۳۸۷	حدیثیں گڑھنے والا جنہی ہے
۳۹۸	اپنے سے افضل کی افتاء	۳۸۷	دجال کو حضرت عیسیٰ ہلاک کریں گے
۳۹۹	احادیث فتویٰ رضویہ جلد سوم	۳۸۸	امت مرحومہ مشرک نہیں ہوگی
۳۹۹	سورہ فاتحہ پڑھنا	۳۸۸	اہل عرب کیلئے مژدہ
۳۹۹	صغیر سیدھی کرنا	۳۸۹	حجاز کی عظمت
۴۰۲	نمازی کے آگے سے گزرنا منع ہے	۳۸۹	مدینہ دین کا ماوئی ہے
۴۰۳	سترہ کے بارے میں ایک حدیث	۳۹۰	منافق و فاسق کو سردار کہنا منع ہے
۴۰۳	تعارف رسالہ۔ القادۃ المرصہ	۳۹۰	بدعتی کی عبادت قبول نہیں ہوتی
۴۰۶	احادیث رسالہ۔ القادۃ المرصہ	۳۹۰	قدریہ کے ساتھ مجالست
۴۰۶	سورہ اخلاص کی فضیلت	۳۹۱	امام سردار ہوتا ہے

۳۲۰	فرض کے بعد نفل	۳۰۶	فضیلت جماعت فجر و عشاء
۳۲۱	نماز جنازہ دوبارہ نہیں	۳۰۶	جماعت کی تاکید
۳۲۱	فرض کے بعد نفل	۳۰۸	اذان کے بعد بے نماز پڑھے نہ جائے
۳۲۱	سنن	۳۰۹	ترک جماعت کی وعید
۳۲۲	امام کے قریب وانشور نوگ ہوں	۳۰۹	تہجد کا ثواب
۳۲۲	آداب نماز	۳۱۰	جماعت سے نماز ادا کرنا
۳۲۲	لقمہ دینا	۳۱۰	ترغیب تہجد
۳۲۳	نماز میں سبحان اللہ کہنا	۳۱۱	اذان سننے کے بعد مسجد میں حاضر نہ ہونا ظلم ہے
۳۲۳	امام کا بلند جگہ پر کھڑا ہونا منع ہے	۳۱۱	پیٹ بھر کر کھانا نحوست لاتا ہے
۳۲۳	سات اعضا پر سجدہ	۳۱۲	تہجد کیلئے سونا ضروری ہے
۳۲۳	لقمہ دینا	۳۱۲	قیام لیل کی مواظبت
۳۲۵	امام کا مقتدی سے بلندی پر کھڑا ہونا	۳۱۲	صحابہ بعد جمعہ قیلول کرتے تھے
۳۲۵	جوتے سامنے رکھنا منع ہے	۳۱۳	زیادہ موکد سنت فجر ہے
۳۲۶	قبلہ کی طرف تھو کنا خلاف ادب ہے	۳۱۳	اذان سننے کے بعد مسجد میں ضرور حاضر ہو
۳۲۶	جوتے اگر سامنے رکھے تو چھپادے	۳۱۳	عشاء اور فجر منافقین پر گراں ہیں
۳۲۷	امام وسط مسجد میں کھڑا ہو	۳۱۳	احادیث فتاویٰ رضویہ جلد سوم
۳۲۸	تعارف رسالہ۔ تہجان الصواب	۳۱۳	جماعت ثانیہ کا ثبوت
۳۳۰	احادیث رسالہ۔ تہجان الصواب	۳۱۳	جماعت فوت ہو تو کیا کرے
۳۳۰	سب سے اچھی جگہ مسجد ہے	۳۱۳	سورہ فاتحہ سے قرأت کی ابتداء کرے
۳۳۰	مساجد کو نقش و نگار کرنا	۳۱۳	جماعت ثانیہ
۳۳۰	دیوار قبلہ سے قریب کھڑا ہونا	۳۱۶	لا الہ الا اللہ کہنے والا جنتی ہے
۳۳۰	مقتدی امام کے پیچھے رہیں	۳۱۶	سیادت مطلقہ
۳۳۱	نمازی اور قبلہ کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ ہو	۳۱۶	جماعت ثانیہ
۳۳۱	محراب کے اندر نماز پڑھنا مکروہ ہے	۳۱۸	متقی عند اللہ مکرم ہے
۳۳۲	احادیث فتاویٰ رضویہ جلد سوم	۳۱۹	مسلمان کو ایذا دینا حرام ہے
۳۳۲	کام کالج کے کپڑوں میں نماز نہ پڑھے	۳۱۹	ترک جماعت کی تہدید
۳۳۲	نوافل گھر میں پڑھنا بہتر ہے	۳۱۹	صغیر سیدھی کرنا
۳۳۲	تہجد سنت مستحبہ ہے	۳۲۰	نماز کا نظار
۳۳۳	نوافل گھر میں پڑھنا افضل ہے	۳۲۰	امام کو لقمہ دینا

۴۳۶	بدعت سیئہ گمراہی ہے	۴۳۳	کپڑا لٹکا کر نماز پڑھنا منع ہے
۴۳۷	قبائل کفار کیلئے قنوت	۴۳۳	تہجد ابتدائے امر میں فرض تھا
۴۳۷	بفرض طلب نصرت قنوت پڑھنا	۴۳۵	نماز شب
۴۳۸	ایک دعاء	۴۳۶	نوافل گھر میں پڑھنا افضل ہے
۴۳۸	اسلم و غفار کیلئے دعاء	۴۳۶	سنتیں وقت کے اندر قضا نہیں ہوتیں
۴۳۸	مضر کیلئے دعائے سختی	۴۳۷	نفل کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے
۴۳۹	شہداء پیر معونہ	۴۳۷	اخیر شب میں وتر پڑھنا بہتر ہے
۴۳۹	قراء کون ہیں؟	۴۳۷	حضور کی خصوصیت
۴۵۰	شہداء پیر معونہ کی خبر حضور نے دی	۴۳۸	اللہ کو دائمی عمل محبوب ہے
۴۵۱	احادیث فتویٰ رضویہ جلد سوم	۴۳۸	سنت فجر کی تاکید
۴۵۱	حضرت داؤد پر زبور سہل کر دی گئی	۴۳۸	نماز شب میں طول قیام
۴۵۱	چند قبائل کفار پر قنوت	۴۳۹	غیر رمضان میں وتر کی جماعت
۴۵۳	تعارف رسالہ۔ انہار الانوار	۴۳۹	بعد وتر دو رکعت نفل
۴۵۵	احادیث رسالہ۔ انہار الانوار	۴۴۰	سنتوں کی پیروی لازم ہے
۴۵۵	مسکوت عنہ چیزیں معاف ہیں	۴۴۰	امام طویل نماز نہ پڑھائے
۴۵۵	حدود اللہ سے تجاوز نہ کرنا	۴۴۰	قرآن بالترتیب پڑھنا
۴۵۵	کثرت سوال	۴۴۱	تین دن سے کم میں قرآن ختم کرنا
۴۵۶	بعض چیزیں سوال کے بعد حرام ہوئیں	۴۴۱	قرآن کے ہر حرف پر دس نیکیاں
۴۵۶	یا کے ذریعہ ندا کرنا جائز ہے	۴۴۲	عبادت میں کسل منع ہے
۴۵۷	استاذ کے لئے تواضع کرنا	۴۴۲	مسلمان کو تحش بکنا منع ہے
۴۵۷	صحابہ کا ادب و احترام	۴۴۲	ذکر نبی ذکر خدا ہے
۴۵۸	تقصیر کی جگہ عمل صالح نہ کرے	۴۴۲	تلاوت قرآن دوسرے اذکار سے افضل ہے
۴۵۸	نماز کسوف	۴۴۳	تعارف رسالہ۔ اجتناب العمال
۴۵۸	بلند جگہ پر دعاء کرنا	۴۴۳	احادیث رسالہ۔ اجتناب العمال
۴۵۹	حضرت موسیٰ کی ایک دعاء	۴۴۳	غیر وتر میں قنوت پڑھنا منع ہے
۴۵۹	کسمان علم	۴۴۵	کبھی قنوت سے مراد طول قیام ہوتا ہے
۴۵۹	تحویل رداء	۴۴۵	امیر معویہ کا فرمان
۴۶۰	برا خواب دیکھے تو کروٹ بدل لے	۴۴۶	حضرت حرام بن ملحان
۴۶۰	استقاء میں پشت دست آسمان کی طرف کرے	۴۴۶	فجر میں دعائے قنوت

۳۷۶	نماز کا کفارہ	۳۶۰	دعاء کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا
۳۷۶	توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں	۳۶۱	بدعت سیئہ گمراہی ہے
۳۷۷	مسلمان کا جنازہ پڑھا جائیگا	۳۶۱	بدعتی جنسیوں کے کتے ہیں
۳۷۷	سنت فجر کی قضا	۳۶۲	تعارف رسالہ۔ وصف الرجح
۳۷۸	اوقات نماز	۳۶۳	احادیث رسالہ۔ وصف الرجح
۳۷۸	فجر اور عصر کے بعد نفل پڑھنا منع ہے	۳۶۳	نماز میں بسم اللہ زور سے پڑھنا منع ہے
۳۷۹	کوئی نماز بھول جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے	۳۶۷	لوگ جنت میں بھی علماء کے محتج ہوں گے
۳۸۱	حدود جاریہ	۳۶۸	بسم اللہ کا نزول
۳۸۲	ظہر میں قرأت	۳۶۸	صحابہ کا قرآن سیکھنا
۳۸۲	سجدہ سو	۳۶۹	ختم قرآن کے بعد کھانا کھلانا درست ہے
۳۸۲	غلام کی امامت	۳۷۰	تعارف رسالہ۔ التبصیر المنجد
۳۸۳	تکرار وتر منع ہے	۳۷۱	احادیث رسالہ۔ التبصیر المنجد
۳۸۳	اجمعے اشعار کا پڑھنا جائز ہے	۳۷۱	اصحاب صفہ کے بارے میں ایک حدیث
۳۸۳	آداب خطبہ	۳۷۱	پڑوس کی مسجد میں نماز
۳۸۵	نماز قصر	۳۷۲	احادیث فتاویٰ رضویہ جلد سوم
۳۸۵	دیسات میں جمعہ ناجائز ہے	۳۷۲	مسجد بنانا
۳۸۶	جمعہ کے بعد یہ چھ سنتوں کا ثبوت	۳۷۲	مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنا
۳۸۶	خطبہ عیدین کے بعد وعظ و تذکرہ	۳۷۲	مسجد میں خرید و فروخت منع ہے
۳۸۷	جو افعال نماز میں حرام ہیں وہ بحالت خطبہ بھی	۳۷۳	نہی عن الملحہ
۳۸۷	سلام کے بعد دائیں بائیں پھرنا	۳۷۳	دیوار قبلہ میں دل بٹنے والی چیز نہ چاہئے
۳۸۷	جمعہ کب فرض ہوا	۳۷۳	نماز میں آسمان کی طرف نظر کرنا جائز نہیں
۳۸۷	جمعہ کے بارے میں ایک حدیث	۳۷۳	ذکر نبی ذکر خدا ہے
۳۸۸	مسجد نبوی کی توسیع کس نے کی	۳۷۳	روئے زمین سجدہ گاہ ہے
۳۸۸	بجلیت نماز پڑھنا	۳۷۳	خلق خدا سے محبت کرنا
۳۸۸	مساجد کی بے حرمتی منع ہے	۳۷۳	کچی پیاز کھا کر مسجد میں نہ جائے
۳۸۸	سنی ہوئی بات بیان کرنا دلیل کذب ہے	۳۷۵	مساجد کی زینت
۳۸۹	بہتان و افتراء حرام ہے	۳۷۵	قبیلے کی طرف تھو کنا بے ادبی ہے
۳۹۰	تعارف رسالہ۔ مرقاة الجمان	۳۷۶	قبروں پر مسجد بنانا جائز نہیں
۳۹۲	حدیث رسالہ۔ مرقاة الجمان	۳۷۶	بچوں اور پاگلوں کو مسجد میں جانا منع ہے

۵۱۳	عیدین کے بعد خطبہ	۳۹۲	فاسق کی مدح حرام ہے
۵۱۶	ترغیب نماز	۳۹۳	تعارف رسالہ۔ رعایۃ المذہبین
۵۱۷	احادیث فتاویٰ رضویہ جلد سوم	۳۹۳	احادیث رسالہ۔ رعایۃ المذہبین
۵۱۷	خطبہ میں ایک مسکین کیلئے تصدق کا حکم	۳۹۳	روز جمعہ اوقات دعاء
۵۱۷	قاضی ہونا خطرناک ہے	۳۹۵	احادیث فتاویٰ رضویہ جلد سوم
۵۱۷	بقر عید میں قبل نماز کچھ نہ کھانا	۳۹۵	دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا سنت ہے
۵۱۸	نسکی کی بات ایجاد کرنا	۳۹۵	حالت خطبہ میں دعا مانگنا
		۳۹۶	تعارف رسالہ۔ اوفی اللہ
		۳۹۸	احادیث رسالہ۔ اوفی اللہ
		۳۹۸	مسجد میں اذان دینی مکروہ ہے
		۳۹۸	اذان ہونے کے بعد مسجد سے نہ جائے
		۵۰۰	تعارف رسالہ۔ سرور العید
		۵۰۲	احادیث رسالہ۔ سرور العید
		۵۰۲	امام احمد رضا کی سند روایت
		۵۰۳	مزدور کب مستحق اجرت ہوتا ہے
		۵۰۳	قبولیت دعاء کے مواقع
		۵۰۵	نفل کے بعد دعاء کرنا
		۵۰۵	نصف شب کے بعد دعاء قبول ہوتی ہے
		۵۰۶	سجدے میں دعاء کی کثرت کرو
		۵۰۶	قبولیت دعاء
		۵۰۷	بعد عید کی دعاء
		۵۰۸	مجلس کے اختتام پر دعاء
		۵۱۰	دعا مانگنا
		۵۱۱	ذکر الہی
		۵۱۲	تسبیح فاطمہ
		۵۱۲	خطبہ عیدین سنت ہے
		۵۱۳	عید کے بعد خطبہ اور وعظ و تذکیر
		۵۱۳	نماز پاشت
		۵۱۳	نعلین مقدس میں نماز پڑھنا

# فهرست احاديث بضمن ابواب

## جلد اول

٥٨٦	باب الصفوف	٥١٩	باب الايمان
٥٨٤	باب الجماعت	٥١٩	باب فضل لا اله الا الله
٥٩٢	باب القراءة	٥٢٠	باب الاعمال بالنيات
٥٩٤	باب الامامة	٥٢٠	باب الوضوء
٦٠٠	باب الاذان و الاقامة	٥٢٩	باب الغسل
٦٠٢	باب تقبيل الابهامين	٥٣٣	باب التيمم
٦٠٣	باب المسجد	٥٣٣	باب الحيض
٦٠٥	باب فضيلة العمامة	٥٣٥	باب الاستحشاء
٦٠٤	باب السواك	٥٣٤	باب الصلوة
٦٠٨	باب الاسراف و التبذير	٥٥٠	باب رفع اليدين
٦٠٩	باب صلاة الحنائة	٥٥١	باب موقيت الصلوة
٦٠٩	باب التلقين	٥٦٢	باب اماكن الصلوة
٦١٠	باب زيارة القبور	٥٦٣	باب الجمع بين الصلاتين
٦١٠	باب التعزية و العيادة	٥٤٣	باب الشهيد
٦١١	باب الزكوة	٥٤٦	باب القنوت
٦١١	باب الصلقة	٥٤٨	باب الاشارة في التشهد
٦١٣	باب فضيلة المدينة	٥٤٩	باب الدعاء بعد السلام
٦١٣	باب ماء زمزم	٥٨١	باب السترة
٦١٣	باب فضل العرب	٥٨١	باب الجمعة
٦١٣	باب الصوم	٥٨٢	باب اذان الجمعة
٦١٣	باب وقت الافطار	٥٨٣	باب الدعاء بين الخطبتين
٦١٥	باب اللين بسر	٥٨٣	باب العيدين

٢٢٨	باب الطلاق	٢١٥	باب احياء السنة
٢٢٨	باب الاخوت	٢١٢	باب الامر بالمعروف و النهى عن المنكر
٢٢٩	باب الظلم و التعدى	٢١٢	باب الضلالة و البدعة
٢٢٩	باب التوبة	٢١٤	باب الكفر
٢٣٠	باب الصدق و الكذب	٢١٨	باب الغيبة
٢٣٠	باب الرؤيا	٢١٨	باب الميوع
٢٣٠	باب الظن (١)	٢١٨	باب الحلال و الحرام
٢٣٠	باب الاطعمة و الاشربة	٢١٩	باب السؤال
٢٣٣	باب الخمر و المسكرات	٢١٩	باب فى الله عزوجل
٢٣٣	باب الذكر	٢٢٠	باب صفة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
٢٣٣	باب الصحبة و المجالسة	٢٢٠	باب حيات النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
٢٣٥	باب الزينة و اللباس	٢٢٠	باب الصلاة على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
٢٣٥	باب مناقبى بكر و عمر رضى الله تعالى عنهما	٢٢٠	باب فضيلة القرآن
٢٣٥	باب مناقب على رضى الله تعالى عنه	٢٢٢	باب تلاوة القرآن
٢٣٥	باب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم	٢٢٢	باب التكلم فى المتشابهات
٢٣٤	باب الاسماء	٢٢٣	باب فضيلة العلم و العلماء
٢٣٤	باب الاستملاء	٢٢٥	باب الاشياء و الاحاديث فيها الفضيلة
٢٣٤	باب قتل الحية	٢٢٥	باب بئس من كذب على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
٢٣٨	باب الحمامة	٢٢٦	باب الفتيا
٢٣٩	باب الدعاء	٢٢٦	باب فضيلة امة محمد صلى الله تعالى عليه وسلم
٢٣١	باب اشراط الساعة	٢٢٦	باب فى اولياء الله تعالى
٢٣١	باب الدجال	٢٢٤	باب فى الشعر
٢٣٢	باب صفة العنة و النار	٢٢٨	باب الامارات
٢٣٢	باب الشنى	٢٢٨	باب الاطاعة
		٢٢٨	باب النكاح







